PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN DEBATES

31st January, 1969.

12th Ziq'ad 1388 A.H.

Vol. VIII—No. 21

OFFICIAL REPORT

CONTENTS

Friday, the 31st January, 1969.

	Page
Recitation from the Holy Qur'an	4153
Starred Questions and Answers	4154
Short Notice Questions and Answers	4209
Answers to Starred Questions laid on the Table	4222
Unstarred Questions and Answers	4296
Question of Privilege –	
Re. incorrect answer to Starred Question No. 13943 about the persons detained under the D. P. R. and the Maintenance of Public Order Ordinance	4301
Report of the National Economic Council on Inter-Regional and Intra-Regional Disparities for the year 1967-68 (*laid on the table*)	4305
Ordinances—	
The West Pakistan Control of Goondas (Amendment) Ordinance, 1968 (resumption of discussion) (concld.)	4306

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

EIGHTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 31st January, 1969

جمعة المبارک - ۱۲ ذیقعد ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-00 a.m. of the clock, Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qu'ran by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ط وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ط وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝

(پ ۲۵- س ۴۲- ع ۴- آیات ۲۵ تا ۲۹)

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور اُن کے قصور معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے انکی دعا قبول فرماتا اور اُن پر اپنے فضل کو اور بڑھا دیتا ہے۔ اور جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق میں فراخی ہی فراخی کرتا رہتا تو زمین میں لوگ فساد برپا کرنے لگتے۔ لیکن وہ جس قدر چاہتا ہے اندازے کے ساتھ نازل کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کو جانتا اور دیکھتا ہے اور وہی تو ہے جو لوگوں کو ناامید ہو جانے کے بعد مینھ برساتا اور رحمت کی برکت کو پھیلاتا ہے اور وہی کارساز اور سزاوار حمد ہے۔

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور ان جانداروں کا جو اُس نے اُس میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے ان کے جمع کر لینے پر قادر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ آج کے سوالات کی فہرست کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ اس میں وزیر مواصلات کی طرف سے ۸۰ فیصد سوالات کے جواب نہیں آئے ہیں اور سوالات کی فہرست میں جابجا لکھا ہے کہ ''جواب موصول نہیں ہوا''

Mr. Speaker : The Member should raise this point at the conclusion of the Question Hour. Chaudhri Muhammad Idrees.

PASSENGERS TRAVELLING WITHOUT TICKETS DETECTED BY RAILWAYS

*14093. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Railways be pleased to state the number of passegers travelling without tickets detected by the railways during the year 1967-68 and the amount recovered from them as fare and fine separately ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The number of passengers detected travelling without tickets by Railway staff during the year 1967-68, was 364,769.

The amount recovered from them as fare was Rs. 16,16,442.66 and as fine Rs. 1,07,263.41

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کی تعداد ۳ لاکھ ۶۴ ہزار نہایت ہی تشویش ناک ہے ۔

اس چیز کے پیش نظر کیا محترم وزیر ریلوے اس قسم کے اقدامات کریں گے کہ بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کی تعداد میں کمی ہو سکے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب سپیکر - اگر سارے سال کے دوران ریل پر سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد کا اندازہ لگایا جائے تو یہ تعداد اتنی زیادہ نہیں ہے لیکن میرے فاضل دوست کو خوشی ہونی چاہئے کہ یہ محکمہ ریلوے کی حسن کارکردگی ہے کہ اس نے ایسی تدابیر اختیار کی ہیں کہ بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کو اکثر پکڑ لیا گیا ہے اپنے فاضل دوست کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ محکمہ ریلوے نے سپیشل ٹکٹ انگزامینرز کا خاص انتظام کیا ہوا ہے اور اس میں چار ریلوے مجسٹریٹ ہیں - ہر ریلوے مجسٹریٹ کے ساتھ اچھی خاصی سپیشل ٹکٹ ایگزامینرز کی تعداد ہوتی ہے اور ان کا مقصد بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کو پکڑنا ہوتا ہے - یہ اقدامات کامیاب ثابت ہو رہے ہیں - روز بروز بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں کی تعداد میں کمی ہو رہی ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - کیا وزیر ریلوے یہ فرمائیں گے کہ اگر ریل پر جو لوگ بلا ٹکٹ سفر کرتے ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے تو یہ تعداد تمام مسافروں کی مناسبت سے کتنے فیصد ہو گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - ایک اندازہ کے مطابق ریل پر تقریباً ۱۲ کروڑ سال میں لوگ سفر کرتے ہیں - اس کے پیش نظر اگر آپ اس تناسب کو نکالیں تو یہ تعداد بہت ہی کم ہے -

---

RAILWAY EMPLOYEES INVOLVED IN ACCIDENTS

***14094. Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Minister for Railways be pleased to state the number of Railway Employees involved in accidents during the 1967-68 and number of those amongst them who (*i*) died ; (*ii*) rendered unfit for performing their duties ; (*iii*) removed from service ; (*iv*) given compensation and the amount of compensation ; and (*v*) not given compensation along with reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : 3,140 railway employees were involved in accidents during the year 1967-68 on the P. W. Railway. Out of these—

(*i*) 43 employees died ;

(*ii*) 2,126 employees were rendered temporarily unfit ;

(*iii*) 4 employees were invalided out of service.

(*iv*) 2173 employees were given compensation amounting to Rs. 3,11,083.77.

(*v*) 967 employees were not given compensation. Out of these 954 employees were not entitled to any compensation as they resumed duty within the waiting period of four days after proper medical treatement and cases of 13 employees are still under examination.

سید عنایت علی شاہ - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ جان بحق ہوئے ہیں ان کو فی کس کیا compensation دیا گیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں ان کے متعلق فرداً فرداً تو نہیں بتا سکتا لیکن اتنا عرض کرتا ہوں کہ جو لوگ مر گئے تھے ان کو پورا پورا معاوضہ دیا گیا ہے -

Moreover, that is a new question. As was required in the question, I have stated the overall figure that Rs. 3,11,083 were paid in all these cases.

چودھری محمد ادریس - کیا آپ بتائیں گے کہ ریلوے کے جو ملازمین حادثات میں مر جائیں یا ناقابل ہو جائیں ان کو معاوضہ دینے کا پیمانہ کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - معاوضہ Compensation Act کے تحت جو رولز بنے ہوئے ہیں ،کہ کس طرح compensation ادا کی جانی چاہئے اس کے مطابق دیا جاتا ہے - پچھلے سیشن کے دوران میں نے ایوان کی میز پر ریلوے کے Compensation Act کی کتاب رکھی تھی اگر معزز ممبر چاہیں تو ان کی اطلاع کے لئے مزید ایک کتاب رکھنے کو تیار ہوں -

خان اجون خان جدون - جناب والا - جن تیرہ آدمیوں کے cases ابھی under consideration ہیں کیا آپ وضاحت فرمائیں گے کہ یہ تیرہ cases کب سے under consideration ہیں - کیا یہ وہ لوگ ہیں جو ناکارہ ہو چکے ہیں یا مر چکے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ ۱۹۶۷-۶۸ء کے تیرہ cases ہیں اور کوشش کی گئی تھی کہ ان کا فیصلہ جلدی ہو جائے۔ در اصل معاوضہ دینے کے لئے ایک باضابطہ procedure adopt کیا جاتا ہے اس کے بعد ادائیگی کی جاتی ہے۔

خان اجون خان جدون - آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا کہ آیا یہ ۱۳ آدمی مر چکے ہیں یا ناکارہ ہو چکے ہیں۔

Parliamentary Secretary: If my friend goes through part (*v*) of the answer, it will be clear that 967 employees were not given compensation; out of these, 964 were not entitled and the remaining three are obviously not dead. The police report and findings of the Enquiry Committee instituted for this purpose are still awaited. As soon as they are received, compensation will be paid.

WAITING ROOMS OF HYDERABAD RAILWAY STATION

*14349. **Mr. Muhammad Umar Qureshi**: Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Hyderabad is the third largest city of West Pakistan according to population ;

(*b*) whether it is a fact that present condition of Class I and Class II waiting rooms at Hyderabad Railway Station is such that even chairs have not been provided there for passengers to sit in ; if so, reasons therefor ;

(*c*) whether the Railway Administration intends to consider the matter and improve the condition prevailing in the said waiting rooms ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) All the three Upper Class waiting rooms, viz ; First Class for Gents, First and Second Class combined for ladies and second class for Gents, are fully equipped with necessary items of furniture, including chairs, tables and couches.

(*c*) The question does not arise, as the waiting rooms are already properly equipped.

سید عنایت علی شاہ - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو زیادہ آرام دہ بنانے کے لئے کیا کوئی ایسا پروگرام بنایا جا رہا ہے کہ مزید سہولتیں دی جائیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ریلوے سٹیشنوں پر فرنیچر سپلائی کرنے کے لئے Standard List ہوتی ہے اس کے مطابق فرنیچر سپلائی کیا جاتا ہے اور اسی کے مطابق باقی چیزیں سپلائی کی جاتی ہیں - اس کے باوجود جس قدر ہمارے وسائل ہوں گے ان کے مطابق ان کو بہتر بنایا جائے گا - فی الحال مزید سہولتیں دینے کا کوئی پروگرام نہیں - تمام چیزیں موجودہ پیمانہ اور معیار کے مطابق مہیا کی جاتی ہیں -

مسٹر محمد ہاشم لاسی - جناب والا - جواب میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ سٹیشنوں پر کرسیاں اور فرنیچر موجود ہوتے ہیں - حیدر آباد کے سیکنڈ کلاس کے کمرہ میں صرف ایک کرسی اور ایک ٹیبل پڑی ہوئی ہے - میں گذارش کروں گا کہ کیا اس سوال پر دوبارہ غور کرنا ممکن ہے ؟

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جنیجو) ۔ حیدر آباد بڑا important سٹیشن ہے معزز ممبر کی یہ بات کہ وہاں سیکنڈ کلاس کے کمرہ میں صرف ایک کرسی اور ایک ٹیبل پڑی ہے میں ماننے کو تیار نہیں ہوں ۔ اب اگر وہ کہہ رہے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ کس طرح مانوں ۔ ریلوے کا ایک Laid down procedure ہے کہ کسی جگہ کتنی کرسیاں یا ٹیبل ہونی چاہئے حیدر آباد کے فرسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس کے ویٹنگ رومز میں ضرورت کے مطابق تمام فرنیچر موجود ہے ۔

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Is it not a fact that after this question had been received by the department, more furniture was provided there ?

Parliamentary Secretary : I don't think so Sir.

خان اجون خان جدون ۔ کیا Laid down procedure کے تحت باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے کہ کسی جگہ کتنا فرنیچر ہوتا ہے ۔ اور کیا صحیح طور پر اس procedure کو follow کیا جاتا ہے میں سکھر کے restaurant کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سکھر کے متعلق سوال نہ کریں ۔

خان اجون خان جدون ۔ انہوں نے procedure کے متعلق فرمایا ہے ۔

مسٹر سپیکر - یہ سوال procedure کے متعلق نہیں ہے -

CONSTRUCTION OF KALI ROAD RAILWAY CROSSING BRIDGE, HYDERABAD

*14360. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) when the construction work on Kali Road Railway Crossing Bridge, Hyderabad was started alongwith the present stage of this work ;

(*b*) the amount allocated for the construction of the said bridge ;

(*c*) whether it is a fact that Hyderabad Municipality has also contributed some amount for the construction of the said bridge ; if so, amount thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The construction of the roadover bridge near Kali level crossing at Hyderabad was commenced in November, 1964. The work is almost complete.

(*b*) The total amount allocated for the construction of the said bridge is Rs. 24,99, 995/.

(*c*) Yes. The Hyderabad Municipality has contributed an amount of Rs. 23,27,862 so far. A sum of Rs. 1,72,133 is still to be paid by them.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir, I want to know what is the total amount earmarked for the project ?

Parliamentary Secretary : Sir, as I have already stated that to begin with, the total cost was Rs. 36.56 lakhs. Out of this, the Railway's share was Rs. 7.78 lakhs, and the Hyderabad Municipal Committee, the Hyder-

abad District Council and SITE Hyderabad complined had to pay Rs. 28.78 lakhs. This was the original estimate. Later on, at the request of the Hyderabad Municipal Committee—they wanted some additional works to be done—the estimate was revised and the cost of project was increased to Rs. 42,56,087. Out of this, the Municipal Committee's share came to Rs. 24,99,995.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Has the District Council and other constituents paid their share ?

Parliamentary Secretary : I have already stated in my answer that Rs. 1,72,133 is still to be paid by the Hyderabad Municipal Committee.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : I am asking about the District Council, Hyderabad.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, so far as the Hyderabad District Council is concerned, I held a meeting with the Commissioner, Hyderabad, and the Deputy Commissioner, Hyderabad, who is the Chairman of the District Council. There are arrears to the tune of lakhs of rupees and they have agreed to pay in monthly instalments. We came to a formula, and that has been agreed between the railway administration and the Hyderabad District Council. That has to be paid by June 1969.

AIR-CONDITIONING AND SEATING CAPACITY OF CINEMAS IN LAHORE

***14416. Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Information be pleased to state the names of cinemas in the area of Lahore Municipal Corporation which are (*i*) not air-conditioned and (*ii*) air-conditioned alongwith the horse-power air-conditioned capacity plants in each of them and their seating capacity now-a-days ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*i*) Non-air conditioned cinemas are :

1. Ritz Cinema, Lahore.
2. Nishat Cinema, Lahore.
3. Capital Cinema, Lahore.
4. Erose Cinema, Lahore.
5. Rivoli Cinema, Lahore.
6. Neelam Cinema, Lahore.
7. Shabnam Talkies, Lahore.
8. Nigar Cinema, Lahore.
9. Malik Theatre, Lahore.
10. Novelty Cinema, Lahore.
11. Pakistan Talkies, Lahore.
12. Paramount Cinema, Lahore.
13. Victory Cinema.

(*ii*) Air-conditioned cinemas are :

Serial No.	Name of A/C Cinema in the area of Lahore Municipal Corporation		Capacity of A/C Plant in Horse Power		Authorised seating capacity
1	Rattan Cinema	...	90 tons/90 HP	...	687
2	Shama Cinema	...	40 tons/40 HP	...	660
3	Naz Cinema	...	70 tons/70 HP	...	744
4	Nagina Cinema	...	70 tons/70 HP	...	690
5	Mehfil Cinema	...	40 tons/40 HP	...	794

Serial No.	Name of A/C Cinema in the area of Lahore Municipal Corporation	Capacity of A/C Plant in Horse Power	Authorised seating capacity
6	Plaza Cinema	60 tons/60 HP	635
7	Crown Cinema	100 tons/100 HP	717
8	Taj Cinema	70 tons/70 HP	600
9	Sanober Cinema	90 tons/90 HP	681
10	Eram Cinema	80 tons/80 HP	573
11	Auriga Cinema	30 tons/30 HP	710
12	Khayyam Cinema	50 tons/50 HP	662
13	Regent Cinema	70 tons/70 HP	719
14	Palace Cinema	76 tons/76 HP	760
15	Gulistan Cinema	50 tons/50 HP	843
16	Liberty Cinema	75 tons/75 HP	649
17	Odean Cinema	55 tons/55 HP	553
18	Metroplole Cinema	80 tons/80 HP	780
19	Alhamra Cinema	107 tons/107 HP	965
20	Naghma Cinema	70 tons/70 HP	727
21	Rex Cinema	80 tons/80 HP	778
22	Shalimar Cinema	40 tons/40 HP	564
23	Sahar Cinema	80 tons/80 HP	659
24	Alfalah Cinema	380 tons/460 HP (for entire Alfalah Building)	702
25	Shish Mahal Cinema	60 tons/60 HP	638
26	Firdous Cinema	85 tons/85 HP	774
27	Naela Cinema	70 tons/70 HP	722

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کے رولز اور ریگولیشن میں کوئی ایسی بات ہے کہ جتنی سیٹوں کی گنجائش ہو اسی حساب سے ہارس پاور کا پلانٹ رکھیں ؟

Minister for Information : Frankly speaking this is a fresh question and if the Member gives new notice I will certainly furnish the reply. This question was also asked last time and it was re-fixed for today for the sole reason to furnish some information about the horsepower capacity of certain plants installed in cinemas and the requisite information was furnished on the last date but it was challegnged as not being very accurate. On your orders, Sir, I was asked to check up the matter with the concerned authorities and today I am in a position to say that whatever was stated on the last occasion was the correct picture af the whole matter.

Should I take it that this supplementary is relevant because the question was fixed only for today to inquire whether the horse-power corresponded to the tonnage capacity of the air-conditioning plants or not ?

Mr. Speaker : That is true but the Members can ask supplementaries even today.

Minister for Information : Then about the supplementary put by my friend, Chaudhri Muhammad Idrees, I would submit that I require fresh notice.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ان تمام ائرکنڈیشنڈ سنیما میں داخلے پر ائرکنڈیشنڈ سرچارج وصول ہوتا ہے اور وہ یونیفارم ریٹ سے وصول ہوتا ہے لیکن صفحہ ۳ پر نمبر ۱۱ کے سامنے ۷۱۰ سیٹیں ہیں ۔ ۳۰ ہارس پاور اور ۳۰ ٹن کا ائرکنڈیشنڈ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ نمبر ۱ پر

ملاحظہ فرمائیں گے کہ ۶۸۷ سیٹوں کے لئے ۹۰ ٹن اور ۹۰ ہارس پاور کا آئرکنڈیشنر ہے اسی طرح سے بہت سی مثالیں ہیں تو کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ جب آپ یونیفارم ریٹ پر سرچارج وصول کرتے ہیں تو آپ ٹکٹوں اور سیٹوں کی capacity کے مطابق ائرکنڈیشنر لگوانے کا انتظام کرنے کا حکم دیں ؟

وزیر اطلاعات ۔ ویسے یہ بھی اس question سے متعلق نہیں ہے لیکن اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہ جو الکٹرک انسپکٹر کی رپورٹ ہے اسے پڑھ دوں تاکہ ان کا جواب آ جائے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ کوئی سپلیمنٹری اس سوال سے پیدا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے ۔ یہ کسی منسٹر کو اختیار نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مگر کوئی فاضل منسٹر صاحب اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ لیکن رولنگ تو آپ ہی کو دینا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں عام طور پر یہ کہدیا کرتا ہوں کہ اس کے لئے fresh نوٹس دیا جائے یہ علیحدہ سوال ہے ۔ لیکن اگر

میں یہ نہیں کہتا ہوں تو فاضل منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے -

Minister for Information : I have the honour to give my master, Chaudhri Muhammad Idrees, this reply.

Chaudhri Muhammad Idrees : Point of order. May I know as to how the Minister has used the word "master" for me ?

Mr. Speaker : That is not a point of order because it has got nothing to do with the question.

Chaudhri Muhammad Idrees : Then I object to the use of the word "master" in view of the sense in which the Minister has used it.

مسٹر حمزہ ـ اگر "ماسٹر"، نہ کہیں تو کیا غلام کہیں ؟

Minister for Information : The air-conditioning capacity of the plant is generally shown in tons but not in horse-powers. The horse-power capacity is always shown for electric motors installed to run the compressors. Generally one-ton-capacity air conditioning plant requires one horse-power motor. In a few cases motors of greater capacities are installed but the same does not, however, affect in any way the working ability of the plant. The air-conditioning rated capacity of plants in tons has been collected by the inspecting officers from the sit at the time of inspection. As such the same are correct.

As regards the horse-power capaecity of the motors is greater than the air-conditioning capacity in tons installed in a few case, the same is being verified and will be communicated shortly.

Chaudhri Muhammad Idress : My supplementary has not been answered.

Mr. Speaker : The supplementary of Chaudhri Muhammad Idrees was as to why the Government is not enforcing uniform capacity when the surcharge rate is the same in all cases ?

Minister for Information : I am sorry I could not follow the question. The Member was putting his supplementaries in a hurry and I could not follow what he meant.

Mr. Speaker : He has quoted in instance that in the statement at serial No. 11 the capacity of the air-conditioning plant installed in the Auriga Cinema is 30 tons and the seating capacity is 710 whereas at serial No. 7 the capacity of the air-conditioning plant installed in the Crown Cinema is 100 tons and the seating capacity is 717. Therefore, there is not much difference in the seating capacity but there is much difference in the capacity of the air-conditioning plants.

Minister for Information : I will look into the matter and see what is the reason of the difference. This supplementary may be kept pending till the next date.

Mr. Speaker : There is no need to keep it pending. The Member only wants to know whether the Department have laid down any uniform rules that the capacity of the air-conditioners should be according to the seating capacity.

Minister for Information : That is exactly the reason that I would not like to make a statement which may turn up to be untrue. After consulting my department and the concerned officials I will certainly furnish the accurate reply on the next date.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - جہاں تک مجھے معلوم ہے سنیما میں ائرکنڈیشنر لگانے کی اجازت حکومت مغربی پاکستان دیتی ہے اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی سنیما ائرکنڈیشنر نہیں لگا سکتا اور میرے اندازے کے مطابق اس پر ۲ کروڑ روپے کا فارن اکسچینج صرف ہوتا ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے سنیما میں ائرکنڈیشنر لگانے کی اجازت دی ہے کیا یہ اخراجات ملک میں زر مبادلہ کا صحیح مصرف ہیں ؟

Mr. Speaker : This is not a supplementary arising out of this question.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ کرمانی صاحب میرا سوال غور سے سن لیں کیونکہ ان کو یہ شکایت ہے کہ میرا سوال صاف اور غیر مبہم نہیں ہوتا - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بہت سے سنیماؤں میں ائرکنڈیشننگ سرچارج تو وصول کیا جاتا ہے لیکن وہاں ائرکنڈیشننگ کا معقول انتظام نہیں ہوتا - کیا ان کا محکمہ اسبات کا اہتمام کرے گا کہ یہ ائرکنڈیشننگ سرچارج صرف ان سنیماؤں میں وصول کیا جائے جہاں ائرکنڈیشننگ کا معقول انتظام ہو؟

Mr. Speaker : The Member means to say that from serial No. 1 to 13 the cinemas which have been shown as non-air-conditioned are charging the surcharge of air-conditioning ?

چودھری محمد ادریس - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جن جن سنیماؤں میں ائرکنڈیشنر provide کئے گئے ہیں وہاں اس کا معقول انتظام نہیں ہوتا لیکن سرچارج وصول کیا جاتا ہے -

Mr. Speaker : Now the question of the Member is quite different.

چودھری محمد ادریس - میں نے یہ پوچھا ہے کہ جن سنیماؤں میں ائرکنڈیشنر install کئے گئے ہیں وہاں ان کا معقول انتظام نہیں ہے لیکن پھر بھی وہاں ائرکنڈیشننگ سرچارج وصول کیا جاتا ہے کیا وہ اسبات کا اہتمام کریں گے کہ جن سنیماؤں میں ائرکنڈیشننگ سرچارج وصول کیا جاتا ہے وہاں اس کا معقول انتظام بھی ہو -

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ میری سمجھ میں یہ سوال نہیں آتا کہ جن سنیماؤں میں سر چارج وصول کیا جاتا ہے یا جن سینماؤں کا منہ قبلہ کی طرف ہے ۔ وہ یہ فرمائیں کہ فلاں سنیما میں ائرکنڈیشنر نہیں ہے اور یہ facility وہاں مہیا نہیں ہے اور وہاں ائرکنڈیشننگ سرچارج وصول کیا جاتا ہے کیا حکومت اس پر غور کرنے لئے تیار ہے کہ اس سنیما میں ائرکنڈیشننگ کا کوئی انتظام کیا جائے اور اگر ہو سکے تو حکومت مالک کو مجبور کرے کہ وہ ائرکنڈیشننگ سرچارج وصول نہ کرے یہ تو بات بھی ہے مگر یہ سوال کرنا کہ کس طرف سے داخل ہوتے ہیں یا جنوب سے داخل ہوتے ہیں شمال کی طرف سے نکلتے ہیں تو یہ مبہم سا سوال ہے اور میں نہایت ادب سے عرض کروں گا حضور والا ۔ کہ اس سوال میں کافی vagueness ہے ۔ اگر فاضل ممبر کسی خاص سنیما کے متعلق فرمائیں تو میں ضرور متعلقہ محکمہ سے یا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے اطلاعات فراہم کرکے اس معزز ایوان کے سامنے رکھ دوں گا ۔

Malik Muhammad Akhtar : May I ask from the Minister whether a Member is debarred from asking a question relating to the policy of certain Department of Government of West Pakistan, because as far as I have been able to follow, the Member is trying to object to certain policy framed by the Information Department in so far as the collection of taxes is concerned.

Mr. Speaker : The Minister has replied that the question is very vague. It should be very definite.

Malik Muhammad Akhtar : Does that question not relate to a particular policy of a particular Department ? Even if it is vague or whatever it is, does it not relate to a particular policy of the Government Department ?

Mr. Speaker : Even if it does relate, it should not be very vague.

Malik Muhammad Akhtar : He is complaining about the cinemas in general and not in particular. The objection of the Minister was that the question should be specific and he should refer to a particular cinema.

Mr. Speaker : This is not a point of order.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میں وزیر صاحب کی توجہ نمبر ۱ کی طرف دلاتا ہوں جس میں ۹۰ ٹن اور ۹۰ ہارس پاور دیا ہوا ہے اور جس میں ۶۸۷ سیٹیں ہیں اس کے مقابلہ میں نمبر ۱۱ پر آپ دیکھئے جہاں پر کہ اوریگا سینما کا ذکر ہے اس کا ۳۰ ٹن وزن اور ۳۰ ہی ہارس پاور ہے اور اس میں ۷۱۰ سیٹیں ہیں اتنی اچھی گنجائش ہے اور اس میں اتنا زبردست فرق ہے کیا آپ اس کی طرف توجہ فرمائیں گے ؟

وزیر اطلاعات ۔ میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس اس پر اچھی طرح غور کروں گا اور ایسا کرنے کے بعد اگلی دفعہ جواب دوں گا ۔

Mr. Speaker : Actually the question is that a uniform policy should be laid down by the Information Department, according to which the capacity of the Air-Conditioners should be fixed according to the seating capacity and the Minister has to look into this and try to have a uniform policy.

Minister for Information : Certain proprietors of the Cinema houses who are financially better off provide air-conditioning capacity of a higher order as against other proprietors who provide only the minimum capacity. We cannot stop those proprietors who install capacity of higher order.

Mr. Speaker : But minimum level can be fixed.

وزیر اطلاعات ۔ وہ تو یوں ہے کہ اگر کوئی شخص زیادہ لگا لے تو ہم اسے کیسے روک سکتے ہیں اگر کوئی زیادہ لگانا چاہے تو حکومت اس کو منع نہیں کر سکتی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ کیا کوئی minimum level fix کیا گیا ہے ؟

Mr. Speaker : I think that is not the wish of the Members.

سید عنایت علی شاہ ۔ ہم تو پبلک کے مفاد میں کام کرتے ہیں ۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ یونیفارم ٹیکس ادا کر رہے ہیں تو انہیں صحیح قسم کی سہولتیں میسر آنی چاہئیے کیا ان کو یہ مل رہی ہیں یا نہیں ؟ اور اگر نہیں مل رہیں تو اس کے متعلق آپ کی کیا پالیسی ہے اور آپ کیا کرنا چاہتے ہیں ؟

وزیر اطلاعات ۔ شاہ صاحب میں عرض کرتا ہوں کہ سہولتیں مل رہی ہیں ۔ اگر معزز ممبر مجھے کوئی خاص سنیما بتائیں جہاں یہ سہولتیں نہیں مل رہیں تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں ضرور مناسب کارروائی کرے گی ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ کیا ان کے محکمے کا فرض نہیں ہے کہ جب وہ ٹیکس وصول کرتا ہوں تو وہ اس بات کو خود دیکھے کہ پبلک کو وہ سہولتیں مل رہی ہیں جو انہیں ملنی چاہئیں ؟

وزیر اطلاعات ۔ ابھی اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے جہاں ائر کنڈیشننگ پلانٹ ہے وہاں سرچارج وصول کیا جاتا ہے اور وہاں یہ سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ سوال جو کہ بالکل سیدھا اور سادا تھا اسے پیچیدہ بنا دیا گیا ہے جہاں Seating Capacity زیادہ ہے اور ائرکنڈیشنر کی Tonnage کم ہے تو یہ قدرتی بات ہے کہ وہاں ائرکنڈیشننگ کی اتنی سہولتیں مہیا نہیں ہوتیں جتنی کہ دوسروں کو ہوتی ہیں وزیر صاحب کا یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ میں اس کونسچن کو ایگزامن کروں گا ۔

وزیر اطلاعات ۔ میں نے کہا ہے کہ کروں گا مگر اگر کوئی ضرورت سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے پر آمادہ ہو جائے تو ہمیں اس کے راستے میں رکاوٹ پیدا نہیں کرنی چاہئے اور ہمیں اس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب کیا کوئی minimum level مقرر ہے ؟

وزیر اطلاعات ۔ بیشک لیکن اگر کوئی زیادہ سہولتیں دینے پر آمادہ ہو جائے تو آپ اس کو کیسے روکیں گے یہ تو بڑا مشکل ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں ہمیں اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور مالکان جو اتنی سہولتیں دیتے ہیں ان کو خوش آمدید کرنا چاہئے ۔

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ ہمارے محترم وزیر اپنا ۱۰ سالہ معاہدہ توڑ کر ان سنیماؤں کو خود دیکھ لیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ اگر کوئی زیادہ سہولتیں دیدے تو حکومت ان کو روک نہیں سکتی ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب حکومت کے پاس minimum سہولتوں کا معیار ہی نہیں تو وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ فلاں سنیما والے زیادہ سہولتیں دے رہے ہیں ؟

وزیر اطلاعات ۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ میں آج اس پوزیشن میں نہیں کہ میں بتا سکوں کہ کم سے کم سہولتوں کا معیار کیا ہے ۔ دونوں باتوں میں فرق ہے ۔ میں نے صرف یہ عرض کیا تھا کہ بعض سنیما والے جن کا کم سے کم معیار مقرر ہے وہ زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کر دیتے ہیں حکومت ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی نہیں کرنا چاہتی بلکہ وہ انہیں خوش آمدید کہتی ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ وزیر صاحب کے جواب سے یہ پتہ چلا کہ اگر کوئی سنیما والا ایک ٹن کا ایرکنڈیشنر لگائے تو وہ اس پر سرچارج وصول کر لے گی میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا اس پر کوئی قانونی طور پر پابندی نہ ہوگی ؟

وزیر اطلاعات ۔ شاہ صاحب میں نے بڑے ادب سے عرض کیا تھا کہ minimum level تو رکھنا پڑتا ہے اگر ایک سنیما میں ۴۰۰ آدمیوں کی سیٹیں ہوں اور اگر وہاں کم سے کم ۳۰ ٹن کی طاقت درکار ہو تو وہاں ۱۰ ٹن سے تو کام نہیں چلے گا ۔ لیکن بعض سنیماؤں میں یہ بات ہو گئی ہے کہ ۳۰ ٹن کے بجائے ۶۰ ٹن کا پلانٹ لگا لیا ہے تاکہ لوگوں کو زیادہ ٹھنڈک ملے ۔ اگر کوئی سنیما کا مالک مقرر کردہ معیار سے زیادہ سہولتیں دینی شروع کر دے تو ہم عام طور پر اس کی اس کارروائی کو خوش آمدید کہتے ہیں اور خوش آمدید کہیں گے ۔

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ وہ مقررہ معیار کی نسبت نہیں بتا سکتے لیکن وہ ہمیں اتنا تو بتا دیں کہ کوئی capacity مقرر ہے یا نہیں ؟

وزیر اطلاعات ۔ دیکھئے میں off hand نہیں بتا سکتا اور specific answer نہیں دے سکتا لیکن اگر اگلی دفعہ اس سوال کو دھرا دیا جائے تو میں متعلقہ انفارمیشن ہاؤس کو دے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پچھلی دفعہ ہم نے اس سوال کو دھرایا تھا اور جب Seating Capacity کے متعلق پوچھا جاتا ہے تو اس کے ساتھ یہ ضمنی سوال ضرور اٹھتا ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ مجھے شک ہے کہ اس سوال کا تعلق ہمارے محکمہ کے ساتھ ہے یا نہیں بہر حال آپ کی جانب سے حکم ہو گیا تھا اس لئے ہم نے جواب تیار کیا اور الیکٹرک انسپکٹر حکومت مغربی پاکستان سے یہ اطلاعات حاصل کی ہیں جو انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سرچارج تو آپ کا محکمہ وصول کرتا ہے ۔ اس لئے کوئی قواعد/رولز وغیرہ ہوں گے ۔

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے ہمیں رجوع کرنا پڑا الیکٹرک انسپکٹر کی طرف ۔ میں نے ادب سے عرض کیا ہے کہ سپلیمنٹری اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا لیکن اگر آپ کا ارشاد ہو تو میں اگلی بار اس کا جواب دے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلی مرتبہ اس کا اعادہ نہ کیا جائے ۔ انڈرکنڈیشننگ کے بارہ میں محکمہ کو واضح ہدایات دینی چاہئیں کہ اس کے متعلق کوشش کی جائے ۔ اگر اس کے متعلق کوئی واضح پالیسی ہے تو اس پر عملدرآمد کیا جائے اگر نہیں ہے تو بنائی جائے ۔

چودھری عید محمد ۔ حضور والا ۔ میں نے یہ سوال صرف ہارس پاور معلوم کرنے کے لئے دھرایا تھا ۔ الیکٹرک انسپکٹر نے جو اطلاع دی ہے میرے خیال کے مطابق وہ تمام کی تمام غلط ہے ۔ سوائے الفلاح سنیما کے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ کا کہنا ہے کہ یہ capacity غلط ہے ؟

چودھری عید محمد ۔ بالکل غلط ہے ۔ میں اسے چیلنج کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رتن سینما کی capacity بھی غلط دی گئی ہے ؟

چودھری عید محمد ۔ غلط ہے جناب ۔ یہاں ۹۰ ٹن اور ۹۰ ہارس پاور لکھا ہوا ہے ۔ حالانکہ وہ ۱۷۵ ہارس پاور ہے الیکٹرک انسپکٹر نے جو لکھا ہے جتنے ہارس پاور اتنے ٹن ۔ یہ اصولاً غلط ہے ۔ میں اسے چیلنج کرتا ہوں ۔ یہ حساب ہی غلط ہے ۔ آپ کسی انجینئر کو بلا کر پوچھ لیں ۔ الیکٹرک انسپکٹر نے غلط چٹھی بھیجی ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ اگر الیکٹرک انسپکٹر نے غلط اطلاع دی ہے تو اس کے لئے مناسب کارروائی کی جا سکتی ہے ۔ لیکن یہ چٹھی در اصل انگریزی زبان میں ہے ۔ میں اس کا ترجمہ کرنا چاہتا تھا اردو زبان میں ۔ مگر چونکہ یہ ٹیکنیکل عبارت ہے ۔ اس لئے مجھے دقت محسوس ہو رہی ہے ۔ شاید اسی لئے انہیں یہ سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے ۔ آخر میں انہوں نے کہا ہے ۔

The Information Department as such has nothing to do with it.

تو غلط بیانی کرنے یا غلط اطلاع دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

چودھری عید محمد ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ۱۳ تاریخ کو بھی جواب میں یہی لکھا تھا ۔ میں نے اس سوال کا اعادہ کرایا مگر آج بھی وہی جواب دیا گیا ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ آج آپ نے نیا سوال اٹھایا ہے ۔ اس دن آپ کہتے تھے ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی) میں عرض کرتا ہوں ۔

As regards the horse power capacity of the motors is greater than air-conditioning capacity in tons installed in a few cases the same is being verified and will be communicated shortly.

کیپسٹی اے ۔ سی ۔ پلانٹ کی الگ بات ہے ۔ ہارس پاور الگ بات ہے ۔ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ نہیں چل رہیں ۔ اس کے متعلق الیکٹرک انسپکٹر سے پوچھا گیا ۔ انہوں نے یہ جواب دیا ہے ۔ آج یہ فرماتے ہیں کہ نہ صرف پہلے سوال کا جواب نہیں دیا گیا بلکہ جواب غلط بتا دیا گیا ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ رتن سنیما جن کے وہ مالک ہیں اس کا پلانٹ پونے دو سو ٹن کا ہے ۔

چودھری عید محمد ۔ ۹۰ ٹن کا اے۔سی پلانٹ ہے اور ۱۷۵ ہارس پاور ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ ان کا کہنا ہے کہ ہارس پاور غلط بتائی گئی ہے ۔ اس کے لئے جو مناسب کارروائی ہے وہ کر دی جائے گی ۔

This is what the Electrical Inspector has supplied us.

چودھری عید محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ سوال صرف اس بات کے لئے دھرایا گیا تھا کہ جواب میں ہارس پاور غلط دی گئی تھی ۔ اگر اس سوال کو یہیں ختم کر دیا گیا تو میرا مقصد تو فوت ہو گیا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ منسٹر صاحب خود چاہتے ہیں کہ اسے دھرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن کس اطلاع کے لئے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ یہ ہارس پاور جو دی گئی ہے یہ غلط ہے ۔

چودھری عید محمد ۔ جناب والا ۔ یہ اس بات کے لئے دھرایا گیا تھا کہ ہارس پاور غلط دی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر۔ الیکٹرک انسپکٹر نے لکھا ہے کہ وہ check کر رہے ہیں ۔

وزیر اطلاعات - وہ تو اور چیز کہہ رہے ہیں - میں وہ بھی پڑھے دیتا ہوں -

"As regards the horse power capacity of the motors greater than air-conditioning capacity in tons installed in a few cases the same is being verified and will be communicated shortly."

چودھری عید محمد - جناب والا - رتن سنیما کی پلانٹ کیپسٹی ۹۰ ٹن ہے اور اس کی ہارس پاور ۱۷۵ ہے -

وزیر اطلاعات - وہ کہتے ہیں انہوں نے رتن سنیما کی ہارس پاور ۹۰ کر دی ہے میں نے عرض کر دیا ہے کہ اگر وہ مصر ہیں تو وہ ہاؤس کے قواعد کے مطابق مناسب کارروائی فرما سکتے ہیں -

چودھری محمد ادریس - وہ فرماتے ہیں یہ جواب غلط ہے - اس لئے اس سوال کو دوبارہ رکھ دیا جائے -

مسٹر سپیکر - اسے دھرانے کا کیا مقصد ہوگا ؟

چودھری عید محمد - یہ ہارس پاور غلط دی گئی ہے - میں نے اسی لئے یہ سوال دوبارہ رکھوایا تھا -

مسٹر سپیکر - اگر درست جواب مل گیا تو آپ اس پر کیا فرمائیں گے -

چودھری عید محمد - یہ تو میں وقت پر بتاؤں گا -

مسٹر سپیکر - جب تک مجھے معلوم نہ ہو کہ اس میں کیا مفاد عامہ مضمر ہے میں اسے دوبارہ نہیں رکھ سکتا -

چودھری عید محمد - بجلی کے بل جو آتے ہیں ان کے سلسلہ میں سوالات پوچھنے ہیں -

مسٹر سپیکر - کیا وہ غلط آتے ہیں -

چودھری عید محمد - ان کی طرف سے صحیح جواب آ جائے پھر عرض کروں گا -

وزیر اطلاعات - یہ جو الیکٹرک انسپکٹر صاحب ہیں یہ میرے ماتحت نہیں ہیں - یہ آپ کا حکم ہوا تو ان سے اطلاع حاصل کی اور اس الجھن میں الجھا دیا گیا -

مسٹر سپیکر - اگلا سوال -

REPAIR OF ROADS IN SARGODHA DIVISION

*14558. **Khan Gul Hameed Khan** : Will the Minister for Communications and Works bo pleased to state :—

(*a*) the amount allocated for the repair of roads in Sargodha Division during the year 1968-69 ;

(*b*) the amount out of that mentioned in (*a*) above, which was spent upto 30th September, 1968 ;

(*c*) the amount out of that mentioned in (*b*) above expended on the repair of roads in District Mianwali alongwith the names and reaches of the roads repaired ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Rs. 18,64,971.

(*b*) Rs. 4,88,695

(*c*) Rs. 1,95,592 (as per list attached).

Names of Schemes and reaches of roads repaired in Mianwali District.

A sum of Rs. 1,95,592 were expended in Mianwali District on account of usual maintenance repairs of the following roads :—

1.	Lahore-Sargodha-Mianwali-Kalabagh-Bannu Arterial Roads No. 2 section I (Shadia to Mianwali)	In addition to ordinary maintenance, heavy patch work was also done in miles 188, 192, 193, 194 and 196.
2.	Lahore-Sargodha-Mianwali Kalabagh-Bannu Arterial Roads No. 2 section II (Mianwali to Kalabagh)	In addition to ordinary maintenance, heavy patchwork was also done in miles 211, 212, 213, 214, 215, 216 to 219.
3.	Lahore-Sargodha-Mianwali-Kalabagh-Bannu Arterial Roads No. 2 section III (Kalabagh to Daratang)	In addition to ordinary maintenance, heavy patchwork was also done in miles 248 to 250, 253 to 256, 258 to 263.
4.	Lahore-Lyallpur-Jhang-Bhakkar-D. I. Khan Art. Road No. 3.	Do. Do. Do. 171, 173, 183, 184, 185, 189, 205, 207, 225, 226, 227, 233, 234, Minor Patchwork done in miles 180 to 182, 186, 188, 190, 191, 193, 194, 195, 196, 197, 198, 199

		200, 201, 212, 216 to 223, 235, 235·8.		
5.	Sohawa-Chakwal Talagang Art. Road No. 12.	Do. Miles 227, 228, 229.	Do.	Do.
6.	Mianwali-Muzaffargarh Road mile 4 to 33	Do. Mile 9, 10, 11, 12 and 13.	Do.	Do.
7.	Do. Do. Do. mile 34 to 90, 25.	Do. Mile 37 to 39, 49 to 53, 54 to 72. Minor patchwork 34 to 36, 40, 41, 43 to 48.	Do.	Do.
8.	Kallurkot to Rangpur Bhagur Road.	Do. Mile 14. Minor patchwork, mile 16 to 19, 22, 23.	Do.	Do.
9.	Darya Khan-Dulleal Road.	Do. Mile 16 to 18.47. Minor patchwork, 6, 7, 8 and 9.	Do.	Do.
10.	Bhakkar-Khansor Road.	Do. Mile 6 to 15.44	Do.	Do.
11.	Gunjial-Harnoli Road.	Do. Heavy Patchwork mile 18.	Do.	Do.
12.	Piplan-Harnoli Road.	Do. Heavy patchwork mile 1 and 2	Do.	Do.
13.	Kundian-Harnoli Road.	Do. Mile 1, 2 and 3.	Do.	Do.
14.	Kalabagh-Shakardara Road.	...	...	
15.	Rokhri link road.	...	...	

16. Mochi link road. ... ...

17. Ban Hafizji Chakrala Road ... ...

18. Maintenance of Adwala diversion along Adtala bridge in mile 248-249 of Art. Road No. 2. ... ...

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ جواب دیکھیں تو سرگودھا میں ۴ لاکھ ۸۸ ہزار ۶۹۵ روپے خرچ کئے گئے ہیں ۔ اور میانوالی میں ایک لاکھ ۹۵ ہزار ۵۹۲ روپے ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میانوالی سرگودھا سے زیادہ پسماندہ ہے کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ ان کے ساتھ یہ سلوک کیوں روا رکھا گیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ ہم ۔ جو تفصیل دی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے on the maintenance of black-topped roads in that area کتنے پیسے خرچ کئے ہیں ۔ تو اس کے لئے ایک yeard stick مقرر ہے ۔ ہم اس کے لحاظ سے پیسے allocate کرتے ہیں ۔ جتنے میل کا black top ہو اس کے مطابق خرچ ہوگا ۔ کہیں کم ۔ کہیں زیادہ ۔ یہ black top کے میلوں پر منحصر ہے ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ یہ تقریباً ساڑھے اٹھارہ لاکھ روپیہ ایلوکیٹ کیا گیا تھا ۔ ستمبر تک اس میں سے پانچ لاکھ کے قریب خرچ ہوا ہے ۔ ۹ ماہ میں جو اتنا کم خرچ کیا گیا ہے اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - تین مہینے میں -

مسٹر سپیکر - سال یکم جولائی سے شروع ہوتا ہے -

SUGARCANE CESS

*14575. **Khan Gul Hameed Khan** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the amount accrued to the Government on account of sugarcane cess during 1967-68 ;

(*b*) the amount spent during 1967-68 for the purpose for which the cess was imposed ?

Minister for Finance (Mr. Ahmad Saeed Kirmani) : (*a*) The amount accrued to the Government on account of Sugarcane Cess during the year 1967-68 was Rs. 84,77,586.

(*b*) The total expenditure during 1967-68 amounted to Rs. 29,58,488 against the Revised Estimates of Rs. 49,57,700.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Is the Minister sure that eighty seven lakhs have been recovered during 1967-68 throughout the Province ?

Minister for Finance : That means that Sir.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir, I have put this supplementary on certain grounds because I know that only five miles in southern zone have given more than 87 lakhs.

Minister for Finance : It is with regard to one year only.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : I am talking about 1967-68. The recovery of sugarcane cess in the southern zone in 1967-68 is about 62 lakhs. There are eleven mills there and out of them four mills have given 62 lakhs. How should we accept that all the mills have given 87 lakhs ?

Mr. Speaker : This answer is from the Finance Department and it should not be incorrect.

Minister for Finance : This is what they have supplied me.

Mr. Ajoon Khan Jadoon : All the money may not have been deposited with the Finance Department.

Minister for Finance : The amount accrued to Government from the sugarcane cess during 1967-68 is Rs. 84,77,586. Obviously it relates to all the mills.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر خزانہ مجھے یہ بتائیں گے - کہ آپ نے فرمایا ہے - کہ آپ کے محکمہ کو ۸۷ لاکھ ۷۷ ہزار روپیہ کی رقم موصول ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر - میرا خیال ہے - کہ ۸۴ لاکھ ہے - پہلے انہوں نے ۸۷ لاکھ کہا ہے -

Minister for Finance : I am sorry. I stand corrected, Sir.

مسٹر حمزہ - کیا از راہ کرم آپ بتائیں گے کہ جتنی رقومات جس محکمہ کے لئے آپ وصول کرتے ہیں - آپ اسی سال اتنی رقومات اس پر کیوں خرچ نہیں کرتے ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ We atonce release. دیکھئے جب تک سکیم approve ہو کر ہمارے پاس نہ آئے تب تک روپیہ release نہیں کیا جاتا ۔ اور جب تک خرچ نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ جب تک سکیم مکمل نہ ہو ۔ تو رقم release نہیں ہوتی ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سکیم ابھی insight نہ ہو ۔ اور روپیہ بھی release کر دیں ۔

بابو محمد رفیق ۔ کیا وزیر مالیات بتائیں گے ۔ کہ ان کے محکمہ نے ان سکیموں کو persue کیا تھا ۔ آپ نے فرمایا تھا ۔ کہ چونکہ سکیمیں نہیں آئیں ۔ اس لئے پیسے خرچ نہیں ہوئے ۔ کیا آپ کے محکمہ نے ان محکموں کو جو سکیمیں بناتے ہیں ہدایات جاری کی تھیں ؟

وزیر خزانہ ۔ یہ ہماری ڈیوٹی نہیں ۔ یہ Administrative ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے ۔ ہمارا کام یہ ہوتا ہے کہ جب سکیم تمام مرحلوں سے گذر جائے تو ہم رقم دینا شروع کر دیتے ہیں ۔

Haji Syed Muhammad Murad Shah : That can be feasible and if they are prepared in advance, the amount can be released immediately, and our development work cannot be delayed as is being delayed in this case.

Mr. Speaker : Does the Member mean to say that without the submission of the schemes, the amount should be released ?

Haji Syed Muhammad Murad Shah : They should be asked to prepare the scheme because the Finance Department has always a guess that they will get so much amount.

خان اجون خان جدون - وزیر مالیات نے فرمایا ہے - کہ جب سکیم approve ہو جاتی ہے - تو فنڈز release ہونے میں دیر نہیں لگتی - میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ یہ ان کا بیان بہت حد تک صحیح نہیں ہے - کیونکہ پشاور ڈویژن میں ایک کروڑ کی سکیم approve ہو چکی ہوئی ہے - جس کے لئے انہوں نے ابھی دس فیصد رقم دی ہے -

وزیر خزانہ - ایک سکیم جس پر پانچ سال میں پچاس ہزار روپیہ خرچ ہونا ہے - اس کے لئے ساری رقم ایک ہی دفعہ نہیں دے دی جاتی - phased release ہوتی ہے -

Mr. Speaker : But their demand is not a phased one.

وزیر خزانہ - جناب میں ان کو بتلا رہا ہوں کہ کوئی particular کیس بتلائیں -

I will look into it. Of course, it has got no bearing on the sugar cess.

Mr. Speaker : No, no, it has.

مسٹر حمزہ - جناب وزیر مالیات یہ بتلائیں گے - کہ آپ نے میرے ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے - یہ فرمایا ہے - کہ اگر منصوبہ جات محکمہ مالیات کو موصول نہ ہوں - تو ان منصوبہ جات کی رقم متعلقہ محکموں کو واگذار نہیں ہو سکتی - کیا یہ ٹھیک نہیں ہے - کہ محکمہ جات کی طرف سے منصوبے تیار ہو جاتے ہیں - اور محکمہ مالیات باوجود درخواستوں کے رقم واگذار نہیں کرتا - اور اس وجہ سے رقم بیکار رہ جاتی ہے -

وزیر خزانہ ۔ یہ تو بڑا مبہم سوال ہے ۔ آپ کوئی specific سکیم بتائیں ۔ جس کے لئے کوئی فنڈ ریلیز نہ کئے گئے ہوں ۔ یہ تو vague رقم کے سوال ہیں ۔

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Is it not a fact that the Hyderabad Cess Utilization Zonal Committee has submitted their schemes since the last three years and only two schemes have been approved upto this time ?

Mr. Speaker : Approved or .....

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Sir, I will correct myself. Funds for only two schemes have been released during the current year in spite of the fact that the schemes have been approved since the last two years.

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں ۔ کہ حیدرآباد سے بہت سی سکیمیں آئیں تھیں ۔ لیکن ان میں سے صرف دو سکیموں کے لئے روپیہ دیا گیا ہے ۔

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : That is also incomplete Sir.

وزیر خزانہ ۔ وہ سکیم کا نام بتلا دیں ۔ I will certainly take necessary steps. بشرطیکہ سکیم منظور ہو گئی ہو ۔ اور باوجود اس کے رقم release نہ ہوئی ہو ۔ وہ سکیم کا نام بتلا دیں ۔ میں ادب سے گذارش کروں گا کہ particular کیس بتلائیں

I will see that the requisite money is released because it is meant for that.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ شوگر سیس جو ہے ۔ اس کے متعلق عام شکایت ملی ہے ۔ اس کے متعلق ہم نے President صاحب

اور گورنر صاحب سے بھی کہا ہے ۔ اب وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ phase وار ہوتی ہے ۔ کیا پشاور ڈویژن میں ایسی سکیم نہیں ہے جن کے لئے آپ پیسے نہیں دیتے ۔

Minister for Finance : Sir, again it is a question, which requires fresh notice. If they inform me of a specific case, certainly I will look into this matter that when certain schemes have been approved, why is the money for those schemes not being released by the Finance Department.

Mr. Speaker : But when this matter is agitated by the southern as well as the northern zone.....

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہی کیفیت ہمارے علاقہ میں بھی ہے ۔ آپ نے اجازت نہیں دی ۔ محض اس لئے کہ ایسا سوال ہو چکا ہے ۔

Minister for Communications & Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): Sir, volley of questions are coming from the members with regards to the schemes, which are said to be pending with the Finance Department for funds. I would request, Sir, that if this question is deferred for some time the Finance Minister and I can sit together and sort out the number of schemes, which are with the Finance Department (thumping of tables), then we would be able to give the right reply whether the things are being delayed at divisional level, or at my level or at the Finance Department level. He may not be able to reply at random unless we sort it out.

Mr. Speaker : In that case, the Minister should prepare a full list of all the schemes received from different regions.

Minister for Finance : Only those which concern the setting up of roads in these sugar cess areas.

Mr. Speaker : Every pie is released by the Finance Department. He is concerned with the building of roads only. So far as other schemes are concerned, the Finance Department is very much there.

Minister for Communications & Works : Sir, this will refer only to such schemes, which have been approved by the Sugarcane Cess Committee, and are to be financed out of the Sugarcane Cess Fund.

Kazi Muhammad Azam Abbassi : When this question is repeated then the amount should be verified because Mr. Talpur had made a statement on the Floor of the House that only from the Southern Region rupees 62 lakhs have been recovered.

Mr. Speaker : The answer would be printed in the answer book and that will cover all the schemes of West Pakistan and their up-to-date collections about those schemes. When would the Minister be able to answer that question ?

Minister for Communication & Works : After a week, Sir.

Minister for Finance : Today we have both been bracketted.

Mr. Speaker : That is the only way out.

Minister for Finance : The next question hour be so fixed that on that date Mr. Junejo and myself be asked questions. In the meanwhile we will meet together.

Mr. Speaker : The turn of the Finance Department will not be on the same date. I think it would be better if we keep this question for the day fixed for the Finance Department.

Minister for Finance : It will be much better if it is on the day we both have to reply questions.

Mr. Speaker : Let it be on the next turn of the Finance Department. The Communications & Works Minister will also be present on that day.

Minister for Communications & Works. There is no need of my turn. I can be present on that date if I am informed about it.

Mr. Speaker : Yes, the Minister will also be present on that date.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : I would request, through you, that the Minister should also lay on the Table the specific schemes as well as the specific zonal committees which have had total amount.

Minister for Finance : Whatever information they want to elicit from the Finance Department, which has a bearing on this sugar-cane cess, will certainly be supplied.

Mr. Speaker : I think it would be much better if a fresh question is admitted and that would be answered on the next turn. Mr. Talpur may give fresh notice.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Alright, Sir.

Minister for Finance : The same suggestion may be made to Syed Inayat Ali Shah.

Mr. Speaker : I think that will cover the whole of West Pakistan.

Syed Inayat Ali Shah : Would that question be a Short Notice Question ?

Mr. Speaker : Of course, that would be a Short Notice Question.

CASES OF ILLICIT 'LIQUOR' DETECTED BY EXCISE AND TAXATION STAFF

*14576. **Khan Gul Hameed Khan :** Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the number of cases of illicit liquor detected by the Excise and Taxation Staff in West Pakistan from 1962 to 1968.

(*b*) the number of such cases sent to Court alongwith the number of accused persons who were convicted during the said period ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) 6,320.

(*b*)	Number of cases sent to Court	6,303
	Number of persons convicted	3,262

سید عنایت علی شاہ - جناب سپیکر - اگر آپ جواب کے حصہ (ب) کو ملاحظہ فرمائیں تو اس سے معلوم ہوگا کہ جو مقدمات عدالت کو بھیجے گئے ان کی تعداد ۶۳۰۳ ہے اور جن اشخاص کو سزا ہوئی ہے ان کی تعداد ۳۲۶۲ ہے - باقی اشخاص کے متعلق کیا ہوا - کیا وہ بری ہو گئے ہیں ؟

Minister for Excise and Taxation : Cases of some of them are pending and some have been let off.

Official Entertainments and Functions

*14577. **Khan Gul Hameed Khan** : Will the Minister for Information be pleased to state the total expenditure incurred on official entertainments and functions in the Province during the years, 1967 and 1968 ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The information required by the Member is not readily available with the Information Department. It involves a reference to all Administrative Secretaries to Government/Commissioners of Divisions/Heads of Attached Departments/ Deputy Commissioners and Political Agents/Regional Heads of Departments throughout the Province.

BLOWNING EARTH FROM DUNE IN HYDERABAD DISTRICT

*14659. **Mr. Muhammad Umar Qureshi**: Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a dune at a distance of about twenty miles from Hyderabad City near the bridge of Baladi stream ;

(*b*) whether it is a fact that earth is blown of from the said dune and piles up on the railway track with the result that the railway traffic is hampered ;

(*c*) whether it is a fact that the Railway Department spends lacs of rupees every year for removing the said earth from the said Railway track, if so, the total expenditure incurred on it during the year from 1965 to 1968.

(*d*) whether it is a fact that the Railway Department has not so far found any solution of this problem, if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes. A belt of shifting sand dunes exists at mile 100/11-14 between Bholari and Ongar stations at a distance of about 12¾ miles from Hyderabad.

(*b*) The blowing of sand from these dunes is a natural phenomenon but there have been no serious interruptions to Railway traffic on this account.

(*c*) No. The expenditure incurred on this account during the years from 1965-66 to 1967-68 has been about 25,000 only.

(*d*) It is proposed to level other sand dunes further away from the track in order to prevent their movement towards the track as far as possible.

———

PLANTING TREES ON EITHER SIDES OF THE RAILWAY TRACK IN NAWABSHAH DISTRICT

***14661. Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is a fact that the Railway Department has prepared a scheme for planting trees on either sides of the railway track in Nawab Shah district ; if so, the kind of trees to be planted there alongwith expenditure to be incurred thereon and the yearly income likely to accrue to Government therefrom.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No such scheme has been prepared by the Railway.

SALE OF OPIUM IN JHANG-*cum*-MAGHIANA

***14922. Chaudhri Muhammad Idrees :** Wili the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the amount of the contract given for the sale of opium in Jhang-*cum*-Maghiana during 1966-67, 1967-68 and 1968-69 and the names of the contractors ;

(*b*) the total quantity and the amount of the sale price of the opium supplied by the Government to the contactors in each of the said years ;

(*c*) whether any sale price of opium is fixed by the Government ; if so, what was the sale price for each of the said years ?

(ANSWER NOT RECEIVED)

Chaudhri Muhammad Idrees : I have not been supplied a copy of the answer.

Minister for Excise and Taxation : I am sorry.

مسٹر سپیکر ۔ اس سوال کا جواب ابھی تک اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی موصول نہیں ہوا ہے ۔

Minister for Excise and Taxation : Then it may be repeated.

Mr. Speaker : Naturally this question would be repeated on the next turn.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کا جواب محکمہ نے کیوں نہیں بھیجا ۔ یہ سوال افیم سے متعلق تھا ۔ کیا محکمہ نے افیم تو نہیں کھائی ہوئی ہے ؟

Minister for Excise and Taxation : It requires verification. I don't know at what end the fault lies. Of course, one has to verify it. In any case, the fact remains that the reply has not been supplied to the Member and, therefore, the question may be repeated. In the mean time we will find out as to why the information was not furnished to the Member and what was the reason for it. It is difficult to say anything off-hand.

RENT PAID BY GOVERNMENT FOR BUILDING IN POSSESSION OF EXCISE AND TAXATION OFFICE, JHANG

*14923. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the monthly rent paid by Government for the building in possession of Excise and Taxation Office, Jhang alongwith the rent assessed for residential and official portions of this building ;

(*b*) the total area and the built up area of the said building and the extent of accommodatian available in each portion ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Rs. 300 per month with the apportionment of—

(1) Office portion	...	238 per mensem
(b) Residence	...	62 per mensem

(*b*) The total area of the building is 26,013 sq. ft. and the built up area is 3,692 sq. ft. , office portion comprises 6 rooms, 2 baths and a verandah. The residential portion comprises 2 rooms, a kitchen and a store.

TRUNK CALLS MADE FROM TELEPHONE INSTALLED IN EXCISE AND TAXATION OFFICE, JHANG

*14924. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the total amount paid for the trunk calls made from the telephone installed in Excise and Taxation Office Jhang from 1st July 1968 to 31st October 1968 ;

(*b*) the amounts paid for official and private trunk calls, separately, made from the said telephone during the said period ;

(*c*) whether it is a fact that the said telephone is used by the Excise and Taxation Officer, Jhang at his residence after the office hours ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether the said Officer makes any contribution for the local calls ; if not ; reasons therefor ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) ; (*a*) Rs. 184 30.

(*b*) Rs. 61.05 for official calls and Rs. 123.25 for private calls.

(*c*) Yes please.

(*d*) The officer is not requird to make any contribution for the local calls for the reasons that charges are not made on per call basis at Jhang but the fixed rate of Rs. 338 per annum. This fixed rate covers official as well as non-official local calls made from his office-*cum*-residence telephone.

ENTERTAINMENT TAX OUTSTANDING AGAINST EACH OWNER OF CINEMA IN LAHORE

*14932. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state the amount of Entertainment Tax outstanding against each owner of Cinema in Lahore as it stood on 30th December 1968.

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : No entertainment tax is outstanding against any proprietor of any Cinema House in Lahore.

GOVERNMENT SERVANTS SENT ABROAD FOR ADVANCE TRAINING

*14937. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Finance be pleased to state the number of Government Servants sent abroad for advance training alongwith the amount of expenditure incurred by Government under this head during financial year ending 30th June, 1967 ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): 204 Government servants were sent abroad for advanced training during the financial year ending 30th June, 1967, and an expenditure of Rs. 6,16,385.35 was incurred on their training.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن افسروں کو غیر ملک میں ٹریننگ کے لئے بھیجا جاتا ہے اور ان پر اتنا روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اور foreign exchange بھی خرچ کیا جاتا ہے - کیا ان افسروں کی ٹریننگ کا کام اپنے ملک میں نہیں کیا جا سکتا ؟

Minister for Information : Well this does not concern the Finance Department.

Mr. Speaker : The Member should put this question to the Planning and Development Department.

GIVING ADVERTISEMENT TO NEWSPAPERS

***14988. Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the amount allocated and spent on advertisement through the newspapers and periodicals of West Pakistan in the years 1962-63, 1963-64, 1964,65, 1965-66, 1966-67 and 1968 respectively up-to-date ;

(*b*) the number and the names of the dailies, weeklies and monthlies belonging to Karachi, Lahore, Rawalpindi, Multan, Sahiwal, Peshawar, Bahawalpur, Quetta and Sukkur, who were given the advertisement during the said period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No separate budget allocation is made for advertisement of various types issued

by the Railway. Yearwise expenditure was as follows :—

Years		*Amount*
1962-63	...	26,56,000.00
1963-64	...	29,07,049.91
1964-65	...	30,46,776.91
1965-66	...	28,18,424.72
1966-67	...	19,58,116.00
1967-68	...	9,10,655.00

(*b*) The required information is given in the statement at Annexure 'A'.*

بابو محمد رفیق - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب صفحہ ۱۴ پر توجہ دیں گے - آپ نے فرمایا ہے کہ کوئٹہ سے دو Dailies نکلتے ہیں - ایک ''ندائے حق،، اور دوسرا ''زمانہ'' -

پارلیمنٹری سیکرٹری - میرے پاس ان اخبارات کی لسٹ موجود ہے جن میں ریلوے اشتہارات دیتی رہی ہے اور وہ چھپتے رہے ہیں -

بابو محمد رفیق - جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں -

سید عنایت علی شاہ - جناب والا - ان کی پالیسی کیا ہے - کیا یہ ہر ایک اخبار کو اشتہار دیتے ہیں ؟

*Please see Appendix I at the end.

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں اس کے جواب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ ریلوے اپنے اشتہارات محکمہ انفارمیشن کو بھیج دیتا ہے اور وہ اپنی پالیسی کے مطابق اشتہارات دیتے ہیں اور ان کو اختیار ہے کہ اس پالیسی کے مطابق اخبارات کو اشتہارات دیں -

ملک معراج خالد - جناب والا - لاہور کے متعلق لکھا ہے کہ ''سفینہ''-''احسان''-''ہلال پاکستان''-''آفاق'' وغیرہ میں اشتہارات آئے ہیں کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہ اخبارات مدت سے بند ہو چکے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - یہ انفارمیشن جو ہے یہ بھی تو ۶۳-۱۹۶۲ء سے آج تک دی گئی ہے - اور آپ کے سوالات بھی تو اسی مدت کے متعلق ہیں - اور اس وقت یہ اخبارات نکلتے تھے -

قاضی محمد اعظم عباسی - کیا ریلوے نے اس کے متعلق اپنی پالیسی میں کچھ تبدیلی کی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - محکمہ ریلوے نے اپنی پالیسی میں کچھ تبدیلی کی ہے اس لئے کہ محکمہ ریلوے اپنے خرچ میں کچھ کمی کرنا چاہتا ہے -

Mr. Speaker : The Question Hour is over now. Let the Parliamentary Secretary first place the reamaining Answers on the table of the House.

Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : Answers relating to the C & W Department are placed on the table of the House.

Minister for Information : Answers regarding Finance Department are placed on the table of the House.

خان اجون خان جدون - جناب والا - میں نے یہ سوال کیا ہے مینٹل ہسپتال ڈوڈیال کے متعلق - یہ بڑا اہم سوال ہے - اس کے متعلق فیصلہ یہ ہوا تھا - کہ جب Finance Minister صاحب موجود ہوں گے - تو یہ سوال ہوگا - یہ page ۱۴ پر تھا -

مسٹر سپیکر - Page ۱۴ پر ؟

خان اجون خان جدون - یہ فیصلہ جناب نے کیا تھا کہ Finance Minister صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ لاکھوں روپیہ مشینری پر خرچ ہوا ہے جو مینٹل ہسپتال ڈوڈیال میں بیکار پڑی ہے -

وزیر خزانہ - جناب والا - اس کا جواب تو متعلقہ محکمہ والے دیں گے -

I am talking about the answers.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I have got no answers.

اس کے متعلق جناب والا - فائننس ڈیپارٹمنٹ کو پتہ ہی نہیں ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - آج پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ہیلتھ کو حاضر ہونا چاہئے تھا -

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): With your permission, Sir, I would state that on account of extremely unusual conditions in Karachi, the Health Minister and the Parliamentary Secretary for Health have gone there. The questions have been answered, and printed. If your deem necessary they may be repeated on the next turn.

Mr. Speaker : Actually the answers to these questions are the same as were given in the previous turn of the Health Department and they have said that the case is under consideration of the Finance Department. If I remember aright the Members were very keen on the other side that the answer should come from the Finance Department as to why the cases are pending for the last three to four years. So we had decided that these questions should be put on the turn of the Finance Department and the Finance Department should answer these questions.

Minister for Finance : This letter was received by me only yesterday in the evening and it is dated 30th and obviously the office was closed and it was not possible to arrange for the answers.

Khawaja Muhammad Safdar : I think that some 10 days back the Parliamentary Secretary for Health undertook this responsibility to ask the Finance Minister to come prepared with these questions.

Mr. Speaker : Actually I had instructed Parliamentary Secretary for Health and moreover it is the responsibility of every Parliamentary Secretary and Minister to keep himself in touch with the proceedings of the Assembly. I had instructed the office to issue a letter in this respect.

Minister for Finance : Sir, I have no Parliamentary Secretary. In any case if the answer had to be got from the Finance Department, at least it must know the nature of the question. Unless the questions are forwarded to the Finance Department, it is not possible for the Department to furnish reply and then equally it is not possible for the Finance Minister to reply such question.

Mr. Speaker : But I think it is not difficult for the Finance Department to keep itself in touch with the Assembly proceedings.

Minister for Finance : Ordinarily the Assembly Secretariat sends the questions to concerned Departments with instructions that the Speaker has fixed the date for the answering of those questions. Now, sir if the requisite questions are not intimated well in time to the concerned Department, it is not fair to expect that Department to furnish a reply on such a short notice. Kindly appreciate that this letter is issued on the 30th of January, I received it in the evening and obviously in the evening the office was closed and the office was not in a position to furnish a reply.

Mr. Speaker : That is true but what I would like to say is that both the Health Minister and the Parliamentary Secretary are not present today inspite of the fact that we had asked them to be present when these questions are to be asked and they undertook to inform the Finance Minister also.

Minister for Finance : In fairness I do not remember precisely. Either my Private Secretary or Mr. Qayyum did bring to my notice that there are certain questions about which your Department has been ordered to furnish a reply. I do not now recollect on which date he told me. But then I was under the impression that in any case before a reply has to be furnished by the Finance Department, the Department will be apprised of the nature of the questions. So I thought that the Assembly Secretariat will intimate to the Finance Department that these are the questions the reply of which should come from your side. But this letter has been received on 30th. It appears that the questions which were to be answered by the Finance Department were not furnished to the Department well in time, otherwise there is no intention on the part of the Department to the withhold the answers.

Mr. Speaker : That is not the point.

Minister for Law : Last time the reply furnished was that the matter is with the Finance Department. The Secretary Health contacted me before the Question Hour and he said that with certain querries the case has come back to the Health Department and on the next turn if the question is taken up the Health Department undertake to satisfy the Members and perhaps it will not be necessary for the Finance to answer it. However,

if you fix this to be answered in consultation with the Finance then too they have no objection.

Mr. Speaker : This is up to the Members.

Minister for Law : They are prepared to furnish information fully. The case is with the Health Department so far as question one is concerned. If you like I can give you the answer that they have prepared and that can be repeated on the next turn.

Mr. Speaker : Does the Minister mean to say that we should repeat it on the next turn of the Health Department and what if the Health Department again says that the matter has gone to the Finance Department and is under their consideration ?

Minister for Finance : If you permit, Sir, there is a viamedia. I think along with this letter the Assembly Secretariat must have furnished the question concerned and now we will be in a position to furnish whatever we have to say on behalf of the Finance Department.

Mr. Speaker : On which turn ? Finance or Health ?

Minister for Finance : It primarily relates to the Health Department. It should be ear-marked for that Department. We will be ready on that day to supplement the replies of the Health Department.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn of the Health Department.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ۔ میرا ایک سوال صفحہ ۳۵ پر ہے اور اس کا نمبر ہے ۱۵۵۵۵- اس میں یہ پوچھا گیا تھا ۔ کہ محکمہ انفارمیشن نے Celebration or Decade of Progress پر کتنا روپیہ خرچ کیا ہے ۔ اخبارات کو اشتہارات کے لئے کتنا روپیہ دیا گیا ہے ۔ نیز اخبارات کے نام بتائے جائیں جن کو روپیہ دیا گیا ہے ، جواب میں بتایا گیا ہے کہ

2½ لاکھ سے زائد روپیہ خرچ کیا گیا ہے ۔ اور اخبارات کے متعلق اطلاع رول نمبر (۵) ۳۹ کے تحت نہیں دی جا سکتی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انفارمیشن اس رول کے تحت نہیں آتی ۔ جب آپ ایک سوال admit کر لیتے ہیں تو پھر وزیر صاحب کو یہ کہنے کا حق نہیں پہنچتا کہ یہ Rules of Procedure کے خلاف ہے ۔ اگر آپ admit نہ کرتے تو یہ اور بات تھی ۔ اس قسم کی انفارمیشن ہمیں برابر دی جاتی رہی ہے ۔ اس سے پہلے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا تھا کہ کن کن اخبارات کو اشتہارات دئے گئے ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ رولز کے منافی ہے ۔ کہ انہوں نے جواب میں ایسا لکھا ہے ۔

Mr. Speaker : This question would be repeated for the next turn.

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال نمبر ۱۵۳۲۲ ہے اس کا جواب printed ہے ۔ اس میں (اے) پر لکھا ہے ۔ Total area = 4.77 Acres ۔ یہ 4.77 کیا ہے ۔ کیا یہ 477 ایکڑ ہے ۔ یہ .77 کیا ہے یہ گز بھی نہیں یہ فٹ یا سرساہی بھی نہیں آخر کیا ہے ؟ ہم ضمنی سوال کس طرح کریں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ اسے پونے پانچ سمجھیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 4.77 کیا ہے ؟

وزیر قانون ۔ یہ ہونے پانچ ایکڑ ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ اپنے سوالات نمبر ۱۵۲۷۲ اور ۱۵۲۷۳ کی طرف دلاتا ہوں ۔ پچھلی دفعہ ریلوے کے متعلق جب سوالات آئے تھے تو میں نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ ہر ریجن کو proper نمائندگی نہیں دی جاتی ۔ آپ دیکھیں کہ یہ چیز قوم اور ملک کے مفاد میں نہیں اس لئے میں جناب وزیر ریلوے سے درخواست کرتا ہوں وہ اس کی تحقیقات فرمائیں اور مناسب جواب دیں ۔

بابو محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال ۱۵۳۶۷ ہے اس کا جو جواب printed ہے وہ صحیح نہیں ہے ۔ کیونکہ پہلے contractor نے کام چھوڑ دیا ہے اور دوسرا مقرر کرنے میں بڑی دیر لگائی گئی ہے ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ چونکہ یہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے اس کا سامان وغیرہ آ چکا ہے اور در بدر ہو رہا ہے اس لئے کام کو جلد از جلد ختم کرنا چاہئے ۔ یہ جواب جو اس فہرست سوالات میں دیا گیا ہے وہ غلط ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل ٹھیکیدار کام چھوڑ گیا ہے اور دوسرا ابھی نہیں آیا ۔

مسٹر سپیکر۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وزیر صاحب اس پر غور کریں گے۔

We will now take up Short Notice Questions.

مسٹر محمود اعظم فاروقی۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ فہرست سوالات میں جنیجو صاحب کے سوالات کے ۸۰ فیصد جوابات نہیں ہوتے۔ حالانکہ آپ نے وزرا صاحبان کو ہدایت دی تھی کہ وہ اس امر کی طرف خاص توجہ دیں اگر وزرا توجہ نہیں دیتے تو آپ کو چاہئے کہ ایک ٹریبونل بنا کر ان کو prosecute کیا جائے۔

Mr. Speaker : Let the rules be framed first. The rules have yet to be framed.

وزیر ریلوے (مسٹر محمد خان جونیجو)۔ جناب والا میں نے check کیا ہے اس فہرست میں میرے متعلق محکمہ ریلوے اور Communications and Works کے جو سوالات آئے ہیں ان میں سے Communications and Works کے ۲۵ سوالات ہیں جن میں سے ۲۰ سوالات کے جوابات printed ہیں۔ ریلوے side پر میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کے متعلق اتنے سوالات print نہیں ہوئے۔ جتنے ہونے چاہئیں تھے۔ میں اپنے محکمہ ریلوے کو ہدایت کر دوں گا تاکہ آئندہ زیادہ سے زیادہ سوالات print کئے جائیں۔

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up Short Notice Questions. Chaudhri Muhammad Sarwar Khan may please read out his question.

CONSTRUCTING AN OVERHEAD BRIDGE ON THE RAILWAY LINE AT GAJAR GOLA RAILWAY STATION

*16099. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is a fact that provision was made during the current financial year for constructing an overhead bridge on the railway line at Gagar Gola Railway Station in District Gujranwala on Wazirabad Lyallpur Railway line ; if so, what amount has been spent so far and if the work has not been taken in hand, the reasons therefor and the time by which it is proposed to be completed ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Asbraf Khan) : An allocation of Rs. 5,000.00 has been made during the current financial year for the construction of a foot over bridge at Gajar Gola station estimated to cost Rs. 50,000.00. No expenditure has been incurred on this work so far. The scheme has been finalised and the materials are being arranged. The work will be taken in hand shortly and completed during 1969-70, subject to the availability of funds.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال نمبر ۱۶۰۱۷ تھا جس طریقہ سے اس کا جواب دیا گیا ہے اس سے سوال کا object ہی defeat ہو گیا ہے ۔ میرے سوال میں سے پورا ایک پیرا گراف کٹ گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اسی لئے آپ نے سوال نہیں پوچھا تھا ۔

خان اجون خان جدون ۔ میں معافی چاہتا ہوں میں ذرا دیر کے لئے باہر گیا تھا ۔ meanwhile دوسرا سوال آ گیا ۔ اور میں دریافت نہ کر سکا ۔

میں نے اپنے سوال میں کلاس ۳ اور کلاس ۴ کے ملازمین کی Districtwise domicile دریافت کی تھی لیکن مجھے ایک عام انفارمیشن دے دی گئی ہے ۔ میرے سوال کا حصہ (ڈی) اس میں دیا ہی نہیں گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے جو ضلع وار تفصیل دریافت کی تھی وہ اس form میں نہیں دی جا سکتی تھی ۔

خان اجون خان جدون ۔ اگر میرے Short Notice Question کو اس form میں repeat کر دیا جائے تو I will be grateful

مسٹر سپیکر ۔ کیا اسی سوال کو repeat کریں ؟

خان اجون خان جدون ۔ جی ہاں اس کوئسچین کو اسی فارم میں جس فارم میں میں نے دیا تھا repeat کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب میں عرض کر دوں کہ جو اس کوئسچن کا آرڈر دیا ہے اسی فارم میں اس کو لایا جا سکے گا اس لئے کہ کوئسچن کے کچھ حصے ایسے ہوں گے جو اسمبلی سکریٹریٹ میں کاٹ دئے گئے ہوں گے کیونکہ ان کی وجہ سے انفارمیشن بہت طولانی ہو جاتی ہے ۔

Khan Ajoon Khan Jadoon : It is not a difficult information to get from the Railway Department, and I had got the question admitted with a special request to the Minister. I think the Assembly Secretariat should admit it in that form, if you kindly agree, and put it on the next turn of the railways, so that we get the full information.

مسٹر سپیکر - یہ ہو سکتا ہے کہ آپ دوبارہ اس کے لئے representation کریں کہ آپ جس فارم میں چاہتے ہیں اسی فارم میں یہ آرڈر پیپر پر لایا جائے -

خان اجون خان جدون - کیونکہ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے اور جس فارم میں یہ لایا گیا ہے اس سے تو سوال بالکل نا مکمل ہے - اور جس شکل میں میں لانا چاہتا ہوں اس سے پوری انفارمیشن مل سکتی ہے -

Mr. Speaker : Next question, Syed Yousaf Ali Shah.

CONFIRMATION OF TEMPORARY LECTURERS

***16241. Syed Yousaf Ali Shah :** Will the Minister for Education be pleased to state :—

(*a*) the number of temporary Lecturers, District-wise, in the former N.-W. F. P. alongwith the period of service to the credit of each ;

(*b*) whether it is a fact that the said Lecturers have been demanding time and again for their confirmation ;

(c) whether it is also a fact that some of the said Lecturers have become overage and are now ineligible for Government service :

(d) if answer to (b) and (c) above be in the affirmative, what steps Government intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The number of temporary lecturers District-wise in the former N.-W. F. P. is as under. The period of their service varies from one year to about 9 (Nine) years :—

1.	Peshawer District	=	43
2.	Hazara District	=	36
3.	Bannu District	=	19
4.	Mardan District	=	28
5.	Kohat District	=	10
6.	D. I. Khan District.	=	34

(b) Yes.

(c) Yes, only two have become overage ;

(d) According to the existing Service Rules, they cannot be confirmed unless they are selected by the West Pakistan Public Service Commission. But the matter is under consideration of the Government.

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ اس سوال کے جواب میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ اب تک صرف سابق صوبہ سرحد میں ۱۲۰ ایسے لکچرارز ہیں جو ایک سال سے لے کر ۹ سال سے adhoc basis پر کام کر رہے ہیں تو میں وزیر متعلقہ سے عرض

کروں گا کہ وہ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ موجودہ جو طالب علموں میں ہیجان ہے اس کی کیا ایک وجہ یہ نہیں ہے کہ یہ لوگ نو نو سال تک بغیر مستقل ہوئے سروس میں رہتے ہیں اور آخر میں overage ہو جاتے ہیں - انہوں نے ابھی دو ایسے افراد بتائے ہیں جو سرکاری ملازمت کے قابل نہیں رہے تو اس ساری چیز کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ؟

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, confirmation is done by the Public Service Commission and not by the department. We know that two have become overage but we are taking up their cases with the S. & G. A. D., because it was no fault of theirs. And on compassionate grounds they should be made eligible and should be confirmed. We are looking after that.

مسٹر حمزہ - کیا آپ کا محکمہ ان اساتذہ کے لئے جن کی میعاد ملازمت کافی ہے پبلک سروس کمیشن کو سفارش کرے گا کہ جب وہ امیدواروں کو چنتے ہیں تو ان کی میعاد ملازمت کو خاص طور پر مد نظر رکھیں تاکہ ایسے اساتذہ جن کی میعاد ملازمت کافی ہے اور ان کا ریکارڈ بھی درست ہو ان کو سب سے پہلے چنا جا سکے -

وزیر تعلیم - اگر اس میں کوئی قانونی خامی نہیں ہوئی تو ہم ضرور کوشش کریں گے کہ جتنا جلد ہو سکے وہ لوگ جو adhoc basis پر appoint ہوتے ہیں ان کو confirm کیا جائے -

Mr. Speaker: This matter is coming before the House again and again, and the Education Department is finding itself helpless. So far as

selection by the Public Service Commission is concerned, something should be done in this regard.

Minister for Education : Sir, there are two things ; one is selection on ad hoc basis, another is confirmation. As far as selection on ad hoc basis is concerned, I had requested the Governor that the regional Director of Education, the Commissioner of the Division and the Secretary, Education, or his nominee, be asked to appoint lecturers on adhoc basis, and this practice was carried out in Quetta, and they appointed nineteen lecturers in the area. So we are going to pursue this case, and if this is agreed upon, then we will have no difficulty, as far as appointment on adhoc basis is concerned, because we are very, very short of lecturers in a number of colleges.

As far as confirmation is concerned, that is primarily done by the Public Service Commission, and I have already discussed this case with the Chairman, Public Service Commission, personally and he has promised to look into it. Insha Allah, these difficulties will be overcome soon.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب سپیکر ۔ سوال بڑا واضح تھا محترم وزیر تعلیم نے اس جانب توجہ نہیں دی ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے confirmation کے وقت حقیقت یہ ہے کہ جو نئے درخواست دہندہ ہیں ان کو اور جو ملازمت میں ہیں دونوں کو ایک لیول پر consider کیا جاتا ہے جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے فرض کیجئے ۱۰-۱۵-۲۰ جگہیں ہیں اور ان کے لئے درخواستیں مانگی جاتی ہیں تو جو سروس میں نہیں ہوتے ہیں اور جن کو ملازمت نہیں ملی ہوتی وہ بھی apply کرتے ہیں اور جو پبلک سروس کمشن نے معیار مقرر کیا ہوا ہے اس میں کہیں بھی یہ گنجائش نہیں ہے کہ سابقہ تجربہ کی بنا پر ان کو کچھ نمبر زیادہ دئے جائیں گے وہاں صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ کس نے کمشن کے سامنے کیسا

جواب دیا علیٰ ھذاالقیاس ۔ تو سوال یہ تھا کہ جن لوگوں کو تجربہ ہے خواہ ۳ سال کا ہو چار سال کا ہو یا ۵ سال یا ۷ سال کا ہو تو اس case میں جب کہ ۹ سال سے کوئی شخص کام کر رہا ہے اور اس کا ریکارڈ بھی اچھا ہے تو جہاں academic qualifications دیکھی جائیں وہاں یہ بھی دیکھا جائے کہ فلاں شخص نے ۷ سال یا ۹ سال تک ملازمت بھی کی ہے ۔

He should be given preference over fresh M. As. or whether they are First Class First, or something like that.

یہ کم سے کم ان سے کہا جائے کہ وہ consider کر لیا کریں اور سابقہ تجربہ جو ہے اس کو سامنے رکھ لیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں جب یہ فیصلے ہوتے ہیں تو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا کوئی نمائندہ بھی وہاں ہوتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جہاں تک مجھے علم ہے اس کے لئے جو فارمولا ہے اس فارمولے کے تحت ان کے اچھے ریکارڈ کے نمبر ان کو نہیں دئے جاتے ہیں ۔ اگر اس فارمولے میں یہ چیز شامل کر دی جائے تو ان کی مشکلات رفع ہو سکتی ہیں ورنہ آپ جانتے ہیں کہ پاکستان میں کوئی جگہ بھی ایسی نہیں رہی جہاں پر سفارش کے ذریعہ کام نہ لیا جاتا ہو اس طرح سے ظاہر ہے کہ مایوسی ہی پھیلے گی ۔

Mr. Speaker : Moreover, I think there is considerable delay ; cases are pending for the last nine years. Will the Law Minister kindly see, as the Parliamentary Secretary, S. & G. A. D., is not here, and that is a subject not for the Minister for Education actually, but this is for the Services and General Administration Department to look into it and issue some instructions, or talk to the Chairman, Public Service Commission that atleast these cases should be expedited.

Minister for Law : With regard to the approval.....

Mr. Speaker : Confirmation of these persons.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I think these are cases of approval after ad hoc appointment ; it is not confirmation. Confirmation is something different and approval is something different.

Originally, on account of too many vacancies being available, the Heads of Departments or other competent authorities appointed certain persons for certain posts on adhoc basis but the rules relating to recruitment requires that they should come through the Public Service Commission. Therefore, those cases were put up before the Public Service Commission for their approval. I don't want to say much but, I think, at the stage of approval the Commission takes into consideration the experience of the man on the date of appointment. Of course something could be done for the purpose of getting the approval expedited. I think, the Commission is trying its very best and they have cleared so many cases of adhoc appointments. For the future, appointments on adhoc basis have been stopped by the Governor and now an Adhoc Committee has been set up. The Chairman of the Public Service Commission is also the Chairman of the Adhoc Committee so that he is associated with it. I will request the Chairman to expedite the cases.

Khawaja Muhammad Safdar : Not only to expedite the cases but also to take into consideration the experience which an employee has got.

Minister for Law : I think some formula must be available there.

Mr. Speaker : The sense of the House should be communicated to the Chairman.

سید یوسف علی شاہ - جناب والا ۔ میں ایک عرض کروں گا کہ پشاور کے جو لیکچرز ہیں جن کی تعیناتی ad hoc basis پر ہوئی ہے ان کا ایک سال کے اندر اندر فیصلہ کیا جائے ۔ وہاں تقریباً ۱۷۰ لیکچررز ہیں جنہوں نے اپنے بازوؤں پر کالی پٹیاں باندھی ہوئی ہیں اور وہ اپنی کلاسوں کو پڑھا رہے ہیں ۔ انہوں نے باقاعدہ مظاہرے کئے ہیں اور جلوس بھی نکالے ہیں ۔

Mr. Speaker : The suggestion made by the Educatian Minister should also be accepted. Like Quetta that principle should be applicable to all the regions.

Minister for Law : I am not sure but, I think, it is being adopted.

Mr. Speaker : It is only being adopted in Quetta so far.

Minister for Education : It is only in Quetta and it has been very successful there.

Mr. Speaker : It is only in Quetta.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ایک سوال ڈاکٹروں کے بارے میں کیا تھا تو وزیر صحت نے فرمایا کہ پبلک سروس کمشن کچھ گڑ بڑ کر رہا ہے تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیوں نہ دونوں وزرا صاحبان آپس میں coordination کر لیا کریں کہ جس متعلقہ محکمہ کا سوال ہو وہ اسی کو بھیج دیا کریں بجائے اس کے کہ وہ ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالیں اور coordination نہ کریں ۔

تو میں درخواست کروں گا ۔ کہ وزرا صاحبان کو ہدایت فرمائیں کہ اس قسم کے سوالات پر وہ دوسرے محکموں سے coordination پیدا کریں بجائے اس کے کہ وہ ایوان میں الٹی سیدھی بات کہہ دیں کہ فلاں ڈیپارٹمنٹ کا ہے ملاں کا نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا تھا کہ پبلک سروس کمشن گڑبڑ کر رہا ہے میں نے کہا تھا کہ ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی۔کو لکھا ہوا ہے And they are going to take it up with the Public Service Commission انشا اللہ ان کا کام ہو جائے گا میں نے یہی عرض کیا ہے ۔

Syed Zafar Ali Shah : There is a short notice question.

(*a*) whether it is a fact that the office of Lahore Township Circle was abolished.....

Mr. Speaker : Is it a short notice question for today ?

Syed Zafar Ali Shah : Sir, you called my name when I was in the Lobby. I have not received any notice which says that it is a short notice question.

Mr. Speaker : I thought the Member wanted to put a supplementary.

Syed Yusuf Ali Shah : Actually, you called my name and the Member thought that he had been called.

Minister for Law : The difference is only of 'Y' and 'Z'. Moreover, one is the present Deputy Speaker and the other is the ex-Deputy Speaker.

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری ایس۔ اینڈ جی۔اے۔ڈی۔تشریف لے آئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - میں نے وزیر قانون صاحب کو سفارش کر دی ہے -

The Minister will communicate the wishes of the House to the Chairman of the Public Service Commission.

Minister for Law : I will take care of that.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Sir, with your permission, I will make a statement. You will kindly recall that, yesterday, my friend the Leader of Opposition made a suggestion that the House should discuss the political situation and that a day be allotted for that purpose. The Leader of the House held out that he will consider this suggestion and consult with his colleagues. As you are aware, we have been discussing political situation ever-since the 1st of January and every day at least one hour is being devoted for the motions. In certain cases indirect discussion has been carried on the political situation through adjournment motions and you will kindly agree that we have actually allotted about 20 hours for that purpose but even then we have agreed to accommodate our friends and we have decided that 5th February should be allotted solely for the discussion of the political situation. Of course, Members on both the sides would participate in the debate and I hope we will not be temperamental in the use of the language in order to avoid an aggressive situation. In the meantime I have requested my friend, the Leader of Opposition, that since the political situation is going to be discussed on the 5th February he and his supporters should agree to the dropping of the adjournment motions so that we could do some substantial legislative work. He has kindly informally agreed and I hope this would be agreed to by the other Members also and adjournment motion would be dropped.

خواجہ محمد صفدر - جناب سپیکر - میں جناب وزیر داخلہ کا شکر گزار ہوں - اور اس کے ساتھ حکومت کا بھی کہ انہوں نے میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور ایسا کرتے ہوئے انہوں نے

پانچ تاریخ مقرر فرمانے کے لئے کہا بہرحال مقرر آپ نے فرمانی ہے ۔ تو میرے ساتھیوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ پانچ تاریخ مقرر کی جائے اگرچہ میں نے رات جناب قائد ایوان اور سویرے جناب وزیر داخلہ سے درخواست کی تھی کہ اگر پانچ سے قریب ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے لیکن امور سلطنت خویش خسروان دانند ۔ بہر نوع میں اس کو بھی بہتر سمجھتا ہوں ۔ میں نے کہا تھا کہ فیصلہ سپیکر صاحب نے کرنا ہے ایک rule of anticipation ہوتا ہے ۔ تو میری committment کی کوئی بات ہی نہیں رہی ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال آپ نے agree کر لیا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر آپ رول کو نافذ کریں گے تو ہم agree کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی اجازت سے لیکن اگر آپس میں بات چیت ہو تو بہتر ہے بجائے اس کے کہ میں رولنگ دوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں پارلیمانی روایات کو جانتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ درست ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں اتفاق کرتا ہوں جب میاں بیوی راضی ہو جائیں تو ہمیں قاضی سے فیصلہ لینے کی کیا ضرورت ہے ۔

Mr. Speaker : Qazi would be too pleased about that.

Malik Muhammad Akhtar : Who is 'Mian' and who is ' Qazi ' ?

Mr. Speaker : Inquire from Mr. Hamza.

خواجہ محمد صفدر - میں اپنے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی ایڈجرن منٹ موشنوں کو پریس نہ کریں اور میں جناب وزیر امور داخلہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری غرض اس بحث کے لئے ہرگز یہ نہیں کہ ہم جلتی پر تیل ڈالیں - ہماری غرض یہ ہے کہ ہمارے ملک اور وطن عزیز کا امن بحال ہو اگرچہ ساتھ ہی ساتھ ہمارا یہ ضرور مطالبہ ہے کہ عوامی مطالبات کے سامنے اس گورنمنٹ کو اپنا سر جھکا دینا چاہئے -

Malik Muhammad Akhtar : What about the Question Hour ?

Mr. Speaker : If the House agrees we will suspend the Question Hour also on that day.

Khawaja Muhammad Safdar : On that day I will request that the Question Hour may be suspended.

Mr. Speaker : What about moving the Motion today ?

Khawaja Muhammad Safdar : I will move on that day.

Mr. Speaker : Alright, if that is the sense of the House.

مخدوم حمید الدین - میں عرض کرتا ہوں کہ ۵ تاریخ کو اس کے متعلق تحریک فرما لیں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے کہ وقفۂ سوالات ۵ تاریخ کو ہو یا نہ ہو ؟

مخدوم حمید الدین - اس کے بارے میں بھی جناب اسی وقت تحریک پیش کر لیں گے ۔

Mr. Speaker : I think the sense of the House is that there should be no Question Hour on that day. So, there will be no Question hour on the 5th February. We will be discussing the law and order situation in the Province on the 5th of February, 1969.

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you very much, Sir.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

STARTING PASSENGERS TRAIN ON KOT ADU-DERA GHAZI KHAN SECTIONS

***14989. Pir Ali Gohar Chishti :** Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the time by which passengers train would start running on the Kot Adu-Dera Ghazi Khan Sections ;

(*b*) whether it is a fact that the passengers trains would run *via* Taunsa Barrage Bridge ; if so, (*i*) what is the mileage distance between Kot Adu and Dera Ghazi Khan ; (*ii*) what would be the retes of I, II, Int. and III Class fares in between the Taunsa Station, Kot Adu and Dera Ghazi Khan ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Kot Adu-Dera Ghazi Khan Railway is expected to be opened for passenger traffic in February, 1969.

(*b*) Yes. (*i*) The distance between Kot Adu and Dera Ghazi Khan stations is 48.2 miles.

(*ii*) The fares between Taunsa Barrage, Kot Adu and Dera Ghazi Khan stations for the different classes, would be as follows :—

Station		Single journey fares in rupees.			
From	To	1st Class	2nd Class	Inter Class	Third Class
Taunsa Barrage	Kot Adu	1.80	0.95	0.40	0.30
Taunsa Barrage	Dera Ghazi Khan	11.25	5.50	2.15	1.50
Kot Adu	Dera Ghazi Khan	13.05	6.40	2.55	1.70

OPIUM CONTRACTORS

*14993. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister, Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the number of contractors of opium in the Province alongwith the quantity of opium sold through them and the amount received through these contracts during the years, 1965-66, 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) whether Government intend to discourage the use of opium ; if so, the steps taken or intended to be taken in this regard ?

(ANSWER NOT PLACED ON THE TABLE OF THE ASSEMBLY)

FINALIZATION OF BILLS OF CONTRACTORS

***15002. Mr. Ahmedmian Soomro:** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) names of contractors whose final bills have not so far been paid for a period of (*i*) ten years and (*ii*) five years since completion of the works along with nature of works completed by each of the said contractors ;

(*b*) the reasons for the delay in finalizing the said bills and the approximate time by which bills will be finalized ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Detailed information is being collected from the lower formations. This question will be replied on receipt of the same.

RECONSTRUCTION OF ROAD BRIDGE OVER NULLAH BETWEEN SIALKOT CANTONMENT AND SIALKOT CITY

***15015. Dr. Sultan Ahmed Cheema:** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a road bridge over the Nullah between Sialkot Cantonment and Sialkot City is damaged and unfit for heavy traffic ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not reconstructing the said bridge ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) This bridge belongs to Cantt. Authorities.

INSTALLATION OF E. E. G. MACHINE OF MENTAL HOSPITAL, DHUDIAL

*15092. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that E.E.G. Machine has been installed at Mental Hospital, Dhudial, District Hazara ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the total cost of the machine showing the foreign exchange and the local currency involved therein ; (*ii*) the date on which the said machine arrived at Dhudial ; (*iii*) the date on which its installation was completed ; and (*iv*) whether it is a fact that the said machine is not being used as the required operator has not so far been posted in the said hospital, if so, reasons therefor ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) Rs. 67,000 (Foreign Exchange Component), Rs. 4,000 (Local Currency).

(*ii*) December, 1963.

(*iii*) June, 1965.

(*iv*) Yes. The case is under consideration of the Finance Department.

———

INSTALLATION OF X-RAY MACHINE AT MENTAL HOSPITAL, DHUDIAL

*15093. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an X-Ray machine has been installed at Mental Hospital, Dhudial ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the total cost of the said machine showing foreign currency and the local currency involved therein ; (*ii*) the date on which the said X-Ray machine arrived at Dhudial, (*iii*) the date on which its installation was completed and (*iv*) whether it is a fact that said machine is not being used as no Radiographer has so far been posted at the said hospital ; if so, reasons therefor and the date by which Radiographer will be provided ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) Rs. 95,000 (Foreign Exchange Component) Rs. 2,800 (Local Currency).

(*ii*) June, 1966.

(*iii*) September, 1966.

(*iv*) The X-Ray machine has been used after its installation, but for the last few months, it has not been used for want of a Radiographer, as the case is under consideration of Finance Department.

POSTING OF LABORATORY ASSISTANT IN MENTAL HOSPITAL, DHUDIAL

*15094. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Health be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that a laboratory exists at Mental Hospital, Dhudial, District Hazara ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative ; (*i*) details of the equipments provided at the said laboratory and the dates on which these equipments were installed ; (*ii*) whether it is a fact that no Laboratory Assistant has so far been provided in the laboratory ; if so, reasons therefor, and the date by which the Laboratory Assistant will be posted there ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) Fully equipped. Installed end 1965.

(*ii*) Yes. The case is under consideration of Finance Department.

POSTING OF OPERATION THEATRE ASSISTANT IN MENTAL HOSPITAL, DHUDIAL

*15095. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a fully equipped operation theatre exists at Government Mental Hospital, Dhudial (Districi Hazara) ;

(*b*) whether it is a fact that no Operation Theatre Assistant has so far been posted at the said hospital ; if so, reasons therefor ?

Minister for Health (Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. Matter under consideration with Finance Department.

PROVIDING LEVEL CROSSING BETWEEN HASILPUR AND QASIMPUR

*15131. **Mr. Abdul Qayyum Qureshi** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in 1930 there existed a level crossing No. 49/D on mile 62/22-23 on Samasatta-Bahawalnagar Railway Line (between Hasilpur and Qasimpur) ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the above said level crossing was closed in 1940 ;

(*c*) whether it is a fact that a level crossing was again sanctioned in 1962-63 on the same point ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said scheme has not so far been implemented ;

(*e*) whether it is a fact that the sanction for the construction of the said level crossing was again accorded on 20th January 1968 but the construction thereof has not been undertaken and the time by which the needful will be done ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) This level crossing is still in existence and has never been closed or any period since 1916 when it was first provided.

(*c*), (*d*) and (*e*). Do not arise in view of answer to (*b*) above.

PROHIBITION ON DRINKING OF LIQUOR

*15189. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the steps so far taken by the Government to implement the Resolution adopted by the Provincial Assembly on 1st of July, 1965 expressing its opinion that drinking of liquor be totally prohibited in the Province ;

(*b*) the consumption of imported and indigenous liquor during the years 1964-65, 1965-66, 1966-67, 1967-68 separately ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) After the aforesaid Resolution prohibition of liquor as obtaining in the

former Punjab was extended throughout the Province except Karachi and Islamabad. The principal feature of this prohibition is that it bans possession and consumption of liquor (fit for human consumption) by Muslims except on *bona fide* medical grounds. It also restricts possession or consumption by a person other than a Muslim to the terms and conditions of a permit granted for this purpose. That is that exsiting prohibition substantially meets the requirements of the Resolution under reference and therefore, no further action is proposed to be taken.

(*b*) The requisite information is placed on the table of the Assembly in the form of a statement.

STATEMENT

Quantity of Imported and Indigenous liquor consumed during the year 1964-65, 1965-66, 1966-67 and 1967-68.

YEAR	IMPORTED LIQUOR (In Gallons)	INDIGENOUS LIQUOR (In Gallons)
1964-65	1,08,476	4,22,338
1965-66	1,08,543	3,92,730
1966-67	78,137	4,43,408
1967-68	43,944	4,44,846

GRANT OF CASH REWARDS TO OFFICIALS OF FINANCE DEPARTMENT

***15214. Dr. Sultan Ahmed Cheema :** Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Government of West Pakistan has sanctioned Rs. 2,800 during 1968-69 for the grant of cash rewards to some of the officials of Finance Department ;

(*b*) whether it is a fact that the amount of the said reward was given to those officials of the Finance Department who prepared Budget for 1968-69; which was their duty ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative what was the outstanding work done by these officials for which they were paid rewards ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The reward was not given for the preparation of the Budget.

(*c*) Does not arise.

QUANTITY OF FOOD IN DINNING CAR OF AWAMI EXPRESS

*15271. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Railways be pleased to state : –

(*a*) whether it is a fact that the food provided in dinning car of Awami Express apart from being extremely of poor quality is quite costly and the passengers of this express cannot afford to buy it ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the step Government intend to take to provide cheap as well as good food ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) No, whereas the quality of food supplied is generally satisfactory, the prices of meals supplied from the Buffet Cars on Awami Express Trains which range from Rs. 1,15 to 2.25 per head, are reasonable.

(*b*) In view of the answer to (*a*) above, the question does not arise.

RECRUITMENT OF OFFICIALS IN WATCH AND WARD OF WEST PAKISTAN RAILWAY

*15272. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the region-wise number of Sub-Inspectors, Inspectors and Deputy Superintendents of Watch and Ward of West Pakistan Railway ;

(*b*) whether recruitment to these posts made on regional basis ;

(*c*) if answer to (*b*) be in the affirmative, quota fixed for each region ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The number of sanctioned posts in the rank of Sub-Inspectors Assistant Inspectors, Inspectors and Superintendents in the Watch and Ward Department of the P. W. Railway is shown in Appendix 'A'* There is no post in the rank of Deputy Superintendent in the Watch and Ward Department.

(*b*) Direct recruitment is made only to the rank of Sub-Inspector, Watch and Ward. This recruitment is made on regional basis in accordance with the ratio fixed by the West Pakistan Government. The posts of Assistant Inspector, Inspector and Superintendent in the Watch and Ward Department, are filled in by promotion from the immediate lower ranks.

(*c*) The quota fixed for direct recruitment for each region is given in Appendix 'B'

**Please see Appendix II at the end.*

DIVISIONAL SUPERINTENDENTS IN WEST PAKISTAN RAILWAYS

*15273. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) total number of Divisional Superintendents in West Pakistan Railway alongwith their names, qualifications and names of places where they are presently posted ;

(*b*) number of such posts in the Railway Department whose status is equal to that of Divisional Superintendent ;

(*c*) names, qualifications and seniority of officers appointed against posts mentioned in (*b*) above ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) ; (*a*) The total number of Divisional Superintendents in Pakistan Western Railway is seven. Their names, qualifications and places where they are presently posted are given below :—

S. No.	Names of Divisional Superintendents.	Qualifications	Place of posting.
1	Mr. Gul Abdullah ...	M.A., M. Inst. (T)	Karachi
2	Mr. M. S. H. Bashir ...	B.A., LL. B.	Sukkur
3	Mr. Ahmad Raza ...	B. A. Diploma in Politics and Public Administration.	Quetta
4	Mr. Salimullah Khan...	B.Sc. C. E,, (Roorkee)	Multan
5	Mr. Z. H. Syed	B.E. (Civil Engg.), M. I. E. (Pak.)	Lahore
6	Mr. M. M. A. Farookhi	B. E. (Hons.) (Civil Engg.)	Rawalpindi
7	Mr. M. Rashid ...	B.A., A.M.I. Mech. (E) London.	Workshops

(*b*) The posts of Deputy Chief Engineer Signals and the Deputy Financial Adviser are the only two other posts on the Railway which are in the same grade as that of Divisional Superintendent viz Rs. 1,800—2,000.

(*c* The incumbent of the post of Deputy Chief Engineer (Signals), which is the highest post in the Signal Branch of the Railway, is Mr. Zahiruddin Baber, B. Sc. (Engineering), who is the senior-most officer in that Branch. His date of appointment to Class I Service is 15th April 1953. The post of Deputy Financial Adviser is held by Miss Salma K. Jan, M. A. by virtue of her being the senior-most officer in the Junior Administrative Grade in the Accounts Department of the P. W. Railway. She joined service on 10-1-1951.

REGION-WISE STRENGTH OF NON-GAZETTED STAFF IN RAILWAY

*15274. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) region-wise strength of non-gazetted staff in the Railway Department in West Pakistan ;

(*b*) quota fixed for different regions for recruitment of this staff ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The P. W. Railway is divided into six Open Line Divisions and one Workshop Division. The jurisdictions of the Railway Divisions is quite different from that of the various regions in West Pakistan for which quotas have been fixed by the Government for the purpose of recruitment and as such the strength of non-gazetted staff region-wise is not readily available.

(*b*) The quotas fixed by Government for recruitment of Class III staff made by the Railway Headquarters Office on all-West Pakistan basis, are

as under :—

No. of Zone	Name of the Zone/merit quota to be filled on all-West Pakistan basis	Rotation of a Block of 26 vacancies
...	On all-West Pakistan basis ...	2
1	Hyderabad and Khairpur Divisions ...	1
2	Quetta and Kalat Divisions and Lasbella Distt. ...	1
3	Lahore Division, Districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Sahiwal.	3
4	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang.	2
5	Agencies, States and Tribal Areas including Added and Special Areas adjoining settled districts.	1
6	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions excluding Zone No. 5.	1
7	Karachi Division excluding Lasbella District ...	1
...	On all-West Pakistan basis ...	2
2	Khairpur and Hyderabad Divisions ...	2
3	Lahore Division, Districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Sahiwal.	3
4	Bahawalpur Division and the districts of Muzaffargrah, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang,	2
5	Agencies, States and Tribal Areas, including Added and Special Areas adjoining settled districts.	1
6	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions, excluding Zone No. 5.	1
...	On all-West Pakisan basis.	1
3	Lahore Division, districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Sahiwal.	2
	Total :—	26

Recruitment of Class III staff by the Divisional Offices of the Railway, is restricted to the civil districts of each Division. In the case of Class IV staff, recruitment made by the Divisional Offices is also restricted to the civil districts of the Division concerned and that made by subordinate offices of the Division is restricted to the geographical limits of each appointing authority.

REGION-WISE MILEAGE OF RAILWRY TRACK

*15275. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Railways be pleased to state region-wise mileage of railway track as (*i*) before Independence, (*ii*) before integration and (*iii*) at present ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Region-wise route mileage of Railway tracks on the Pakistan Western Railway as now constituted was as follows :—

(*i*) **Before Independence.**

		Miles.
Punjab Region	=	2218.11
Bahawalpur Region	=	398.73
Sind Region	=	1042.15
Baluchistan Region and Iranian Territory	=	964.62
N.-W. F. P. Region	=	356.21
Total	=	4979.82

(*ii*) **Before Integration**

Punjab Region	=	2218.11
Bahawalpur Region	=	398.73
Sind Region	=	1360.22
Baluchistan Region and Iranian Territory.	=	964.62
N.-W. F. P. Region	=	372.96
Total	=	5314.64

(*iii*) **At Present**

ex-Punjab Region	=	2266.63
ex-Behawalpur Region	=	398.73
ex-Sind Region	=	1380,38
ex-Baluchistan Region and Iranian Territory	=	964.62
ex-N.-W.F.P. Region	=	372.96
Total	=	5383.32

Note.—The above mileages include 56.83 miles in Iranian Territory.

ASSESSMENT OF PROPERTY TAX IN KARACHI

*15306. **Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Elders Association of Karachi, submitted a memorandum on 3rd May, 1968, to the Government stating that recent assessment of property tax in Karachi was high and disproportionate to income ;

(*b*) if answer to (*a*) above, be in the affirmative, the action taken on the said memorandum and if no action has been taken, reasons therefor ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) It was filed because complaints of the same type were considered at governmental level and suitable instructions were given to the staff. Also, according to the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Act correction or modification of assessment is to be made by a statutory objection with the Excise and Taxation Officer, or an appeal with the Director, Excise and Taxation, or a revision with the Commissioner of the Division. The Government is not authorised by law to make formal orders of modification or reduction of assessment in individual cases.

BUILDING OF GYMKHANA CLUB, LAHORE

*15322. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of land covered by the Gymkhana Club, Lahore, alongwith the accommodation of the said Club Buliding :

(*b*) the monthly rent charged by the Government from the management of the above said Club ;

(*c*) the monthly rent fixed by the Government from 1939 to 1947 ;

(*d*) the expenditure incurred by the Government on the repairs of the buildings of said Club from 1948 to 1998 ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhmmad Khan Junejo) : (*a*) Total area 4.77 acres.

Plinth area 27,716 sft.

(As per details attached)

(*b*) Rs. 519 per mensem.

(*c*) Rs. 519 per mensem.

(*d*) Rs. 3,30,959 (year-wise details attached).

DETAILS OF HALLS AND ROOMS ATTACHED TO LAWRENCE AND MONTGOMERY HALL, LAHORE (GYMKHANA CLUB)

			Size
1	Lawrence Hall	...	65′—32½′
2	Biliard Room	...	25′—33′
3	Bar Room	...	25′—33′
4	Hall right side	...	73′—28′
5	Central passage	...	73′—18′
6	Lounge	...	40′—22′
7	Reading Room	...	35′—22½′
8	Dinning Room	...	24¾′—22½′

9	Passage between Lawrence Hall and Dinning Room.	...	40′—17¼′
10	Montgomery Hall with galleries alround 12½ wide (12½)	...	106′—45′
11	Committee Room	...	18½′—18′
12	Secretary Room	...	18½′—18′
13	Ladies Bath	...	8 Nos.—8′—5′
14	Ladies W. Cs.	...	8 Nos.—8′—5′
15	Men's Bath	...	6 Nos.—8′—5′
16	Men's W. Cs.	...	6 Nos.—8′—5′
17	Gents Dressing Room	...	44′ - 12½′
18	Ladies Dressing Room	...	44′—12½′
19	Porch Montgomery Hall	...	49⅜′— 22′
20	Proch Lawrence Hall	...	14⅜′—22½′
	Total Plinth area of whole building	...	27,716 sft.

YEAR-WISE EXPENDITURE FROM 1947-48 TO 1967-68

Year		*Expenditure*
		Rs.
1947-48	...	3,587
1948-49	...	4,165
1949-50	...	4,028

1950-51	(Ordinary)	...	5,747
	(Special)	...	9,607
1951-52		...	5,845
1952-53		...	5,377
1953-54		...	6,619
1954-55		...	6,716
1955-56		...	7,816
1966-57		...	6,008
1957-58		...	6,901
1958-59	(Ordinary)	...	6,683
	(Special)	...	49,978
1959-60	(Ordinary)	...	11,816
	(Special)	...	4,217
1960-61	(Ordinary)	...	13,382
	(Special	...	7,112
1961-62	(Ordinary)	...	5,984
	(Special)	...	478
1962-62		...	8412,5
1963-64		...	17,160
1964-65		...	14,870
1965-66		...	15,781
1966-67	(Ordinary)	...	16,604
	(Special)	...	20,506
1967-68	(Ordinary)	...	33,375
	(Special)	...	26,073
	Total	...	3,30,959

RELEASE OF AMOUNT ALLOCATED FOR DEVELOPMENT WORKS IN DISTRICT HAZARA

*15376. **Khan Malang Khan** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the amount allocated for development works in District Hazara in 1968-69 ;

(*b*) the details of the said works ;

(*c*) whether it is a fact that the allocated amount has not so far been released and no work has been started ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons for such delay ?

(ANSWER NOT PLACED ON THE TABLE OF THE ASSEMBLY)

POSTS OF SUB-TREASURY OFFICERS

*15377. **Mr. Amanullah Khan Shahani** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some posts of Sub-Treasury Officers have recently been sanctioned for former Sind and N.W.F.P. areas.

(*b*) whether it is a fact that no such posts have been sanctioned for former Punjab area ; if so, reasons therefor and whether such posts are likely to be sanctioned ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes in the case of N.-W.F.P. and Quetta Baluchistan Areas only.

(*b*) No such posts have been sanctioned for Punjab Area. A few such posts were already in existence in N.-W.F.P. and Quetta Baluchistan

Regions before coming into being of the present West Pakistan Subordinate Treasury and Accounts Service *i.e.* 7th May 1962. These posts were borne on the cadre of the Revenue Department and are merely recently transferred to this Service and are as a matter of fact not created, initially. Only one post of Sub-Treasury Officer has been created temporarily for one year with effect from 22nd January 1968 that too for the newly created Sub-Treasury at Batgram, District Hazara, in Peshawar Division. The creation of such posts for the remaining Sub-Treasuries in the Province is under consideration of the Government and according to the financial convenience small number of them are to be created year by year and that too from the financial year, 1970-71.

CONSTRUCTION OF ROAD FROM GUJRANWALA-SHEIKHUPURA ROAD TO MUREEDKE

***15428. Chaudhri Manzur Hussain**: Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether the Highways Department is constructing any road from Gujranwala-Sheikhupura Road to Mureedke ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the scheduled date of its completion as laid down in the tender along with the likely date by which it would be completed ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) Six months period of completion as laid down in the Tender was August 1968.

(*ii*) The likely date of its completion is 30-9-69.

ROAD FROM SHEIKHUPURA TO SHARAQPUR

*15430. **Chaudhri Manzur Hussain** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether there is any scheme under the consideration of the Highways Department to construct a road from Sheikhupura to Sharaqpur.

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the likely date by which this road would be constructed ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) The work in question is expected to be taken in hand during next financial year subject to availability of funds.

WIDENING OF G. T. ROAD FROM LAHORE TO RAWALPINDI

*15431. **Chaudhari Manzur Hussain** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether widening of G. T. Road from Lahore to Rawalpindi is in progress at present ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the miles between which the said work has been completed ; (*ii*) the likely date by which the remainder work would be completed ; and (*iii*) the year which the said work was started ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) There is a scheme for widening of G.T. Road from Lahore to mile 23 only which is in progress. The widening from mile 23—170 is being proposed for IV Plan.

(*b*) (*i*) 0 to 6.00, 12 to 18 and 22 to 23 (15 miles).

(*ii*) June, 1970.

(*iii*) 1965-66.

BRIDGE CONSTRUCTED OVER HUB STREAM ON QUETTA-KALAT ROAD

*15445. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an earth bridge has been constructed over the Hub Stream on Quetta-Kalat Road by means of pipes ;

(*b*) the breadth and length of pipes used in the said temporary bridge ;

(*c*) the total amount spent on the construction of the above-mentioned bridge ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) 540′ length of pipes of 15″ and 18″ dia have been used to provide 130′ long and 16′ wide roadway crossing.

(*c*) The pipes were received free of cost at fectory site from a local firm. Rs. 3,357 have, however, been spent for laying, jointing, making embankment and providing stone pitching up-stream and down-stream of the entire embankment.

LAKHRA-LYARI ROAD

*15446. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Lakhra-Lyari Road is in a deplorable condition ;

(*b*) whether it is a fact that one has to parade through the Tatian Stream while going on the said road ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether there is any scheme under the consideration of Government to metal the said road and construct a bridge over the said stream ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) No.

(*b*) During heavy flood season the motor traffic is suspended at Tatian Stream while for the rest of the year it is motorable.

(*c*) There is no scheme under the consideration of the Government to metal this road or to construct a bridge over Tatian Stream during the current plan period.

SHUJABAD-JALALPUR PIRWALA ROAD

***15459. Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a 27 mile long road from Shujabad to Jalalpur has been under metalling process for the last 6 or 7 years ;

(*b*) whether it is a fact that the 18 mile long stretch of the said road, which was metalled after a long time with great difficulty has broken at several places only after one or two years of its metalling ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to appoint a Special Committee to look into the matter ;

(*d*) whether Government also intend to take suitable steps to ensure that the remaining portion of the road mentioned in (*a*) above from mile 18 to 27 is metalled properly ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) the construction of first 18 miles of Shujabad Jalalpur Pirwala

Road, 27 miles in length was taken in hand on 1st July, 1962 as a deposit work on behalf of District Council, Multan. The construction was to be done in phases based on the availability of deposit amount. The reaches completed uptil now with their date of completion are indicated below :—

(1) Mile 0 to 5	...	Before April, 1964.
(2) Mile 6 to 9	..	September, 1964.
(3) Mile 10 to 12	...	October, 1965.
(4) Mile 13 to 15	...	December, 1965.

The road from mile 0 to 5 was completed in all respects but from mile 6 to 15 only two coats were done. As third coat was still to be given the condition of the reach from mile 6 to 14 deteriorated due to heavy traffic. This reach was given third coat after patch-repairs from May to July 1963 and the road is now in satisfactory condition. Road from mile 16 to 18 is still in progress and has been given two coats in November, 1968. The third coat will be given as soon as weather warms up.

(*b*) As explained in (*a*) above, the road from mile 6 to 15 has developed minor settlement and patches which were removed and the road given third coat in May-July, 1968, and now the road is in satisfactory condition. The third coat from mile 15 to 18 will be given in the next tarring season.

(*c*) As explained in (*b*) above, the condition of road being satisfactory the appointment of a Committee is not required to look into the matter.

(*d*) The portion of road beyond mile 18 is being metalled by the District Council under the Rural Works Programme and thus this department is not concerned.

———

LABOURERS AND JAMADARS OF SONMIANI ROAD IN LASBELLA DISTRICT

***15460. Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state the names of labourers

and jamadars engaged by the Department to work on the Sonmiani Road in Lasbella District which is a katcha one alongwith the salary being paid to them monthly ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) :

Serial No.	Name of Male (Jamadar)	Period for which approved	Salary paid
			Rs.
1	Abdullah, son of Musa ...	October 1967 ...	70·00
		November 1967 ...	70·00
		December 1967 ...	70·00
		January 1998 ...	70·00
2	Gul Muhammad, son of Qasim Khan	February 1968 ...	70·00
		March 1668 ...	70·00
		April 1968 ...	70·00
3	Muhammad Ali, son of Laung ...	May 1968 ...	63·62
		June 1968 ...	70·00
		July 1968 ...	70·00
4	Hussain, son of Musa ...	August 1968 ...	70·00
5	Abdullah, son of Musa ...	September 1968 ...	70·00
		October 1968 ...	70·00
		November 1968 ...	70·00
		December 1968 ...	70·00

Serial No.	Name	Period for which approved.	Salary paid.
			Rs.
	COOLIES (LABOUR)		
1	Sheikh Muhammad, son of Iqbal...	October 1967 ...	65·00
		November 1967 ...	65·00
		December 1967 ...	65·00
		January 1968 ...	65·00
		February 1968 ...	65·00
		March 1968 ...	65·00
		April 1968 ...	65·00
2	Muhammad Sadiq, son of Imam Bux	October 1967 ...	65·00
3	Tufail, son of Achar ...	October 1967 ...	65·00
		November 1967 ...	65·00
		December 1967 ...	65·00
		January 1968 ...	65·00
4	Qasim, son of Ahmad ...	October 1967 ...	65·00
5	Haji Pir Muhammad, son of Hamza	November 1967	65·00
		December 1967 ...	65·00
6	Chhagu, son of Gia ...	November 1967 ...	65·00
		December 1967 ...	65·00
		January 1968 ...	65·00

Serial No.	Name	Period for which approved.	Salary paid
			Rs.
		February 1968 ...	65·00
		March 1968 ...	65·00
		April 1968 ...	65·00
7	Walu, son of Hashim ...	January 1968 ...	65·00
8	Kalu Khan, son of Ismat Khan ...	February 1968 ...	65·00
		March 1968 ...	65·00
		April 1968 ...	65·00
9	Torjan Khan, son of Bhattia ...	February 1968 ...	65·00
		March 1968 ...	65·00
		April 1968 ...	65.00
10	Ismail, son of Ayoob ...	May 1968 ...	68·62
		June 1968 ...	65·00
		July 1968 ...	65·00
11	Umar, son of Gul Muhammad ...	May 1968 ...	68·62
12	Muhammad, son of Haji Hassan ...	May 1968 ...	68·62
13	Ramzan, son of Adam ..	June 1968 ...	65·00
		July 1968 ...	65·00
14	Karim Bux, son of Shadan ...	June 1968 ...	65·00
		July 1968 ...	65·00

Serial No.	Name	Period for which approved.	Salary paid
			Rs.
15	Muhammad Qasim, son of Muhammad Umar.	June 1968 ...	65·00
16	Kalu, son of Khuda Bux ...	July 1968 ...	65·00
17	Nooru, son of Abdullah ...	August 1968 ...	65·00
		September 1968 ...	65·00
		October 1968 ...	65·00
		November 1968 ...	65·00
18	Muhammad, son of Bachu ...	August 1968 ...	65·00
		September 1968 ...	65·00
		October 1968 ...	65·00
		November 1968 ...	65·00
19	Ibrahim, son of Muhammad ...	August 1968 ...	65·00
		September 1968 ...	65·00
		October 1968 ...	65·00
		November 1968 ...	65·00
20	Abdul, son of Muhammad ...	August 1968 ...	65·00
		September 1968 ...	65·00
		October 1968 ...	65·00
		November 1968 ...	65·00

ROADS IN LASBELA DISTRICT

*15461. **Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state the names of katcha roads in Lasbela District which have been taken over by the Department ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : All Katcha roads were transferred to the District Councils as per decision taken by the Council of Ministers in the meeting held on 17th May 1966. No Katcha road has been taken by the Department.

BUILDING FOR VOCATIONAL SCHOOL AT LORALAI

*15466. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that a building for vocational school is proposed to be constructed at Loralai ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the estimated cost of the building ;

(*c*) the total amount allocated for the purpose during 1968-69 and the expenditure incurred thereon up-to-date ;

(*d*) in case construction works has not yet been started, reasons therefor ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) Rs. 3,89,000.

		Rs.
(*c*) Allotment for the year 1968-69	...	*Nil*
Expenditure up-to-date	...	15,000

(*d*) The work has not yet been started due to non-availability of funds. Rs. 15,000 were spent for procurement of steel.

BUILDING FOR DISTRICT HOSPITAL, LORALAI

***Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that building for District Hospital, Loralai is under construction since last 3 years :

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) year-wise allocation and expenditure during the said period ; (*ii*) in case there has been any excess expenditure of saving reasons for excess savings and (*iii*) date by which the said building will be completed ; and reasons for delay in its completion ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) *Year*		*Allocation*	*Expenditure*
		Rs.	Rs.
1. 1965-66	...	3,00,000	1,32,500
2. 1966-67	...	4,00,000	3,97,000
3. 1967-68	...	2,00,000	1,54,000

(*ii*) The lapses are due to the fact that work to the extent of funds could not be carried out because of limited working season in the area.

(*iii*) The work is expected to be completed by 31st May, 1970 subject to availability of funds. The delay in completion is due to short working season.

CONSTRUCTION OF A BRIDGE OVER SEHAN RIVER ON LORALAI-D. G. KHAN ROAD

*15469. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that during flood season the traffic is held up for several days at " Sehan River" at mile stones 39-40 on Loralai-D. G. Khan road due to non-existence of a bridge :

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a bridge over the said River ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes. The traffic remains suspended during rains at SEHAN NULLAH and other Nullah beds as there are no high level bridges on any major rain water Nullah along the whole road. The road is a fair weather road only.

(*b*) The proposals are under investigation and the construction of high level bridge along with the whole road would be taken up in the 4th-Five Year Plan.

IMPOSITION OF BAN ON THE USE OF LIQUOR

***15481. Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state the action so far taken by the Government to implement the Resolution passed by the Provincial Assembly of West Pakistan in July, 1965 for a total ban on the use of liquor in West Pakistan and if no action has so far been taken, reasons therefor and the time by which ban will be imposed on the use of liquor in the whole of the Province ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : After the aforesaid Resolution probibition of liquor as obtaining in the former Punjab was extended throughout the Province except Karachi and Islamabad. The principal feature of this prohibition is that it bans possession and consumption of liquor (fit for human consumption) by Muslims except on *bona fide* medical grounds. It also restricts possession or consumption by a person other than a Muslim to the terms and conditions of a permit granted for this purpose. That is that existing prohibition substantially meets the requirements of the Resolution under reference and therefore, no further action is proposed to be taken.

TRANSFERRING EMPLOYEES OF EXCISE AND TAXATION DEPARTMENT TO THEIR REGION OF DOMICILE

***15485. Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that class III and Class IV posts in West Pakistan are to be filled in from the residents of the Divisions and Districts for which the posts are created by the Government as laid down in the Chief Secretary's letter No. SO-XII (S&GAD)-3-14/62, dated 8th November 1962 ;

(*b*) whether it is a fact that the Class III and Class IV posts sanctioned by the Government for Karachi Division in 1962 have not been filled in by candidates who belonged to Karachi Division ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, names of Excise and Taxation Inspectors in Karachi Division as on 31st March, 1968 who were not domiciled residents of Karachi Division on the dates when they applied for the posts ; and whether Government would transfer them to their region of domicile ; if not, reasons therefor ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes. Direct recruitment to such posts is to be made ordinarily from among local residents.

(*b*) Most of the appointments by direct recruitment to Class III and Class IV posts for the newly established Excise and Taxation Department in Karachi were accordingly made in 1962 except some appointments by transfer and by absorption of surplus officials. Two officials of the Board of Revenue were also appointed to the posts of Inspectors in Karachi.

(*c*) The names of Inspectors who were then not domiciled in Karachi Division are :—

(1) Mr. Ghulam Haider Samtio.

(2) Mr. Muhammad Iqbal Butt.

(3) Mr. Fazle-Raziq.

(4) Mr. Muhammad Ishaq.

(5) Mr. Salim Akhtar.

(6) Mr. Niaz-ud-Din.

(7) Mr. Ghulam Muhammad Shah.

(8) Mr. Zafar Iqbal.

(9) Mr. Ausaf Ahmad Zaidi.

(10) Ch. Abdul Karim.

(11) Ch. Manzoor Ahmad.

(12) Kh. Muhammad Yaqub.

They produced Karachi domicile certificates subsequently. Later on in 1965-66 three surplus Opium Inspectors Messrs. Mukhtar Ahmad Aziz, Muhammad Hussain and Aley Ali and two officials of the Board of Revenue Messrs. Masood Hussain and Nasir Ahmad were also appointed Inspectors in Karachi cadre. Since all of them have produced domicile certificates issued by the competent authority it is not proposed to remove them from Karachi cadre.

PUBLICATION OF AN OBJECTIONABLE MATTER IN MONTHLY "MANSHOOR" KARACHI

***15489. Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Information please refer to part (*c*) of the answer to my starred question No. 4857 given on the Floor of the House on 29th May 1967 regarding publication of an objectionable matter in monthly "Manshoor" Karachi and place a copy of the legal advice obtained from the Law Department and action taken by Government in the matter if any ; and in case no action has so far been taken in this respect, reasons therefor ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The Provincial Law Department's advice regarding the objectionable matter published in May, 1966 issue of the Monthly 'Manshoor' Karachi is reproduced below :—

"The Law Department would advise that the writings of the magazine are not actionable under the West Pakistan Press and Publications Ordinance 1963".

In view of the above no action could be taken.

PROVISION OF WATER COOLER AT TANDO JAN MUHAMMAD RAILWAY STATION

*15531. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur** : Will the Minister for Railwavs be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that so far no arrangement of water cooler has been made at Tando Jan Muhammad Railway Station of Tharparkar District ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether such arrangement would be made for the passengers ; if so, when and if not, the reasons therefor ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) Water Cooler cannot be provided at Tando Jan Muhammad at present as the Station is not electrified and tap water supply is not available.

REPAIR OF BUILDING OF TANDO JAN MUHAMMRD POLICE STATION

*15532. **Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that due to lack of proper attention and maintenance, the building of Tando Jan Muhammad Police Station, District Tharparkar has acquired deplorable condition ;

(*b*) whether it is a fact that some years ago, a sum of Rs. 21,000 was sanctioned for the said building and the work was given to a contractor ; if so, (*i*) the date on which the work was started, (*ii*) the amount spent thereon and (*iii*) the percentage of the work completed by the said contractor ;

(*c*) whether it is a fact that the said work was left incomplete and a great part of the allocated amount was lapsed ; if so, the authority responsible for such negligence ;

(*d*) whether the Government intend to repair the said building ; if so, when ; and if not, the reasons therefor ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Not known. The maintenance and repair of Police Station is the responsibility of the Police Department.

(*b*) Yes.

(*i*) The work was started on 13th April 1967.

(*ii*) Rs. 22,892.

(*iii*) Cent per cent.

(*c*) No.

(*d*) Special repairs will be carried out if and when any such request is made and funds allocated by the Police Department.

LEVELLING OF PLOT NEAR TANDO JAN MAHAMMAD RAILWAY STATION

***15534. Haji Mir Khuda Bakhsh Talpur** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a plot situated near Tando Jan Muhammad Railway Station in District Tharparkar, where rain water accummulates and thus causes great inconvenience to public ;

(*b*) whether it is a fact that two years back the Minister for Railways announced on the floor of the House that the said plot would be levelled soon ;

(*c*) whether Government intend to get said plot levelled ; if so, the likely date by which it would be levelled and if not, reasons therefor ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) A low lying plot measuring 300′×200′ exists near Tando Jan Muhammad Railway Station where rain water accummulates during heavy rains in the area. This is not known to have caused any inconvenience to the public.

(*b*) No.

(*c*) No.

AMOUNT SPENT ON CELEBRATING DECADE OF DEVELOPMENT

***15555. Mr. Mahmood Azam Farooqi** : Will the Minister for Information be pleased to state the amount spent by his Department for celebrating the decade of development in 1968 showing separately the amount spent on (*i*) payment to newspapers and journals as advertisements and for supplements published by these papers giving the name of each newspaper and journal separately ; (*ii*) payment to writers as royalty, etc. and Artists giving their names and the amount paid to each writer and Artist ?

(ANSWER NOT PLACED ON THE TABLE OF THE ASSEMBLY)

INSTALLATION OF A TOURING TALKIES IN GRAVEYARD AT JALALPUR PIRWALA

***15597. Diwan Syed Ghulam Abbas Bakhari** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a "Touring Talkies" has been installed by some party in a graveyard at Jalalpur Pirwala, District Multan on 3 months temporary sanction ;

(*b*) whether it is a fact that the local social, religious and other public circles have expressed their resentment on the setting up of the said touring Talkies and the local town committees too has opposed its installation as it has been set up within the premises of a graveyard ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to withdraw the permission granted for the installation of the said touring talkies ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) District Magistrate, Multan permitted working of a Touring Cinematograph at Jalalpur Pirwala outside Town Committee limits for a period of 3 months commencing from 20th July 1968. The term expired on 17th October 1968. Enquiries made now have revealed that this touring cinematograph was installed on a piece of land taken on lease from a Zamindar and that some graves of the dynasty of the owner of the land were situated near the location of this Cinema site. There was no general graveyard there.

(*b*) The Chairman of the Town Committee, Jalalpur Pirwala had shown resentment to the location of the touring cinema but he had not mentioned there that the touring cinema had been installed in the graveyard.

(*c*) Government have already issued instructions that the construction of Cinemas may not be permitted within 200 yards of Graveyard. Local officers are being reminded about this and steps are being taken to include this provision in the Rules.

LAYING OF A RAILWAY LINE FROM KARACHI TO QUETTA *via* LASBELA

***15605. Mr. Muhammad Hashim Lassi** : Will the Minister for

Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that survey is being carried out to lay railway line from Karachi to Quetta *via* Lasbela Khazdar and Kalat ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the work would be undertaken ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) No.

(*b*) In view of answer to (*a*) above, the question does not arise.

ROOFS OF QUARTERS OF CHAUBURJI GARDENS ESTATE, LAHORE

***15608. Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time ago, S. D. O. incharge of Chauburji Government Quarters, Multan Road, Lahore, submitted a report to the Department that roofs of most of these quarters are in deplorable condition ;

(*b*) whether it is a fact that roofs of the quarters allotted to the Sweepers of Chauburji Gardens Estate, Lahore are also in a dilapidated condition ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the number of such quarters ; (*ii*) the approximate time by which these will be replaced and (*iii*) whether Government intend to provide any alternate accommodation to the allottees of such quarters, during the period the roofs of their quarters are under replacement ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) 65.

(*ii*) 6 months.

(*iii*) Replacement will be done room by room and hence the residents can arrange by making adjustments,

---

AIR CONDITIONED RAIL CAR

***15629. Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the date on which the Air-Conditioned Rail Cars were introduced between Lahore-Multan and Lahore-Rawalpindi Railway Stations ;

(*b*) whether it is a fact that the passengers who travel by the said Rail Cars have to pay the charges of breakfast, lunch, afternoon tea and dinner, alongwith the actual fares irrespective of the fact whether the passengers take the breakfast, lunch, afternoon tea and dinner or not ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative; whether it is fact that the compulsory charges mentioned in (*b*) above discourage the passengers to travel by the said Rail Cars ; if so, what steps Government intend to take in this regard to save the P. W. R. from this loss ; if no action is intended to be taken, reasons thereof ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The Air Conditioned Rail car service was introduced between Lahore and Multan Cantt. from 23rd September 1968, and between Lahore and Rawalpindi from 1st September 1968.

(*b*) Yes ; the fares charged from passengers in the said air-conditioned rail cars are inclusive of charges for meals. No case of a passenger not taking the meals to which he was entitled has, however, been reported.

(*c*) With a view to attracting more passengers to travel by these rail cars, the question of segregating the fares from the cost of meals so as to allow passengers to order meals and refreshments of their choice on cash payment, is under active consideration of the Railway Administration.

PROVISION OF VIP ROOM AT HYDERABAD RAILWAY STATION

*15630. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the names of railway stations of P. W. R. where V. I. P. rooms exist ;

(*b*) whether it is a fact that according to population figures Hyderabad is the 3rd biggest City in the Province ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide V. I. P. room at the Hyderabad Railway Station ; if so, when and if not, reasons thereof ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) V.I.P. Rooms exist at Lahore, Rawalpindi and Karachi stations at present.

(*b*) Yes.

(*c*) If justified, provision of a V. I. P. Room at Hyderabad would be considered during the Fourth Plan period subject to the availability of funds.

ALLOWING OF INTER CLASS JOURNEY BY TEZGAM BETWEEN TWO DIVISIONAL HEADQUARTERS

*15631. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for

Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Inter Class journey is allowed by Tezgam between the Divisional Headquarters *i. e.* Lahore and Multan and Lahore and Rawalpindi ;

(*b*) whether it is a fact that Inter Class journey is not allowed by Tezgam between two Divisional Headquarters Hyderabad and Karachi ; if so, reasons therefor and whether Government intend to allows Inter Class journey by Tezgam between these two Divisional Headquarters ; if so, when ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. Passengers holding Inter Class tickets for a distance less than 200 miles are carried by Tezgam express trains, between Multan Cantt. and Karachi Cantt. This has been done to avoid over-crowding and to ensure a comfortable journey for the long distance passengers.

It is not intenced to relax the afore-mentioned restriction, as such a step would lead to over-crowding in Inter Class compartments and consequently cause inconvenience to long distance passengers, for whom Tezgam express trains are primarily meant.

INTRODUCTION OF AIR-CONDITIONED RAIL CARS BETWEEN HYDERABAD AND KARACHI

***15632. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is a fact that Air-conditioned Rail Cars are running between Multan and Rawalpindi but similar cars are not running between Karachi and Hyderabad ; if so, reasons thereof and whether Government intend to run Air-Conditioned Rail Cars between Hyderabad and Karachi also ; if so, when ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : One Air-conditioned trailers is attached to RC 3-Up/RC 5-Up and RC 6-Down/RC 4-Down Rail cars, between Multan and Rawalpindi. At present only

three Air-conditioned trailers are available on the entire system and all the three trailers are engaged on the aforesaid services. It is, therefore, not possible at present to provide Air-conditioned trailers on Rail cars running between Karachi and Hyderabad.

Issuance of Passes to Railway Officials

*1,5639. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister far Railways be pleased to state the number of Railway officials who travelled from Lahore to Karachi and Lahore to Rawalpindi and Peshawar during the month of December, 1968 on Railway passes in 1st Class (air-conditioned) II Class, Inter Class and III Class ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : It is not possible to furnish the requisite information about all Railway officials who travelled on passes as record is maintained in respect of only those Railway officials who travel in 1st and 2nd classes on reserved accommodation. Their number for the month of December, 1968 is as under :—

	First Class		Second Class
	Air Conditioned	Ordinary	
Lahore to Karachi	110	—	332
Lahore to Rawalpindi	34	—	93
Lahore to Peshawar	12	—	99
Total...	156	—	524

APPOINTMENTS IN SUKKUR DIVISION OF P.W.R.

*15640. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the gradewise number of posts in the Sukkur Division of P. W. R. during 1968 ;

(*b*) the gradewise number of the posts, out of those mentioned in (*a*) above, which were filled in by the appointment of the residents of Hyderabad, Khairpur and Kalat Division during the said year ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The number of posts in various grades in the Sukkur Division on 31st December 1968 is given below :—

Grade		No. of posts.
Class I (Junior Administrative).		
Rs. 1,800-2,000	...	1
Class I (Senior Scale).		
Rs. 750-1,500	..	9
Class I (Junior Scale).		
Rs. 450-1000	..	11
Class II (Lower Gazetted Staff).		
Rs. 320-925	...	8
Class III Staff.		
Rs. 570-650	..	3
Rs. 320-650		33
Rs. 300-600		1

Grade		No. of posts.
Rs. 320-550	..	10
Rs. 325-525	..	4
Rs. 275-450	..	89
Rs. 275-500	...	25
Rs. 275-400	...	1
Rs. 225-400	...	5
Rs. 220-400	...	23
Rs. 175-350	...	403
Rs. 125-350	...	90
Rs. 175-275	...	17
Rs. 150-275	..	30
Rs. 125-275	...	1
Rs. 115-215	...	15
Rs. 130-200	...	170
Rs. 115-175	...	618
Rs. 125-225	...	513
Rs. 110-195	...	184
Rs. 110-170	...	141
Rs. 100-175	...	36
Rs. 100-140	...	6

Grade		No. of posts.
Class IV Staff.		
Rs. 105-160	...	168
Rs. 100-140	...	536
Rs. 105-126	...	39
Rs. 85-115	...	1127
Rs. 75-90	...	925
Rs. 70-85	...	6823
Rs 65-80	...	1359
Rs. 85-95	...	293

(*b*) The number of posts out of those mentioned in part (*a*) which were filled in by recruitment of candidates from Hyderabad, Khairpur and Kalat Divisions during the year 1968 is given below : –

Grade	Hyderabad	Khairpur	Kalat
Class III Staff.			
Rs. 130-200	...	14	...
Rs. 125-225	...	1	...
Rs. 115-215	...	10	...
Rs. 115-175	...	32	...
Rs. 100-140	...	1	...

Class IV Staff

Grade	Hyderabad	Khairpur	Kalat
Rs. 85-115	1	20	2
Rs. 75-90	22	125	...
Rs. 70-85	9	115	3
Rs. 65-80	1	6	...

CONSTRUCTION OF ROADS IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*15641. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the mileage of (*i*) metalled and (*ii*) un-metalled roads constructed in the Province during each year from 1964-65 to 1968-69 ;

(*b*) the mileage of (*i*) metalled and (*ii*) un-metalled roads constructed in Hyderabad and Khairpur Divisions during each of the said years ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The total mileage of metalled and un-metalled roads constructed in the Province during the year, 1964-65, 1965-66, 1966-67, 1967-68 and 1968-69 is as given below respectively—

Metalled	Un-metalled
324·773	44·50
264·655	53·03
272·45	23·75
180·265	4·00
128·75	1·75

(*b*) The details of total mileage of metalled and un-metalled roads constructed during the years, 1964-65, 1965-66, 1966-67, 1967-68 and 1968-69 in Hyderabad and Khairpur Divisions are given as under respectively :—

Division		Metalled	Un-metalled
Hyderabad	...	57·52	2·65
		87·50	3·00
		20·87	...
		10·50	...
		7·00 (in progress)	...

Division		Metalled	Unmetalled
Khairpur	...	37·53	5·75
		28·27	6·51
		15·24	16·0
		4·62	...
		12·00	...
		(in progress).	

CONSTRUCTION OF ROAD BETWEEN HYDERABAD AND KARACHI

*15642. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister or Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the total estimated expenditure of the new road under construction between Hyderabad and Karachi ;

(*b*) the date on which the work on the said road was started ;

(*c*) the annual allocations made for the said road since the work was started ;

(*d*) the percentage of the work so far completed ;

(*e*) the expected date by which the construction of the said road would be completed ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The Karachi-Hyderabad Highway is administratively approved for Rs. 1,026·60 lacs. Detailed estimate not yet sanctioned.

(*b*) 20th March, 1967.

		In lacs
(*c*) 1966-67 Final Grant	...	218·80
1967-68 Final Grant	...	139·75
1968-69 Budget Grant	...	306.09

(*d*) 48·26%

(*e*) 31st December, 1969.

ESTABLISHMENT OF NEW SATELLITE TOWN IN HYDERABAD

*15644. **Rais Khan Muhammad Khan Zizamani** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a scheme with the Government for the establishment of New Satellite Town in Hyderabad ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said scheme has been approved, if so, the details of the said scheme and by which time it is expected to go under implementation ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) The Scheme has not yet been approved. The site has been selected and lay out plan has also been approved. The estimates are being prepared. It is proposed to settle about 20,000 shelterless families in this scheme. After cost estimates prepared by the Executing Agencies the scheme will be drawn on Form P C I and submitted to the authorities concerned for approval. Its implementation will be taken in hand after approval.

CONSTRUCTION OF A WAITING ROOM AT RAILWAY STATION KHUNDA-LADHEKE

*15676. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the year in which Khunda-Ladheke Railway Station, started functioning on Shahdara-Narowal Section ;

(*b*) whether it is a fact that there is no waiting room at the said Railway Station ;

(*c*) whether it is a fact that the passengers are feeling great inconvenience due to the non-existence of a waiting room at the said railway station ;

(*d*) if answer to (*b*) & (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a waiting room at the said Railway Station ; if so, when, if not, reasons therefor ?

Minister for Railways (Mr. Muhmmad Khan Junejo) : (*a*) It started func- tioning in 1935.

(*b*) Yes ; there is no waiting room at the station but the verandah attached to the Station Master's Office is used as a waiting hall for passengers.

(*c*) No.

(*d*) The Railway do not at present intend to construct a waiting room because the traffic offering at this station does not justify.

UPGRADING OF KHUNDA-LADHEKE RAILWAY STATION

*15677. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the yearwise income of Khunda-Ladheke Railway Station on Shahdara-Narowal Section during the last 5 fiscal years ;

(*b*) whether it is a fact that according to the income, the said station deserves to be upgraded as D.K. Railway Station ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to upgrade the said railway station ; if so, the date by which this station is likely to be upgraded ; if not, reasons therefor ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The earnings of Khunda Ladheke railway station on Shahdara-Narowal Section during the last five fiscal years, were as under :—

Year	Earnings.
1963-64	Rs. 68,763
1964-65	Rs. 78,601
1965-66	Rs. 73,815
1966-77	Rs. 75,973
1967-68	Rs. 82,761

(*b*) Khunda Ladheke has already been converted into a 'D.K.' station and is functioning as such since November 12, 1937.

(*c*) In view of answer to (*b*) above, the question does not arise.

CONSTRUCTION OF A RAISED PLATFORM AT KHUNDA-LADHEKE RAILWAY STATION

*15678. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan**: Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the average annual income of Khunda-Ladheke Railway Station on Shahdara-Narowal Section during the last 5 fiscal years ;

(*b*) whether it is a fact that there is no raised platform at the said Railway Station :

(*c*) whether it is a fact that trains running on the said section usually stop only for 2 minutes at the said station and the passenger face much inconvenience In boarding the train in the absence of a raised platform there ;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a raised platform of the said Railway Station ; if so, when ; if not, reasons therefor ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The average annual income of Khunda Ladheke Railway Station on Shahdara-Narowal section during the last 5 fiscal years was Rs. 74,879 from passengers and and Rs. 1,103 from goods, parcels, etc.

(*b*) Yes.

(*c*) Passenger trains usually stop for 2 minutes on this station and the entraining passengers, whose number per train is very small, entrain within

the scheduled stoppages without much inconvenience. No complaint regarding the absence of a raised platform at this station has been received by the Administration from the travelling public so far.

(*d*) If the passenger traffic at this station develops, provision of a raised platform would be considered during the Fourth Plan period subject to the availability of funds.

RAILWAY TRACK FROM MUZAFFARGARH TO ALIPUR

*15787. **Sheikh Fazal Hussain** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government has decided to lay Railway track from Muzaffargarh to Alipur and survey in this respect has already been completed ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the approximate time by which trains are likely to start running between Muzaffargarh and Alipur ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) No.

(*b*) In view of answer to (*a*) above the question does not arise.

SCHEMES OF HYDERABAD, KHAIRPUR, RAWALPINDI AND LAHORE DIVISIONS

*15806. **Rais Haji Darya Khan Jalbani** : Will the Minister for Finance be pleased to state the district-wise and department-wise number of schemes received from Hyderabad, Khairpur, Rawalpindi and Lahore Divisions for their inclusion in Annual Development Programme for 1968-69 but were not included therein.

(ANSWER NOT PLACED ON THE TABLE OF THE ASSEMBLY)

CONSTRUCTION OF ROADS IN BIG CITIES

*15806. **Rais Haji Darya Khan Jalbani** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the yearwise amount spent by Government on (*i*) construction and (*ii*) maintenance of the National Highway roads within the limits of Lahore Municipal Corporation during 1964-65, 1965-66, 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) whether Government has done the said work in some other big cities also, if so, the names of such cities and the amount spent in this connection in each of the said years ?

Minister for Communications Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) :

(*a*) :—

	Year-wise Expenditure			
	1964-65	1965-66	1966-67	1967-68
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
(*a*) CONSTRUCTION OF ROADS				
1. Grand Trunk Road, Gujranwala side. ...		3,08,300	7,66,100	8,34,220
2. Grand Trunk Road, Wagha side ...	...	...	...	...
3. Lahore Multan Quetta Road	25,000	30,000	...	...
Total ...	25,000	3,38,300	7,66,100	8,34,220
MAINTENANCE OF ROADS				
1. Grand Trunk Road, Gujranwala side.	26,250	5,670	30,080	36,820
2. Grand Trunk Road, Wagha side	26,710	18,720	39,500	27,560
3. Lahore Multan Quetta Road	23,440	21,010	33,310	38,580
Total ...	76,400	45,400	1,02,890	1,02,960

	Year-wise Expenditure			
	1964-65	1965-66	1966-67	1967-68
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
(b) CONSTRUCTION OF ROADS				
1. Shahrah-e-Phelvi in Rawalpindi	...	...	3,24,054	Phase-I
			45,820	Foot Paths
				11,64,197
2. West Pakistan Highway in Rawalpindi.	...	...	4,02,057	...
3. Saidpur Nurpur Road in Rawalpindi.	...	...	...	1,50,328
Total ...	...	...	7,71,931	13,14,525
MAINTENANCE OF ROADS				
1. Shrah-e-Phelavi in Rawalpindi	30,912	14,280	15,384	16,572
2. West Pakistan Highway in Rawalpindi	29,820	22,547	47,355	...
3. Saidpur Nurpur Road in Rawalpindi.	9,288	5,336	8,592	6,936
Total ...	70,020	42,163	71,331	23,508

EMPLOYEES OF RAILWAY BELONGING TO TRIBAL AREAS.

*15838. **Malik Sarmast Khan Afridi** : Will the Minister for Railways be pleased to state (*a*) the present number of employees of all the categories in the Railway Administration belonging to tribal areas ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : The system of making recruitment of staff on zonal basis was introduced in 1963 after the Provincialization of the Railways. Prior to that, recruitment was made on All-West Pakistan basis and the staff recruited were not required to produce domicile certificates. A large number of staff in service have also come from former Indian Railways and their domiciles are not known. Consequently, the present number of employees of all the categories employed on the P.W. Railway belonging to the tribal areas, is not known.

LOWERING FARE CHARGES ON RAIL CAR RUNNING BETWEEN SHORKOT ROAD, LYALLPUR

*15850. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the names of the stations on which rail car No. 61/62 running between Sargodha and Lyallpur stops alongwith the distance between each station and the rate of fare per mile charged from the passengers ;

(*b*) the names of the stations on which rail car No. 64/63 running between Lyallpur and Shorkot road stop alongwith the distance between each station and the rate of fare per mile charged from the passengers ;

(*c*) in case there is any difference between the rate of fare charged from the passengers of rail cars mentioned in (*a*) and (*b*) above, reasons therefor; and whether Government intend to lower the fare charges on the rail car running between Shorkot Road, Lyallpur, if so, when ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) RC 61-Up/ RC 62-DN Railcars stop at the following stations, and the chargeable distance between these stations is as shown below :—

	Miles
1. Lyallpur	12
2. Chak Jhumra	17
3. Chiniot.	6
4. Rabwah	7
5. Lallian	13
6r Hundewali	13
7. Sargodha	

The rate of fare per mile per passenger, between Lyallpur and Sargodha is 3.38 paisa.

(*b*) RC 64 DN/63 UP Railcars stop at the following stations ; and

the chargeable distance between these stations is as shown below :—

In case of RC 64 DN.

Stations	Miles
1. Lyallpur	3
2. Samanabad	4
3. Risalewala	5
4. Abbaspur	5
5. Sar Shamir Road	6
6. Pakka Anna	3
7. Kot Abadan	3
8. Kot Nihal Singh	5
9. Gojra	5
10. Kot Gurdit Singh	5
11. Janiwala	4
12. Seowal (Halt)	5
13. Toba Tek Singh	5
14. Dabanwala	3
15. Alisar (Halt)	3
16. Chutiana	9
17. Shorkot Road	

In case of RC 63 UP

Stations	Miles
1. Shorkot Road	14
2. Dabanwala	5
3. Toba Tek Singh	9
4. Janiwala	9
5. Gojra	10
6. Pakka Anna	6
7. Sar Shamir Road	5
8. Abbaspur	5
9. Risalewala	4
10. Samanabad (Halt)	3
11. Lyallpur	

The rate of fare per mile per passenger, between Lyallpur and Shorkot Road is 4.18 paisa.

(*c*) In view of the more comfortable accommodation in the Railcars, it was decided to charge third class mail fares for these Railcars, except in cases where road competition existed. As there is severe road competition on Lyallpur-Sargodha section, ordinary third class fares are charged for that section whereas on Lyallpur-Shorkot Road Section third class Mail fares are charged. It is not intended to reduce the Railcar fares on Lyallpur-Shorkot Road Section.

CONSTRUCTION OF OVERHEAD BRIDGE ON RAILWAY LEVEL CROSSING AT GUJRANWALA

*15856. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Communication and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the overhead bridge on the railway level crossing at Gujranwala is intended to be built by the Government in the current plan period ;

(*b*) whether it is a fact that the Communications and Works Department earmarked Rs. 5 lac in the current year's budget for taking in hand the said project this year ;

(*c*) whether it is a fact that Municipal Committee, Gujranwala also earmarked the amount of its share, in its current year's budget and intimated this fact to the Communications and Works Department ;

(*d*) whether it is a fact that the Railway Board also earmarked the amount of its share in the current years Railway Budget and the Department of Communications and Works is aware of that ;

(*e*) the reasons for not taking in hand the work so far and the time by which the Department intends to start work on the said project ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Work on this bridge will commence in the current Plan period if the Feasibility Study justifies.

(*b*) No. Only Rs. 38,000 for Feasibility, Survey and Planning of bridge are provided in the budget of 1968-69 of Highway Department.

(*c*) No such intimation has been received from Municipal Committee, Gujranwala.

(*d*) It is understood that Rs. 5,000 for survey and planning of road over bridge at level crossing No. 41 at mile 799/7, Gujranwala have been provided for by PWR.

(*e*) Feasibility study is in progress and is expected to be completed in a few months.

LAYING OF RAILWAY LINE FROM GUJRANWALA TO HAFIZABAD VIA KILA DIDAR SINGH

*15864. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Rail-

ways be pleased to state :—

(*a*) whether it is fact that the Railway Department examined the feasibility of laying a railway line from Gujranwala to Hafizabad *via* Kila Didar Singh and the scheme was found technically feasible ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the time by which the Railway Department would take this project in hand and the time by which it proposes to complete ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes.

(*b*) Surveys undertaken have brought out that even though the construction of the rail link in question is technically feasible, it is not financially viable. The survey reports are, however, under review and further action on the scheme will depend upon the results of the review.

CONFERMENT OF PROPRIETARY RIGHTS ON ALLOTTEES OF PLOTS IN SATELLITE TOWN, GUJRANWALA

*15866. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to refer to answer to Starred Question No. 6015 given on the Floor of the House on 3rd July, 1967 and state :—

(*a*) whether the development and land acquisition charges in respect of 'A' and 'B' category of sites in Satellite Town Gujranwala have so far

been finalised ; if not, the reasons therefor and if so, whether the proprietary rights have been conferred on the allottees ;

(*b*) in case the proprietary rights have not so far been conferred on the allottees, the reasons therefor and the time by which these rights are expected to be conferred ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The revised rates of development cost recoverable from the allottees of 'A' and 'B' category residential sites in Gujranwala Satellite Town Scheme have been determined and are awaiting approval of the competent authority.

(*b*) As soon as the revised rates of development cost are approved by the competent authority, the proprietary rights will be conferred upon the allottees on payment of revised rates and fulfilling other terms and conditions of Agreements executed with them.

BUILDINGS OF GYMKHANA CLUB, LAHORE

*15886. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state the total area in Kanals, covered by Gymkhana Club, Lahore alongwith (*i*) the total built up area ; (*ii*) the yearwise monthly rent of the building charged since 1958 ; and (*iii*) the yearwise renovation and repairs expenditure of the said building since 1958 ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Total area 4.77 acres (38.16 kanals).

(*i*) 27.716. Sft.

(*ii*) Rs. 68,508.00 at the rate of Rs. 519 R from 1957-58 to 1967-68 (11 years).

(*iii*) Rs. 2,65,444 (year-wise data attached.)

YEAR-WISE EXPENDITURE FROM 1957-58 TO 1967-68

Year			*Expenditure*
			Rs.
1957-58		...	6,901
1958-59	Ordinary	...	6,633
	Special	...	49,978
1959-60	Ordinary	...	11,816
	Special	...	4,217
1960-61	Ordinary	...	13,382
	Special	...	7,112
1961-62	Ordinary	...	5,984
	Special	...	478
1962-63		...	12,584
1963-64		...	17,160
1964-65		...	14,870
1965-66		...	13,781

Year			*Expenditure*
			Rs.
1966-67	Ordinary	...	17,694
	Special	...	20,306
1967-68	Ordinary	...	34,315
	Special	...	26,073
	Total	...	2,65,444

DECREASE IN ENTERTAINMENT TAX

*15891. **Syed Bashir Ahmed Shah** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the income on account of Entertainment Tax is levied on the cinema houses of the Province has considerably decreased mainly due to T. V. Programmes ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps Government has adopted or is intending to adopt to increase the income of the said tax ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

CINEMA SHOWS

***15892. Syed Bashir Ahmed Shah** : Will the Minister for Information be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that in countries of Europe and U.S.A. and even in the East Wing of the country the cinema houses are allowed to exhibit 5 shows daily ;

(*b*) whether it is a fact that in this Province the Cinema houses are not allowed to exhibit more than 3 shows daily ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether the Government intend to consider the admissibility of allowing the cinema houses referred to in (*b*) above to increase the number of shows from 3 to 5 ; if so, when ; and if not, reasons therefor ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) It is not within the knowlenge of the Provincial Government.

(*b*) Yes—Excepting on Sundays and Holidays when a morning show is allowed and except otherwise if permitted by the Provincial Government.

(c) No—No such proposal is under consideration of Government. No exhibitor or distributor has ever represented to Government to allow more than three shows a day. The Provincial Government feel that the day time must be used for normal persuits of the people like employment affairs, education etc. It is not healthy to permit such facilities when there is absolutely no need to do so.

———

IMPOSITION OF PAKISTAN MEMORIAL CESS ON CINEMA TICKETS

*15894. **Syed Bashir Ahmed Shah:** Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Pakistan Memorial Cess was imposed on cinema tickets for a period of 1½ years only ;

(*b*) If answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that despite the passage of 5 years the said cess is still being charged ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to do away with this cess ; if so, when ; and if not, reasons therefor ?

Minister for Excise and Taxation (Mr Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) The Cess was levied in April, 1964, for a period of one year in the first instance. But the Government was authorised to extend it by another period of one year. The object in view was to discontinue it after the collection of requisite amount for the Pakistan Memorial.

(*b*) Yes please.

(*c*) Excise and Taxation Department does only the work of assessment and collection of the cess. The income is administered and its requirements are determined by Basic Democracies Department in consultation with Finance Department. Accordingly Excise and Taxation Department is not in a position to answer this part of the question and requisite information has been asked for from Basic Democracies Department and Finance Department to be laid before the House when received.

———

RATE OF ROYALTY ON COAL

*15899. **Mian Saifullah Khan** : (*a*) the date on which the Industries and Mineral Resources Department forwarded to the Finance Department the report of Mines Rules Review Committee for comments and approval ;

(*b*) The rate of Royalty on coal per ton recommended in the said report;

(*c*) the rate of Royalty on coal per ton fixed by the Central Government prior to the transfer of this subject to the Provincial Government ;

(*d*) whether it is a fact that the Industries and Mineral Resources Department has agreed with the said report and recommended that flat rate of Royalty on coal per ton should be charged ;

(*e*) whether it is a fact that on the recommendation of the Industries and Mineral Resources Department the Governor of West Pakistan was pleased to accept the recommendations of the said report and ordered that a flat rate of Royalty be charged ;

(*f*) whether it is a fact that Mr. Sajjad Ahmad, C.S.P., Deputy Secretary Finance, had fully agreed with the said report and signed the report as a Member of the Mines Rules Review Committee ;

(*g*) whether it is also a fact that Secretary to Government of West Pakistan, Finance Department, has recommended that the matter be referred to the cabinet for consideration and decision ;

(*h*) if answer to (*g*) above be in the affirmative, the date on which the the said matter is likely to be referred to the cabinet for decision ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) 26th February 1966.

(*b*) 7½% of pits mouth value of coal and coal dust and coal used on the works subject to the minimum of Rs. 1.50 per ton.

(*c*) Rs. 2.37 per ton (incorrectly printed as 2.35 per ton at fourth schedule of the report).

(*d*) Yes.

(*e*) No.

(*f*) Yes, as a Member of the Mining Rules Review Committee only.

(*g*) Yes, and the Finance Department has advised the I, C&MR Department accordingly.

(*h*) This is for the Industries Department to answer.

STAFF OF OFFICE OF LAHORE TOWNSHIP CIRCLE

*15953. **Syed Zafar Ali Shah**: Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Office of Lahore Township Circle was abolished ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the staff of the said Circle was transferred to Buildings and Roads Department ; Quetta Region ; if so, the number of officials so transferred and on what posts ;

(*c*) whether it is a fact that the West Pakistan Buildings and Roads Department (Circle) Ministerial Rules, 1967 specify that the recruitment be made from among the bona fide residents of the circle where the vacancy occurs ;

(*d*) whether the posts so filled due to the transfer of the said staff to Quetta Region were lying vacant at that time or new posts were created for the purpose ;

(*e*) whether it is a fact that promotions of the officials in Quetta Region was adversely affected due to the transfer of the above mentioned staff to Quetta Region ; if so, the action Government intend to take to compensate the affected persons ?

Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) Yes. As a result of bifurcation the Lahore Township Circle closed on 30-9-67 A. N. at Lahore and was opened at Quetta as Highway Project Circle, Quetta vide Notification No. C & W (O & M) BIF (Field Charge) SRB/67, dated 27-9-67.

(*b*) (*i*) Yes.

(*ii*) 12.

(*iii*)

Name of post.	Number of post.
Supdt :	—
Hd. Assistant	1
Stenographer	1
Accts. Clerks	—

Name of Post.	Number of Post.
Asstt. Clerks	6
Stenotypist	1
Hd. Draftsman	—
Asstt. Draftsman	—
Tracers	2
Daftri	1
Peons	—

(*c*) Yes, for initial recruitment where the vacancies occur.

(*d*) (*i*) No.

(*ii*) No.

(*e*) (*i*) No.

(*ii*) Does not arise.

RENT OF BUILDING FOR EXCIBS AND TAXATION OFFICE, LAHORE

*15970. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) the monthly rent of the premises in Shadi Lal Building, Lahore

where the Excise and Taxation Office; Lahore functioned before, the names of its owner or owners; along with the reason as to why the said premises were vacated ;

(*b*) the monthly rent of the present premises of the office of Excise and Taxation, Lahore alongwith the name of its owners ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Monthly rent was Rs. 275. The owner was Evacuee Trust Board of the Government of Pakistan.

Reasons of Vacation :

The Government approved that premises concerned known as Sir Shadi Lal Building should be taken over by the Education Department for running a Poly-Technic Institute and other institutions for Women. Accordingly the Director, Technical Education, Lahore, had been pressing for its vacation. In addition to this, a private building known as 10-Lawrence Road was hired on a monthly rent of Rs. 1,500 in September, 1967 to accommodate the Property Tax wing of this office.

(*b*) Monthly rent is Rs. 4,000 and the owner is Mr. G. Mueen-ud-Din, HQA, SPk.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

RAILWAY WAGONS WITH COAL AT RAILWAY STATIONS IN QUETTA DIVISION

514. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Railways be

pleased to state :—

(*a*) the per day average number of Railway wagons loaded with coal at Railway Stations in Quetta Division during—

(*i*) 1st January 1968 to 31st August, 1968 ;

(*ii*) 1st September, 1968 to 31st October, 1968 and

(*iii*) 1st November 1968 to 31st December, 1968.

(*b*) in case the average number of railway wagons per day for coal loading in Quetta Division during the period mentioned in (*a*) (*iii*) above be very low in comparison to the numbers of (*a*) (*i*) and (*a*) (*ii*) above ; (*i*) reasons for not maintaining the tempo of coal loading during November and December, 1968 ; (*ii*) the steps intended to be taken to maintain the present tempo of coal loading in Quetta Division to meet the demand for indigenous coal as envisaged under the Third-Five Year Plan ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The average daily number of wagons loaded with coal from stations on Quetta Division during the three periods was as follows :—

(*i*) From 1st January 1968 to 31st August 1968 : 103 wagons

(*ii*) From 1st September 1968 to 31st October 1968 : 125 wagons

(*iii*) From 1st November 1968 to 31st December 1968 : 92 wagons

(*b*) The average number of wagons loaded in the period mentioned in (*a*) (*iii*) above was not very low in comparison to (*a*) (*i*) and (*a*) (*ii*) above.

(*i*) The tempo of coal loading was not maintained on Quetta Division during the months of November and December 1968 as loading

was not done by the coal consignors in the last week of Ramzan-ul-Mubarak due to Jumat-ul-Wida and Eid. Besides, a large number of empty wagons had to be diverted to meet pressing requirements of essential traffic like sugar, rice, wheat, cotton and fertilizers.

(*ii*) All out efforts are being made to maintain the tempo of coal loading on Quetta Division, and

(*iii*) Efforts are also being made to increase the loading by allocating more wagons for this traffic to meet the demand as envisaged in the Third Five Year Plan.

RAILWAY WAGONS LOADED WITH COAL AT RAILWAY STATIONS IN QUETTA DIVISION

516. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) the number of railway wagons loaded with coal at the Railway Stations during 1966-67 and 1967-68 in Quetta Division ;

(*b*) whether it is a fact that the Pakistan Mine Owners Association, Quetta, in its letter to the Chairman, Railway Board and the Vice-Chairman Pakistan Western Railway estimated the requirements of Railway wagons for coal loading during the 1968-69 at 42,000 wagons to meet the figures of indigenous coal as envisaged in the Third-Five Year Plan from Quetta Division area ;

(*c*) whether it is a faet that the Pakistan Mine Owners Association, Quetta requested for 200 wagons per day for coal loading during season and 120 wagons per day during off session ;

(*d*) whether it is a fact that under the Third Five Year Plan the requirements of indigenous coal in West Pakistan have been estimated at 30 lac tons per annum ;

(*e*) if answer to (*b*) to (*d*) above be in the affirmative, the steps railway administration intend to take in providing more railway wagons for coal loading in Quetta Division to keep up with the ever increasing production of indigenous coal ?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) The total number of railway wagons loaded with coal on Quetta Division during the years 1966-67 and 1967-68 was 30,682 and 35,733 respectively.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) All-out efforts are being made by the Railway Administration to lift more coal from Quetta Division as is evident from the increase in loading during 1967-68 as stated in the answer to para (*a*) above. The tempo of these efforts will be maintained.

LOADING AND UNLOADING OF COAL

519. Nawabzada Sadiq Hussain Qureshi : Will the Minister for Railways be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that plots of land within the limits of Smungli Road Railway Station as well as outside the said Station limits were leased

out by P.W.R. to private individuals and parties during the last three years; if so:—

(*i*) the date on which each lot was leased out;

(*ii*) the names of the lessees of each lot;

(*iii*) allotment orders number of each plot;

(*iv*) length in feet of each of the said plots running along the railway track line;

(*b*) whether it is a fact that in Quetta Cantonment area the Military Estate Officer, Quetta, also gave on lease during the said years the plots lying along the railway siding line outside the limits of Smungli Road Railway Station to some private individuals parties by exercising the powers vested in him in this behalf and intimation to this effect was sent by him to the Divisional Superintendent, P.W.R., Quetta accordingly;

(*c*) whether it is a fact that loading and unloading of coal vagons on the said Railway siding lines has been allowed by the Railway Administration to the lessees of plots mentioned in (*b*) above whereas the said railway siding track can only be used by the Armed Forces and its Departments;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, the justification with the Railway Administration for allowing the loading and unloading of coal wagons on the said Railway siding to the lessees mentioned in (*b*) above?

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): (*b*) Two plots of land were leased out to mine owners during the last three years, one of which is entirely on Railway land and other on land the ownership

of which is in dispute but is now under the control of the Military Estate Officer, Quetta Cantt.

The requisite information is given below :—

	Plot No. 1.	*Plot No. 2.*
(*i*) Leased on	9th August 1966	6th June 1966
(*ii*) Names of lessees.	M/s Ehsan Sons & Co.	M/s Habibullah Mines Ltd.
(*iii*) Allotment Order No.	Divl. Supdt. Quetta's letter No. 473W/540 dated 25th Nov. 1965	Divl. Supdt. Quetta's letter No. 473-W/550 dated 2nd June 1966.

(*iv*) Plot No. 1 is 50 feet long while plot No. 2 is 400 feet long measured parallel to the Railway track.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The Railway as a commercial carrier cannot refuse to accept such consignments offered for booking.

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 13943 ABOUT THE PERSONS DATAINED UNDER THE D. P. R. AND THE MAINTENANCE OF PUBLIC ORDER ORDINANCE

Mr. Speaker : Privilege Motion No. 12 by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I hereby raise a question involving breach of privilege of this August House as well as its Members caused by the incorrect answer to my Starred Assembly Question No. 13943, given by the Minister for Home on the floor of the House on 20th January 1969. The Government was requested to furnish the names and addresses of the persons detained under the Defence of Pakistan Rules and the the Maintenance of Public Order Ordinance, along with dates of their detention and the class given to them in the jails.

Through a letter received by Khawaja Muhammad Safdar, Leader of the Opposition, I have come to know that the list of names furnished by the Home Minister is incomplete inasmuch as the names of Syed Shahinshah Hussain and Qazi Sajid Ali, President and Vice-President, respectively of the Muslim Students Federation have not been mentioned therein deliberately.

This means that the Department has tried to mislead the House by this incomplete answer. This is a clear case of the breach of privilege of this August House as well as its Members.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : I oppose this motion. My respectfull submission is that my friend's question was with regard to the detention under Defence of Pakistan Rules and Maintenance of Public Order Ordinance by the Provincial Government and we furnished the list of those detenus. You will kindly see that he says " detention ordered by the Provincial Government ". Now my submission is that both of these detenus namely Shahinshah Hussain and Sajid Ali are detained under the orders of the District Magistrate and the Provincial Government have no voice in the matter. They have not ordered their detention and therefore, they were not mentioned in the list. There are certain detenus who have been detained under Defence of Pakistan Rules by the District Magistrates but they need not consult the

Provincial Government and get their detention order approved by the Provincial Government. That is the procedure. It is true that Shahinshah Hussain was detained in January, 1968 and he has been in detention since then. He went to the High Court in Writ jurisdiction, which was dismissed. Subsequently, he went to the Supreme Court against the order of the High Court and that has also been dismissed. So far as Sajid Ali is concerned, he was arrested in December, 1968 and he has also been detained under the orders of the District Magistrate. Presumably he has also filed a Writ Petition. My submission is that I have made no mis-statement on the floor of the House and I have not deliberately withheld anything from the House. My friend asked for the list of the detenus who were detained under the orders of the Provincial Government and I have furnished that.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ میرا خیال ہے کہ جناب وزیر داخلہ کچھ غلط فہمی میں مبتلا ہیں ۔ جہاں تک مجھے ڈیفنس آف پاکستان رولز کا علم ہے ان کے تحت ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کسی شخص کو صرف ایک مہینے کے لئے نظر بند کر سکتا ہے ۔ اگر تو شہنشاہ حسین ڈی۔پی۔آر کے تحت ایک عرصہ سے بند تھا یعنی ایک مہینہ سے زیادہ کے لئے تو یقیناً صوبائی حکومت سے اس کی اجازت حاصل کی گئی ہوگی ۔ اگرچہ پہلا حکم ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کا ہوگا مگر بعد میں اس کی توسیع کے لئے صوبائی حکومت نے احکام جاری کئے ہوں گے ۔

Minister for Home : I am sorry for my friend's information. I will submit that under Maintenance of Public Order Ordinance, the

District Magistrate can order detention for only 30 days and for extension he has to apply to the Provincial Government.

Mr. Speaker : What about DPR ?

Minister for Home : It is definite that no extension has to be granted by the Provincial Government.

Mr. Speaker : Can District Magistrate detain a person under DPR for an indefinite period.

Minister for Home : That seems to be the position.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر امور داخلہ نے میری تحریک استحقاق پر اعتراض کیا ہے ۔ اس کے بعد حقائق ایوان میں پیش کئے ہیں ۔ ان کے پیش نظر میں یہ بات سمجھنے پر مجبور ہوں کہ جناب وزیر داخلہ نے دیدہ و دانستہ حقائق کو چھپایا نہ تھا ۔ لیکن انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ڈی۔پی۔آر کے تحت ایک ڈی۔ایم کسی شخص کو لامتناہی عرصہ کے لئے نظر بند کر سکتا ہے ۔ اگر یہ درست ہے تو میں اس حکومت سے نجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : In view of the statement made by the Minister for Home, there is *prima facie* no case. The Motion is ruled out of order.

Syed Zafar Ali Shah : Sir, I want to make a request to the Minister. Since the powers are being used by the District Magistrates under the DPR to detain a person and according to the statement which is made by the Minister, it is clear that District Magistrate can detain a person under DPR indefinitely. Is it not advisable that the Government should ask the District Magistrates that if in case the detention is to continue beyond a reasonable period, they should consult the Government because it will be depriving the common people of a right. . . . .

Mr. Speaker : I have already disposed of this motion and so far as adjournment motions are concerned, no motion is being pressed.

Khawaja Muhammad Safdar : No motion is being pressed for the present.

Mr. Speaker : All these motions from 487 to 563 are now infructuous in view of the fact that we are having a law and order situation discussion on the 5th of February, 1969 and the Members would have an opportunity to discuss all these matters on that day.

REPORT OF THE NATIONAL ECONOMIC COUNCIL ON INTER-REGIONAL AND INTRA-REGIONAL DISPARITIES FOR THE YEAR 1967-68 (*laid on the Table*)

Mr. Speaker : We will now take up Orders of the Day. First item is from Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I lay on the table of the House the report of the National Economic Council on Inter-Regional and Intra-Regional Disparities for the year 1967-68.

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN CONTROL OF GOONDAS (AMENDMENT) ORDINANCE, 1968 (*resumption of discussion*)

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Control of Goondas (Amendment) Ordinance, 1968. (No. XI of 1968).

Section 5, amendment No. 2 was under discussion, I think.

Minister for Law : No. 25 of the revised list. Page 3. I am referring to the revised list of the notices of amendments.

Mr. Speaker : I had to put this amendment to the vote of the House. No. 25—the Minister had withdrawn his opposition.

Minister for Law : Your observations were that the amendment as worded is too wide. You are right.

Mr. Speaker : The amendment was :

".....the words " or which he knows or has reason to believe to be smuggled goods illegally imported into Pakistan " be inserted."

Should I put it to the vote of the House ?

Minister for Law : It is upto the House.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ اس روز انہوں نے اس بات سے اتفاق کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاروقی صاحب ترمیم تو فیصلہ کے لئے ایوان کے سامنے پیش کرنی پڑے گی ۔ اس روز اس کی مخالفت ہوگئی تھی اور اس کے بعد تقریریں ہوئیں ۔ بہر حال میں اس کو فیصلہ کے لئے ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ آپ اس کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش کریں لیکن اس کا نتیجہ تو مجھے معلوم ہے ۔ میں وزیر قانون صاحب سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کہا تھا کہ یہ ترمیم ہونی چاہئے کیونکہ سمگلنگ کا سامان ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر - اس روز انہوں نے اپنی موافقت واپس لے لی تھی -

Mr. Speaker : I will put the amendment to the vote of the House. The question is :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, in clause (*s*) between the word " Code " and semi-colon occurring in line 4, the words " or which he knows or has reason to believe to be smuggled goods illegally imported into Pakistan " be inserted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : No. 26.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : No. 27.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Sir, I beg to mave :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, after clause (*t*) the following new clause be added, namely :—
>
> "(*tt*) commits sexual intercourse with a woman whether with or without her consent who is not lawfully married to him ; ".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, after clause (*t*) the following new clause be added, namely :—
>
> "(*tt*) commits sexual intercourse with a woman whether with or without her consent who is not lawfully married to him ;"

Minister for Law : Opposed.

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی -۸) - جناب والا - میں نے یہ ترمیم اس ہنگامی قانون میں اس لئے پیش کی تھی کہ یہ ہنگامی قانون ان جرائم کی تفاصیل بیان کرتا ہے جن کے مرتکب ہونے والے شخص کو غنڈہ قرار دیا جا سکتا ہے - اگر آپ اس کو شروع سے لے کر آخر تک ملاحظہ فرمائیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ ایک شخص جو عورتوں کو چلاتا ہے وہ غنڈہ ہے - ایک ایسا شخص جو بچوں اور عورتوں کو اغوا کرتا ہے - ایک ایسا شخص جو عورتوں کے سامنے ایسی حرکات کرتا ہے جو اخلاق کے خلاف ہیں یا عورتوں کو تنگ کرتا ہے وہ بھی غنڈہ ہے - یہ عجیب

بات ہے کہ یہ قانون تمام ایسی حرکات کرنے والوں کو غنڈہ قرار دینے کے بعد جو آخری اقدام زنا کا کرتا ہے تو وہ اس قانون کے نزدیک جرم نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام افعال جو اخلاق اور اسلامی اقدار کے تحت صدیوں سے قائم ہیں اس میں زنا بہت بڑا جرم ہے لیکن میں یہ سکیم سمجھنے سے قاصر ہوں کہ یہ تمام چیزیں جو زنا تک لے جاتی ہیں اور تمام جرائم کا مرتکب ہونے کے بعد آخری فعل کا جب وہ مرتکب ہوتا ہے تو آپ اس کو جرم قرار نہیں دیتے - میں نہیں سمجھتا - - - -

Mr. Speaker : The proceedings of the House are suspended on account of very thin attendance.

Let the bells be rung (*bells were rung.*)

Mr. Speaker : The House is in quorum now. Yes, Mr. Farooqi.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس قانون کا سخن سمجھنے سے کم از کم میرے جیسا ناقص‌العقل شخص قاصر ہے - یعنی دفعہ 13 (D) میں دیکھئے کہ وہ

شخص جو آن مقامات پر بری نظر سے جاتا ہو ۔ کہ جہاں پر طوائفیں یعنی prostitutes رہتی ہوں تو غنڈہ ہے ۔ اور اگر کسی دوسری جگہ یعنی brothel میں وہ زنا کا مرتکب ہوتا ہو تو غنڈہ نہیں ہے ۔ اگر وہ prostitute کے ساتھ زنا کرے تو وہ غنڈہ ہے ۔ اور دوسرے کے ساتھ زنا کرے تو غنڈہ نہیں ۔ اس ایوان نے اپنے تحفظ کے لئے Clause 37 کا بل ابھی پاس کیا ہے ۔ اگر آپ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے بڑے چست ہیں ۔ تو وہ حقوق جو اللہ تعالےٰ نے اس معاشرے میں نافذ کئے ہیں ۔ اس کے لئے آپ کی زبانیں کیوں نہیں بولتی ہیں ۔ اس میں کسی شخص کو اختلاف نہیں کہ زنا کا مرتکب مجرم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ہزاروں واقعات ملیں گے جہاں سزا دی جاتی تھی ۔ آپ کے ملک کا قانون زنا بالجبر کے لئے سزا دیتا ہے ۔ اور زنا بالرضا کہتا ہے جرم نہیں ہے ۔ یہ ملک جو جمہوریہ اسلامیہ پاکستان ہے اور جس میں اسلامی احکامات کو نافذ کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے ۔ یہ دستور جس میں یہ وعدہ کیا گیا ہے ۔ کہ زندگی اسلامی احکامات کے مطابق

بسر کی جائے گی - اور قانون قران و سنت کے مطابق بنائیں جائیں گے - اور پھر ابھی اس بیان کی روشنائی بھی خشک نہیں ہوئی - جس میں کہا گیا ہے کہ ہم اس ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرنے لئے بڑے بے چین ہیں - لیکن شرط یہ ہے کہ تمام علماء مل کر پیش کریں - میں پوچھتا ہوں - کیا کسی عالم - فاضل - عامل - ڈاکٹر یا کسی کو بھی اس میں اختلاف ہے - یا پاکستان میں بسنے والے پورے علماء اسلام کو - یا سارے مسلمانوں کو - یا چودھویں صدی میں علماء نے - حکام نے - قاضی یا کسی بھی مسلمان کو اس بات پر اختلاف نہیں ہے - کہ زنا بالجبر ہو یا زنا بالرضا - ویسے ہی جرم ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی مقرر کی گئی حدود جاری ہونی چاہئے - آپ کے قانون کی کتابوں میں کوئی ایسی دفعہ نہیں جو زنا بالرضا کو جرم قرار دیتی ہو - اور اگر آپ غنڈہ ایکٹ بنانے کے لئے آئے ہیں - تو ایسی باتوں کا بھی سدباب کریں - یہ چیزیں آج کل climax پر ہیں - peak پر ہیں - آپ ایسا گناہ کرنے والوں کو غنڈہ قرار کیوں نہیں دیتے ؟

Mr. Speaker : I will now put it to the vote of the House. The question is :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, after clause (*t*), the following new clause be added, namely :—
>
> "(*tt*) commits sexual intercourse with a woman whether with or without her consent who is not lawfully married to him ; ".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Amendment No. 28 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving Sir.

Mr. Speaker : Next No. 29 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That in sectian 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (*w*), ihe following be substituted. namely :—
>
> " (*w*) counterfeits or utters counterfeit coins ; or ".

Mr. Speaker : The amendment moved is

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (*w*). the following be substituted, namely :—
>
> "(*w*) counterfeits or utters counterfeit coins ; or",

Minister for Law : Opposed Sir.

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ جو original آرڈیننس پیش کیا گیا ہے ۔ اس میں تو اس طرح سے لکھا ہے ۔ ۔ ۔

> "Habitually counterfeit or habitually and intentionally utters counterfeit coins".

جناب والا ۔ میں نے اس کو simple کیا ہے ۔ یہ "Habitually" کے متعلق یہ ہے ۔ کہ اگر اس کے خلاف الزامات ثابت ہوں ۔ وہ اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے ۔ جعلی سکہ سازی کرتا ہے ۔ تو میں نے یہ smiple سی amendment دی ہے ۔ جس کے مطابق کوئی بھی شخص جوکہ جعلی سکہ سازی کر ے ۔ اس کو غنڈہ قرار

دے دیں ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ میں نے ان کی phrases کو بہتر کر دیا ہے ۔ اور میرا مقصد یہ ہے کہ "Habitually" کا لفظ رہے تو یہ غنڈہ ایکٹ میں convict نہیں کرا سکیں گے ۔ اور ان کو یہ قبول نہیں تو ان کی مرضی ۔

Mr. Speaker : The question is :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (*w*), the following be substituted, namely :—
>
> " (*w*) counterfeits or utters counterfeit coins ; or ".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 30 from Malik Muhammad Akhtar. (*Not moved*). Next No. 31 from Syed Inayat Ali Shah (*Not moved.*) Next is 32 – from Mr. Abbasi.

Kazi Muhammad Azam Abbasi : Sir I beg to move :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, in clause (*y*), for the words and comma " persons

in public life, or by any other corrupt or dishonest means" occurring in lines 7-8, the words "corrupt persons in public life" be substituted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, in clause (*y*), for the words and comma "persons in public life, or by any other corrupt or dishonest means" occurring in lines 7-8, the words "corrupt persons in public life" be substituted.

As the amendment is not opposed, it, therefore, stands carried. Next amendment No. 33 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move :

That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (*y*), the following be substituted, namely :—

"(*y*) makes a livelihood by cheating, fraud, blackmarketing or sells permits or licences in blackmarket after having the same issued from the

Government Departments or acts as an intermediary between bribe-givers and corrupt officials or officers or persons in public life, or by any other corrupt or dishonest means ; or ".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (*y*), the following be substituted, namely :—

" (*y*) makes a livelihood by cheating, fraud, blackmarketing or sells permits or licences in blackmarket after having the same issued from the Government Departments or acts as an intermediary between bribe-givers and corrupt officials or officers or persons in public life, or by any other corrupt or dishonest means ; or ".

Minister for Law : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور -۲) - جناب سپیکر ۔ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو شق 'y' میں یہ قرار دیا گیا ہے :-

"makes a livelihood by cheatting, fraud, blackmarketing, (that is to say, engaging in transactions involving the transfer, sale or movement of goods in contravention of any lawful order controlling such transfer, sale or movement), acting as an intermediary between bribe-givers and corrupt officials or persons in public life, or by any other corrupt or dishonest means ; "

جناب والا ۔ میں نے اس میں اپنی ترمیم کے ذریعہ چھوٹا سا اضافہ کیا ہے کہ اگر کوئی لائسنس یا پرمٹ وغیرہ بلیک مارکیٹ میں فروخت کرتا ہے تو اسے بھی غنڈہ قرار دیا جائے۔

جناب والا ۔ دراصل آج جو حالات کا تقاضا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ معاشرہ کو بددیانتی ۔ رشوت ستانی اور black marketing سے پاک کیا جائے ۔ اس کے برعکس آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے جب آپ دیکھیں گے کہ موجودہ حکومت نے بعض ایسے لوگوں کو (میں ایم-پی-اے- اور ایم-این-اے- حضرات کے متعلق بات نہیں کرتا ۔ وہ سب لوگ honest ہیں) ایسے با رسوخ اور با اثر لوگوں کو لائسنس اور روٹ پرمٹ وغیرہ دئے ہوئے ہیں ۔ مجھے یاد ہے کہ بعض لوگوں کو امپورٹ

لائسنس بھی دئے جاتے ھیں ۔ لیکن میں اسے refer نہیں کروں گا ۔

اس سے آپ کو پتہ چل سکتا ھے کہ ان میں ملک کے بر سراقتدار

طبقہ کے بیشتر افراد شامل ھیں ۔ اگر ان کو بے نقاب نہ کیا جائے

گا تو ملک میں انقلاب آ جائے گا ۔ یہ جو کالی بھیڑیں ھیں ۔

اور جو دو سیاہ اشخاص ھیں ان کو بے نقاب کرنا ضروری ھے ۔

جب آپ غنڈہ ایکٹ میں کچھ شقوں کا اضافہ کر رھے ھیں ۔

تو اس سے پتہ چلتا ھے کہ حکومت نیک نیتی سے یہ چاھتی ھے

کہ ان برائیوں کا سدباب کیا جائے ۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں

گا کہ میری ترمیم کو مان لیا جائے ۔

جناب والا ۔ میں کئی بڑے بڑے خاندانوں کے متعلق بتا سکتا

ھوں اور ان کی نشان دھی کر سکتا ھوں جن کی بہو بیٹیوں کو

روٹ پرمٹ ملے ھوئے ھیں ۔ ان کو لائسنس وغیرہ ملے ھوئے ھیں ۔

اور وہ لکھو کھا روپیہ کما رھے ھیں ۔

جناب والا ۔ اس وقت جب کہ رشوت ستانی لوٹ کھسوٹ اور پرمٹوں کا بکنا انتہا کو پہنچ چکا ہے ۔ ان اشخاص کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ سوسائٹی کا ناسور ہیں اور سوسائٹی کی بدنامی کا باعث ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دلالی کی حیثیت سے کام کرتے ہیں ۔ جو اپنے اثر سے حکومت کو موڑنے کی بجائے اس سے معاوضہ حاصل کرتے ہیں ۔ جنہوں نے روٹ پرمٹ حاصل کئے ہوئے ہیں وہ سب غنڈے ہیں ۔ وہ لوگ بے حیا ہو چکے ہیں انہوں نے اپنی بہو بیٹیوں کے نام روٹ پرمٹ حاصل کئے ہوئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (*y*), the following be substituted, namely :—
>
> "(*y*) makes a livelihood by cheating, fraud, blackmarketing or sells permits or licences in

blackmarketing after having the same issued from the Government Departments or acts as an intermediary between bribe-givers and corrupt officials or officers or persons in public life, or by any other corrupt or dishonest means ; or",

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 34.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ہماری آوازیں زیادہ تھیں ۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ یہ مسئلہ چونکہ نہایت اہم ہے ۔ اس لیے اس پر division ہو جائے اور ہم یہ دیکھ لیں کہ کون کون سے ممبران اس کے حق میں ہیں ۔

Mr. Speaker : Still there is no demand for division.

Malik Muhammad Akhtar : I make a demand for division.

Mr. Speaker : Those Members who are in favour of the amendment may rise in their seats (*two Members rose in the seats*). Now those Members who are against the amendment may rise in their seats (*twenty Members rose in their seats*).

Mr. Speaker : The amendment stands rejected.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

> That is section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (z), the following be substituted, namely :—
>
> "(z) abets the commission of any of the offences under this Ordinance;".

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (z), the following be substituted, namely :—
>
> "(z) abets the commission of any of the offences under this Ordinance ;".

Minister for Law : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور ۔۲)۔ جناب والا ۔ میرا مقصد اور ان کا aim ایک ہی ہے ۔ لیکن اس میں بڑی لمبی چوڑی phraseology دی گئی ہے ۔ اس میں لکھا ہے ۔

"abets the commission of any of the acts mentioned in the aforesaid clausess or breach of any order made under this Ordinance, or harbours a goonda, not being the wife or the husband of such goonda ; "

میں نے اس کو مختصر کر کے اس کی اس طرح ترمیم کر دی ہے ۔ کہ :۔

" (z) abets the commission of any of the offences under this Ordinance."

میں یہ چاہتا ہوں ۔ کہ اگر کسی غنڈہ کے رشتہ‌دار یا سر پرست اس کی پیروی کریں تو وہ account for نہ ہو ۔ جو definition اس میں دی گئی ہے ۔ وہ اتنی comprehensive نہیں جتنی میری ترمیم ہے ۔

" abets the commission of any of the offences under this Ordinance ; "

انہوں نے اس definition کو offensive کر دیا ہے ۔ غنڈہ ایکٹ کی یہ مشینری نہ صرف trial کا طریق کار بتاتی ہے بلکہ اس کے offences کو بھی بتاتی ہے ۔

وزیر قانون ۔ یہاں کو offence ہی نہیں ہے ۔

Therefore from that point of view it is also wrong.

Mr. Speaker : The question is :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, for clause (z), the following be substituted namely:—
>
> "(z) abets the commission of any of the offences under this Ordinance ; ".

The motion was lost.

Mr. Speaker : There is another amendment by Syed Zafar Ali Shah.

Syed Zafar Ali Shah : I beg is move :

> That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, after clause (z), the following new clauses be added, namely :—
>
> "(ab) has damaged crops (standing or harvested) by setting fire or stealing or has cut felled or

otherwise damaged fruit trees (bearing fruit or not) in an orchard :

Provided that a first information report of the fact of occurrence of such offence has been lodged with the Police or filed in a court of law, notwithstanding the fact that the name or names of the accused are not mentioned therein ;

(cd) has wilfully set a house, dwelling place or cattle-shed of any person on fire :

Provided that the first information report of the fact of occurrence of such offence has been lodged with the police or filed in a court of law, notwithstanding the fact that the name or names of the accused are not mentioned therein ; or

(ef) habitually lifts cattle by stealing, keeps and or disposes such cattle or receives money in turn for promise of restoring to the owner such cattle."

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That in section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, after

clause (z), the following new clauses be added, namely :—

"(ab) has damaged crops (standing or harvested) by setting fire or stealing or has cut felled or otherwise damaged fruit trees (bearing fruit or not) in an orchard :

Provided that a first information report of the fact of occurrence of such offence has been lodged with the police or filed in a court of law, notwithstanding the fact that the name or names of the accuse dare not mentioned therein ;

(cd) has wilfully set a house, dwelling place or cattle-shed of any person on fire :

Provided that the first information report of the fact of occurrence of such offence has been lodged with the police or filed in a court of law, notwithstanding the fact that the name or names of the accused are not mention ; or

(ef) habitually lifts cattle by stealing, keeps and or disposes such cattle or receives money in turn for promise of restoring to the owner such cattle."

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : In principle I am in favour of the last clause only i.e.. (*ef*) " habitually lifts cattle by stealing, keeps and or disposes such cattle or receives money in turn for promise of restoring to the owner such cattle ". But I am only thinking whether this will not come in conflict with (*s*) which is already passed. As you see habitually receives or deals in property which he knows, or has reason to believe to be stolen property, as defined in section 410. This is more or less on the same lines.

Mr. Speaker : Yes.

Minister for Law : Therefore, I do not think any useful purpose will be served. I will request Shah Sahib not to press this because one instance of damaging a crop or one instance of setting fire even when there is no name in the first report, if that renders any person liable to be declared as Goonda, I think we will be making a law which is very wide in its scope and already the Members do not want to give so much powers to authorities. Therefore, on these grounds I oppose (*ab*) and (*ed*) but I am in favour of (*ef*).

Syed Zafar Ali Shah : Sir, before this is disposed of I would like to say a few words. The incidence of crime of this nature comes under the scope of normal law and is taken cognizance of under the Pakistan Penal Code. In fact, there was no need of bringing it within the scope of the Goondas Ordinance which has been proposed under the present amending Ordinance. So many clauses have been provided in the new section that it seems that on a vague and minor matter a person can be declared a Goonda. We do not have any sympathy with the Goondas or with the anti-social elements. We are opposed to such elements but giving such

vast powers to the executive or to the police will be detrimental to the public interest. We have seen in the past that the charges are framed by manipulated witnesses by the police. I would say that the incidence of crime which has prompted the Minister to bring this law is due not because of any particular thing but because of inefficiency and corruption of the police. This is the main reason for rise in the incidence of crime.

Mr. Speaker : I will put the amendment to the vote of the House.

The question is :

> That is section 5 of the Ordinance, in the proposed section 13 of the principal Ordinance, after clause (z), the following new clauses be added, namely :—
>
> " (ab) has damaged crops (standing or harvested) by setting fire or stealing or has cut felled or otherwise damaged fruit trees (bearing fruit or not) in an orchard :
>
> Provided that a first information report of the fact of occurrence of such offence has been lodged with the police or filed in a court of law, notwithstanding the fact that the name or names of the accused are not mentioned therein ;

(cd) has wilfully set a house, dwelling place or cattle-shed of any person on fire :

Provided that the first information report of the fact of occurrence of such offence has been lodged with the police or filed in a court of law, notwithstanding the fact that the name or names of the accused are not mentioned therein ; or

(ef) habitually lifts cattle by stealing, keeps and or disposes such cattle or receives money in turn for promise of restoring to the owner such cattle."

The motion was lost.

Mr. Speaker : We now pass on to section 6. First amendment 35 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : No. 36. Haji Sardar Ata Muhammad *(Not moved* No. 37 by Khawaja Muhammad Safdar and Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir, I beg to move :

That section 6 of the Ordinaace, be deleted and subsequent sections re-numbered accordingly.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That section 6 of the Ordinance, be deleted and subsequent sections re-numbered accordingly.

Minister for Law : Not opposed.

Mr. Speaker : The amendment is not opposed. It, therefore, stands carried.

Next amendment No. 38 by Mr. Mahmood Azam Farooqi. (*Not moved*). Next. 39 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That section 7 of the Ordinance be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That section 7 of the Ordinance be deleted.

Minister for Law : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور ۔۲) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے ۔ سکشن ۷ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ ۲۱ میں پرنسپل آرڈیننس کے بعد ایک اور دفعہ ۲۱ (اے) کا اضافہ کیا جائے ۔ جناب میں ۲۱ (اے) کو پڑھے دیتا ہوں جس کا اضافہ کیا جانا مقصود ہے :۔

> (21-a) Notwithstanding anything contained in the Pakistan Penal Code, the Whipping Act, 1909 or any other law for the time being in force when a Goonda is convicted under an enactment mentioned in the first Schedule to this Ordinance for an offence punishable under any of the sections of that mentioned against it in second column of the said Schedule, the maximum punishment that may be awarded to him on such conviction shall be that appearing in the corresponding entry in the third column thereof.

یعنی مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی غنڈہ کسی جرم کا ارتکاب کرے جو پاکستان پینل کوڈ میں ایک جرم ہو تو اس کو وہی سزا دی جائے گی جو فرسٹ شڈول میں ہے ۔ جناب والا ۔ سب سے

پہلے مجھے ایینی اعتراض کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کے تمام افراد کی قانون کے سامنے یکساں حیثیت ہونی چاہئے ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ اگر یہ ایینی دفعہ کو بھی رد کر دیں جو یہ نہیں کر سکتے ہیں تو اخلاقی طور پر یہ بنیادی حقوق سے بچ نہیں سکتے ۔ جناب والا ۔ اب میں موازنہ کروں گا ۔ یعنی ان کے کہنے کے مطابق سکشن ۱۴۵ کے تحت جو سزا ہو وہ دو سال کی ہونا چاہئے لیکن پاکستان پینل کوڈ میں صرف ۶ ماہ کی سزا ہے ۔ اس طرح دفعہ ۱۴۴ میں پاکستان پینل کوڈ میں دو سال کی سزا ہے لیکن یہاں یہ پانچ سال رکھ رہے ہیں اور وہ سخت سزا ہے اور اس میں کوڑے بھی لگانا شامل ہے ۔ دفعہ ۱۵۱ اور ۱۵۳ میں پاکستان پینل کوڈ میں دو سال کی سزا ہے لیکن یہاں پر یہ تین سال کی سخت سزا رکھ رہے ہیں ۔ اس کے بعد ۱۵۳ (اے) میں پاکستان پینل کوڈ میں دو سال کی سزا ہے لیکن یہاں پر انہوں نے تین سال کر دی ہے ۔ اسی طرح ۱۵۷ اور ۱۵۸ میں انہوں نے کافی شدت دکھائی ہے ۔ چونکہ اس آرڈیننس کو ختم کرنا ہے اس لئے میں ان جرموں کی

تفصیل میں نہیں جاؤں گا جن کے لئے انہوں نے سزا بڑھائی ہے۔
اور میں صرف سیکشن پر اکتفا کروں گا۔ ۱۵۷ اور ۱۵۸ پاکستان
پینل کوڈ کے تحت جناب والا۔ چھ ماہ کی سزا ہے لیکن اس
شخص کو جس کو یہ غنڈہ قرار دیں گے اس کو یہ یہاں پر
تین سال کی سزا دیں گے۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ اس میں
وہ اشخاص بھی آ جاتے ہیں اسی لئے جب یہ دفعات اس ترمیمی
آرڈیننس میں پیش کی گئیں تم میں ان کی مخالفت کرتا تھا اور میرے
دوست اپوزیشن کے کہتے تھے کہ غنڈوں کے لئے زیادہ سزائیں ہونی
چاہئیں۔ جناب والا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ غنڈے کی ڈیفینیشن
بھی عجیب کی گئی ہے۔ جس شخص کی جیب میں سگریٹ کی ڈبیہ نکل
آئے یا جو شخص اپنے بازو یا پٹھے اعلانیہ طور پر پبلک کو دکھائے
یا کوئی شخص دوسرے شخص پر طنزیہ فقرہ ہی کیوں نہ چست کر
دے تو وہ بھی اس قانون کی رو سے غنڈہ قرار دیا جا سکتا ہے۔
جناب والا۔ اسی لئے میں نے اس آرڈیننس کو بغور پڑھا اور دفعات
کا مطالعہ کیا تھا۔ تو جناب والا میں اس لئے عرض کر رہا تھا کہ

کسی شخص کو frivolous grounds پر غنڈہ قرار دینا مناسب نہیں ہے اور اس کے لئے گنجائش نہیں رہتی اور جو اس قانون میں سزائیں تجویز کی گئی ہیں وہ نہایت ہی زائد اور نامناسب ہیں ۔ سیکشن ۱۷۳ تا ۱۷۴ میں سخت سزا رکھی گئی ہے مگر اصل پی-پی-سی میں دفعات ۱۷۲ تا ۱۷۳ ایک ایک ماہ کی سزا ہے ۔ اسی طرح آپ دفعات ۱۸۲ تا ۱۸۶ کو دیکھ لیجئے ان کے تحت یہاں ۲ سال کی سزا تجویز کی گئی ہے اور اصل پی-پی-سی میں چھ ماہ اور ۳ ماہ بالترتیب سزا رکھی گئی ہے ۔ دفعہ ۱۸۳ میں جب کہ پی-پی-سی میں سزا ۶ ماہ ہے لیکن یہاں ۲ سال سزا رکھی گئی ہے اور وہ بھی قید سخت ہے اور وہ شخص جس کا غنڈہ ایکٹ میں چالان ہو گیا ہوگا اس کے علاوہ اس کو کوڑوں کی سزا بھی ملے گی ۔ اسی طرح دفعات ۱۸۹/۱۹۰ میں تین سال کی سزا ہے جب کہ پی-پی-سی میں دیکھیں گے کہ سزا ایک اور دو سال ہے ۔ جناب والا۔ اسی طرح سیکشن ۲۲۳/۲۲۵ میں یہ پانچ سال کی سزا دے رہے

ہیں جب کہ اوریجنل پی۔پی۔سی میں صرف دو دو سال کی سزا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ در اصل یہ سزائیں ان پہلی سزاؤں پر حاوی ہیں۔

ملک محمد اختر۔ جناب والا۔ سزائیں زیادہ دی گئی ہیں جو سزائیں پی۔پی۔سی میں۔ موجود ہیں ان سے کہیں زیادہ سزائیں اس قانون کے تحت دی جا رہی ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ ملک صاحب ختم کیجئے۔

ملک محمد اختر۔ جناب والا۔ میں مقابلہ سزاؤں کا کر رہا ہوں۔ ۲ سال کو ۳ سال کر دیا گیا ہے تو جناب والا۔ یہ دیکھئے سیکشن ۲۲۵/۲۲۳ کے تحت یہ ۵ سال کی سزا رکھ رہے ہیں جب کہ پی۔پی۔سی۔ میں ۲ سال قید سخت ہے اور جناب والا۔ ۲۲۵ بی اور ۲۲۸ میں ۶ ماہ کی سزا ہے اور پی۔پی۔سی۔ کے تحت

سیکشن ۲۹۲ میں ۳ ماہ کی سزا ہے - ۲۹۳ میں ۶ ماہ کی اور ۲۹۴ میں ۳ ماہ کی ہے لیکن نئے قانون کے تحت ۲ سال قید سخت ہے اور ساتھ کوڑوں کی سزا بھی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ سزاؤں کو ۱۲ گنا بڑھا دیا گیا ہے - اوریجنل قانون میں ۳۴۲ کے تحت ایک سال سزا ہے لیکن یہاں ۳۴۲ میں جو سزا دی گئی ہے اس میں کوڑوں کی سزا بھی شامل ہے اور اس سزا کی ایزادی کی گئی ہے - نئے قانون میں ۳۴۲ اور ۳۴۳ کے تحت ۲ سال کی سزا ہے لیکن یہاں پر کوڑوں کی سزا کا اضافہ کیا گیا ہے- اسی طرح اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو سیکشن ۳۴۴ میں یہاں ۳ سال کی سزا ہے لیکن پی-پی-سی میں یعنی اوریجنل میں کم ہے لیکن یہاں پر کوڑوں کی ایزادی کی گئی ہے - سیکشن ۳۵۲ میں ۳ ماہ کی سزا ہے - یہاں سیکشن ۴۱۷ اور ۴۱۸ کے تحت ۵ سال کی سزا دے رہے ہیں حالانکہ پی-پی-سی - میں یہ سزا جو ہے وہ ایک سال اور تین سال کی ہے - اسی طرح سیکشن ۴۱۹ اور سیکشن ۴۶۵ میں ۳ اور ۲ سال کی سزا ہے جو کہ تجویز شدہ ہے لیکن یہاں پر وہ سزا بڑھا دی گئی ہے - پی-پی-سی - میں ۴۹۸ میں ۲ سال

کی ہے لیکن یہاں پر اسے ۵ سال کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا اور میں زیادہ لمبی بات نہیں کرنی چاہتا ۔ اس پر تو سارا دن بحث ہو سکتی ہے لیکن میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ دفعات ملک کے آئین کے خلاف ہیں اور بنیادی حقوق سے متصادم بھی ہیں ۔ غنڈہ کی جو تعریف کی گئی ہے وہ اس قدر frivolous ہے کہ میں ہاؤس میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا ۔

Mr. Speaker : The Member need not repeat that. The question is :

That section 7 of the Ordinance be deleted.

The motion was lost.

Section 8. The first amendment is from Syed Zafar Ali Shah.

Syed Zafar Ali Shah : Sir, I beg to move :

That in section 8 of the Ordinance in the proposed section 22-A of the principal Ordinance, in sub-section (1) between the word "officers" and "as" occurring in line 3, the words "not being a Police Officer" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in section 8 of the Ordinance in the proposed section 22-A of the principal Ordinance, in sub-section (1) between the word "officers" and "as" occurring in line 3, the words "not being a Police Officer" be inserted.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I agree with the principle but the phraseology is not correct. If you will see what is intended to be done is that after the words " Gazetted officers" the words "not being a Police Officer" are being inserted. I think if you say "such Gazetted officers not being a Police Officer as Government may by notification appoint"……

Syed Zafar Ali Shah : I don't press it since there is another amendment by another Member.

Minister for Law : I agree in principle but in phraseology if will not sound well.

Mr. Speaker : What should be the phraseology ?

Minister for Law : "Such Gazetted Officers other than Police Officers".

Mr. Speaker : Does the Minister mean to say that between the word "Officer" and "as" the words " other than Police Officers" be inserted.

Minister for Law : That is taken care of in the following amendment by Khan Ajoon Khan Jadoon—No. 41. With a little amendment that will do.

Mr. Speaker : Khan Ajoon Khan Jadoon may move his amendment.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move :

> That in section 8 of the Ordinance, in the proposed section 22-A of the principal Ordinance in sub-section (1) between the words "officers" and "as" occurring in line 3, the commas and words, "other than a police officer", be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in section 8 of the Ordinance, in the proposed section 22-A of of the principal Ordinance in sub-section (1) between the words "officers" and "as" occurring in line 3, the commas and words, " other than a police officer ", be inserted.

Minister for Law : I may be permitted to move an amendment to this amendment.

چودھری محمد ادریس - کورم تو ہے نہیں ہاؤس میں -

Mr. Speaker : The House is not in quorum ; let the bells be rung. (*Bells were rung.*) The House is now in quorum.

Minister for Law : I may be permitted to move a small amendment to amendment. Because in the Ordinance itself it is plural "officers", therefore, the amendment concerning Officers should be in the same phraseology. Therefore, I propose that it may be read : "other than

police officers" instead of "other than a Police Officer". That is the amendment.

Mr. Speaker : This amendment will read as "Officers". There is no opposition, and the amendment is carried.

Next amendment No. 42 by Malik Akhtar (*not moved*) ; No. 43 by Malik Akhtar (*not moved*) ; No. 44 by Mr. Mahmood Azam Farooqi (*not moved*). Next is No. 45 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move :

> That in section 8 of the Ordinance, the proposed section 22-B of the principal Ordinance, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That is section 8 of the Ordinance, the proposed sectiod 22-B of the principal Ordinance, be deleted.

Minister for Law : Opposed Sir.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore II) : The proposed section 22-B is :

> "On receipt of a periodical report, or as the case may be, a recommendation from the Probation Officer under section 22-A, the Tribunal may in the case of any goonda, after such inquiry as it may deem necessary, direct—"

جناب والا - میری گذارش ہے کہ اسے delete کیا جائے - در اصل میں اپنی پہلی ترمیم پیش نہیں کر سکا - تیسرے کالم میں اس کا

ہیڈنگ دینے کی ضرورت نہ تھی ۔ انہوں نے اپنے شیڈول میں جو ہیڈنگ بنایا ہے وہ غیر ضروری ہے ۔

Mr. Speaker : Now it is out of order when we are having sub-clause (d) of section 22-A.

Next amendment is from Syed Zafar Ali Shah. Is it not moved ?

Syed Zafar Ali Shah : I am moving Sir.

Mr. Speaker : Then the Member should be ready with his amendment.

Syed Zafar Ali Shah : I am looking for it Sir.

Mr. Speaker : We go over to amendment No. 46 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move :

That section 10 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

That section 10 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Law : Opposed Sir.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I don't want to make any speech.

Mr. Speaker : The question is :

That section 10 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 47 by Malik Akhtar.

Malik Mahammad Akhtar : Sir I beg to move :

That in section 11 of the Ordinance, in the proposed "The First Schedule" to the principal Ordinance, for "Part—I" the following be substituted, namely :—

"Part I—Pakistan Penal Code"

Chapter VII, Pakistan Penal Code.	1. Section 143	Six months.
	2. Section 144	Two years.
	3. Sections 151 & 153	Two years.
	4. Section 153-A	Two years.
	5. Sections 157 & 158	Six months.
	6. Section 160	One month.
Chapter X, Pakistan Penal Code	1. Sections 172 173 & 174.	One month.
	2. Section 182	Six months.
	3. Section 186	Three months.
	4. Section 188	One month.
Chapter XI, Pakistan Penal Code.	1. Sections 224 & 225	...

Mr. Speaker : What is meant by three months, six months, one month ?

Malik Muhammad Akhtar : That I will have to explain. I was myself worried about that. You kindly see section-29A which refers to this Schedule. It says—

> "Notwithstanding anything contained in the Pakistan Penal Code, the Whipping Act, 1909, or any other law for the time being in force, when a goonda is convicted under an enactment mentioned in the First Schedule to this Ordinance, for an offence punishable under any of the sections of that enactment mentioned against it in the second column of the said Schedule, the maximum punishment that may be awarded to him on such conviction shall be that appearing in the corresponding entry in the third column thereof."

Mr. Speaker : ". . . on such conviction shall be that appearing in the corresponding entry in the third column thereof."

Malik Muhammad Akhtar : The enumerates punishments.

Mr. Speaker : In the third column, they say two years rigorous imprisonment, but you say six months, three months. What six months ? They say five years rigorous imprisonment, three years rigorous imprisonment, and you say six months' ; two months'. What is that ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, it is out of order.

Mr. Speaker : It is ruled out of order.

Minister for Law : Sir, I request that the time of the House be extended by half an hour so that this Ordinance is completed.

Mr. Speaker : The time of the house is extended by half an hour. Next amendment No. 48 by Khawaja Safdar (*not moved*) ; 49 by Khawaja Safdar (*not moved*) ; 50 by Khawaja Safdar (*not moved*) ; 51 by Mr. Mahmood Azam Farooqi.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : I am moving Sir. I beg to move :

> That in section 11 of the Ordinance, in Part I of the proposed 'The First Schedule' to the principal Ordinance, in item 6 under column 3, against Chapter XVI, Pakistan Penal Code, between the words "Whipping" and "in" occurring in line 1, the words "in public" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is :

> That in section 11 of the Ordinance, in Part I of the proposed 'The First Schedule' to the principal Ordinance, in item 6 under column 3, against Chapter XVI, Pakistan Penal Code, between the words "Whipping" and "in" occurring in line 1, the words "in public" be inserted.

Minister for Law : Opposed Sir.

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی -۸) - جناب والا - میرا مقصد اس میں اضافہ کا یہ ہے کہ وہ جرائم جن میں غنڈوں کو سزا دینی ہے یا عورتوں کے ساتھ بد اعمالی کرنے سے whipping کی سزا ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ whipping in public ہو تو یہ عوام کے لئے زیادہ detorrent ہو گی - اگر کسی جرم کی سزا گھر میں دی جائے تو اس کا زیادہ اثر نہیں ہو گا - اگر اس شخص کو عوام میں سزا دی جائے تو وہاں سارے لوگ اس کو دیکھنے والے موجود

ہوں گے کہ ایک شخص کو ایسی سزا مل رہی ہے تو اس طرح دیکھنے والے بہت سے لوگ اس سزا سے خوفزدہ ہوں گے اور وہ جرم کرنے سے رک جائیں گے۔جو سزا عوام میں دی جائے گی اس کا اثر عوام الناس پر بہت زیادہ پڑے گا ۔ ابھی ایک تازہ مثال جو اخبار میں آئی ہے کہ عراق میں جو سزائیں دی گئی ہیں وہ سزائیں عوام کے سامنے دی گئیں ہیں ۔ ہمارے وزیر قانون صاحب خود jurisprudence کے ماہر ہیں اور انہیں معلوم ہو گا کہ عوام میں سزا دینے سے اس کا اثر دوسرے لوگوں پر کیا پڑے گا ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ whipping بذات خود ایک سزا ہے ۔ whipping کے متعلق وہ جانتے ہیں کہ یہ کتنی مشکل سزا ہے ۔ whipping کی سزا اگر عوام میں دی جائے تو اس کو اس کے والدین وغیرہ بھی دیکھیں گے ۔

At this stage, I think, whipping itself is sufficient and whipping in public may not be accepted.

Mr. Speaker : The question is :

> That in section 11 of the Ordinance, in Part I of the proposed "The First Schedule" to the principal Ordinance, in item 6 under [column 3,

against Chapter XVI, Pakistan Penal Code, between the words "Whipping" and " in " occurring in line 1, the words " in public " be inserted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Amendment No. 52.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Not moving.

Mr. Speaker : The amendment is not moved. Amendment No. 53.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Not moving.

Mr. Speaker : The amendment is not moved. Amendment by Zafar Ali Shah is also not moved. There is no other amendment before the House. I will now put the Ordinance to the vote of the House.

Malik Muhammad Akhtar : The resolution for approval is to be moved by the Law Minister.

Mr. Speaker : That has already been moved. It is to be put now.

Mr. Hamza : I want to oppose the Ordinance as a whole.

Mr. Speaker : Yes, please.

مسٹر حمزہ (لاہور - ۱) - جناب سپیکر - جناب وزیر قانون صاحب نے اس ہنگامی قانون کی حمایت کرتے ہوئے اس ایوان کو مطلع فرمایا تھا کہ - - -

Malik Muhammad Akhtar : Point of order. Fortunately the Leader of the House is also here. This morning adjournment motions have not been

pressed, rather not moved, in view of the fact that we will be having a full fledged debate on the law and order situation on the 5th February. As it appears, this Ordinance is probably going to be approved this afternoon and we will be having no item on the agenda after that because I learn from a very reliable source that the intention of the Government is to move a motion to the effect that the University Bill be entrusted to a Select Committee.

Mr. Speaker : How does the Member know it because the Orders of the Day for Monday have not yet been issued and we have received so many motions from Government.

Malik Muhammad Akhtar : You know, Sir, generally we negotiate out of the House certain matters which are to be discussed and even this issue is under discussion. If the Government is determined to move a resolution that the Punjab University Bill be entrusted to some Select Committee then we will be without any work on Monday. That means, naturally, there will be no chance for us to discuss the law and order situation.

Mr. Speaker : I think there are so many Bills from the Government and there is also the Land Acquisition Ordinance.

Minister for Law : There are other Government Bills also.

Malik Muhammad Akhtar : Then it is all right.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جناب وزیر قانون صاحب نے اس ہنگامی قانون کی حمایت کرتے ہوئے اس ایوان کو مطلع فرمایا تھا کہ اس قانون کو نافذ کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ حکومت یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ غنڈہ عناصر کا حتمی طور پر

قلع قمع کیا جائے ۔ ان کے اس نیک ارادے کے بارے میں محض مجھے ھی نہیں بلکہ عام آبادی کو بہت سے شکوک و شبہات ھیں ۔ اور اس کی وجہ یہ ھے کہ ھمارے نقطہ نظر سے روز افزون غنڈہ گردی کا موجب ان کے مذموم اعمال اور ان کی غلط پالیسیاں ھیں جس کی وجہ سے بڑے افراد کی حوصلہ افزائی پچھلے کئی سالوں سے متواتر اور مسلسل چلی آ رھی ھے ۔

جناب سپیکر ۔ میں اس حکومت کو ملک و قوم کے نام پر انتہائی ادب کے ساتھ اپیل کرتا ھوں کہ وہ میری ان معروضات کو غور سے سننے کے بعد اپنے طرز عمل کو بدلنے اور یہ ھنگامی قانون جس مقصد کے لئے بقول ان کے آپ اسے لائے ھیں اس میں یہ کسی صورت کامیاب نہیں ھو سکتے اور وہ مقصد کبھی حاصل نہیں ھوگا جب تک آپ اپنے طرز عمل کو نہ بدلیں ۔ آج کیفیت یہ ھے کہ ھماری نئی نسل جو محض زبانی تبلیغ کے مقابلہ میں عمل کو زیادہ اھمیت دیتی ھے ۔ جب وہ عام حالات میں اپنے گرد و نواح گلی کوچے یا بازاروں میں ھماری اجتماعی زندگی کو دیکھتی ھے تو وہ افراد اور وہ معزز افراد جو حکومت کے خصوصی طور پر مقبول

نظر ہیں ان میں اکثر و بیشتر وہ خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کی بنا پر کسی فرد کو غنڈہ قرار دیا جا سکتا ہے ۔ آپ وہی مجھے بتائیں کہ اگر معاشرہ میں جن لوگوں کو بلند مقام حاصل ہے ان میں غنڈوں کی خصوصیات پائی جائیں تو عام افراد اس قسم کے قانون کے بارے میں کیسی رائے رکھیں گے ؟ اس سے عام لوگوں کا تاثر یہ ہوگا کہ یہ تمام کے تمام قوانین محض لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے ہیں بلکہ خود حکومت نے اپنے آپ کو دھوکا دینے کے لئے قانون پاس کئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے اس سے پہلے بھی اس ایوان میں واضح اور زندہ مثالیں پیش کی تھیں ۔ میں کسی کی ذات پر کیچڑ اچھالنا نہیں چاہتا لیکن میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ مغربی پاکستان کے عام علاقوں کو چھوڑ دیجئے ۔ راولپنڈی کو ہی لے لیجئے ۔ وہ افراد جن کو آج سے سال ڈیڑھ سال پہلے 20/20 اور 25/25 مقدمات میں ملوث ہونے کی بنا پر بیڑیاں پہنا کہ بازاروں میں گزارا گیا وہ اس وقت حکومتی پارٹی کے بہت اہم ستون بنے ہوئے ہیں ۔ اور یہ حقیقت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے ۔ میں حیران ہوں کہ حکومت جب کسی کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھاتی ہے ۔ محبت اور پیار کے

رشتے استوار کرتی ہے تو اس وقت وہ افراد جن میں غنڈوں کی خصوصیات ہوتی ان کو اپنے دوست بنانا کیسے گوارا کرتی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے سب سے بڑا اعتراض اس ہنگامی قانون پر یہ ہے کہ آپ اس ہنگامی قانون کو جس شکل میں اس صوبہ میں نافذ کر رہے ہیں اس کا ایک واحد نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ اس انتظامیہ کو جو کہ ملک میں پہلے ہی نہایت بد نام ہو چکی ہے ۔ اس بد نام انتظامیہ کو بے تحاشا اختیارات دے رہے ہیں ۔ اور اس موقعہ پر جب کہ یہ انتظامیہ حکومت کے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کر رہی ہے ہم ان حالات میں اس back ground کے ہوتے ہوئے یا اس طرز عمل کے ہوتے ہوئے ۔ اس قسم کے قانون کو قبول نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی خدمت میں ایک اور زندہ مثال دیتا ہوں ۔ آج سے چند ماہ پہلے ۔ ۔ ۔

A Member : Sir, the House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. (*Count was taken*). The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Bells were rung*). The House is now in quorum. Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ آج سے صرف چند ماہ پہلے ۔ مجھے بہاولپور جانے کا اتفاق ہو

مجھے وہاں یہ بتایا گیا کہ مقامی D.I.G. صاحب نے تحریک جمہوریت کے ایک بہت ہی مشہور کارکن اور بہت ہی اچھے مقرر جن کا نام عبدالرشید قریشی ہے۔ کے خلاف غنڈہ ایکٹ کے تحت کارروائی کے لئے ہدایات جاری کی ہیں۔ بہاولپور کے ایک معزز لیڈر نے اس سلسلہ میں جناب کمشنر صاحب سے رابطہ پیدا کیا۔ ان سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ ایسا نوجوان ہے جو کہ پچھلے دس سال سے بطور وکیل بہاول نگر میں کام کر رہا ہے۔ اور اس کے خلاف آج تک اس قسم کا کوئی مقدمہ بھی درج نہیں ہوا۔ جس میں کہ اس کا کیریکٹر مشکوک ہو۔ نہ ہی اس کو کسی ایک عدالت نے سزا دی ہے۔ یہ اختیارات کا ناجائز استعمال ہے۔ اس سے انتظامیہ مزید بد نام ہو جائے گی۔ جناب کمشنر صاحب کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے D.I.G. صاحب کو یہ ہدایت کی کہ اس قسم کی حرکت نہ کی جائے۔

جناب سپیکر۔ آپ اخبارات کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے ہوں گے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ چند ہی دن پہلے ساہیوال میں تحریک جمہوریت پاکستان کے بعض کارکنوں کے خلاف جب وہ دیواروں پر

اشتہار لگا رہے تھے - چوری کرنے کے جرم میں پرچہ درج کیا گیا - پھر ابھی دو ہی دن کی بات ہے کہ لائلپور میں تمام ضلع میں معروفہ تحریک جمہوریت کے لیڈروں کو چوری - غنڈہ گردی - اور املاک کو آگ لگانے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے - جناب سپیکر - انتہا تو یہ ہے کہ آپ کے ضلع میں امام الدین بقاء جیسے ۶۰ سالہ کارکن اور چودھری محمد اسلم - جو امیر جماعت اسلامی گوجرانوالہ ہیں کے خلاف سنگین اور غلط قسم کے الزامات لگائے گئے - جناب سپیکر - جب کیفیت یہ ہو کہ حکومت اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف اتنے گھٹیا حربے اختیار کرے اور غنڈوں کو اپنے سینے سے لگائے - اس حالت میں ہم اس قسم کے اختیارات اسے کیسے دے سکتے ہیں - جناب سپیکر محض یہ میری رائے نہیں - میں جناب قاید ایوان کی خدمت میں پولیس کے بارے میں - جناب فدا حسن صاحب کی ایک رپورٹ کا ایک حصہ پڑھ کر سناتا ہوں - جن کو کہ آپ اس قانون کے تحت برے بے تحاشا اختیارات دے رہے ہیں -

" The police is also most corrupt at the lower levels where direct contact with the public is made. Harassment of innocent citizens, shielding of

criminals, production of false evidence, registration of vexatious cases are frequently done for money ",

جناب سپیکر ۔ جب جناب فدا حسن کی یہ رائے ہے یا اس کمیٹی کی یہ رائے ہے ۔ جس کو جناب صدر مملکت نے حال ہی میں رشوت ستانی کا انسداد کرنے کے لئے مقرر کیا تھا ۔ آپ کے صوبہ میں پولیس آفسر اور ماتحت خاصی حد تک رشوت خور ہونے کی بنا پر بد نام ہیں اور عمومی طور پر رشوت وصول کرتے ہیں آج اس قسم کے پولیس افسران مخلوق خدا پر ظلم نہیں کر رہے تو اور کیا کر رہے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ۔ بلکہ اس ایوان میں ایک ترمیم پیش کی گئی تھی ۔ جس کے تحت گزیٹڈ افسروں کو بھی یہ اختیار دیئے گئے ہیں کہ وہ کسی فرد کے بارے میں کہ اس کو غنڈہ قرار دے دیا جائے متعلقہ انتظامیہ کو رپورٹ کرے ۔ لیکن دکھ تو یہ ہے کہ ہماری انتظامیہ اوپر سے لے کر نیچے تک رشوت ستانی کی لعنت میں گرفتار ہے ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے چند دن پہلے میں نے اس ایوان میں ایک سوال پیش کیا تھا ۔ کہ Governor's Inspection Team کی رپورٹ جو کہ تقریباً ۲۵ افسروں کے خلاف ہے جنہوں نے ناجائز طور

پر راولپنڈی میں سیٹیلائٹ ٹاؤن میں زمین کے قیمتی قطعات اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے نام الاٹ کرائے ہیں ۔ اس رپورٹ کو ایوان کی میز پر رکھا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ بے لگامی کی انتہا ہو چکی ہے کہ نہ صرف اس رپورٹ کو ایوان کی میز پر رکھنے کی اجازت نہیں دی بلکہ آپ سے درخواست کی گئی ہے کہ سوالات کی فہرست سے اس سوال کو حذف کر دیا جائے ۔ اس بے لگامی کا بین ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ حکومت نے یہ عذر لنگ پیش کیا ہے کہ اس رپورت کو ایوان کی میز پر رکھنا مفاد عامہ کے خلاف ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ایک نہیں ۔ دو نہیں 25 Gazetted افسران نے جن میں ڈپٹی کمشنر ۔ میجسٹریٹ اور بڑے بڑے عہدہ دار شامل ہیں اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر لاکھوں روپیہ کے قیمتی قطعات زمین اپنے نام اور اپنے رشتہ داروں کے نام اپنے اثر و رسوخ سے حاصل کرلئے ہیں ۔ یہ حکومت اپنی عزت و ناموس کی خاطر جو رپورٹ گورنر کی Inspection Team نے دی ہے ۔ جس کو حزب اختلاف نے نہیں بلکہ خود گورنر نے مقرر کیا ہوا ہے اسکو ایوان کی میز پر رکھنے کو تیار نہیں ۔ اس لحاظ سے

حکومت کو اتنے وسیع اختیارات کس طرح دئے جا سکتے ہیں - ہم نے ایک بار نہیں دو بار نہیں بلکہ متعدد بار challenge کیا ہے کہ اگر ایسے با رسوخ عہدہ داروں کے متعلق بتایا جائے جن کی رشوت ستانی باعث لعنت ہے - جن کی بدعملی اور بدعنوانیوں کی وجہ سے غنڈہ گردی بڑھ رہی ہے اور بڑھتی رہے گی تو کیا حکومت اُن کے خلاف کوئی کاروائی کرنے کو تیار ہے - لیکن آپ کی جانب سے ایک بار بھی ہمارے اسی چیلنج کو قبول نہیں کیا گیا - اس وقت مغربی پاکستان کے بہت سے اضلاع میں بعض D. C. موجود ہیں - جو رشوت خور ہونے کی وجہ سے سخت بدنام ہیں - اگر حکومت مخلوق کے - ملک کی عام آبادی کے اور مخلوق کے بعض نمائندوں کے اعلانات اور اُن کے challenge کو قبول کرنے کو تیار نہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے - کہ آپ دیدہ و دانستہ اس قسم کے افسران کی حمایت کر رہے ہیں - جب ملک میں ایسی حالت ہو تو اس کے بعد آپ کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ یہ قانون موثر ثابت ہوگا - کوئی قانون بذات خود عملی شکل اختیار نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی قانون موثر ثابت ہو سکتا ہے جب تک اسی قانون کو عملی شکل دینے کے لئے ایک دیانتدار انتظامیہ موجود نہ ہو - اور

اس کے ساتھ ساتھ ایسی حکومت موجود نہ ہو جو اس ایوان میں کئے گئے وعدوں کا پاس کرے اور قانون کو صحیح معنوں میں اس کی روح کے مطابق نافذ کرنے کو تیار ہو۔

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) جناب والا۔ جہاں تک غنڈہ آرڈیننس کا تعلق ہے حکومت نے اپنے فوری اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اس قانون اور اس آرڈیننس کو نافذ کیا ہے۔ اور اب بڑے عناصر کو ختم کرنے اور اس کے انسداد کے لئے قانون کو سخت سے سخت تر بنایا ہے۔ اور زیادہ سزا مقرر کی گئی ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ اس غنڈہ آرڈیننس میں فقرہ ۲ ، کو enlarge کیا گیا ہے۔ اور اس میں اور بہت سی چیزیں لائی گئی ہیں جن کی وجہ سے یہ قانون کافی موثر ہوگیا ہے۔

Syed Zafar Ali Shah : On a point of order. There were more than fifty amendments to this Ordinance and probably many Members wanted to speak at the end of the emendments when the proposal for passing the Ordinance was moved. Would it not be proper to leave the business to be resumed again on Monday morning. Of course it will take some time.

Mr. Speaker : No. That is the agreement between the parties.

وزیر قانون - جناب والا - حکومت کو امید ہے کہ اس قانون کی وجہ سے جہاں تک ہو سکے گا بڑے عناصر پر جو ملک میں پھیلے ہوئے ہیں کافی موثر گرفت ہوگی - میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ حزب اختلاف کیوں اس قانون کی مخالفت کر رہی ہے ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ قانون کو سخت سے سخت تر کیا جائے اور whipping کی سزا سرعام دی جائے - پھر کہتے ہیں کہ یہ اختیارات نہیں ہونے چاہئیں اور اس قانون کو approve نہیں کرنا چاہئیے بلکہ throw out کرنا چاہیے - میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہ تو اس کی مخالفت کرتے ہیں نہ ہی اس کے حق میں کوئی بات کرتے ہیں بلکہ محض ضد کی وجہ سے کرتے ہیں حالانکہ حکومت چاہتی ہے کہ ایسے غنڈوں کو سزا دی جائے لیکن وہ اس کی بھی مخالفت کرتے ہیں - در اصل آن کا مقصد صرف ایک ہی ہے - یعنی ضد کی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ اسے منظور نہ کیا جائے اسے پاس نہ ہونے دیا جائے -

جہاں تک حمزہ صاحب کی تقریر کا تعلق ہے - انہوں نے اپنی تقریر میں دو چار نقطے بیان کئے ہیں - انہوں نے صرف بہاولپور کا ایک

واقعہ لے لیا ہے اور اسی ایک واقعہ سے generalize کیا ہے - یہ طریقہ غلط ہے ۔ اس طریقہ پر یہ منطق یہ logic اور یہ خیال جو وہ build up کر رہے ہیں غلط ہے ۔ اور یہ درست نہیں کہ قانون کی وجہ سے معاشرہ خراب ہو رہا ہے ۔ اب آپ دیکھیں کہ قتل کے لئے سزائے موت مقرر کی گئی ہے پھر بھی قتل کی وارداتیں ہوتی ہیں - کیا یہ قانون کی وجہ سے ہے۔ قتل کی وارداتیں پہلے بھی ہوتی تھیں ۔ اب بھی ہوتی ہیں ۔ اور بعد میں بھی ہوتی رہیں گی ۔ حکومت چاہتی ہے کہ اس قانون کی وجہ سے معاشرہ کو پاک و صاف کیا جائے اور سزا سخت سے سخت تر ہو ۔ تا کہ معاشرہ کو ڈر ہو ۔ اس کے deterrent ہونے کی وجہ سے جو لوگ قانون کا احترام کرتے ہیں وہ آگے نہیں آئیں گے اور خون خرابا نہیں کریں گے ۔ حمزہ صاحب نے ایک اور بات کہی تھی ۔ انہوں نے ساہیوال اور گوجرانوالہ کے واقعات کا جو ذکر کیا ہے وہ عام قانون کے ما تحت ہوا ہے ۔ عدالتیں موجود ہیں اور وہ انصاف کریں گی ۔ ان عدالتوں پر ہمارا پورا ایمان اور اعتقاد ہے ۔ لہذا ان کے اس logic میں کوئی force نہیں اس کے علاوہ حمزہ صاحب نے فدا حسن رپوٹ کا ذکر کیا ہے ۔ اس

میں بتایا گیا ہے ۔ کہ پولیس بہت خراب ہے پولیس کے چھوٹے level کے ملازمین عوام کو بہت تنگ کرتے ہیں اسی وجہ سے حکومتی پارٹی نے یہ ترمیم دی ہے اور اس میں Probation Officer یا گزیٹڈ افسر کو جو رکھا گیا ہے حکومت نے اسے قبول کیا ہے ۔ جہاں تک ہو سکا ہے ہم نے اس چیز کو روکنے کے لئے پوری کوشش کی ہے اور پولیس کو زیادہ powers نہیں دی گئیں ۔

اس کے بعد حمزہ صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ گورنر کی Inspection Team کی رپورٹ ہاؤس میں پیش نہیں کی گئی تو یہ قوانین کے مطابق کیا گیا ہے ۔ 1963ء میں بھی ایسا واقعہ ہوا تھا اور جناب سپیکر نے کہا تھا کہ یہ چیز حکومت کے اپنے اختیارات میں ہے ۔ کہ کوئی بات جو secret ہو اسے ہاؤس میں پیش نہ کیا جائے ۔ حمزہ صاحب کو سمجھنا چاہیے ۔

ہم نے ایسے قوانین کو پیش کر کے معاشرہ کو اور اس صوبے کے اچھے ادمیوں کو خدمت کرنے کے مواقع پیش کئے ہیں اب یہ اس ہاؤس کی ذمہداری ہے کہ اسکو پاس کرے اور مجھے امید ہے کہ وہ اسکو پاس کر کے حکومت کو اور افسران کو زیادہ اختیارات دیں گے جس کی وجہ معاشرہ اور صاف اور پاک ہو جائیگا ۔

Mr. Speaker : I will now put the question. The question is :

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Control of Goondas (Amendment) Ordinance, 1968 (Ordinance No. XI of 1968), promulgated by the Governor of West Pakistan on the 30th October, 1968, as amended by the Assembly.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned for Monday to meet at 9.00 a. m.

The Assembly then adjourned (at 12-30 p. m.) till 9.00 a.m. on Monday, the 3rd February, 1969.

APPENDIX I

(Ref. Starred Question No. 14988)

ANNEXURE 'A'

Statement showing the name of the Dailies, Weeklies, and Monthlies belonging to Karachi, Lahore, Rawalpindi, Multan, Sahiwal, Peshawar, Bahawalpur, Quetta, and Sukkur which were given the advertisements during the period.

KARACHI

Dailies—

(1) Dawn.

(2) Morning News.

(3) Evening Star.

(4) Leader.

(5) Jang.

(6) Huriyat.

(7) Aghaz.

(8) Mashriq.

(9) D. B. Post.

(10 Nauroze.

(11) Zamana.

(12) D. B. Recorder.

(13) Millat.

(14) Comment.

(15) Daily News.

(16) New Roshni.

Weeklies—

(1) Illustrated Weekly of Pakistan.

(2) Akhbar-e-Khawateen.

(3) Nigar.

(4) Kirdar.

Monthlies—

(1) Mah-e-Nau.

LAHORE

Dailies—

(1) Pakistan Times.

(2) Mashriq.

(3) Nawa-i-Waqt.

(4) Safeena.

(5) Kohistan.

(6) Ehsan.

(7) Hilal-i-Pakistan.

(8) Imroze.

(9) Mujahid.

(10) Azad.

(11) Halaat.

(12) Daily Business Report.

(13) Mazdoor.

(14) Afaq.

Weeklies—

(1) Qindeel.

(2) Hamayat-e-Islam.

(3) Razakar.

(4) Screen Light.

(5) Lahore.

(6) Shia.

(7) Driver.

(8) Naya Payam.

(9) Ujala.

(10) Asia.

(11) Azad Dunyia.

Monthlies—

(1) Shabistan.

RAWALPINDI

Dailies—

(1) Pakistan Times.

(2) Jhang.

(3) Kohistan.

(4) Tameer.

(5) Nawa-i-Waqt.

Weeklies—

(1) Tajir.

(2) Insaf.

(3) Pindi Mail.

MULTAN

Dailies—

(1) Nawa-i-Waqt.

(2) Kohistan.

(3) Imroze.

(4) Nawa-i-Multan

PESHAWAR

Dailies—

(1) Mashriq.

(2) Shahbaz.

(3) Hayat.

(4) Khyber Mail.

(5) Bang-e-Harm.

(6) Hamara Pakistan.

(7) Aljamiat Sarhad.

(8) Tarjaman-e-Afghan.

(9) Alflah.

Weeklies—

(1) Deedawar.

(2) Amal.

(3) Tanvir.

RAWALPINDI

Dailies—

(1) Maghribi Pakistan.

(2) Rehbar.

Weeklies—

(1) Kainat.

QUETTA

Dailies—

(1) Nada-e-Haq.

(2) Zamana.

Weeklies—

(1) Pasban.

(2) Qasid.

(3) Pukar.

(4) Subh-e-Nau.

(5) Kohsar.

SUKKUR

Dailies—

(1) Maghrabi Pakistan.

(2) Kaleem.

(3) Nawa-i-Inqilab.

SAHIWAL

Nil.

APPENDIX II

(Ref. Starred Question No. 15272)

ANNEXURE 'A'

SANCTIONED STRENGTH OF SUB-INSPECTORS, ASSISTANT INSPECTORS, INSPECTORS AND SUPERINTENDENTS, WATCH & WARD, ON PAKISAN WESTERN RAILWAY

Name of Division		Sub Inspector, Watch and Ward.		Assistant Inspector, Watch and Ward.		Inspector, Watch and Ward.		Superintendent, Watch and Ward.
		Permanent	Temporary	Permanent	Temporary	Permanent	Temporary	
Lahore Region	Lahore	12	—	7	—	1	—	1
	W/Shops, MGPR.	16	4	13	5	3	—	1
	Multan	5	1	2	—	—	—	1
	Rawalpindi	17	—	5	—	1	—	1
Karachi Region	Quetta	2	—	1	—	—	—	1
	Sukkur	7	—	2	—	—	—	1
	Karachi	19	1	6	—	2	—	1
	Watch and Ward Trainning School	5	—	2	—	—	—	1
	Total ...	83	6	38	5	7	—	8

ANNEXURE 'B'

PROPORTIONAL REPRESENTATION OF ZONES IN CLASS III SERVICES, ON POPULATION BASIS, AS FIXED VIDE GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN S & G ADMINISTRATION DEPARTMENT LETTER No. SO-XVIII-3/6/62 DATED 19-5-1964.

The revised population percentage of seven zones is as under :—

	Name of Zone		(Population) percentage
1.	Quetta and Kalat Divisions and Lasbella District	...	2.9%
2.	Khairpur and Hyderabad Division	...	15.0%
3.	Lahore Division, Districts of Rawalpindi, Gujrat Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery (Sahiwal)	...	41.8%
4.	Bahawalpur Division and the Districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Compbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang	...	17.9%
5.	Agencies, States and Tribal Areas, including Added and Special Areas, adjoining settled Districts	...	8.0%
6.	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions, excluding zone No. 5	...	9.7%
7.	Karachi Division, excluding Lasbella District	...	4.7%

A block of 26 vacancies which are required to be filled in accordance with the rotation given in para 1 above.

No. of Zones	Name of Zone Merit Quota to be filled on all-West Pakistan basis		Rotation of a block of vacancies.
	On all-West Pakistan basis	...	2
1.	Hyderabad and Khairpur Divisions	...	1
2.	Quetta and Kalat Divisions and Lasbella District	...	1
3.	Lahore Division, Districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Montgomery.	...	3
4.	Bahawalpur Division and the Districts of Muzaffargarh, Dera Ghazi Khan, Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang	...	2
5.	Agencies, States and Tribal Areas including Added and Special Areas adjoining settled districts	...	1
6.	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions, exeluding Zone No. 5	...	1
7.	Karachi Division, excluding Lasbella District	...	1
			12

1. On all West Pakistan basis	...	2
2. Khairpur and Hyderabad Divisions	...	2
3. Lahore Division, Districts of Rawalpindi, Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Sahiwal	...	3
4. Bahawalpur Division and the Districts of Muzaffargarh Dera Ghazi Khan Campbellpur, Jhelum, Mianwali and Jhang	...	2
5. Agencies, States and Tribal areas including Added and Special Areas adjoining settle Districts	...	1
6. Peshawar and Dera Ismail Khan Division eacluding Zone No. 5	...	1
7. On all West Pakistan basis	...	1
Lahore Division, Districts of Rawalpiodi) Gujrat, Sargodha, Lyallpur, Multan and Sahiwal	...	2
Total :—	...	26

SANCTIONED STRENGTH OF SUB-INSPECTORS, ASSISTANT INSPECTORS, INSPECTORS AND SUPERINTENDENTS, WATCH & WARD, ON PAKISAN WESTERN RAILWAY

Name of Division		Sub Inspector, Watch and Ward.		Assistant Inspector, Watch and Ward.		Inspector, Watch and Ward.		Superin-tendent, Watch and Ward.
		Permanent	Temporary	Permanent	Temporary	Permanent	Temporary	
Lahore Region	Lahore	12	—	7	—	1	—	1
	W/Shops, MGPR.	16	4	13	5	3	—	1
	Multan	5	1	2	—	—	—	1
	Rawalpindi	17	—	5	—	1	—	1

Name of Division		Sub Inspector, Watch and Ward.		Assistant Inspector, Watch and Ward.		Inspector, Watch and Ward.		Superintendent, Watch and Ward.
		Permanent	Temporery	Permanent	Temporery	Permanent	Temporary	
Karachi Region	Quetta	2	—	1	—	—	—	1
	Sukkur	7	—	2	—	—	—	1
	Karachi	19	1	6	—	2	—	1
	Watch and Ward Trainning School	5	—	2	—	—	—	1
Total ...		83	6	38	5	7	—	8

...met at the Assembly Chamber, Lahore ...
...r Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.E. ...

...on from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Sh...
...) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ
وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا
تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا
فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا
تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(پ ۲۱۔ س ۳۱۔ ع ۱۲۔ آیات ۳۲ و ۳۳)

اے لوگو! تم سب اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ جس ...
نہ تو باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ ادا کر کے کام آ سکے گا اور نہ بیٹا باپ کے ...
کام آ سکے گا۔ بلاشبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس دنیا کی زندگی تم کو دھوکے ...
ڈال دے اور نہ فریب دینے والا (سرکش) تمہیں اللہ کے بارے میں کسی ...
دے۔ بلاشبہ اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی ...
کے رحموں میں کیا ہے۔ اور کوئی اس کا علم نہیں رکھتا کہ وہ کل کیا کمائے ...
اور نہ کوئی شخص جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی ...

SUSPENSION OF THE QUESTION HOUR

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں اس معزز ایوان میں یہ تجویز پیش کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں کہ وقفہ سوالات کو ملتوی کیا جائے کیونکہ راجہ محمد عبداللہ مرحوم و مغفور کے سلسلہ میں میں نے ایک قرارداد تعزیت پیش کرنی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایوان کو ملتوی کرنے کی تحریک بھی پیش کرنی ہے ۔ اگر معزز ایوان اور آپ میری پہلی درخواست کو منظور فرمائیں تو پھر میں اپنی دوسری تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا ۔

Mr. Speaker : Is it the sense of the House ?

Voices : Yes.

Mr. Speaker : The Question Hour is suspended.

REFERENCE TO LATE RAJA MUHAMMAD ABDULLAH KHAN, M. P. A.

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان کو اور آپ کو یہ سن کر بے حد رنج اور غم ہوا ہو گا کہ ہمارے ایک نہایت ہی معزز اور با اخلاق رکن اسمبلی کی وفات دو روز ہوئے ایک حادثہ کی وجہ سے واقع ہوئی ہے ۔ مرحوم و مغفور سے میرے تعلقات تقریباً ۳۰ سال سے بھی زیادہ عرصہ سے تھے اور ان کے خاندان سے تعلقات کی ابتدا تو اس سے بھی زیادہ طویل عرصہ سے ہوئی تھی ۔

جناب والا ۔ آپ بھی اس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں جس ضلع میں راجہ محمد عبداللہ مرحوم و مغفور نے ایک نہایت کامیاب اور با اخلاق ، وضعدار زندگی بسر کی ۔ سال دو سال سے مرحوم و مغفور کچھ بیمار چلے آتے تھے ان کو دل کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہوں نے اس دل کے عارضہ سے شفا پائی ۔ دو روز ہوئے مجھے ان سے ملنے کا اتفاق ہوا وہ ہر طرح سے صحت مند نظر آتے تھے مگر پرسوں شام مجھے یہ سن کر بے حد افسوس ہوا کہ ان کی وفات بوجہ حادثہ رونما ہوئی ہے ۔ مرحوم کی وفات سے نہ صرف اس معزز ایوان کو بلکہ مغربی پاکستان کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ۔ وہ ایک وضعدار شخصیت کے مالک تھے ۔ وہ ایک ایسے اعلیٰ خاندان کے رکن تھے جو کہ ہمارے علاقے میں اپنی وضعداری کی وجہ سے بڑا بلند مقام رکھتا ہے ۔ بلکہ مرحوم کی اپنی ذاتی خوبیاں بھی کسی طرح دوسروں سے کم نہ تھیں ۔ ان کا اخلاق ۔ ان کا کردار ۔ ان کا سلوک اور ان کا رکھ رکھاو بے حد قابل قدر اور احترام کا موجب تھا ۔ مرحوم کی وفات سے مجھے ذاتی طور پر ہی نہیں بلکہ اس معزز ایوان کو بھی میں سمجھتا

ہوں ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے ہم سب کو جھکنا پڑتا ہے اور راجہ صاحب کی وفات کے سلسلہ میں بھی ہمیں ایسا ہی کرنا پڑے گا ۔ مجھے افسوس ہے کہ اس سیشن کے دوران مجھے ایسی کئی تحریکیں پیش کرنی پڑی ہیں جس سے دل کو بے حد صدمہ ہوا کہ کئی دوست ہم سے بچھڑ رہے ہیں ۔ قضا و قدر کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے ۔ انسان اس میں قاصر اور مجبور ہوتا ہے سوائے صبر کے ، جو فلسفہ اسلام نے انسانیت کو دیا ہے ، کوئی چارہ کار نہیں ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنی جوار رحمت میں ممتاز جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

جناب والا ۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ آپ میری اور دوسرے دوستوں کی خصوصاً قائد حزب اختلاف کی تقریر کے بعد مرحوم و مغفور کی یاد کے احترام میں آج کا اجلاس ملتوی فرمائیں اور ساتھ ہی ساتھ اس معزز ایوان کے دلی جذبات جو کہ گہرے رنج و غم پر مشتمل ہیں مرحوم کے پسماندگان تک

پہنچائیں - اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور ملک و ملت کو سلامتی اور امن سے ہمکنار کرے - (شکریہ)

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ -۱) - جناب سپیکر - میں دلی رنج و اندوہ کے ساتھ جناب قائد ایوان کی اس تحریک کی ہمنوائی کرتا ہوں - ابھی ابھی ہمارے سامنے محترم قاری صاحب نے تلاوت قرآن شریف فرماتے ہوئے ایک آیت مبارک تلاوت کی ہے کہ کسی انسان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ کل کو وہ کیا کمائے گا - مجھے فوراً ہی یاد آیا کہ جمعہ کے روز محترم راجہ صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ اس ایوان میں موجود تھے میرے ساتھ ان کا معانقہ ہوا - نہ ان کو معلوم تھا اور نہ کسی اور کو معلوم تھا کہ اس سے اگلے روز وہ سڑک پر کسی حادثہ کا شکار ہو جائیں گے - اناللہ و اناالیہ راجعون -

جناب والا - جناب محترم راجہ صاحب سے میرے نیازمندانہ تعلقات ۱۹۴۶ء سے چلے آتے تھے - وہ ایک نہایت ہی شریف خاندان کے نہایت ہی شریف سربراہ تھے - حقیقت یہ ہے کہ وہ ان گنے چنے لوگوں میں سے تھے جن

کی اپنے علاقے یا اپنے علاقے سے باہر دلی قدر و منزلت ۔ ان کی شرافت ۔ ان کی نجابت ۔ ان کے حسن و سلوک اور ان کی خوش اخلاقی کی وجہ سے بھی تھی ۔ وہ ایک مدت سے اس ایوان کے رکن چلے آ رہے تھے ۔ وہ ہمیشہ اپنے دوست و احباب اور ملنے جلنے والوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے ۔ کبھی ان کے ماتھے پر شکن نہیں دیکھی گئی ۔ یہ ان کا طرۂ امتیاز تھا کہ وہ ایک شریف انسان کی طرح اپنے دوست و احباب اور ملنے جلنے والوں سے ملتے تھے وہ شرافت کا ایک مظہر تھے افسوس کہ وہ آج ہم میں نہیں ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ایوان میں گذشتہ ایک ماہ میں ہمارے کئی ساتھی اور دوست اس ایوان کی اس نشست کے دوران ہم سے بچھڑ گئے اور چند ساتھی اور دوست اس نشست اور پچھلی نشست کے درمیانی عرصہ میں ہم سے علیحدہ ہو گئے ۔ یہ نہایت ہی رنج دہ موقعہ ہے اور مرحومین کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے دلی درد دکھ پہنچا ہے ۔ خصوصیت سے اتنے اچھے لوگوں کا یہاں سے اٹھ جانا ہی بڑا عبرتناک ہے ۔ افسوس ناک ہے اور حسرت ناک بھی ۔ میں مرحوم و مغفور

راجہ صاحب کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور میں محترم قائد ایوان کی اس تجویز کی بھی تائید کرتا ہوں ۔ کہ اس ایوان کے اجلاس کو آج ملتوی فرمایا جائے ۔ اللہ تعالیٰ راجہ صاحب کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ پرسوں رات پیپلز میں جب مجھے جناب راجہ صاحب کی اندوہ ناک اچانک موت کا علم ہوا تو مجھے انتہائی دکھ ہوا - ان کی موت چونکہ انتہائی غیر متوقع تھی اور ایک حادثہ کیوجہ سے وقوع پذیر ہوئی اس لئے خاص طور پر مجھے اس کا شدید رنج و غم ہوا ۔ جناب سپیکر ۔ پچھلے ۳/۴ سال سے کئی بار جناب راجہ محمد عبداللہ مرحوم و مغفور کو ملنے کا اتفاق ہوا - وہ انتہائی باوقار شخصیت کے مالک تھے ۔ ان کی وضع داری ۔ ان کی شخصیت کو دوبالا کرتی تھی - میں اپنے آپ کو انتہائی

بد قسمت انسان تصور کرتا ہوں چونکہ میں نے اپنی زندگی میں دیکھا ہے کہ جس شخص یا جس شخص کے کردار نے ہمارے دل پر بہت ہی گہرا نقش چھوڑا ہو اس کے ساتھ زیادہ دیر تک تعلق قائم نہیں رہتا ۔ آپ یقین کیجئے ۔ آج سے چند دن پہلے اس ایوان میں جب ایک تحریک التوا ارم باغ مسجد کی بے حرمتی کے سلسلہ میں پیش ہوئی ۔ راجہ محمد عبداللہ صاحب نے اس تحریک التوا میں ہماری حمایت کی ۔ اس سے پہلے بھی دلی تعلق تھا لیکن اس تحریک میں جب انہوں نے غیر معمولی فیصلہ کر کے ہماری حمایت کی تو اس سے میں انتہائی متاثر ہوا ۔ جب وہ اس ایوان سے باہر تشریف لے گئے تو میرے ایک رفیق ایک ساتھی اور بڑے بھائی نے ان کو مبارکباد دی ۔ ان کا جواب یہ تھا کہ میں نے یہ کوئی نرالا کام نہیں کیا ۔ میں سب سے پہلے مسلمان ہوں اور بعد میں کچھ اور ۔ آپ یقین کیجئے ۔ انسان جو وضع دار ہوتا ہے ۔ وہ دنیا میں بہت سی بندھنوں سے جکڑا ہوا ہوتا ہے ۔ لیکن وہ شخص جو دین سے والہانہ عقیدت کی بناء پر بے نیاز ہو کر جب یہ فیصلہ کرتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا مقام بہت بلند ہوتا ہے - میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس والہانہ عقیدت کو قبول فرمائیں - ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ساتھ یہ بھی دعا ہے کہ جب اس قسم بلند کردار معاشرے کے انسان ہمارے ملک میں سے اٹھ رہے ہیں - اللہ تعالیٰ ہم میں سے بہت سے لوگوں کو - بہت سے پاکستانیوں کو اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

مسٹر سپیکر - ملک معراج خالد -

ملک معراج خالد (لاہور - ۵) - جناب سپیکر - میں جناب قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے جذبات سے پوری طرح متفق ہوں - میں بھی خوش قسمتی سے جناب راجہ صاحب مرحوم کے ساتھ چند سال بیٹھا ہوں - مجھے بھی یہ موقع ملا ہے اور میری یہ خوش قسمتی ہے - کہ اکثر ذاتی معاملات تک ان سے مشورہ لیتا رہا ہوں اور وہ ایک نہایت ہی شفیق دوست اور بڑے بھائی کی طرح مفید مشورے دیتے رہے - وہ ہمیشہ تمام معاملات میں ہمدردی کا

اظہار کرتے رہے ۔ یہ بالکل درست ہے کہ وہ ایک شریف النفس انسان تھے ۔ اور ان کے اس کردار کی وجہ سے نہ صرف یہاں بلکہ صوبہ بھر میں جہاں جہاں ان کا تعلق تھا اور لوگ ان کو جانتے تھے ۔ انہیں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ۔ مجھے گذشتہ چند سالوں میں ان کے حلقہ انتخاب میں جانے کا موقعہ ملا اور سب سے بڑی بات جس نے مجھے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ مختلف برادریوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ان کی بے حد تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ہر برادری کی امتیاز سے بالا ہو کر لوگوں سے اپنے تعلقات کو نبھانے کی کوشش کرتے تھے ۔ ان کے رشتہ کی بناء محبت اور وفاداری تھی۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود اس کے ان کے حلقہ انتخاب میں ان کی برادری کی کوئی اکثریت نہیں تھی ۔ لیکن عوام کی خدمت اور لوگوں کے ساتھ مخلصانہ نبھاہ کی وجہ سے انہیں عام لوگوں کی تائید حاصل تھی ۔ اس طرح وہ لوگ کہتے تھے کہ انہوں نے اپنی خاندانی روایات کے مطابق عام لوگوں ۔ غریبوں اور محتاج لوگوں کی ہر ممکن مدد کرنے کے لئے بڑے بڑے اچھے کام کئے

تھے ۔ وہ وضع دار ہونے کی حیثیت سے تمام لوگوں سے اپنے تعلقات کو نبھاتے تھے ۔ اس لئے ان سے لوگ زیادہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے لیکن جیسا کہ میرے محترم دوست جناب حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ جس دن راجہ صاحب نے ارم باغ مسجد کی تحریک التوا کے سلسلہ میں حمایت کی ۔ حق کی حمایت کی اور ہمارا ساتھ دیا اس دن سے ہمارے دلوں میں ان کے متعلق محبت اور احترام کے جذبات اور بھی بڑھ گئے ۔ جب میں نے اس ایوان سے باہر اس مبارک اقدام پر ان کو مبارک باد دی تو انہوں نے یہی فرمایا جو کچھ حمزہ صاحب نے بیان کیا ہے ۔ کسے خبر تھی کہ وہ ایک دو روز کے بعد ہم سے جدا ہونے والے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ دوسرے معزز دوستوں کی طرح مجھے قلبی دکھ ہوا ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ ان کے پسماندگان میں جیسا کہ سب دوستوں کو معلوم ہے بڑے بڑے سمجھدار اور سنجیدہ اور اچھے لوگ ہیں میں

بھی ان کے دکھ میں برابر کا شریک ہوں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں طاقت اور ہمت دے کہ وہ اس صدمہ کو برداشت کر سکیں ۔

ملک محمد اختر (لاہور ۲۰) ۔ جناب والا ۔ میں انتہائی رنج اور درد قلب کے ساتھ اپنے ایک نہایت ہی خوش خلق اور خدمت خلق کے مجسم پیکر ساتھی کی اندوہناک موت پر اظہار تاسف کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ مجھے جناب قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے جذبات اور تجاویز سے مکمل اتفاق ہے کہ ہم اس قرارداد کے پاس کرنے کے بعد ایوان کی کارروائی کو ملتوی کر دیں تاکہ ہماری رسم اور ہماری tradition قائم رہے ۔ جب ہمارا کوئی ساتھی بچھڑ جاتا ہے تو ہمارے دل پر ایک گہرا زخم چھوڑ جاتا ہے اس طرح آج اس اندوہناک موت سے ہمارے دل پر اثر ہوا ہے ۔ راجہ محمد عبداللہ خاں مرحوم و مغفور ایک اعلیٰ خاندان کے رکن تھے وہ ایک بلند پایہ Parliamentarian اور پابند صوم و صلواۃ تھے ۔ وہ نہایت ہی خوش خلق و خوش کردار انسان تھے ۔ ان کی اس ناگہانی موت سے ایوان سونا ہو گیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں نہایت ہی دکھ سے یہ گذارش کروں گا کہ گذشتہ سال کے دوران یا گذشتہ چند ماہ میں جس طرح ہم نے دیکھا ہے ہماری دائیں طرف سے ہماری بائیں طرف سے اور ہمارے سامنے کے بہت سے ساتھی بچھڑ گئے ہیں ۔

کل صبح سے جب میں نے ان کی موت کے متعلق سنا ہے ان کا ہنس مکھ چہرہ میری آنکھوں کے سامنے ہے اور میرے دل میں نقش ہے ۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ خدا ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ دراصل کسی قومی لیڈر کے عزیز و اقارب جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے ایک سوشل ورکر اور خدمت خلق کے پیکر کے جانشین اس کی قوم اس کے صوبہ کے لوگ ہوتے ہیں اور اس کی برادری وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کی locality سے متعلق ہوں ۔ مرحوم ایک قابل قدر انسان تھے ۔ اوائل عمر سے تا دم حیات یعنی آخر تک اور مرنے تک وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کرتے رہے ۔

جناب والا ۔ قائد ایوان نے بجا فرمایا ہے کہ ان کی موت سے نہ صرف

ان کے علاقہ کو نہ صرف ان کی برادری کو نہ صرف ان کے خاندان کو بلکہ سارے صوبہ مغربی پاکستان اور اس سے آگے جاؤں تو تمام پاکستان کو ان کی عظیم شخصیت اور اس قربانی کے پیکر سے محروم ہونا پڑا ہے -

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی گذارشات ختم کرتا ہوں کہ ہم سب مل کر ان کے لئے دعائے خیر کریں -

سید عنایت علی شاہ (پشاور - ۴) - جناب والا - میں راجہ محمد عبداللہ خاں کی اچانک وفات سے دلی طور پر مغموم ہوا ہوں - وہ ہمارے colleague تھے اور ایک اچھے مسلمان تھے - ایک با اخلاق اور شریف النفس انسان کے بچھڑنے سے ہمیں دلی افسوس ہوا ہے- ہم اس چیز پر ایمان لا چکے ہیں کہ ہر وہ شخص جو اس دنیا میں آیا - ایک وقت ضرور آئے گا جب اس نے چلے جانا ہے لیکن بعض واقعات نہایت ہی عبرت ناک ہوتے ہیں ان میں سے ایک واقعہ راجہ محمد عبداللہ خاں مرحوم کی وفات کا ہے - ان کی وفات سے کم از کم ہم پر لازمی طور پر اثر ہوتا ہے اور ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے

ایسے اعمال خدا تعالیٰ کے سامنے لے کر جائیں جو ہمارے لئے بدنامی کا باعث نہ ہوں ۔ یہ فرض برسراقتدار طبقہ پر اور خصوصاً اس طبقہ پر لاحق ہو جاتا ہے جو اختیار کے مالک ہیں ۔ ہمیں اس عبرت ناک موت سے سبق سیکھنا چاہئے کیونکہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ کے سامنے جانا ہو گا ۔ اور اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہونا ہو گا ۔

جناب والا ۔ مجھے راجہ محمد عبداللہ خاں کی وفات سے دلی رنج پہنچا ہے اور میں مغموم ہوں ۔ میں ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ ۔ ۴) ۔ جناب والا ۔ میرے دوست اپنے جذبات کا اظہار کر چکے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس سلسلہ میں اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا ۔ اس

کے باوجود میں اپنے چند معروضات پیش کرنے کے لئے اس لئے کھڑا ہوا ہوں کیونکہ میں ذاتی طور پر مرحوم کو نذرانہ عقیدت پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

راجہ محمد عبداللہ خاں مرحوم کے بعض احباب سے بہت پرانے تعلقات تھے لیکن مجھے راجہ صاحب سے ملنے کا اتفاق ۱۹۶۵ء کے الیکشن کے بعد ہوا تھا ۔ وہ ہمیشہ میرے ساتھ بزرگوں کی طرح پیش آتے تھے اور جب بھی کبھی مجھے کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ ہوتی تو وہ مجھے دلاسا اور آسرا دیا کرتے تھے ۔ جو شخص اس طرح کسی کو آسرا دے اور وہ بھی بے لوث ہو تو اس کے متعلق دل میں ایک گہرا نقش ہو جاتا ہے ۔ راجہ صاحب کی مجھ پر ذاتی عنایات بھی تھیں اور میرے بزرگ تھے اس لئے ان کی وفات پر مجھے ذاتی طور پر بڑا دکھ ہوا ہے ۔ جب ایسے آدمی دنیا سے چلے جاتے ہیں تو وہ زندگی کی بے وفائی کو صاف طور پر ظاہر کر جاتے ہیں اسی طرح راجہ صاحب کی وفات سے ظاہر ہوا ہے کہ زندگی کس قدر ہلکی ہے ۔ جب ایسے اچھے لوگوں سے

زندگی اس طرح بے وفائی کر جاتی ہے تو پھر ہمارا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں ۔

جناب والا ۔ جب بھی کسی آدمی کی موت کے متعلق کوئی سنتا ہے تو ویسے ہی جذبات آدمی کے دل میں اٹھتے ہیں اگر وہ ظالم ہے یا فاسق ہے تو اسکے خلاف آدمی کے جذبات انتقامی اٹھتے ہیں کہ اچھا ہوا مر گیا ۔ شکر ہے وہ چلا گیا اگر وہ معصوم ہے تو اس کے متعلق ویسے ہی جذبات اٹھتے ہیں کہ ہمارا ایک اچھا ساتھی اٹھ گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جتنے اٹھ گئے وہ سب اچھے ہی تھے اور ان کے جانے سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے :۔

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو ۔ جدائی کی گھڑی سر پہ لگی ہے

یہ چیز اس قسم کے جذبات پیدا کرتی ہے کہ اپنی نفرتوں کو کم کریں ۔ اپنے غصے کو تھوک دیں ۔ ایک دوسرے سے محبت کریں ۔ ایک دوسرے کی بات سمجھنے کی کوشش کریں اور یہ جگہ جہاں پر بھی بیٹھے ہیں اور قوم کے لئے ضروری کام کر رہے ہیں اس میں بہت سے پہلے لوگ بھی آتے رہے ہیں اور اس کے بعد بھی لوگ آتے رہیں گے اور آپ کی ذمہ داریاں وقتی نہیں ہیں بلکہ لوگ آپ کو ان کاموں سے یاد کریں گے جو آپ یہاں کر جائیں گے ۔ جیسا کہ بھائی

عنایت علیشاہ صاحب نے کہا کہ یہ ہمارے لئے ایک سوچنے کا مقام ہے کہ ہم اپنی زندگی اس ہاؤس میں کس طرح گذار رہے ہیں اور یہاں پر کوئی لمبا عرصہ بیٹھنے کی ضمانت نہیں ہے لہذا چاہئے کہ دوستوں سے محبت سے اور پیار سے یہاں پر رہیں اور اس دنیا میں رہتے ہوئے اس میں اسطرح ملوث نہ ہو جائیں جیسے کافی گرد و غبار کے باوجود جب مرغابی پانی سے اٹھتی ہے تو اس کے پر نہیں بھیگتے حالانکہ وہ پانی ہی میں رہتی ہے ۔

راجہ محمد عبداللہ خاں کی موت سے کچھ اس قسم کے جذبات میرے دل میں اٹھتے ہیں جن کا اظہار میں اسلئے کرتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں اپنے جذبات کا اظہار نہ کرتا تو میں اس محبت کے اظہار میں کوتاہی کرتا جو میں انکے لئے محسوس کرتا ہوں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری (ملتان ۔ ۷) ۔ جناب سپیکر ۔ میرے دوستوں نے راجہ صاحب کے متعلق بہت کچھ فرمایا ہے ۔ انکی زندگی ، انکے وقار ، انکے کردار ، انکے خیالات ، انکی پارسائی ، انکی خدمت خلق ، غرض ان کی زندگی کے کسی پہلو پر بھی کچھ کہنے کی گنجائش باقی نہیں رہی ۔ میں

صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ راجہ صاحب سے میرے ذاتی مراسم تھے اور ان کو میں نے قریب سے دیکھا تھا ۔ جب بھی ان سے ملاقات ہوتی وہ ملکی و قومی حالات پر تبصرہ کرتے اور جو خیالات ظاہر کرتے تھے ان سے ان کے دل کی تڑپ اور قوم سے محبت اور ملک سے والہانہ عقیدت ظاہر ہوتی تھی ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسا میرے دوستوں نے فرمایا ہے کہ ہم ایک بہترین ساتھی سے صرف جدا نہیں ہوئے بلکہ میرے خیال سے یہ قوم اور یہ صوبہ ایک بہترین مخلص خدمت گذار کارکن سے محروم ہو گیا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور غریق رحمت کرے اور ہم سب کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے ۔

میاں محمد شفیع (لاہور - م) - جناب سپیکر ۔ کل جب میں نے اخبار میں راجہ صاحب کی موت کی خبر پڑھی تو میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا جمعہ کے روز وقفۂ سوالات میں وہ ایک اچھے سوٹ میں ملبوس اور ایک اچھی شخصیت کے ساتھ جب میرے پیچھے آ کر بیٹھے تو میں نے پیچھے مڑ کر

دیکھا اور ان سے سلام علیکم کہا - میرے سلام علیکم کے جواب میں انہوں نے و علیکم سلام کہا اور پھر میں نے برسبیل مذاق ان سے کہا کہ راجہ صاحب آپ تو آج "لاڑا" (دولہا) بنے ہوئے ہیں تو انہوں نے ہنس کر اسکا جواب دیا کہ میاں صاحب اب آخری عمر میں میں کیا لاڑا بنوں گا - اخبار میں جب میں نے ان کی موت کی خبر پڑھی تو میرے دماغ میں یہ الفاظ گھومنے لگے اور فوراً میری آنکھوں میں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے یہ سوچا کہ معلوم نہیں پروردگار کو کیا منظور ہے - راجہ صاحب نے ایک روز پہلے یہ کہا تھا اور اخبار پڑھکر اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجہ صاحب یہ جانتے تھے -

جناب والا - راجہ صاحب سے میری کافی عرصہ سے ملاقات تھی اور اس ہاؤس سے باہر اور اس ہاؤس کے اندر بھی راجہ صاحب بہت پرانے بزرگوں کی طرح مانے جاتے تھے - ان کے پاس علم بھی تھا اور حلم بھی تھا - انہوں نے ہمیشہ بزرگوں کی طرح رائے دی اور بزرگوں کی طرح بات سمجھنے کی کوشش کی - میرے دوستوں اور بزرگوں نے جو کچھ کہا ہے میں ان سے متفق ہوں

اور صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اور اپنی جوار رحمت میں ان کو جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دے -

رائے منصب علیخان کھرل (شیخوپورہ - ۳) - جناب سپیکر - راجہ محمد عبداللہ خان صاحب کی وفات حسرت آیات کے متعلق میرے محترم دوستوں نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اپنے آپ کو ان میں شریک کرتا ہوں - راجہ صاحب میرے بزرگ تھے اور میرے ان کے ساتھ ذاتی مراسم تھے اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ بھی میرے مراسم تھے - وہ ایک شریف النفس انسان تھے اور ہمارے لئے بیحد قابل احترام تھے - ان کی وفات پر ہمیں دلی رنج و صدمہ پہنچا ہے - جناب والا - یوں تو زندگی کا غم اور الم بہت جان لیوا ہے لیکن موت کا غم سب پر بھاری ہے اور اس کا کوئی مداوا نہیں ہے - میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے -

مسٹر سپیکر ۔ مجھے راجہ محمد عبداللہ خان صاحب کی وفات سے بڑا دکھ ہوا ہے ۔ راجہ صاحب کو میں بچپن سے جانتا تھا کیونکہ میں اسی ضلع سے تعلق رکھتا ہوں جس ضلع سے راجہ صاحب تعلق رکھتے تھے ۔ وہ ضلع گوجرانوالہ کی ایک ممتاز سیاسی شخصیت تھے اور میں نے بچپن ہی میں ان کی سیاسی شہرت سنی تھی ۔ راجہ صاحب اپنے حلقہ میں اور اپنے ضلع میں خوش خلق اور ملنسار ہونے کی وجہ سے بیحد مقبول تھے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی تمام زندگی سیاسی طور پر گذری اور سیاست میں وہ نہایت زور سے حصہ لیتے رہے ۔ راجہ صاحب سنہ ۱۹۵۱ء میں بھی اس ایوان کے ممبر رہے اور یہاں اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام دیتے رہے ۔ اس کے بعد راجہ صاحب برازیل میں سفیر متعین ہوئے اور انہوں نے ملک کے باہر جذبہ حب الوطنی سے بھرپور خدمت کی اور وہ ملک کے اندر اور ملک کے باہر حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار تھے اور ہمیشہ عوام کا کام اپنا نصب العین سمجھتے تھے ۔ مجھے یاد ہے کہ کرفیو کے دنوں میں جب ہمارا اجلاس نہیں

ہو رہا تھا تو انہوں نے مجھے ٹیلیفون کیا اور فرمایا کہ ہفتہ کے روز اجلاس نہ کیجئے گا اس لئے کہ مجھے واپس جانا ہے اور جب میں نے ان کی موت کی خبر سنی ہے تو مجھے من و عن وہ الفاظ یاد آ گئے جو مجھے انہوں نے ٹیلیفون پر کہے تھے ۔ راجہ صاحب کی وفات کے سلسلے میں جب کل میں ان کے یہاں حاضر ہوا تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ بحیثیت دوست جب کوئی بھی آدمی ان کے پاس کسی امداد کے لئے جاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ ہو لیتے تھے اور ان کا یہ آخری سفر جو گوجرانوالہ اور وزیر آباد کے درمیان تھا وہ انہوں نے اپنے حلقہ نیابت کے عوام کی خدمت کیلئے شروع کیا تھا اور وہ اپنے حلقہ نیابت کے کسی آدمی کے ساتھ گوجرانوالہ کو روانہ ہوئے تو راستے میں ان کی موت واقع ہوئی ۔ ہمیں ان کی موت پر دلی رنج اور صدمہ ہوا ہے ۔

صوبائی اسمبلی بالخصوص اور ہمارے ضلع گوجرانوالہ کے عوام بالعموم اس صدمہ سے دو چار ہوئے ہیں اور یہ ہمارے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے ۔ وہ بہت سی خصوصیات اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے ۔ بہر حال

ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہی کر سکتے ہیں ۔ موت ہر انسان کو

ہمارا اس پر کوئی بس بھی نہیں ۔ ہماری اس اسمبلی کا یہ دسواں

۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید صدموں سے محفوظ رکھے

ہم میں مزید صدموں کے برداشت کرنے کی اب طاقت باقی نہیں رہی ۔ میں دعا

کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ راجہ صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان

اپنی بارگاہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر

عطا فرمائے ۔ آئیے ہم سب ملکر دعا کریں اور ان کی روح کو ثواب پہنچائیں

(اس مرحلہ پر جملہ حاضرین نے فاتحہ خوانی کی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی راجہ محمد عبداللہ صاحب

احترام میں کل صبح ۹ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

The Assembly then adjourned (at 9.51 a.m.) till 9.00 a.m. on Tuesday, February, 1969.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

EIGHTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 4th February, 1969

سه شنبه - ۱۶ ذیقعة ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K. in the Chair.

Recitation from the Holy Qu'ran by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّھُوَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ ط وَلَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْھَا ج وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ج ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ مَّرْجِعُکُمْ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ ط اِنَّ رَبَّکَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ز وَاِنَّہٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(پ ۸ - س ۶ - ع ۷ - آیات ۱۶۲ تا ۱۶۵)

تم کہدو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ رب العٰلمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ کہدو کہ میں اللہ کے سوا کیا اور پروردگار تلاش کروں۔ اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے۔ اور جو کوئی بھی برے کام کرتا ہے اس کا ضرر اسی کو ہوگا۔ اور کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو وہ تم کو بتائے گا۔

اور وہی تو ہے جس نے زمین پر تم کو اپنا نائب مقرر کیا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

RECOVERY OF OVERDUE LOANS OF CO-OPERATIVE BANK

***13976. Mr. Hamza :** Will the Minister for Co-operation be pleased to state :—

(*a*) whether any special staff for execution and recovery has been sanctioned in the Co-operation Department since the offices of the department were vested with the power of a Collector and that of a Civil Court under West Pakistan Co-operative Societies, Repayment of Loan Ordinance, 1966 :

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the details of such staff ;

(*c*) if answer to (*a*) above be in the negative, reasons therefor ;

(*d*) the progress of recovery of overdue loans of Co-operative Banks in West Pakistan since issuance of the said ordinance ;

(*e*) the tolal outstanding amount at the time of promulgation of the said ordinance and at present ?

Parliamentary Secretary (Khan Mukarram Khan) : (*a*) No special staff for execution and recovery has been given.

(*b*) Does not arise in view of the answer to clause (*a*) above.

(*c*) Matter is under consideration.

(*d*) Rs. 2·96 Crores.

(*e*) Rs. 15.31 Crores (30th June 1966)
(*f*) Rs. 12.35 Crores (30th June 1968)
} These figures relate only to the cases eligible for action undert he Ordinance.

سید عنایت علی شاہ ۔ کیا جناب پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتائیں گے کہ ان تین سال کے دوران یہ صرف ۲ کروڑ ۹۶ لاکھ روپیہ وصول کر سکے ہیں اور جو رقومات انہوں نے وصول نہیں کیں اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر امداد باہمی (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو یاد ہے اس معزز ایوان نے جو آرڈیننس پاس کیا تھا اس میں یہ دفعہ رکھی گئی تھی کہ ایسے قرضہ جات کے متعلق ۱۵ فیصد پہلے وصول ہوگا اور باقی رقومات ۶ سال کے عرصہ میں اقساط میں وصول ہوں گی اس کی وجوہات یہ ہیں کہ پہلے کہیں جو کمی ہوئی ہے اس کا اب تدارک کیا جا رہا ہے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب عالی ۔ انہوں نے جو (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ معاملہ زیر غور ہے کیا وہ اس کے لئے کوئی دیگر ملازم رکھیں گے تاکہ اس کی مزید وصولی ہو سکے ؟

وزیر امداد باہمی ۔ میں نے تو سوال کے جواب میں ہی عرض کر دیا ہے کہ معاملہ زیر غور ہے ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ عملہ کا تعین محکمہ کی صوابدید پر نہیں ہوتا اور محکمے ہوتے ہیں جنہیں اس بات کا قائل کرنا پڑتا ہے ۔ میری اپنی رائے میں ملازموں کی ضرورت نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر امداد باھمی مجھے اپنے حافظہ پر زور دے کر بتائیں گے کہ جب ۱۹۶۶ء میں یہ ھنگامی قانون اس ایوان میں پیش کیا گیا تھا تو ھمیں یہ بتایا گیا تھا کہ یہ خصوصی اختیارات حاصل کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ھوئی ھے کہ تقریباً ۵۰ کروڑ روپیہ مختلف افراد کی طرف بقایا ھے ۔ پچھلی بار آپ نے کہا تھا کہ ۳۳ کروڑ بقایا ھے ۔ آج یہ رقم ۳۳ کروڑ کی بجائے ۱۵ کروڑ ۳۱ لاکھ کیسے بن گئی ھے ؟

وزیر امداد باھمی ۔ اپنے بھائی حمزہ صاحب کی طرح میں نے بھی اپنے حافظہ پر زور دیا ھے ۔ پہلے اعداد و شمار میں کچھ ایسی اور رقومات کا بھی ذکر ھوتا رھا ھے جو کہ ھم عام قانون کے تحت وصول کرتے ھیں ۔ یعنی ھر سال کچھ رقم دی جاتی ھے کچھ اس میں سے واپس آ جاتی ھے کچھ بقایا رہ جاتی ھے ۔ مختلف اوقات میں جو ھم مختلف رقومات مہیا کرتے ھیں یہ اس کے پیش نظر ھوا ھے ۔ اب میں نے سیکرٹری کوآپریشن کو اس بات پر مامور کیا تھا کہ مجھے وہ اعداد و شمار چاھئیں جو حتمی اور قطعی ھوں ۔ کیونکہ میں اس معزز ایوان کے سامنے جوابدہ ھوں ۔ چنانچہ میں نے اب تسلی کے بعد یہ رقومات دی ھیں ۔ اب تصفیہ طلب امر یہ ھے کہ وہ رقومات کون سی ھیں جو unsecured loan کے ماتحت ھیں اور وہ کون سی ھیں جو secured loan کے ماتحت ھیں ۔ آپ نے جو قانون پاس کیا تھا وہ unsecured loan کے متعلق تھا اعداد و شمار میں جو تفاوت رھا ھے وہ اسی وجہ سے

رہا ہے اور مجھے بھی اس کا احساس تھا ۔ اس وقت محکمہ کے چیف آڈیٹر اور سیکرٹری نے یہ اعداد و شمار دئیے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ میں ان پر انحصار نہ کروں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر امداد باہمی مجھے بتائیں گے کہ یہ پندرہ کروڑ اکتیس لاکھ کی رقم کے جو بقایاجات سال ہا سال سے چلے آ رہے ہیں کیا آپ کے محکمہ نے پچھلے تقریباً تین سال میں ان تمام کی رقومات کو secure کر لیا ہے ۔ وہ افراد جنہوں نے یہ رقومات حاصل کی ہیں کیا ان سے باضابطہ ضمانت حاصل کر لی گئی ہے ۔ اگر نہیں کی گئی تو اس کی کیا وجہ ہے اور کتنی ایسی رقوم ہیں جنہیں آپ نے secure کرنا ہے ؟

وزیر امداد باہمی ۔ اس کے لئے مجھے نوٹس چاہئیے تاکہ میں غلط اطلاع نہ دے دوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی وزیر امداد باہمی نے ارشاد فرمایا ہے کہ پندرہ کروڑ کی رقم ایسی ہے جو unsecure ہے اور باقی رقومات جو ہیں وہ secure ہو چکی ہیں جہاں تک مجھے یاد ہے جب ہم نے وہ قانون پاس کیا تھا تو اس میں گورنمنٹ کو خصوصی اختیارات دئیے تھے کہ جو رقم unsecured ہیں وہ ان کو واپس لے لیں ۔ انہیں اب تک secure ہونا چاہئیے تھا یا رقم واپس ہونی چاہیے تھی ۔ یہ یا پندرہ کروڑ کی

رقوم کیوں unsecured پڑی ہیں ۔ ان اختیارات کو کیوں استعمال نہیں کیا گیا ؟

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں شاید اپنی بات کو سمجھا نہیں سکا ۔ بات یہ ہے کہ جس وقت یہ قانون پاس ہوا تھا یہ پندرہ کروڑ کی یا جتنی رقوم تھیں unsecured تھیں ۔ آج تین سال کے عرصہ کے بعد ان میں پیشتر رقوم secure ہو چکی ہیں ۔اگر میرے جواب سے یہ تاثر پیدا ہوا ہے کہ پندرہ کروڑ کی یا ساری کی ساری رقم unsecured ہے تو میں نے یہ غلط تاثر دیا ہے یہ میرے منشا کے خلاف ہے ۔ مجھے ابھی بتایا گیا ہے کہ اس میں سے پندرہ کروڑ روپے secure ہو چکے ہیں ۔ باقی کو secure کرنے کی کارروائی جاری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے جواب میں یہ درج ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک پندرہ کروڑ اکتیس لاکھ روپے unsecured تھے اور ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک ۱۲ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے unsecured تھے ۔ اس طرح ۱۹۶۶-۶۸ میں آپ نے ۳ کروڑ روپے کے قریب secure کئے ہیں ۔

وزیر امداد باہمی ۔ تین کروڑ کی تو وصولی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پارٹ (ای) میں ہے ۔

(e) the totnl outstanding amount at the time of promulgation of the said ordinance and at present.

وزیر امداد باھمی ۔ پندرہ کروڑ اکتیس لاکھ unsecured تھے اس میں سے آٹھ کروڑ secure ہو گئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بقایا واجب الوصول میں دونوں ہونگے ۔ secure اور unsecured ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ سپیکر صاحب کو پوچھ لینے دیں ۔ وہ محکمہ کوآپریشن کے متعلق خاصا گہرا تجربہ رکھتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جو مل تھی وہ تو حکومت نے شہزادگان کو دے دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ جس چیز کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں محکمہ امداد باھمی کے متعلق کہہ رہا ہوں ۔

ملک محمد اسلم خاں ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ کچھ رقم secured ہے اور کچھ رقم ابھی secure نہیں ہو

سکی ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی رقم secure نہیں ہو سکی ؟

وزیر امداد باہمی ۔ میں نے حمزہ صاحب کے سوال کے جواب میں عرض کیا ہے کہ اگر نوٹس دے دیں تو میں سارا معاملہ بالتفصیل عرض کر سکتا ہوں اس میں ۱۲ کروڑ سے زیادہ بقایا ہے ۸ کروڑ secure ہو چکی ہے چار کروڑ secure ہونی باقی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر امداد باہمی نے پہلے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ بعض معزز اراکین کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میں ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کیا یہ صحیح ہے کہ تمام کی تمام رقومات یعنی ۱۵ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے secure ہو جانی چاہئیے تھیں ۔ اگہ یہ درست ہے تو اس ہنگامی قانون کے ماتحت اب تک ایسا کیوں نہیں کیا گیا ؟

وزیر امداد باہمی ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہو کہ یہ ساری رقوم secure ہو جانی چاہئیے تھیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا محترم وزیر امداد باہمی کے علم میں یہ بات ہے کہ بعض با اثر اصحاب جنہوں نے امداد باہمی کے بنکوں سے قرضہ جات حاصل کئے ہوئے تھے انہوں نے جو جائداد سیکورٹی کے طور پر دی ہے اس کی market value اس سے انتہائی کم ہے جتنی کتابوں میں ظاہر کی گئی ہے ؟

وزیر امداد باھمی ۔ میرے علم میں نہیں ہے اگر ان کے علم میں ہو تو مجھے بتائیں میں خود ذاتی طور پر تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب قائد ایوان اور وزیر امداد باھمی کو یہ علم ہے کہ بعض بہت ہی بارسوخ اشخاص جنہوں نے بنکوں کی بہت بڑی رقوم استعمال کی ہوئی ہیں ۔ اس وقت مسلم لیگ کی پناہ گاہوں میں پناہ لئے ہوئے ہیں ۔ اس لئے ابھی تک اس قانون پر عمل نہیں کیا جا سکا ؟

وزیر امداد باھمی ۔ جناب والا ۔ میں قطعی طور پر اور پوری زمہ‌داری کے ساتھ اس معزز ایوان کے سامنے یہ اعلان کرنا چاھتا ہوں کہ یہ روپیہ عوام کی طرف سے ہمارے پاس امانت ہے اور میں عوام کی طرف سے اس روپے کا امین ہوں اور میری یہ کوشش ہوگی کہ میں اس سلسلے میں اس بات کو اثر انداز نہ ہونے دوں کہ کون باقیدار کس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے ۔

LAND UNDER WHEAT CROPS DURING RABI, 1968

***14064. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the districtwise acreage of land under wheat crops during Rabi 1968 in the Province ;

(*b*) name of Ist wheat producing district ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) The required information is incorporated in statement, a copy of which is placed on the Table of the House. *

(*b*) Multan.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب کے حصہ (ب) میں فرمایا ہے کہ ''سب سے زیادہ گندم پیدا کرنے والا ضلع ملتان ہے،، محکمہ زراعت نے ''زیادہ غلہ اگاو سکیم،، کے تحت ضلع ملتان میں کیا کردار کیا ہے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہر علاقہ ایک خاص قسم کی فصل کے لئے زیادہ موزوں ہوا کرتا ہے جس طرح کہ جناب والا کا علاقہ گنے کی فصل کے لئے اتنا موزوں نہیں جتنا تمباکو اور مکئی کی فصل کے لئے موزوں ہے ۔ ملتان ڈویژن اور بہاول پور کا علاقہ گندم اور کپاس کی فصل کے لئے نہایت موزوں ہے اور آپ کو تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ میں ملتان سے تعلق رکھتا ہوں لیکن ضلع ملتان کا گندم کی فصل میں اول نمبر پر ہونا ملتان سے میرے تعلق رکھنے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ مذکورہ ضلع اس سے پیشتر بھی اس سلسلے میں دیگر اضلاع کے مقابلے میں کافی آگے تھا ۔ اس کے

**Please see Appendix I at the end.*

علاوہ یہ ضلع رقبے کے لحاظ سے بھی ایک بڑا ضلع ہے جو کہ ۳۵ لاکھ ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے بلکہ یوں کہیے کہ یہ ایک طرح کا چھوٹا سا صوبہ ہے ۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وہاں نہروں کا پانی بھی وافر مقدار میں موجود ہے اور یہاں زیر زمین پانی میٹھا ہے ۔ اس لئے لازماً گندم اور کپاس کی فصلیں زیادہ بہتر پیدا ہوتی ہیں البتہ محکمہ زراعت نے یہاں صرف یہ کردار ادا کیا ہے کہ اس نے وہاں پر اچھے بیج مہیا کئے ہیں اور دوسری اشیا اس ضلع کے رقبہ کے تقاضوں کے مطابق مہیا کی ہیں ۔

SALE OF LAND RESUMED UNDER AGRARIAN REFORMS

***14069. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Land Reforms be pleased to state the districtwise acreage of land resumed under the Agrarian Reforms as was available for sale on 30th June, 1968 ?

Parliamentary Secretary (Malik Mohd Muzaffar Khan) : A statement is laid on the Table of the House.

STATEMENT SHOWINC THE RESUMED AREA AS WAS AVAILABLE FOR SALE ON 30-6-1968.

Sl. No.	Name of the district.		Area Acres.
1	Kohat	...	690
2	Peshawar	...	1,123
3	Hazara	...	4,364

S. No.	Name of the district		Arda
4	Mardan	...	2,588
5	Campbellpur	...	2,120
6	Rawalpindi	...	—
7	Gujrat	...	—
8	Jhelum	...	1,042
9	Muzaffargarh	...	5,147
10	Multan	...	1,055
11	Sahiwal	...	33
12	D. G. Khan	...	2,57,749
13	Bahawalnagar	...	2,769
14	Bahawalpur	...	4
15	Rahimyarkhan	...	1,449
16	D. I. Khan	...	9,4[illegible]4
17	Bannu	...	—
18	Dadu	...	13,262
19	Tharparkar	...	31,280
20	Hyderabad	...	27,508

S. No.	Name of the district		Area
21	Sanghar	...	5,835
22	Thatta	...	16,808
23	Jaccobabad	...	1,00,480
24	Khairpur	...	3,55
25	Sukkur	...	1,15,24
26	Nawabshah	...	5,580
27	Larkana	...	31,934
28	Sheikhupura	...	...
29	Gujranwala	...	...
30	Lahore	...	857
31	Sialkot	...	...
32	Jhang	...	2,889
33	Mianwali	...	14,830
34	Lyallpur	...	467
35	Sargodha	...	7,396
36	Sibi	...	...
37	Loralai	...	...
38	Quetta	...	...
39	Karachi	...	...
40	Lasbela	...	...
	Total :		6,64,229

SUGAR PURCHASED BY GOVERNMENT FROM MILL-OWNERS

*14677. **Mr. Hamza**: Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) the total amount of sugar purchased by the Government from the Mill-owners of the Province during 1966-67, 1967-68 and 1968-69 alongwith the price paid per maund ;

(*b*) whether it is a fact that a sizeable quantity of sugar was returned to the Mill-owners by the Governmrnt during 1968-69, if so, quantity in each case, names of mills or firms and the amount charged by the Government alongwith reasons for not distributing the said sugar among the public through depots or selling it in the open market through auction ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(*a*)		*Quantity of sugar purchased*	*Acquisition price per maund*
		Tons	Rs.
1966-67	...	11,954	51.01
1967-68	...	42,372.18	56.00
1968-69 (upto 25-12-68)	...	28,020	62.50

(*b*) Yes. A statement containing the requisite information is placed at the table. Sugar was released to mills at the rate of Rs. 61.00 per manud for sale in the open market. It was considered appropriate to embark upon the experiment of free economy.

QUANTITY RELEASED TO SUGAR MILLS.

			Tons.
1.	Premier Sugar Mills, Mardan	...	2,245
2.	Frontier Sugar Mills, Takhtibhai	...	565
3.	Charsada Sugar Mills, Charsada	...	758
4	Rahwali Sugar Mills, Rahwali	...	132
5.	Leiah Sugar Mills, Leiah	...	971
6.	Kohinoor Sugar Mills, Jauharabad	...	821
7.	Noon Sugar Mills, Bhalwal	...	348
8.	Adamjee Sugar Mills, Darya Khan	...	565
9.	Crescent Sugar Mills, Lyallpur	...	1443
10.	Hyesons Sugar Mills, Jetha Shatta	...	1044
11.	Habib Sugar Mills, Nawabshah	...	560
12.	Bawany Sugar Mills, Talhar	...	995
13.	Mirpurkhas Sugar Mills, Mirpurkhas		633
			11,085

Out of 11085 tons, a quantity of 2963 tons was supplied to Pak Army.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر خوراک و چینی مجھے یہ بتائیں گے کہ آیا ۶۰ روپیہ کے حساب سے مل مالکان کو حکومت کی

خرید کردہ چینی واپس کرنے کا فیصلہ صوبائی حکومت نے کیا تھا یا اس سلسلے میں مرکزی حکومت کی جانب سے کوئی احکامات صادر کئے گئے تھے ؟

وزیر خوراک - جناب والا - چینی کے مسئلہ کے متعلق مختلف موقعوں پر مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان تبادلہ خیال ہوتا رہا اور جس وقت یہ فیصلہ ہوا - - -

Malik Muhammad Akhtar: On a point of order. Sir, the question in very clear. The questioner wants an answer whether the order was made by the Provincial Government or the Central Government.

Mr. Speaker : Don't be impatient, let him answer the supplemensary.

وزیر خوراک (ملک خدا بخش) - اگر میں آپ کی تسلی نہ کر سکتا تو آپ پھر پوائنٹ آف آرڈر ہی نہیں بلکہ point of anger بھی کر سکتے تھے - - (قہقہہ)

جناب والا - میں تھوڑا سا پس منظر اپنے دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا تھا - بہر حال چینی واپس کرنے کا فیصلہ صوبائی حکومت نے نہیں کیا تھا بلکہ یہ overall پالیسی کے context میں کیا گیا تھا -

خان اجون خان جدون - جناب والا - کیا صوبائی حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ٦١ روپیہ کے حساب سے مل مالکان کو

چینی واپس دی جائے حالانکہ ڈپوؤں پر جو چینی تھی وہ ۱۱ لاکھ ۸۵ ہزار ٹن تھی ۔ کیا صوبائی حکومت نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اس طرح مل مالکان کو چینی واپس دینے سے چینی کا بحران پیدا ہو جائے گا ۔ اس واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت کی کتنی بدنامی ہوئی ہے ۔ کیا حکومت اس بدنامی کو اپنے سر لینے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ صوبائی حکومت یہ بدنامی اپنے سر لینے کے لئے تیار نہیں ہے بلکہ صوبائی حکومت تو آپ سے خراج تحسین کی امید وار ہے ۔ پچھلی مرتبہ خواجہ محمد صفدر صاحب نے بھی یہ سوال فرمایا تھا کہ جب ۶۱ روپیہ کے حساب سے چینی واپس کی گئی تو اس وقت بھی مارکیٹ میں قیمت زیادہ تھی ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ہماری خواہش اور کوشش تو تھی لیکن اس سلسلے میں اگر ہم ۶۱ روپیہ سے زیادہ قیمت پر فروخت کرتے تو چینی کی اتنی تعداد بازار میں آ جانے کی وجہ سے بھاؤ کم ہو جاتا ۔ ۳۰ ہزار یا ہزاروں ٹن زائد چینی کے متعلق یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا کہ اس طرح آزادانہ تجارت کے اصول کی بنیاد پر چینی کی قیمت ایک ایسی سطح پر پہنچ جائے گی جو صارفین کے لئے مناسب رہے گی ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ مل مالکان چینی پیدا کر کے بازار میں فروخت کر دیتے لیکن

انہوں نے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے وہ تقریباً ایسے ہی ہے جیسے ''الٹے بانس بریلی کو،، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا مخصوص واقعات تھے جن کی بنا پر چینی مارکیٹ میں فروخت کرنے کے بجائے آپ نے چینی مل مالکان کو واپس کر دی ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ مل مالکان سے چینی لی گئی تھی اور ان سے اس غرض سے لی گئی تھی کہ ہم اسے بذریعہ ڈپو فروخت کریں گے ۔ ڈپو پر فروخت کرنے کا انتظام نہیں تھا لہذا جس کی چیز تھی اس کو واپس کر دی گئی ۔

ملک محمد اسلم خاں ۔ جناب والا ۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ آزاد تجارت کو فروغ دینے کے لئے ایسا کیا گیا اور چینی مل مالکان کو واپس دی گئی ہے ۔ کیا اس سے آزاد تجارت کو فروغ ہوا ہے ۔ چینی بجائے مارکیٹ قیمت پر فروخت کرنے کے آپ نے کم قیمت پر مل مالکان کو واپس کر دی تاکہ وہی مل مالکان بازار میں اس کو فروخت کریں ۔ اگر گورنمنٹ خود اس چینی کو مارکیٹ میں لے آتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : The Member is not eliciting any information but he is criticising the Government and entering idto a discussion.

Malik Muhammad Aslam Khan : I am asking a question.

اگر ان کا یہ خیال تھا کہ آزاد تجارت کو فروغ دینا ہے تو مل مالکان کو چینی دینے کی بجائے چینی مارکیٹ میں لے آتے ۔

Mr. Speaker : That has been already answered.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر خوراک و چینی مجھے یہ بتائیں گے ۔

وزیر خوراک ۔ میں چینی کا وزیر تو نہیں ہوں ۔ میں تو آپ کا نیازمند ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہمیں قابل اعتماد ذرائع سے یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ چینی کو مل مالکان کے پاس واپس فروخت کرنے کا جو فیصلہ ہوا تھا وہ مرکزی حکومت کے حکم پر ہوا تھا ۔ میں آپ کے سامنے واضح سوال کرتا ہوں ۔ اور واضح جواب چاہتا ہوں ۔

وزیر خوراک ۔ میں نے اس دن بھی اسی وجہ سے مہلت چاہی تھی ۔ میں نے دیکھا ہے ۔ میرے پاس کوئی ایسا کاغذ نہیں نکلا جس میں مرکزی حکومت کا تحریری حکم ہو ۔

ملک معراج خالد ۔ کیا جناب وزیر نیازمند حمزہ صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جو فیصلہ کیا گیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : There is no Minister, who is officially recognized as such. Disallowed.

ملک معراج خالد ۔ انہوں نے خود ہی یہ اس تسلیم کیا ہے ۔ جناب وزیر خوراک صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ جو

زبانی حکم نامہ ملا تھا اس سے امکان یہ تھا کہ چینی زیادہ داموں ملے گی -

وزیر خوراک - جناب والا - آپ نے آن کو روکا ہے کہ یہ بات شیبلی پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے -

ملک معراج خالد - شیبلی آپ ہیں -

وزیر خوراک - اگر یہ ہے - تو اچھا ہے - جیسا آپ سمجھیں -

ملک معراج خالد - جناب والا میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اگر تحریری کوئی حکم نہیں تھا تو یہ زبانی حکم تھا کہ چینی واپس لوٹا دی جائے تاکہ وہ مہنگی فروخت کر سکیں ؟

چودھری محمد سرور خان - انریبل منسٹر یہ فرمائیں گے کہ چینی لینے میں یا واپس کرنے میں حکومت کو کوئی خسارہ ہوا ہے ؟

وزیر خوراک - خسارہ کوئی نہیں ہوا - بلکہ تھوڑا سا منافع ہوا ہے -

خان اجون خان جدون - جناب والا - انہوں نے چینی واپس کرنے کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے ۶۱ روپے پر - جب کہ آس

وقت مارکیٹ ریٹ ۸۵ روپے تھے ۔ تو انہوں نے کس عقلمندی سے یہ لاکھوں روپے کا نقصان اٹھایا ۔ ۷۵ لاکھ کا آپ نے مل مالکان کو فائدہ پہنچایا ہے ۔ وہی چینی آپ نے لوگوں کو کیوں نہیں دی یہ عوام کی چینی تھی ؟

وزیر خوراک ۔ اس کے متعلق تو میں بار بار عرض کر چکا ہوں کہ حکومت یہ نہیں چاہتی کہ چینی سے ایسا کثیر منافع کمائے ۔ اس لئے ہم نے چینی واپس کی تھی ۔ اور ان کو ہدایت کی تھی ۔ کہ وہ بازار میں فروخت کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر خوراک و چینی مجھے از راہ کرم یہ بتائیں گے کہ اگر اس چینی کے نرخ ۶۱ روپے کے مقابلہ میں ۴۰ روپے ہوتے تو کیا اس صورت میں مل مالکان آپ کی یہ چینی ۶۱ روپے میں خریدنے کو تیار تھے ؟

مسٹر سپیکر ۔ کسی مفروضہ کی بنا پر سوال نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ چینی ایسے نرخوں پر واپس ہوئی ہے کہ ۲۴ روپے کا فرق ہے ۔ یہ کہتے ہیں کہ آزاد تجارت کے لئے یہ کیا ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ ۷۵ سے ۸۰ لاکھ روپے ناجائز طور پر مل مالکان کو فائدہ پہنچا ہے ۔ اگر یہ روپیہ مل

مالکان کی بجائے حکومت مغربی پاکستا کے خزانہ میں چلا جاتا تو اچھا تھا ۔ عوام کی بہبود پر خرچ ہوتا ۔ لیکن اُن کا یہ دعویٰ کہ ہم نے آزاد تجارت کے لئے ایسا کیا ہے کہ ہم اس کو غلط سمجھتے ہیں ۔ اس لئے میں پوچھتا ہوں کہ اگر ۴۰ روپے نرخ ہو جاتا تو کیا مل مالکان یہ واپس لے لیتے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ حکومت کی یہ ذمہ داری جو ہے ۔ بطور امانت کے ہے ۔ آپ بتلائیں کہ آپ نے بذات خود یہ کام کیا ہوتا ۔ اور آپ یہ چینی مارکیٹ میں فروخت کرتے تو ۸۰ لاکھ روپے کا فائدہ ہوتا ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : No question can be put to Minister in his personal capacity

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ وہ امین ہیں ۔ میری ایک اور عرض ہے ۔ کہ کیا وزیر خوراک و چینی یہ فرمائیں گے کہ یہ چینی جب انہوں نے مل مالکان سے خریدی تھی تو انہوں نے کیا وعدہ کیا تھا کہ ہم واپس کر دیں گے ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ جس وقت ہم نے requisition کیا تھا اس وقت ہم نے جو آرڈر پاس کیا تھا یہ تھا کہ حکومت ڈپوؤن کے ذریعہ lons income کے لوگوں کو یہ چینی دینا چاہتی ہے ۔ جب یہ فیصلہ ہوا کہ آزاد تجارت پر کام شروع ہو تو وہ وجہ باقی نہ رہی ۔ وہ فرماتے ہیں مل مالکان کیا کرتے ؟ تو اُن کے متعلق میں جواب دینے سے قاصر ہوں ۔

سید عنایت علی شاہ - جناب سپیکر - ہمیں معلوم یہ ہوا کہ جس وقت چینی مل مالکوں کو واپس دی جا رہی تھی تو وزیر خوراک نے یہ رائے دی تھی کہ اس کو مل مالکوں کو نہ دیا جائے اور اس کو گورنمنٹ سٹور میں رکھا جائے - یہ حقیقت کس حد تک درست ہے ؟ - - - (interruptions)

Mr. Speaker : Will the Member place repeat his question ?

سید عنایت علی شاہ - جناب سپیکر - جس وقت گورنمنٹ کے پاس چینی آئی تو وزیر خوراک نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ یہ چینی ہم خود رکھ لیں - اور جب مارکیٹ بڑھے تو ہم ڈپوؤں کے ذریعہ اس کو تقسیم کریں - وزیر خوراک کی اس recommendation سے حکومت نے اتفاق نہیں کیا - میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا میری یہ اطلاع درست ہے -

Mr. Speaker : But he has already answered that that was the decision of the Provincial Government.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں ان کا شاگرد ہوں - استاد نہیں - لیکن بعض آدمی نالائق ہوتے ہیں - لیکن کبھی اچھی بات بھی کہہ دیتے ہیں - آپ گورنر صاحب اور اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جواب دہ ہیں - یہ میرے بھائی عنایت علی شاہ نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب دیں -

Minister for food : I believe, Sir, I cannot be compelled to disclose the aadvice that I had tendered in this behalf, and I would seek the indulgence of the House not to put any such question to me.

چودھری محمد نواز - پوائنٹ آف آرڈر -

حضور والا - سید عنایت علی شاہ کی طرف سے سوال کیا گیا تھا یہ اس سے relate کرتا ہے اور نہایت ہی واضح سوال ہے - میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا اور جناب وزیر خوراک سے پوچھتا ہوں کہ اتنا اچھا سوال ہے اس کا کیا جواب ہے ؟

مسٹر سپیکر - اس کا جواب ملک صاحب دے چکے ہیں کہ یہ secret in nature ہے -

خان اجون خان جدون - جناب وزیر صاحب بڑے بردبار ہیں یہ دوسروں کی ذمہ داری لے لیتے ہیں - میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ فیصلہ صوبائی حکومت نے کیا تھا کہ چینی مل مالکان کو واپس کی جائے بجائے اس کے کہ وہ عوام میں تقسیم کی جائے ؟ آپ یہ بتائیں کہ یہ فیصلہ صوبائی کیبنٹ نے کیا تھا یا آپ نے خود کیا تھا یا آپ کے سیکرٹری نے کیا تھا - آخر کس نے یہ فیصلہ کیا تھا ؟

Mr. Speaker : I think this question has already been answered that this decision was taken by the provincial Government.

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ اس مسئلہ کے متعلق پہلے بھی اور آج بھی بہت سے سوالات دریافت کئے گئے ہیں میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ان کے اسی فیصلہ کا نتیجہ تھا کہ مارکیٹ میں چینی نہیں رہی تھی اور عوام کو اس قدر تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ؟

وزیر خوراک ۔ یہ بھی رائے ہو سکتی ہے لیکن اس کے علاوہ اور بہت سی وجوہات ہیں جو چینی باہر سے منگالی گئی تھی وہ وقت پر نہ پہنچ سکی اس لئے بحران پیدا ہوا اس کا immediate cause تو یہی تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے قائد ایوان کی ان مجبوریوں کا کماحقہ احساس ہے کہ کیبنٹ کے اندر جو فیصلے ہوں گے وہ باہر نہیں بتا سکتے ۔ لیکن کیا میں قائد ایوان سے گذارش کر سکتا ہوں کہ وہ میری اس تجویز کو شرف قبولیت بخشنے کو تیار ہیں کہ وہ اس عظیم سیکنڈل کی غیر جانب دار ذرائع سے تفتیش کرا سکیں ؟

وزیر خوراک ۔ میں اس کا سوچ کر جواب دوں گا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ قائد ایوان سے میری درخواست ہے کہ کیا موجودہ اجلاس کے دوران میں ہی میری تجویز کو شرف قبولیت

بخش کر ایوان کو بتا دیں گے ۔ ع۔ آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک ۔

وزیر خوراک ۔ میں قائد حزب اختلاف کے اس مطالبہ کو بڑی سنجیدگی سے حکام بالا کے سامنے پیش کرنے کے بعد کوئی نہ کوئی بیان اس سیشن میں کسی وقت دینے کے قابل ہو سکوں گا ۔

PAYING COMPENSATION TO LAND-OWNERS IN JACOBABAD

***15001. Mr. Ahmedmian Soomro** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that compensation has not so far been paid to landowners whose lands were occupied for the purpose of Umar (Ahmed) distributory ex-Nurwah in Jacobabad ; if so, reasons thereof and the time by which compensation will be paid ;

(b) the dates on which possession of these lands was taken and the date on which the notifications regarding acquisition of land was issued ;

(c) whether Government will pay interest to the owners of the said lands with effect from the date of taking possession of these lands ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Information has been given in the list of answers about this question but I would request you kindly to postpone it for two reasons. Firstly, Mr. Ahmedmian Soomro is not here and, seeondly, I am not fully satisfied with the information that has been given.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

ENFORCEMENT OF SERVICE RULES OF THE EMPLOYEES OF WEST PAKISTAN MARKET COMMITTEES

*15080. **Mr. Abdul Qayyum Qureshi** : Will the Minister of Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Service Rules of the employees of West Pakistan Market Committees have been framed but not enforced ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons for which these Rules have not so far been enforced and the time by which these will be enforced ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) (i) Yes.

(ii) No.

(b) Does not arise.

مسٹر عبدالقیوم قریشی ۔ جناب والا ۔ میرا سوال تھا کہ مغربی پاکستان مارکیٹ کمیٹیوں کے ملازمین کی سروس کے قواعد تو مکمل ہو چکے ہیں لیکن نافذ نہیں کئے گئے ۔ اس کے جواب میں پہلے تو کہا گیا ہے کہ ''جی ہاں،، پھر لکھا ہے کہ ''جی نہیں،، ۔

اس کا کیا مطلب ہے ۔ آیا قواعد مکمل نہیں کئے گئے یا نافذ نہیں کئے گئے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ سوال کا جواب مکمل طور پر دے دیا گیا ہے ۔ قواعد بن چکے ہیں اور مرتب ہو چکے ہیں ۔ یہاں no سے مراد ہے کہ inforce ہو چکے ہیں ۔ اگر دونوں جگہ no آ جائے تو وہ yes بن جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر - اس کا جواب واضح طور پر آ چکا ہے -

WHOLESALE RATE OF POTATOES

***15240. Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(a) the prevailing wholesale rate of potatoes in the Province ;

(b) whether Government is aware of the fact that the potatoes growers are suffering heavy loss since 1966 and are not getting the cost of production from the sale of potatoes ;

(c) if answer to (b) be in the affirmative, the steps taken or intended to be taken to ensure a fair rate of potatoes ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The market rates of potatoes vary from Rs. 5·50 to Rs. 15·62 per maund depending upon the month of the year. The detailed information regarding the rates of potatoes in three markets for the years, 1966, 1967 and 1968 are given in statement placed on the Table of the House.*

(b) No. The fact that area under potatoes is increasing every year negates the assumption. However, Government is alive to the wide fluctuation in prices and is actively considering to increase the income per acre.

(c) The following steps have been taken to ensure a fair rate of potatoes :—

(i) Foreign Potato Experts have been invited to help our Potato Experts in improving out potato production ;

---

* *Please see Appendix II at the end.*

(ii) Potato accelerated production and research programmes have been sanctioned and being implemented ;

(iii) Provision of adequate cold storage facilities is being made.

(iv) Publicity measures are being adopted to change the dietary habits of public in favour of consuming more potatoes ;

(v) Processing industry is being set up to prepare potato products for easy consumption ;

(vi) Export of potatoes is being encouraged ;

(vii) A Potato Advisory Board has been set up to look into the interests of the potato growers ;

(vii) Improved Potato seed free of diseases is being imported and supplied to the potato growers ;

(ix) In under-developed areas like Murree Hill tract the imported potato seed is supplied at subsidized rate.

(x) Foreign exchange has been allocated to autonomous organization and Co-operative Society for the import of improved potato seed, and

(xi) Potato seed from Kaghan and Azad Kashmir Hill tracts is purchased and suplied to potato growers in hill tracts where it responds favourably to the soil and environmental conditions.

———

DISTRIBUTION OF NEW SEEDS BY AGRICULTURAL DEVELOPMENT CORPORATION

*15288. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state the kind and quantity of the new seeds distributed by the

Agricultural Development Corporation amongst the zamindars of Peshawar Region for agricultural development there and to what extent the cultivators could make best of the said seeds and how far the use of those seeds could be conductive in attaining self-sufficiency in food ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri, Imtiaz Ahmed Gill) : 91,005 maunds of new imported varieties of wheat seed, 1,000 maunds of Irri-Pak Rice Seed and 2,777 crates of potato seed were distributed by the ADC among the zamindars of Peshawar Region. The yield of the crops has gone up considerably and has been greatly conducive in obtaining self-sufficiency in food.

مسٹر عنایت علی شاہ - جناب والا ۔ میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ۹۱۰۰۵ من بیج پشاور ریجن کے لئے جو بھیجا ہے یہ کیسے بیج دیا ہے کیا وہاں گندم کی ضرورت کے مطابق بیجھا ہے یا ویسے ہی بھیج دیا ہے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - جو رقبہ کسی فصل کے تحت ہوتا ہے اس کی اوسط لگائی جاتی ہے ۔ چونکہ قابل کاشت رقبہ کا ۲۰ فیصلہ اس بیج کے نیچے لانا تھا اس لئے اس کے مطابق ہر ضلع میں بیج تقسیم کیا گیا ہے ۔ کہیں کمی بیشی بھی ہو جاتی ہے ۔ مختلف regions میں جو رقبہ زیر کاشت ہے اس کے مطابق ان regions میں یا علاقوں میں بیج تقسیم کیا جاتا ہے مثلاً ملتان کو تین لاکھ من اور آپ کے علاقہ میں ایک لاکھ من بیج بعض ضروریات کے پیش نظر دیا گیا ہے ۔ آب و ہوا کے پیش نظر وسائل کے پیش نظر جس قسم کے رقبہ پر کاشت ہو اسی کے مطابق بیج تقسیم کیا جاتا ہے مثلاً آپ کے علاوہ میں irri-pak rice seed ایک ہزار

من دیا گیا ہے اس لئے کہ وہاں چاول کی زیادہ کاشت نہیں ہوئی ۔ ان تمام حالات کو مد نظر رکھ کر کوشش کی جاتی ہے کہ بیج صحیح وقت پر پہنچے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ پشاور میں جو irri pak بیج کاشت کے لئے آپ نے بھیجا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا reslut کیسا رہا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ Irri Pak بیج کے متعلق میری اطلاعات اختلافی نوعیت کی ہیں کوئی اچھی رپورٹ نہیں آئی ۔ وہاں یہ بیج اتنا کامیاب نہیں ہو سکا جتنا ہونا چاہئے تھا ۔ دراصل irri-pak بیج نمبر ۸ زیادہ کامیاب نہیں ہوا اس لئے اب Irri-Pak بیج نمبر ۶ بھیجنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس کی اور بھی کئی قسمیں ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ کسی طرح کامیاب ہو جائیں لیکن وہاں فی‌الواقعہ کامیاب نہیں ہو سکے ۔ سندھ اور پنجاب کے علاقوں میں تو یہ بیج کامیاب ہوا ہے آپ کے علاقہ میں آب و ہوا کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوا ۔

Syed Zafar Ali Shah : Will the Minister for Agriculture be pleased to state whether there is any kind of Irri Rice No. 8 which is ts be supplied this year and which is of better quality ?

Minister for Agriculture : Irri Pak 8 has already been supplied to that region and seven lakh acres or so were sown with that Irri Pak. I am referring to Irri Pak No. 6 which is of a slightly superior quality and will be supplied this year to the Southern Region, as well as Central Region aad the Northern Region.

Syed Zafar Ali Shah : Regarding the present reply of the Minister I beg to inform him that most of the seed supplied to the Southern Region, this year, was not Irri 8 but Irri 6 and we are told by the Agriculture Department over there that Irri 8 is the best.

Minister for Agriculture : I think my information is different than that of the Member. We can sit together and Lift it out. Either someone has informed the Member wrongly or some has informed me wrongly but I believe that I am correct.

سید عنایت علی شاہ - میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا کہ عام طور پر یہ شکایت ہوتی ہے گندم کا بیج جب اضلاع میں تقسیم کیا جاتا ہے تو وہ کاشت کے وقت نہیں کیا جاتا بلکہ late تقسیم ہوتا ہے ۔ پشاور کے ریجن میں عوام کو بہت شکایات ہیں کیا آپ ان کے تدارک کی کوشش کریں گے ؟

وزیر زراعت - میرے نوٹس میں بھی ایسی شکایات آتی رہی ہیں جن کا تدارک کیا جانا چاہئے لیکن ایسی کوئی شکایت نہیں تھی جس کا ازالہ کیا جا سکتا ۔ بہر حال اگر آپ کے نوٹس میں تقسیم کے متعلق کوئی شکایت ہو تو آپ میری توجہ دلائیں میں خدمت کے لئے حاضر ہوں ۔

OFFICERS ON DEPUTATION WITH AGRICULTURAL DEVELOPMENT CORPORATION

*15289. **Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state the names and designations of Officers who are on deputation with the Agricultural Development Corporation alongwith the following details in respect thereof ?—

(i) the posts held by the said officers in their parent Departments and the pay drawn by them at that time and (ii) the salaries drawn by the said officers at present.

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The details of the officers on deputation with Agricultural Development Corporation is given in the statement a capy of which is placed on the Table of the House.

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا اور نہایت واضح طور پر پوچھا تھا کہ ایسے محکموں میں مذکورہ افسروں کے عہدے کیا تھا اور اس وقت وہ کتنی تنخواہ وصول کرتے تھے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے مجھے جو گوشوارہ دیا ہے جسے آپ ملاحظہ فرمائیں کہ نمبر (۱) اور (۲) پر چودھری نیاز احمد سی ایس پی اور دوسرے مسٹر محمد محسن سی۔ایس۔پی کو ممبر ڈائرکٹر فائننس اور ممبر ڈائرکٹر (فیلڈ) مقرر کیا گیا ہے ۔ اور یہ دونوں سی۔ایس۔پی آفیسرز مستعارالخدمت ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ان کی تنخواہ کیا تھی کیونکہ میں نے واضح طور پر یہی پوچھا تھا کہ ان کی تنخواہ کیا تھی اور انہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ یہ سی۔ایس۔پی سکیل میں ہیں ؟

Please see Appendix III at the end.

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ یہ انفارمیشن ناکافی ہے اگر اس کو دوبارہ repeat کر دیا جائے تو میں یہ انفارمیشن دے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب یہ بہت لمبی تفصیلات ہیں بہتر یہ ہوگا کہ آپ ان کو پرائیویٹ طور پر مہیا کر دیں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ تہ بہت اہم اور ضروری سوال ہے ۔ سی۔ایس۔پی افسروں کے متعلق یہاں ہمیشہ باتیں ہوتی رہتی ہیں ان کو جو سکیل ۲۶ سو کا دیا گیا ہے یہ بہت زیادہ ہے یہ دھاندلی ہے میں عرض کروں گا کہ اس کا جواب یہ ایوان ہی میں دیں تاکہ اس پر بحث کی جا سکے ۔ یہ بہت اہم سوال ہے ۔

Minister for Agriculture : I have no objection.

Mr. Speaker ; Alright this question will be repeated for the next turn.

RECRUITMENT IN AGRICULTURAL DEVELOPMENT CORPORATION

***15290. Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state whether any consideration is given to regional representation while making recruitments to clerical, gazetted, non-gazetted and other posts in Agricultural Devolopment Corporation ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Yes. Recruitment to clerical and other posts in Non-Gazetted cadre in the Project Areas is made from among bona fide residents domiciled in each

zone provided he is eligible and found suitable in accordance with the prescribed qualifications, etc. Far technical posts if the candidate with prescribed qualifications is not availabe within the zone; the recruitment is made on West Pakistan basis.

2. As regards recruitment to Class II and Class I Services in the Corporation and the Non-Gazetted posts of Headquarters only is made on the Block System. The recruitments is made by the Corporation in accordance with the instructions issued by the Services and General Administration Department, vide their letter No. SO-XVIII-2-47/67, dated 24th February 1968, a copy of which is placed on the Table of the House.*

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ میرے سوال کے جواب میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے کہا ہے ''جی ہاں'' پروجیکٹ ایریا میں clerical اور دوسری نان گزیٹیڈ اسامیوں پر تقرری اس علاقہ کے مستقل سکونت رکھنے والے افراد میں سے ہوتی ہے بشرطیکہ وہ موزوں ہوں یا مجوزہ قابلیت رکھتے ہوں ۔ میں اس سلسلے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کل بیروزگاری بہت زیادہ ہے اور ایسا کوئی پروجیکٹ ایریا نہیں ہے جہاں clerical اور ان نان گزیٹیڈ امیدواروں کی کمی ہو یا نہ مل سکتے ہوں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کوئی پروجیکٹ ایریا ایسا ہے جہاں clerical اور نان گزیٹیڈ امیدواروں کے نہ ملنے کی مثال موجود ہو اور وہ نہ ملے ہوں اور دوسری جگہ سے لوگوں کو لاکر کام پر لگایا گیا ہو ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ میں اس کے متعلق کوئی قطعی جواب دینے سے قاصر ہوں کیونکہ سوال اس قسم کا ہے کہ

Please see Appendix IV at the end.

آیا ایسی کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اگر آپ نیا سوال دے دیں تو میں جواب مہیا کر دوں گا میرے پاس اس وقت اس کے خلاف کوئی شکایت موجود نہیں ہے ۔

AGRICULTURAL DEVELOPMENT IN TEHSIL NOWSHERA

*15291. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(a) the nature of work done in Tehsil Nowshera, District Peshawar by Agricultural Development Corporation during the last there years alongwith the amount spent thereon and the results achieved therefrom.

(b) whether it is a fact that Tehsil Nowshera is an under-developed area from agricultural view point ; if so, the programme chalked out by the said Corporation for the development of the said area ?

Parliamentaly Secretary (Chaudhari Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The Small Dams Organization has been conducting investigations in Nowshera Tehsil area for the selection of suitable small dam sites. By now sites near Spinkkak, Shamshattu, Chapri, Garhi Faizullah, Kam Walai and Jabba Khattak have been investigated. Only the site near Jabba Khattak seems promising and will irrigate 600 acres annually. Further investigations are continuing and it is expected that some more feasible sites will be located and their schemes prepared. The amount spent so far on investigations in Nowshera Tehsil is Rs. 7,000.

(b) Yes. The Agricultural Development Corporation have a programme to investigate four new sites in Nowshera Tehsil during the current year.

Minister for Agriculture : I want to add one thing in the previous question.

گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے اور میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ملازمتوں کے مسئلے میں تمام علاقوں کے لوگوں کو صحیح طور پر ان کے حصہ کے مطابق حصہ ملنا چاہئے اور اگر کسی وقت بھی آپ صاحبان کے نوٹس میں میرے محکمہ جات کی کوئی ایسی مثال آئے گوکہ میں بذات خود تعینات نہیں کرتا ہوں لیکن پھر بھی آپ میرے نوٹس میں لائیں تو یہ ایمانی جزو ہوگا کہ میں اس کو درست کروں ۔

قاضی محمود اعظم عباسی ۔ اے ۔ ڈی ۔ سی میں بھی درست کریں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ میں نے پوچھا تھا کہ زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے نوشہرہ میں کیا کیا ہے تو اس کی تفصیل دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا ہے کہ گذشتہ تین سالوں سے صرف اس علاقہ کے سروے کے لئے ۷ ہزار روپیہ خرچ کیا گیا ہے جناب والا ۷- ہزار روپئے سے یہ مقصد نکلتا ہے کہ ایک سال میں ۲ ہزار تین سو روپیہ خرچ کیا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہو کہ اگر ایک تحصیل میں صرف دو ہزار تین سو روپیہ خرچ کیا جائے تو کیا آپ اس کو اطمینان بخش سمجھیں گے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اس سے زیادہ وسائل مہیا کریں تو ہم زیادہ سے زیادہ رقومات تمام علاقوں میں دے سکیں گے نمبر ۲ یہ ہے کہ ہر علاقہ کی ضرورت کی اپنی نوعیت ہے بعض جگہ کام کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی اور بعض جگہ جیسا کہ آپ کی تحصیل ہے اس میں گنجائش موجود ہے تو ۳۔ ۴ dams زون کے متعلق جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے ہم نے تحقیقات کی ہے اور مزید تحقیقات کر رہے ہیں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ نوشہرہ میں بھی ایسے مواقع مہیا کئے جائیں ۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی کوشش کریں گے کہ اس سال ہمیں زیادہ رقومات مہیا کی جائیں ۔ اور ہم نوشہرہ اور دوسرے پسماندہ علاقہ جات کو ان کا حصہ دلانے کی کوشش کریں بشرطیکہ آپ نے مجھے وقت پر یاد دلایا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ جواب میں جبہ خٹک کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہاں پر ۶ سو ایکڑ اراضی کی آبپاشی ہوگی ۔ جناب والا یہ بہت پسماندہ علاقہ ہے یہاں کے لوگ بہت غریب ہیں اور جب یہ معلوم ہے کہ یہ سکیم کامیاب ہوگی تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر کب تک عمل درآمد ہوگا اور یہ کب تک مکمل ہوگی ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق میں اس وقت تفصیل سے نہیں کہہ سکتا کیونکہ ہماری طرف سے یہ سکیم تیار ہو کر

پلاننگ اور فائننس کو چلی جائے گی اور بحث میں شامل ہو جائے گی اگر آپ نے اس کی منظوری دیدی اور روپیہ بھی دے دیا تو اسی سال شروع کر دی جائے گی -

سید عنایت علی شاہ - جناب جواب کے آخری حصہ میں کہا گیا کہ موجودہ سال کے دوران ۴ نئی جگہوں پر تحقیقات کا پروگرام ہے تو میں کیا یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ وہ چار جگہیں کون کون سی ہیں ؟

Minister for Agriculture : I am sorry, I have not get correct inmro-f ation.

AGRICULTURAL DEVELOPMENT IN PESHAWAR AND DERA ISMAIL KHAN DIVISIONS

***15294. Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister for Agriculture be plased to state.

(a) the yearwise details of the development work under taken by Agricultural Development Corporation since its establishment in the Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions.*

(b) the results of the said devalopment works ;

(c) the total expenditure incurred on the said works each year alongwith its ratio with the amount that was spent throughout West Pakistan on devlopment works ?

**Please see Appendix V at the end.*

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) The year-wise details of development work undertaken by Agricultural Development Corporation are shown in a statement which is placed on the Table of the House*.

(b) As will be seen from the statement (column No. 5) 4 Nos. Small Dams of Pick-up Weirs with their irrigation system have been completed in Peshawar Division by now. It takes 4 to 5 years to develop the areas on Small Dam Schemes. On complete development the area shown in colum 4 of the statement wil be benefited from these schemes.

(c) Total expenditure incurred on the construction of Small Dam s in Peshawar, D. I. Khan Division and that in West Pakistan is given in a staement which is placed on the Table of the House.

سید عنایت علی شاہ - آپ نے ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۹ء تک صرف پشاور ڈویژن میں ۳۹ لاکھ ۶۱ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے اور جناب والا پشاور ڈویژن ویسے بھی زرعی لحاظ سے بہت پسماندہ علاقہ ہے تو کیا آپ یہ فرما سکیں گے کہ اتنی کم رقم خرچ کرکے آپ grow more food کی سکیم کو کیسے کامیاب کر سکیں گے اور وہاں پر food sufficiency کیسے ہوگی ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - جناب والا - ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن اپنے اپنے پروجکٹ ایریاز میں کام کرتا ہے آپ کو یہ سن کر دلچسپی ہوگی کہ ہر پروجکٹ ایریا میں مختلف رقومات خرچ کی گئی ہیں جیسا کہ آپ نے دیکھا ہوگا northen زون میں تین کروڑ ۳۸ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے اور southern زون میں چار کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اور سنٹرل زیحن میں کوئی چار کروڑ روپیہ خرچ

ہوا ہے اور کل مغربی پاکستان کی بنا پر جو خرچ ہوا ہے وہ ۳۸ کروڑ روپیہ کے قریب ہے تو ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن southern ریجن میں غلام محمد بیراج ، گدو بیراج اور دیگر قسم کے کاموں پر خرچ کر رہا ہے تو ادھر بھی بہت زیادہ رقم خرچ ہو رہی ہے جس جگہہ پراجیکٹ بنے گا مثلاً اگلے سال ڈی آئی خان میں پرجیکٹ شروع ہونا ہے اور چشمہ کا لنک بنے گا وہاں پر یہ تمام رقوم چلی جائیں گی ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ سمال ڈیمز میں آپ کو مناسب حصہ ملنا چاہئے ۔ مثال کے طور پر تربیلا ڈیم ہے پتہ نہیں کہ اس پر کتنے کروڑ روپیہ خرچ ہوگا ۔ شاید تین یا چار سو کروڑ کا خرچ ہو ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ وہ ہمیں مدد نہیں دے گا ۔

وزیر زراعت ۔ لیکن خرچ تو ہوگا ۔ ٹھیک ہے آپ کی اس سے مدد نہیں ہوگی ۔ یہ رقومات مختلف پراجیکٹس پر خرچ ہوتی ہیں مگر ان خرچوں کا تفصیل وار ذکر کیا جانا ذرا مشکل ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ اے۔ڈی۔سی کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ صوبے میں زراعت کو ترقی دے اور اس کے کچھ شعبے ہیں مثلاً سمال ڈیم کا ہے ۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ناردرن زون میں سمال ڈیمز کی بہت زیادہ گنجائش ہے لیکن وہاں کے لئے پلیننگ صحیح نہیں ہے کوئی سکیم

وہاں پر صحیح طور پر متعین نہیں کر سکے اس کی کیا وجہ ہے - کیا حکومت اس کو speed up کرنے کے لئے اس کو accelerate کرنے کی طرف کوئی خاص توجہ دے گی ؟

وزیر زراعت - میں خان صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ میں اپنے افسروں کو بلا لوں گا ان کی میٹنگ کروں گا اور معلوم کر لوں گا کہ یہ کہاں ہو سکتا ہے -

چودھری محمد سرور خان - کیا جناب وزیر زراعت فرمائیں گے کہ سمال ڈیم آرگینائزیشن کا کام اگر لاہور ریجن میں شروع کیا گیا تو اس کے دو فائدے ہو سکتے ہیں - ایک تو پانی پر کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور دوسرے زمین کو برد ہونے سے بچایا جا سکے گا - کیا محترم وزیر مجھے اس میٹنگ میں شامل کریں گے جس کا انہوں نے ابھی حوالہ دیا ہے تاکہ میں اپنے ضلع سیالکوٹ کے بارے میں کچھ تجاویز پیش کر سکوں -

وزیر زراعت - میں سرور خان اور اجون خان کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتا ہوں -

میاں محمد شفیع - جناب والا - میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا لاہور ریجن میں کسی جگہہ سروے کا کام شروع ہوا ہے یا نہیں ؟

وزیر زراعت ۔ جہاں تک میری معلومات ہیں نہیں ہوا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ پشاور ریجن کے لوگوں کو اے۔ڈی۔سی کے متعلق بہت سی شکایات ہیں بعض لوگ تو اسے ناوارد مہمان بھی کہتے ہیں ۔ یہ اعداد و شمار جو میرے سوال کے جواب میں دئے گئے ہیں یہ ناکافی ہیں ۔ کیا آپ اس کی طرف اپنی خاص توجہ فرمائیں گے ؟

وزیر زراعت ۔ آپ تشریف لائیے ہم بیٹھ کر باتیں کریں گے ۔

خان اجون خان جدون ۔ آپ کی دعوت قبول کر لی گئی ہے ۔ آپ ان افسران کو جلد بلائیں ۔

وزیر زراعت ۔ آپ ضرور تشریف لائیے ۔

TRACTORS AND BULDOZERS IN PESHAWAR DIVISION

*15342. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(a) the total number of Government Tractors and Bulldozers available to the public on rental basis in Peshawar Division ;

(b) the number of tractors and bulldozers out of those mentioned in (a) above which were rented out during the periodfrom 1st January 1968 to

30th November, 1968 and the number of hours for which each tractor and bulldozer was operated and the total amount collected as rent therefrom.

(c) the total amount spent on repairs and reconditioning of the said Tractors/Buldozers during the said period ?

Parliamentray Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(a) Tractors	Nil	Bulldozers	...	112
Tractors	Nil	Bulldozers	...	101

Charges recovered Rs. 16,60,499.

(b) Rs. 26,621

A statement showing numbers of hours for which each maehine was operated is placed on the Table of the House.*

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ جو سٹیٹمنٹ مجھے مہیا کی گئی ہے اس کے پیش نظر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس میں بعض ٹریکٹروں نے ۱۱ مہینوں میں صرف ۹ اور ۱۷ گھنٹے کام کیا ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ outturn تسلی بخش ہے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ آپ کی نگاہ ۹ اور ۱۷ گھنٹوں پر کیوں گئی - آپ کی نگاہ ۵۰۰ اور ۲۳۰۰ پر کیوں نہیں گئی ۔ جناب والا وہ پرانی مشینیں ہیں اس لئے وہ ۱۳۰۰ ، ۱۵۰۰ اور ۱۲۰۰ گھنٹے کیسے چلیں گے ؟

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ سوال کے حصہ (الف) کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے پشاور ریجن میں اے۔ڈی۔سی کے

Please see Appendix VI at the end.

پاس کوئی ٹریکٹرز نہیں تو میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت ہے ؟

وزیر زراعت - جی ہاں - بالعموم ہم ٹریکٹرز نہیں رکھتے ہمارے بلڈوزرز کام کرتے ہیں - وہاں کے لوگ ٹریکٹروں کا کام اپنے بیلوں سے لیتے ہیں - مجھے اس وقت یاد نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ جنوبی علاقہ اور شائد بہاول پور کے علاقہ میں کوئی ہوں گے -

سید عنایت علی شاہ - تو ہمیں بلڈوزرز ہی دے دیں کیونکہ وہاں ٹریکٹرز موجود نہیں ہیں - ویسے ہمیں ٹریکٹرز کا نہ دینا میں سمجھتا ہوں کہ زیادتی ہے -

وزیر زراعت - میں نے جواب دیا ہے کہ دوسرے علاقوں میں وہاں کے لوگوں کے پاس ٹریکٹرز ہیں لیکن ان کے ہاں نہیں ہیں -

سید عنایت علی شاہ - جناب والا - میں ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ٹریکٹرز ضروری چیز ہیں کیا آپ اس بات پر غور فرمائیں گے کہ ٹریکٹرز ہمیں بھیج دئے جائیں تاکہ ہم اپنا کام کر سکیں ؟

وزیر زراعت - اگر کسی وقت نئے ٹریکٹرز حاصل کئے گئے تو میں یقیناً شمالی علاقے کے لوگوں کی تکالیف کا ازالہ کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

TRANSFERRING DIRECTOR, AGRICULTURAL RESEARCH INSTITUTE, TARNAB (PESHAWAR)

*15344. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Agriculture be plaeased to state.

(a) whether it is a fact that there are instructions of the Government that administrative heads should not be allowed to remain at a particular station for more than three years.

(b) if answer to a (a) above be in affirmative, whether it is a fact that Director, Agricultural Research Institute, Tranab, (Peshawar) is continuously working there for more than four years is so the reasons for his not being transferred.

(c) whether it is also a fact that a Section Officer (S.O.A. VIII, Mr. Wahid Ullah Shad) of Agriculture Department visited Peshawar recently for about a week and was given reception at a Torkham and Parachinar and was afforded transport facilities by the Director, Agriculture Research and his subordinate Officers at the public cost :

(d) whether it is also a fact that the said Section Officers again visited Swat, Dir and Kaghan and Gilgit from 20th September, 1968 to 30th September, 1968 on a pleasure trip and three vehicles of the Agriculture Department were placed at his disposal by the side Director ;

(e) If answer to (b) to (d) above be in the affirmative, the action Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) Government have relaxed this restriction in case of the staff of the Agriculturl Resarch Institutes.

(c) No.

(d) No. He accompanied an official convoy of experts to Gilgit only while on leave.

(e) Does not arise.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے (ڈی) کے جواب میں کہا ہے کہ نہیں ۔ وہ ماہرین کے ایک آفیشل کانوائی کے ساتھ گلگت گیا جب کہ وہ رخصت پر تھا میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا وہ وہاں سیر کرنے کے لئے گیا تھا ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ کانوائی تو سرکاری ڈیوٹی پر گیا تھا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جب وہ سیر کے لئے گئے تھے تو انہوں نے سرکاری جیپ کیوں استعمال کی ؟

وزیر زراعت ۔ وہ سرکاری کانوائی تھا چاہئے تو نہیں تھا لیکن وہ چڑھ گیا ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ میرے خیال میں وہ اس سوال کو ٹال رہے ہیں ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کیا وہ دریں بارہ تحقیقات فرمائیں

گے کیونکہ انہوں نے سرکاری جیپ استعمال کی ہے آپ اس کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے ؟

مسٹر حمزہ - کون نہیں کرتا ؟

وزیر زراعت - میں جناب والا - سوال کو ٹالنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ میں ہر ممکن کوشش کرتا ہوں کہ میں آپ سے روشنی حاصل کروں اور آپ سے اس معاملے میں کچھ راہبری حاصل کرتے ہوئے کچھ جواب دے سکوں - دراصل میں ان کے سوالات کو ایک طرح کا جانچ پڑتال کا پیمانہ بھی سمجھتا ہوں کیونکہ مجھے بعض باتیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جن کا مجھے پہلے علم نہیں ہوتا - تو میں سوال کو جناب والا ٹال نہیں رہا ہوں بلکہ جب یہ سوال میرے پاس آیا تھا تو میں نے سمجھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہوگی خان اجون خان جدون صاحب بڑے ذمہ دار ہیں اور ذمہ داری کے ساتھ سوال کرتے ہیں بہر نوع میں نے دریافت کیا ہے وہ چھٹی پر تھا -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - جناب وزیر زراعت نے فرمایا ہے کہ خان اجون خان صاحب بڑی ذمہداری سے سوال کرتے ہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے معزز ارکان غیر ذمہدار ہیں کیا وہ ان کو غیر ذمہ دار گردانتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - میرا خیال ہے کہ انہوں نے ذمہدار آدمی کہا ہے ذمہدار رکن نہیں کہا -

وزیر زراعت ۔ میں تو آپ کا بھی لیازمند ہوں ۔ جب میں خواجہ صاحب کا احترام کرتا ہوں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں دوسروں کا احترام نہیں کرتا یہ عجیب منطق ہے جناب والا ۔ آپ میری راہنمائی فرمائیں ۔

قاضی محمود اعظم فاروقی ۔ کیا آپ رائے منصب علی سے روشنی حاصل کرتے ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ یہ روشنی آپ سے ملتی ہے اور آج سے نہیں بلکہ بہت عرصہ سے ملتی ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ وزیر زراعت نے کہا ہے کہ انہیں ایوان کے ممبران کے سوالات سے روشنی حاصل ہوتی ہے ۔ مگر اس محکمہ کے اندر اندھیرے بہت زیادہ ہیں اور آپ کے اندھیرے کبھی کبھی غالب آ جاتے ہیں ۔ میں نے یہ سوال پوری ذمے داری سے دیا تھا ۔ تورخم میں وہ سرکاری جیپ پر گیا وہاں اس کا استقبال کیا گیا ۔ یہ آپ مان رہے ہیں کیا آپ غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں گے اور صحیح معلومات حاصل کریں گے ۔

وزیر زراعت ۔ ہم روشنی کو نہیں دیکھتے ۔ روشنی میں معاملات کو دیکھتے ہیں اگر آپ مصر ہیں تو میں اس کے متعلق دوبارہ تسلی کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ میں اپنے سیکرٹری صاحب کو

ہدایت کروں گا کہ وہ اس کے متعلق مزید تفصیلات حاصل کرکے مجھے بتائیں -

Mr. Speaker : The question hour is over now. The Parlimeantry Secretary way remaining answers to questions, on the table of the House.

Parliamentary Secretary (Agriculture) : Sir an swers to the rest of the questions are placed on the Table of the House.

Parliamentary Secretary (Land Reforms) Sir, the rest of the answers relating to my department are placed on the Table of the House.

مسٹر حمزہ - جناب والا - خان مکرم خان صاحب نے تو یہ کلمات نہیں فرمائے -

مسٹر سپیکر - ان کے سوالوں میں سے کوئی بقایا نہیں ہے -

قاضی محمد اعظم عباسی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - صفحہ ۲۷ پر سید مراد شاہ صاحب کی طرف سے سوال نمبر ۱۵۹۲۵ ہے کہ ٹنڈو جام کے زرعی کالج کو یونیورسٹی میں اپگریڈ کیا جائے - اس کے لئے میں نے ریزولیوشن بھی دیا تھا مگر وہ قرعہ اندازی میں نکلا نہیں - گذارش ہے کہ ہمارے اس ریجن کے جو طلبا ہیں ان کی ڈیمانڈ میں یہ بھی شامل ہے اور وہ بڑی ایجی ٹیشن کر رہے ہیں - یہ معاملہ وہاں بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں بھی پیش ہوا تھا جس کی صدارت سیکرٹری زراعت نے کی تھی - انہوں نے یہ بات اصولاً مان لی تھی - جواب میں یہ کہا گیا ہے :-

The proposal is under consideration and it will be sent to the Education Department"

میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بلکہ پوائنٹ آف request ہے کہ مہربانی کرکے اسے جلدی اپ گریڈ کر دیں تاکہ طلبا کی یہ ڈیمانڈ پوری ہو جائے اور وہ سکولوں اور کالجوں میں جائیں ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے بھی قاضی صاحب نے مجھے اس معاملہ کے متعلق توجہ دلائی تھی پوزیشن یہ ہے کہ یہ بالکل درست ہے کہ بورڈ آف گورنرز نے اصولاً یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کالج کو یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے ۔ اس کے بعد پرنسپل کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ تمام کوائف تیار کر کے سکیم بھیجیں ۔ جونہی وہ محکمہ زراعت میں پہنچے گی ہم اسے اپنے دوست خان محمد علی خان کے محکمہ کو بھیج دیں گے ۔ کیونکہ یونیورسٹی بنانا نہ بنانا محکمہ تعلیم کا کام ہے ۔ جس وقت وہ سکیم ہمارے پاس پہنچتی ہے ہم پہلے اسے پلیننگ ڈیپارٹمنٹ میں بھیجیں گے پھر تعلیم والے فیصلہ کر سکیں گے ۔

قاضی محمد اعظم عباسی ۔ پرنسپل نے وہ سکیم بھیج دی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آخری صفحہ پر میرا ایک سوال نمبر ۱۶۰۳۷ ہے اس میں وزیر زرعی اصلاحات سے یہ پوچھا گیا ہے کہ مغربی پاکستان میں آپ نے شکار گاہوں کے لئے کن اشخاص کو اراضیات دیں ہیں ۔ کہ یہ جو فہرست مجھے مہیا کی گئی ہے اس میں نمبر ۳ پر ایک شخص سلطان محمد ہے جسے انہوں

نے ۱۲۳۰۰۰ ہزار ایکڑ زمین دی ہے - میری ذاتی معلومات یہ ہیں کہ سابقہ صوبہ سندھ میں بہت لوگوں کے پاس زمینیں ہیں جو انہیں شکار گاہوں کے طور پر دی گئیں - مگر ان کے نام ان شکار گاہوں میں درج نہیں - مثلاً مہر غلام محمد وہاں کے بہت مشہور شکاری ہیں - صدر صاحب بھی شکار کے لئے ان کے پاس جاتے ہیں - مگر ان کا نامی اور اسم گرامی اس فہرست میں میں درج نہیں ہے - اس لئے یہ فہرست نامکمل ہے - مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اور بھی بہت سے لوگ ہیں جن کے نام یہاں پر درج نہیں -

مسٹر سپیکر - آپ نمبر ۷ ملاحظہ فرمائیں -

مسٹر حمزہ - آخری صفحہ پر سٹیٹمنٹ (ڈی) ہے اس میں شکار گاہوں کا ذکر ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری (زرعی اصلاحات) - وہ ان کی پرائیویٹ زمین ہے جس میں انہوں نے شکار گاہ بنائی ہوئی ہے -

مسٹر حمزہ - میں اور بھی بہت سے لوگوں کے نام بتا سکتا ہوں - یہ سوال دہرا دیا جائے کیونکہ مجھے یہ فہرست آج مہیا کی گئی ہے -

خواجہ محمد صفدر - میرے خیال میں یہ سٹیٹمنٹ نامکمل ہے -

وزیر زراعت - اگر یہ سوال دھرا دیا جائے - تو مجھے کوئی اعتراض نہیں - کہیں غلط تاثر پیدا نہ ہو اس لئے میں یہ عرض کر دوں کہ یہ زمین بدستور ملکیت سرکار ہے - اور مہر صاحب کو با فرائض منیجر دی گئی ہے - حمزہ صاحب تو وہاں نہیں گئے ہوں گے خواجہ صاحب وہاں شاید تشریف لے گئے ہوں - لاڑکانہ اور قلات کے درمیان ایک بڑا پہاڑ ہے وہاں ہڑپال وغیرہ قسم کے جانور ہوتے ہیں -

مسٹر حمزہ - وہ شکار گاہ ہے اگر میں وہاں چلا جاؤں تو ہو سکتا ہے مجھے بھی شکار کر لیا جائے -

وزیر زراعت - آپ شکار نہیں ہوں گے - پرانے زمانے میں ان کے پاس ..... ایکڑ زمین تھی وہ ضبط کر لی گئی ہے صرف انہیں منیجری دی گئی ہے لاڑکانہ کے اوپر والا حصہ ہے اس کا نام چانڈیو جاگیر ہے -

Minister far Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Sir, the position is that almost the entire area is a hilly tract. Hardly about two thousand acres are cultivable and even that area has not been brought under cultivation because there are no irrigation facilities. Sir, he has to account for that also. He has been allotted that area, it is true, but then he has got to account for the income that he derives from that.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - یہ جھگڑا نہیں ہے کہ انہیں زمین کیوں دی گئی ہے - ہمیں بتایا گیا ہے کہ اور لوگوں

کے پاس بھی اراضیات ھیں جن کا نام اس فہرست میں نہیں ھے ۔ یہ فہرست نامکمل ھے ۔ اس لئے اس سوال کو دھرایا جائے اور اسے دوبارہ دیکھ لیا جائے ۔

Mr. Speaker : Has the dinister any objection ?

Minister for Agriculture : According to my information, it is complete, but since the request comes from and an assertion is made by the Leader of the Opposition, I have no objection if this question is repeated.

Minister for Home : Sir, might I submit for the information of the House that my friend Ghulam Muhammad Mehr, to whom Mr. Hamza referred, so for as I know he has not been allotted any piece of land as a Shikargah, and, therefore, his name is naturally not inciuded in that list. If I own my own land and I raise .....

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب تو آ گیا ھے آپ وہ فرمائیں جو رہ گیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ بہت سے سندھی ممبران نے مجھے یہ بتایا ھے کہ فہرست نامکمل ھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب اگر آپ کی یہ اطلاع ممبران اسمبلی کی دی گئی اطلاع پر مبنی ھے تو پھر یہ سوال یقیناً دھرایا جائے گا ۔

پارلیمٹری سیکرٹری ۔ مہر صاحب کے متعلق تو میں عرض کر سکتا ھوں کہ ان کی اپنی زمین ھے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں نے اپنے نشان زدہ سوال نمبر ۱۵۵۵۲ میں یہ پوچھا تھا کہ جو آپ نے جشن منایا ہے اس پر کتنا روپیہ خرچ کیا ہے - اس سلسلہ میں انہوں نے رقم تو بتا دی ہے کہ اس پر ۷۷۰ و ۵۰ روپے خرچ ہوئے ہیں - اس سوال میں تلفظ - - - - کی غلطی ہو گئی ہے - میں چاہتا ہوں کہ وہ غلطی درست ہو جائے - یہاں لفظ decade of development لکھا گیا ہے حالانکہ decade کی بجائے decayed ہونا چاہئے تھا ؟

Mr. Speaker : This is not a point of order.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up Short Notice Questions. Mr. Jadoon may please read out his question. To be asked at a meetink of the Assembly to be held on Tuesday, the 4th February, 1969.

SOIL CONSERVATION OPERATIONAL PROJECT

***16240. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a scheme by the name of Soil Conservation Operational Project is in operation with H.Q. at Rawalpindi ;

(b) whether it is a fact that the Project Director of the said scheme has been classified as senior Class I Officer ;

(c) whether it is a fact that at present, a junior class I Officor of the Forest Department has been posted as Project Director for the said scheme for the last 2 years ;

(d) whether it is a fact that a senior Class I Offiber of the Agriculture Engineering Department has been posted as a subordinate to the said Project Director.

(e) if answer to (a) to (d) aboue be in the affirmative, reasons for posting the junior Class I Officer as Project Director of the said project and reasons for posting the senior Class I Officer as subordinate to him ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No. The Project Director belongs to the West Pakistan Forest Service Class I.

(d) Yes.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ نہوں نے میرے سوال کے حصہ (ج) کی صحت سے انکار کیا ہے ۔ میرا سوال تو یہ تھا کہ ''آیا وہ درجہ اول جونیئر سکیل کا افسر نہیں ہے،، کیا آپ اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ وہ درجہ اول جونیئر سکیل کا افسر ہے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ جس وقت یہ پروجیکٹ ڈائرکٹر مقرر تھا اس وقت وہ درجہ اول میں تھا ۔ جو انجنئیر دس پندرہ روز سے promote ہوا ہے وہ درجہ اول (سینئر) ہے ۔ وہ پروجیکٹ ڈائرکٹر دو تین سال سے

کام کر رہا ہے ۔ ابھی ابھی مجھے بتایا گیا ہے کہ درجہ اول (سینئر) اور درجہ اول (جونیئر) کا combined گریڈ ہوتا ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ ٹھیک ہے کہ درجہ اول (جونیئر) پروجیکٹ ڈائرکٹر ہے اور درجہ اول (سینئر) اس کا ماتحت ہے ۔ ہاں یا نہ میں اس کا جواب ہونا چاہئے ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ وہ یہ مفروضہ فرما رہے ہیں کہ جونیئر اور سینئر کا اکٹھا گریڈ نہیں ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ملنگ خان ۔ جناب والا ۔ وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ایک درجہ اول (جونیئر) کے ماتحت درجہ اول (سینئر) کام کر رہا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ جونیئر اور سینئر کا سوال نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ خواہ مخواہ سوال کو گول کر رہے ہیں ۔ یہ صرف دو درجے ہیں ۔ ایک درجہ اول (جونیئر) اور ایک درجہ اول (سینئر) ہے ۔ اس وقت راولپنڈی میں جو پروجیکٹ ڈائرکٹر کا کام کر رہا ہے وہ درجہ اول (جونیئر) ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ زرعی انجینئرنگ کا جو درجہ اول (سینئر) کا افسر وہاں کام کر رہا ہے اس کی تنخواہ کا گریڈ کیا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ۔ پروجیکٹ ڈائرکٹر زیادہ سکیل لے رہا ہے یا اس کو کیوں پروموٹ کیا گیا ہے اس کے متعلق جو سوال اٹھایا گیا ہے میں اس کی دوبارہ تسلی کر لیتا ہوں ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ جناب والا ۔ جو جگہ ہے وہ درجہ اول جونیئر کی ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ کیا آپ کے اپنے محکمہ کو پتہ نہیں ہے کہ وہ اسامی درجہ اول (جونیئر) کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر زراعت ۔ میں اس کے متعلق تسلی کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ زراعت پیشہ لوگ موٹی عقل کے مالک ہوتے ہیں جس کے بارے میں خان اجون خان جدون صاحب فرما رہے ہیں یہ باریکیاں ان کو سمجھ میں نہیں آتیں ۔

Khan Ajoon Khan Jadoon : It may be repeated, Sir.

Minister for Agriculture : It can be repeated if the Chair so desires.

Mr. Speaker : On what date ?

Minister for Agriculture : On the next date fixed for this Department and that, I think, is 14th.

Mr. Speaker : Alright, this question would be repeated on the next turn.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

ALLOCATION OF BASMATI TO EACH DISTRICT OF HYDERABAD, KHAIRPUR, KALAT AND LAHORE DIVISIONS FOR THE LAST EID-UL-FETR

***15392. Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Miaister for Food be pleased to state :—

(a) the quantity of Basmati allocated to each District of Hyderabad, Khairpur, Kalat and Lahore Divisions for the last Eid-ul-Fitr alongwith the per head quota fixed for each of the said districts ;

(b) whether it is a fact that the said quota was different in the said Districts ; if so, reasons therefor ;

(c) the quantity of the said rice supplied to each taluka of Tharparkar District alongwith the way adopted for its distribution ?

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : (a) A statement containing the requisite information is placed at the Table.

(b) Yes. Quota of Basmati rice was sanctioned keeping in view the scales of sugar ration in various towns.

(c) An additional allocation of 20 tons of Basmati rice has been made to Tharparkar for distribution in various towns. Distribution will commence, as soon as supplies reach the destination stations. An allocotion of 40 tons was made previously to this District for Mirpur Khas town.

STATEMENT

Division		District		Year
Hyderabad	...	Hyderabad	...	340
		Sanghar	...	40

Division		District		Year
		Dadu	...	40
		Thatta	...	20
		Tharparkar	...	60
				500
Khairpur	...	Khairpur	...	60
		Sukkur	...	120
		Jacobabad	...	40
		Larkana	...	40
		Nawabshah	...	40
				300
Kalat	...	Kalat	...	8
		Makran	...	5
		Karachi	...	6
		Kharan	...	1
				20

Division	District	Year
Lahore ...	Lahore (for Lahore City)	1160
	Sialkot ...	No allocation was made, as these are Basmati Producing Districts.
	Sheikhupura ...	
	Gujranwala ...	

Quota for Eid-ul-Fitr was sanctioned at the following scales :—

(i) A. the scale of 8 Chhataks per head in towns, where scale of sugar ration is one seer per head monthly.

(ii) At the scale of 6 chhataks per head in towns, where the scale of sugar ration is 12 chhataks per head monthly.

(iii) At the scale of 5 chhataks in towns, where scale of sugar ration is 10 chhataks per head monthly.

SELLING SUGAR BY SUGARCANE GROWERS ON *ex*-MILL PRICE

*15396. **Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Minister for Food and Agriculture be pleased to state whether it is fact that Government have decided that any Sugarcane grower who supplies 100 maunds of sugarcane to the Sugar Mill, would be provided a maund of sugar on *Ex*-mill price; if so, (i) the price on which and also from where he would be provided that quantity of sugar : (ii) the minimum period which must lapse after the

delivery of sugaraane to the Sugar Mill to get the required quota of sugar ; (iii) whether such sugorcane grower is entitled to sell the quantity of sugar from the said quota. which is in excess of his personal requirement ; if so, the rate on which he is allowed to sell it of ?

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : Yes.

(i) At Rs. 62.50 per maund us the Mill to which cane is supplied at the station of its location.

(ii) Entitlement to draw sugar quota commences immediately on delivery of cane.

(iii) Yes, At any price, but not higher than the 'controlled' price of Rs. 70.00 per maund. Sales have, however, to be made only in rural areas.

QUOTA OF SUGAR

***15449. Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani** : Will the Minister for Food be pleased to state whether the quota of sugar per head allowed on the ration cards is uniform in the Province ; if not, reasons therefore ?

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : No. Different scales have been prescribed for different categories of towns, keeping in view their urban characteristics and dietary habits of the population and their level of sugar consumption.

SERVICE RULES FOR EMPLOYEES OF MARKET COMMITTEES

*15523. **Chaudhri Abdul Ghani :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Service Rules for the employees of the Market Committee have not been framed ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and the steps Government intend to take in this behalf ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) No.
(b) Does not arise.

AMOUNT SPENT ON CELEBRATIONS OF DECADE OF DEVELOPMENT

*15552. **Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state the total amount spent by the Agriculture Department in connection with celebrations of decade of developmene in 1968 ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : The total amount spent was Rs. 50,770.

AGRICULTURE RESEARCH INSTITUTE, TARNAB (PESHAWAR)

*15579. **Mr. Munawar Khan :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that research work is being done at the Agriculture Research Institute, Tarnab (Peshawar) ; if so, the extent of research

(*b*) whether any research exhibits of the said Institute were shown at the last Jashn-e-Khyber ; if not reasons therefor ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Yes. The outstanding contributions of the Institute are the following varieties approved by the West Pakistan National Action Committee during the year 1968 :—

(1) Trevatt variety of apricot ;

(2) Varieties Bragg and Lee of soyabeans ;

(3) Paddy variety J. P. 5.

(*b*) Yes. Samples of improved varieties of Wheat and Rice were exhibited.

SUPPLY OF RICE THROUGH RATION DEPOTS IN JALALPUR PIRWALA

*15592. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Jalalpur Pirwala is an important town in district Multan having a population of 13 thousand ;

(*b*) whether it is a fact that there are two Ration Depots in the said Town from where sugar is issued to the public on ration cards ;

(*c*) whether it is a fact that Government had announced that rice would be issued to the inhabitants of the said Town at Government rate before the last Eid ;

(*d*) whether it is a fact that rice has not been supplied to the people of the said town so far and they are obliged to purchase rice at higher prices from open market ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps for supplying rice to the public through the said Ration Depots ?

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Government had announced to supply Basmati rice in urban areas, but not necessarily before Eid-ul-Fitr, in all the areas.

(*d*) Distribution has commenced with effect from 15th January, 1969.

(*e*) Quota for Eid-ul-Fitr has since been supplied.

RENEWAL OF RATION CARDS IN JALALPUR PIRWALA

*15599. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Jalalpur Pirwala is an important town of District Multan having a population of more than 13 thousand ;

(*b*) whether it is a fact that 2 ration depots are functioning in the above said town, from where sugar, etc. is distributed on ration cards to the inhabitants ;

(*c*) whether it is a fact that the ration cards were issued to the residents of the said town many years ago and they have not been renewed for nearly 10 years ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to provide the facilities of the renewal of ration cards to the needy inhabitants of the said town and post a Food Inspeetor for this purpose ?

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Ration cards were issued/renewed at the time of food shortage in the Province during the year, 1966-67.

(*d*) Facilities regarding issue and renewal of ration cards have already been provided under the supervision of Foodgrains Inspector, Shujabad. Renewal and issue of ration cards to needy inhabitants of the town is in progress, and is likely to be completed by the end of the current month.

CHEMICAL FERTILIZERS

***15627. Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have received complaints about the shortage of Chemical Fertilizers in Hyderabad Division during the year 1968 ; if so, what steps Government has taken in the matter uptil now, alongwith reasons for the said shortage ;

(b) whether it is a fact that due to short supply of Chemical fertilizers to the cultivators of Hyderabad Division, they have faced heavy loss ; if so, the steps Government intend to take to compensate the said loss ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) Yes. Only the Urea fertilizer was in shortage and its shortage in world wide. The other types of fertilizers were available in abundance. Moreover the demand of Urea has increased beyond our targets which are fixed according to the availability of foreign exchange.

The overcome the shortage of Urea in Hyderabad Division supplies reserved for other Divisions have been diverted to Hyderabad Division. As a special case to expedite supplies of Urea, P. &. D. Department has also instructed ESSO Fertilizer Company, Tharki to transport their fertilizer to Hyderabad Division by Rail as well as by Road.

(b) No. It is not a fact because other types of fertilizers were available in abundance.

STORAGE OF FOOD-GRAINS

*15634. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Minister for Food be pleased to state whether it is a fact that Government has hired Godowns for the storage of food-grains throughout the Province during 1968-69 uptill now ?

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : Yes, 2,723 godowns were hired in the Province during 1968-69 and a sum of Rs. 7,229.98 has been paid as rent so far.

UTILIZATION OF LINING PIPES FOR TUBEWELLS INSTALLATION

*15668. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether lining pipes for achieving targets of tube-well installation for which provision of 27.00 lakhs in foreign exchange was made in the Budget estimates for 1968-69 has since been imported ;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, where it will be utilized ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

INSTALLATION OF W. P. I. D. C. WORKSHOP AT HYDERABAD

*15670. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government is considering over a scheme regarding installation of P. W. I. D. C. workshop at Hyderabad :

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the said scheme has since been approved ; if so, details thereof ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The scheme has been approved. The details of the scheme are shown in the form of a statement a copy of which if is placed on the table of the house.

STATEMENT SHOWING PARTICULARS OF THE SCHEME FOR ESTABLISHMENT OF WORKSHOP OF W. P. A. D. C. AT HYDERABAD

The Agricultural Development Corporation, West Pakistan had prepared a scheme for construction of A. D. C. Workshop at Hyderabad, which has been approved at a cost of Rs. 45.42 lacs. The work on the scheme started in 1964-65. An amount of Rs. 13.23 lacs has been incurred upto 30th June, 1968. A sum of Rs. 8.70 lacs is provided in the A. D. P. 1968-69.

2. Up to the end of 1967-68 main workshop, office block, one A-type quarter, two B-type quarters, 12 C-type quarters, one Electric Sub

Station with 3 Garrages and one compound wall has been completed with limited amount of founds released. On building side thus about 90% of the targets had been achieved. As regards the procurement of equipment, A. D. C. is trying its level best to equip the workshop with all the necessary machinery.

3. The main Workshop will provide the repair facilities for the following machines presently operating in the project area under the control of W. P. A. D. C.

(i)	Bulldozers	205
(ii)	Scrapers	6
(iii)	Draglines	20
(tv)	Wheel type tractors	23
(v)	Trucks	40
(vi)	Light Vehicles	35

It is also envisaged to carry out repair to the private tractors and other equipment and opening a training wing for imparting theoretical as well as practical training to the technicians.

4. The scheme is expected to be completed by end of 1969-70.

UPGRADING AGRICULTURAL COLLEGE, TANDO JAM

*15823. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state whether it is a fact that some time ago the Board of Governors of Agriculture College, Tando Jam has unanimously approved in principle that this college should be upgraded to that of an Agricultural University and have submitted a report to the West Pakistan Government ; if so the likely date by which this recommendation of the Board would be implemented ;

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : The proposal approved in principle by the Board of Governors of the Agriculture College, Tandojam, is still under consideration and principal has been asked to work out the details thereof.

The question with regard to the raising of status of the colloge falls within the provision of the Education Department.

DAMAGE CAUSED TO PADDY BY INSECTS IN GUJRANWALA AND SHEIKHUPURA DISTRICTS

*15863. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that extensive damage to the paddy was caused by the insects in the Kharif, 1968 in Gujranwala and Sheikhupura Districts resulting in low yield.

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, the extent of the damage caused to the paddy crops in both the districts separately.

(*c*) whether Government intend to compensate the cultivators in this regard ; if so, how ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) No.

(*b*) The estimated damage was not more than 3-4% by Rice Sten Borer in Gujranwala and 1% in Sheikhupura.

(*c*) Question does not arise.

PURCHASE OF SUGAR BY GOVERNMENT

*15876. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) the quantity of sugar in tons purchased from the Trading Corporation of Pakistan and various sugar mills in Province alongwith the rates of purchase from the Trading Corporation of Pakistan and the mills during the months of November and December 1968 and January, 1969.

(*b*) whether it is a fact that some sugar mill owners reported to the Provincial Food Department that the Food Authorities had not lifted their sugar stocks in December, 1968 and January, 1969 ; if so, the step Government has taken in this respect ?

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Quantity of sugar purchased from November, 1868 to 19th January, 1969.

		Rate per maund Rs.
From Tarding Corporation of Pakistan	About, 93,000 tons tan	62.50
From Sugar Mills ...	About 39,000 tons	62.50

(*b*) Yes. Directions have already been issued to Regional Heads of Food Department to lift the allocated supplies expeditiously.

MACHANISATION OF AGRICULTURE

*15877. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state whether it is a fact that some time ago, the Farm Machanisation Committee was set up by Government to examine problems of machanisation of Agriculture in the Province , if so, (*i*) what

is the detailed result of the examinations so conducted and (*ii*) what step Government intend to take for manufacturing supply and service of the agricultural equipments.

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): Yes. The Committee was set up by the Central Government.

(*i*) Report of the Committe is likely to be available by August 1969 according to information avilable with the Provincial Government.

(*ii*) Requisite action is likely to be taken after examination of recommendations of the aforesaid Committee.

UPGRADATION OF AGRICULTURE COLLEGE TANDO JAM

*15925. **Syed Muhammad Murad Shah** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that press and the people of the former Sind area and representatve of all tires of Basic Democracies, M.P.As. and M.N.As. have been strongly demanding for the gradation of Agriculture College, Tandojam to that University lovel ;

(*b*) whether it is a fact that Board of Governors of the said College had approved this proposal ;

(*c*) if answer to (a) and above be in the affirmative, reasons for not so far upgrading the College ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes in Principle.

(*c*) Upgrading of the College to that of a University is within the purview of the Education Dapartment. A proposal in this behalf would be forwarded to them shortly.

ENGINEERING WING OF AGRICULTURE DEPARTMENT

*15989. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari :** Will the Minister for Agriculture be plased state :—

(*a*) whether it is a fact that the headquarter of the Engineering Wing of the Provincial Agriculture Department is at Lyallpur and many Division and Vnits are under its control.

(*b*) whether it is a fact that a considerable staff comprising Bulldozer Operators, Units Supervisors, Foremen and Mechanics are employed in the workshops attached to the said wing ;

(*c*) whether it is a fact that the above said staff are paid their remuneration monthly on the basis of daily wages system and their service is neither permanent nor any scales of pay have been fixed for them ;

(*d*) whether it is also a fact that the above said employees are not entitled to any pension right whereas all of the higher authorities of the wing enjoy all these privileges ;

(*e*) If answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to take suitable action for granting grades of pay and pension right to the above said employees of the Agriculture Department and put an end to present daily wages system.

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) Yes ; of Lahore Region only.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) (1) Bulldozer Operators	...	—	Yes
(2) Mechanics	...	—	
(3) Unit Supervisors	...	—	No.
(4) Foremen	...	—	

(*ii*) (1) Bulldozer Operators	...	—	Yes.
(2) Mechanics	...	—	
(2) Unit Supervisors	...	—	No.
(4) Foremen	...	—	
(d) (*i*) Bulldozers Operators	...	—	Yes.
(*ii*) Mechanics	...	—	
(*iii*) Unit Supervisors	...	—	No.
(*iv*) Foremen and higher posts	...	—	

(*e*) It is not in the public interest to bring daily paid labour on regular pay roll and make the posts permanent and pensionable.

VETERINARY HOSPITAL AND DISPENSARY IN TEHSIL SWABI

*15294. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the present number of veterinary hospitals and dispensaries in Tehsil Swabi. Mardan District, alongwith locales thereof ;

(*i*) the amount allocated for the purchase of medicines and (*ii*) the the amount out of that which was actually spent on this purpose ;

(*b*) the number of cattles treated in each dispensary hospital during period from 1st July 1967 to 30th June, 1968 and 1st July, 1968 to 30th December 1968 ;

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Requisite information is given in statement 'A' which is placed on the Table of the House.*

(*b*) Requisite information is given in statement 'B' which is placed on the Table of the House.*

NOTIFICATION OF NOMINATION OF PRESENT MEMBERS OF MARKET COMMITTEE HOROONABAD AND CHISTIAN

***16002. Mr. Hamza :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :

(*a*) the date on which nomination of present Members of Market Committee Haroonabad and Chishtian, District Bahawalnagar were notified ;

(*b*) the date on which the charge of the said market committee was handed over to the new office bearers by the concerned S.D.M.

(*c*) whether it is a fact that the said S.D.M. was paid some allowance for acting as Chairman said market committee ; if so its monthly rate ;

(*d*) reasons of delay if any in hading over the charge by the S.D.M. to to the said elacted office bears ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) 30th September 1967.

(*b*) 23rd January 1969.

(*c*) (i) Resident Magistrate, Haroonabad Nil.

**Please see Appendix VII at the end.*

(*ii*) S.D.M., Chishtian ... Rs. 190 per mensem

(*d*) Delay in holding elections and transferring charge to the elected office bearers is being looked into.

RETIRING BENEFITS TO OFFICIALS WORKINING LAHORE ZOO

*16008. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state.

(*a*) The date on which the Administration Lahore Zoo was taken over by the Animal Husbandry Department.

(*b*) the names of official serving in Lahare Zoo on the said date alongwith following details in eash case ;

(*i*) date of joining esrvice ;

(*ii*) scale of pay ; and

(*iii*) terms and conditions of service with regard to G.P. Fund. pension and other retiring benefits ;

(*c*) whether the said employees are eligible for retiring benefits prescribed for employees of Animal Husbandry Department, if not, reasons therefor and whether Govenment intend to give the said benefits to the said employees also ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) 21 March 1962.

(*b*) Information is placed on the Floor of the House (Appendix A)

(*c*) Yes.

Appendix 'A'

Serial No.	Name of officials serving in the Zoo on 21-3-1962	Date of joining service	Scale of pay	Terms & conditions of service with regard to G.P. Fund pension & other retiring benefit
1.	Mr. Abdul Haq	11-7-58	120-8-200/10-250	Employees of the Zoological Gardens are
2.	Mr. Sardar Khan	23-12-30	60-4-100/5-120	governed in respect of persion and other retir-
3.	Mr. Muhammad Rashid	20.5-61	Do	ing bonefit on the lines of Civil Service Rules, Pb. Vol II and W/Pak
4.	Mr. Noor Hussain	6-5-60	Do	Civil Serviec pension Rules. 1963 (as amend
5.	Mr. Said Akbar	16-12-61	Do	from time to time) as indicated in clause (ii)
6.	Mr. Muhammad Aslam Khan	1927	95-10-125	12 & 13 of the constitution of the Zoological Gardens,
7.	Mr. Abdul Akbar Khan	6-9-36	60-4-100/5-120	Lahore notified by the West Pakistan in their No. IX-14-SOAH-III
8.	Mr. Muhammad Fazal Khan	1-12-41	40-2-50/2½-65	(Agri)/65 dt. 14-1-66
9.	Mr. Babu Khan	16-2-52	40-4-80	
10.	Mr. Qamar ud Din Khan	1-7-56	Do	

AMOUNT OF MARKET COMMITTEE IN SARGODHA DIVISION

*16027. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state the amount in cash with each Market Committee in Sargodha Division as on 30th June, 1968 alongwith name of the bank in which this amount was deposited ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : The requisite information is being collected from the local officers and will be furnished shortly.

PLANTING OF TREES IN JHANG AND JHANG ROAD RANGE

*16028. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Agriculture be pleased to refer to the answer to my starred question No. 14074 given on 14th January 1969 and state :—

(*a*) names of places in Jhang and Jhang Road Range wherein trees were planted during 1967-68 alongwith number of those which were in existence on 31st December 1968 with locations thereof ;

(*b*) details of expenditure of Rs. 22,820-00 incurred on the plantation of trees in Jhang Range during 1967-68 ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (a) Range-wise number of trees planted during 1967-68 alongwith number of those which were in existance on 31st December 1968, with location thereof has been in corporated in the statement a copy of which is placed on the Table of the House, Statement 'A'.

(c) The details of expenditure of Rs. 22,820-00 incurred on the Plantation of trees in Jhang Range during 1967-68 are incorparated in the statement, a copy of which is placed on the Table of the House, Statement 'B'.

STATEMENT 'A'

(b) Range-wise number of trees planted alongwith number of those which were in existence on 31-12-1968 with location thereof.

S. No.	Range	Place where plants have been planted.	No. of plants planted	No. of plants on site on 31-12-1968
1.	Jhang Range	Chak No. 178 J.B.	14,530	10,798
2.		Bela Shajowal	1,526	1,515
3.		Chak Madrasa	10,200	9,100
4.		Chak 178 J.B. Nursery area	784	771
5,		Jhaag Chiniot Road	13,000	11,221
		Total :—	40,040	33,405
		(i) NEW AFFORESTATION		
1.	Jhang Road Range	Trimmu-Sidhanai Canal	2,500	2,456
2.		Khushab-Muzaffargarh Road	5,500	4,317
		(ii) RESTOCKING		
1.		Rangpur main Canal ...	8,173	7,600
2.		2/R Disty ...	2,100	1,113
3.		1/L Disty ...	3,186	2,925
4.		1/R/2-L Disty ...	1,500	1,321
5.		3/R Disty ...	7,000	6,601
6.		3/L Disty ...	5,314	4,910
7.		3/R Disty ...	2,600	2,325
8.		4/L Disty ...	4,300	3,840
9,		Lahore Bhakkar Road ...	327	210
		Total ...	42,500	37,618

STATEMENT 'B'

(b) The details of expenditure of Rs. 22,820.00 incurred on the plantation of trees In Jhang Range during 1967-68.

1.	Expenditure on soil preparatory works including jungle clearance and debris burning, layout and earth-work ...	2,7000
2.	Cost of raising 40,040 plants in the Nursery ...	2,000
3.	Cost of planting, weeding and fencing including restocking of failures ...	3,150
4.	Irrigation which includes slit clearance of water courses re-opening of pits and trenches ...	8,623
5.	Price of tubewell water purchased from private tubewell owners at Jhang Bhawana and Chiniot P. W. D. Road where canal water is not available ...	2,500
6.	Maintenance operations such as pruning, cleaning and mulching etc. ...	3,847
	Total ...	22,820

AMOUNTS OF FISHERIES DEPARTMENT IN JHANG DISTRICT

*16030. **Chaudhri Mohammad Idrees** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) total amounts which were recoverable by the Fisheries Department in the Jhang District as on 31st December 1968 ;

(*b*) names and addresses of the institutions against whom these amounts are lying outstanding along with the year since when these have been outstanding ;

(*c*) names and addresses of the fisheries contractors from 1962-63 to date alongwith their parentage ; and contract amount of each contractor in each year since 1962-63 ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Rs. 2,14,343.50.

(*b*) The requisite information is given in statement 'B' which is placed on the Table of the House*

(*c*) The requisite information is given in statement 'C' which is placed on the Table of the House.*

CIVING LAND FOR SHEEP BREEDING FARMS CATTLE BREEDING FARMS, ORCHARDS AND GAME RESORTS

*6037. **Mr. Hamza**: Will the Minister for land Reforms be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that lands have been given to some persons under the Land Reforms for Sheep Breeding Farms, Cattle Breeding Farms, Orchards and Game Resorts in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above in the affirmative, (*i*) the names of persons to whom the said lands have been given and (*ii*) the acreage of land given to each of them under each head ?

Parliamentary Secretary (Malik Mohd. Muzaffar Khan) ; (*a*) Yes.

(*b*) Statement "A", "B", "C" and "D" are laid on the Table.**

**Please see Appendix VIII at the end.*

***Please see Appendix IX at the end.*

GODOWNS FOR THE STORAGE OF WHEAT

*16043. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) the number of private Godowns taken on rent by the Government for the storage of Wheat during 1968-69 in all the districts of former Punjab ;

(*b*) whether rent of these Godowns is being paid regularly to their owners ;

(*c*) amount of rent of per month of all the godwons mentioned in (*a*) above ?

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) 2,248.

(*b*) & (*c*) In accordance with the West Pakistan Delegation of Powers under the Financial Rules and the Powers of Re-appropriation Rules, 1962, the Regional Heads are competent to sanction rent of private buildings upto Rs, 2,000 and the Administrative Department below Rs. 6,000 per annum subject to obtaining of a Non-Accommodation and Reasonableness of Rent Certificate from the Executive Engineer concerned. Cases involving rent above this limit are to be referred to Finance Department. Instructions have been issued to all concerned that cases pertaining to rent of private buildings are processed expeditiously. In view of the position explained against (*b*) above. It is not possible to specify the exact amount of monthly rent of all the godowns hired by the Food Department till the assessment has been carried out by the P. W. D.

———

SELLING OF WHEAT SEED

*16065. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the district-wise quantity of all kinds of wheat seed separately, which has been sold by the Department in the Province during 1968-69 ;

(*b*) any balance remained unsold in the Depot of each District alongwith reasons for the balance ?

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : (*a*) Statement showing the District-wise sale of wheat seed is placed on the Table of the House as Appendix 'A'

(b) Statement showing the unsold balance of wheat seed is also placed on the Table of the House as Appendix 'B'. The reason is that the farmers were not in the need of balance quantity.

APPENDIX 'A'

Statement showing the District-wise sale of all kinds of wheat seed by ADC during 1968-69

Name of District		Quanty sold in Mds.		
		Mexi Pak	C-273	M-68
Peshawar	...	10,100	705	...
Kohat	...	71.00	3,855	...
Haripur	—	33,00	972	...
Mardan	...	15,800	...	...
D. I Khan	...	13,600	6,265	...
Bannu	...	33,00	710	...
Rawalpindi	...	62,00	1,922	...
Campbellpur	...	43,00	2,100	...
Jhelum Gujrat	...	11,400	800	...
Sargodha	...	13.500	...	...
Lyallpur	..	54,560	...	...

APPENDIX 'A'—*Contd.*

Statement showing the District-wise sale of all kinds of wheat seed by ADC during 1968-69

		Quauty sold in Mds.		
		Maxi Pak	C-273	M-88
Jhang.	...	13,500	...	...
Mianwali	...	80,00	...	...
Lahore	...	26,300	...	...
Gujranwala	...	17,200	...	...
Sheikhupura	...	60,00	...	...
Sialkot	...	35,400	...	...
D. G. Khan	...	10,500	...	...
M. Garh	...	12,500	...	...
Multan	...	53,500	...	...
Sahiwal	...	76,197	...	...
Bahawalpur	...	6,900	...	...
Bahawalnagar	...	79,00	1277	...
R. Y. Khan	...	16,000	...	...
Khairpur	...	11,000	...	505
Jacobadad	...	10,000	...	...
Sukkur/Larkana	...	5,600	1868	80
Nawabshah	...	23,300	1055	...
Hyderabad	...	47,800	960	1010
Dadu/Sangha	...	24,100	741	910
Tharparkar/Thrttar	...	29,700	790	1570
Quetta/Kalat	...	16,900	4332	...
Grand Total	...	6,01,397	28,352	4,075

APPENDIX 'B'

Statement showing the unsold balances of all kings of wheat seed in each District during 1968-69.

Name of District		Quantity sold in Mds.		
		Mexi-Pak	B-68	C-273
Peshawar	...	6,635	...	20
Kohat	...	1,745	...	145
Mardan	...	6,600	...	...
Bannu	...	376	...	...
D. I. Khan	...	2,000	...	660
Rawalpindi	...	764	...	320
Campbellpur	...	1,773	...	...
Gujrat	...	1,995	...	...
Haripur	...	2,360	...	28
Sargodha	...	35,632	...	...
Lyallpur	...	3,172	...	...
Jhang	...	30,850	...	...
Mianwali	...	972	...	...
Gujranwala	...	8,862	...	...
Sheikhupura	...	19,077	...	...
Lahore	...	19,152	...	...
Multan	...	19,154	...	...
M. Garh	...	6,115	...	...
Bahawalpur	...	14,779	...	...
Bahawalnagar	...	28,693	...	23
R. Y. Khan	...	29,202	...	...
Sukkur	...	32,020	...	...
Jacobobad	...	7,427	...	1,132
Khairpur	...	11,205	...	...

APPENDIX 'B'—*Contd.*

Ststement showing the unsold balances of all kinds of wheat seed in each District during 1968-69.

Name of District		Quantity sold in Mds.		
		Mexi-Pak	B-68	C-263
Nawabshah	...	90	...	1,245
Larkana	...	227	...	...
Quetta	...	2,420	...	167
Hyderabad	...	1,113	490	550
Dadu	...	800	668	501
Sanghar	...	...	...	1,418
Tharparkar	...	...	1,030	...
Total	...	2,95,255	2,128	6,209

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE. FAILURE OF GOVERNMENT TO PLACE ON THE TABLE OF THE ASSEMLBLY A COPY OF THE LETTER FROM S. P. MULTAN, AS DINIED THROUGH STARRED QUESTION No. 14791

Mr. Speaker : We will now take up Privilege Motions and the first one, No. 10, is by Mr. Hamza which, I think, was moved the other day.

مسٹر حمزہ (لائلپور ے) - جناب سپیکر - میں نے ابھی اپنی معروضات پیش کرنی ہیں کیونکہ وزیر امور داخلہ صاحب کو اس تحریک استحقاق کا علم نہیں تھا اس لئے آپ نے فرمایا تھا کہ اس تحریک استحقاق کو ملتوی کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ جب نشان زدہ سوال اس معزز ایوان میں پوچھا گیا تھا اس میں میں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان کی چٹھی کا محض حوالہ ہی نہیں دیا تھا بلکہ اس کا نمبر بھی بتایا تھا اور اس میں میں نے یہ درخواست کی تھی کہ جناب سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان کی وہ چٹھی اس ایوان کی میز پر رکھی جائے لیکن افسوس ہے کہ میرے اس واضح سوال کے باوجود اور وہ سوال جس کو آپ نے باضابطہ قرار دیا محکمہ نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی اس چٹھی کو اس ایوان کی میز پر رکھنا پسند نہیں کیا ۔ بلکہ میں یہ عرض کرنا بھی پسند کروں گا کہ جب میری جانب سے یہ اعتراض کیا گیا تھا تو محکمہ متعلقہ کو چاہئے تھا کہ وہ فوری طور پر اپنی پہلی غلطی کا ازالہ کرتے ہوئے اس چٹھی کی نقل مجھے مہیا کر دیتے ۔ میں نے یہ سوال اس ایوان میں اس لیے پیش کیا تھا کہ چونکہ یہ میری سوچی سمجھی رائے تھی کہ اس قوم و ملک کی آبادی کو یہ تلخ تجربہ ہے کہ ہماری انتظامیہ کے بیشتر افراد بلا واسطہ سیاست میں ملوث ہوتے ہیں ۔ ہماری اس حکومت کی بدنامی کا سب سے بڑا باعث یہ ہے کہ اس نے انتظامیہ کو غیر جانب دار نہیں رہنے دیا ۔

جناب سپیکر ۔ میرے ان الزامات کی تائید جناب وزیر برائے امور داخلہ صاحب نے کر دی ہے کہ اب بھی انہوں نے اس چٹھی کو اس ایوان کی میز پر نہیں رکھا ہے ۔ میری یہ التجا ہے کہ جناب وزیر امور داخلہ صاحب اس چٹھی کو اس ایوان کی میز پر رکھیں اور ساتھ ہی ساتھ آپ اس

تحریک استحقاق کو منظور فرمائیں اور اس کو استحقاق کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائے تاکہ ہم یہ فیصلہ کر سکیں کہ محکمہ کے وہ زمہ‌دار افسر جنہوں نے اس ایوان کی توہین کی ہے ان کے خلاف کارروائی کی جانی چاہئے یا نہیں ۔

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Sir, I respectfully submit that my friend is wrong. I have not deliberately withheld anything from the House which is really very important. I am prepared to place this letter on the table of the House and will show that on politics is involved as may friend suggests.

Mr. Speaker : Why was not this letter placed on the Table of the House as was desired by the Member in his Question No. 14791.

Minister for Home : That is unfortunate. I agree and I am placing it on the Table of the House. I assure my friend that he will be greatly disappointed when he reads it. It is the most inoccuous document and no politics is involved and with your permission Sir, I place it on the Table of the Hause. I hope when he reads it he will find that I meant no discourtesy to him and in fact we do not want to withhold anything.

سید عنایت علی شاہ ۔ یہ ہم خود بھی سننا چاہتے ہیں ۔ یہ لیٹر کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ لیٹر انہوں نے ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے ۔ اگر آپ پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں ۔ (وقفہ)

Mr. Speaker : This is not letter. This is the official noting.

Minister for Home : Sorry Sir. This is the letter.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ جناب وزیر داخلہ نے بظاہر وہ چٹھی جس کا کہ میں نے حوالہ دیا ہے میز پر رکھ

دی ہے ۔ لیکن آپ یقین کیجئے کہ یہ محکمہ امور داخلہ جو ہے اس قسم کی کارروائیاں کر رہا ہے ۔ انہوں نے وہ چٹھی ہی بدل دی ہے ۔

Minister for Home : This involves breach of the House.

مسٹر حمزہ ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ آپ یہ فیصلہ فرمائیں ۔ کہ میں نے واضح طور پر چٹھی کا ذکر کیا ہے ۔ اور نمبر تک کا اس میں ذکر کیا ہے ۔ اور اس کے باوجود وزیر داخلہ نے یہ چٹھی ایوان کی میز پر نہیں رکھی ۔ میری تحریک استحقاق پر رکھ دی ہے ۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ وزیر داخلہ تو بچارے مجبور ہیں ۔

You are very much mistaken.

وزیر داخلہ ۔ میں مجبور نہیں ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ ان کو تو میں سزا دینے کے لئے تجویز نہیں کروں گا دوسرے لوگ جو سزا کو قبول کرنے کی ہمت بھی رکھتے ہوں ان کو دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب نمبر تو وہی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب مدرجات کو بدل دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر - دوسری کاپی تو موجود نہیں جس میں سے ہم مقابلہ کر لیں - اگر آپ چٹھی پیش کریں - تو پھر ہو سکتا ہے -

خواجہ محمد صفدر - تو پھر Official Secrets Act میں ہمیں ساتھ دھدلیا جائے گا -

Mr. Speaker : That may be an incomplete information but that was not an incorrect information. Therefore prima facie there was no case of privilege. The motion is ruled out of order.

RE. INCORRECT STATEMENT BY THE PARLIAMENTRY SECRETARY (HOME) IN REPLY TO THE ADJOURNMENT MOTION ABOUT THE BEATING OF STUDENTS AT SHAHEED CHOWK RAWALPINDI

Mr. Speaker : Next Motion No. 11. That was from Major Muhammad Aslam Jan. Has the Member moved this motion.

Major Muhammad Aslam Jan : Yes sir. If you like I will move it again.

Mr. Speaker : No no You need not move it again :

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : He had moved it and I had opposed it. It is very unfortunate that my friend thinks that the information that he has received is correct. It still stick to the information that I got from the Deputy Commissioner. I checked it up again twice on 29th and 30th and even today I got it checked up. My friend's contention was that some of the students were stripped naked and they were beaten by the police at Chowk Shaheed, Rawalpindi city on 21st January, 1969. The Administration says that no students were stripped-naked and none of them was beaten as suggested

my friend. My frind Major Aslam Jan, for whom I have got great regard had suggested that he would meetme and place the material that he has at his disposal before me. I had actually agreed to give him time and we had fixe dthe time in office. Unfortunately, he did not keep the time and therefore I have again to rely on what I got from my Department and to that the Administration still sticks. Therefore, I oppose this motion. The facts as stated by my friend are absolutely incorrect. To say that it has come from Nawa-Waqat, that 101 Advocates were present when this thing happened is not correct. I will say that one thousand and one people were present and they say that no students were stripped-naked and none of them was beaten. That does not actually carry us any further. So my submission is that the facts are denied by the Department. I had tried to check up as for as possible and if he has got any information, any material, which can support his contention, I will certainly re-check it and I am giving this assurance. In view of that assurance I think he will withdraw his privilege motion.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ پوزیشن یہ تھی ۔ کہ طلبا نے لوکل ایڈمنسٹریشن کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا کہ جب یونیورسٹی آرڈیننس کو repeal کر دیا گیا تو جلوس نہیں نکالیں گے ۔ یہ طلبہ کی ایکشن کمیٹی والوں نے کمشنر صاحب سے کیا تھا ۔ اس کے بعد طلبہ ان سے ناراض ہوئے اور گورنمیٹ ڈگری کالج راولپنڈی میں یہ جلسہ ہوا ۔ اور وہ چند افراد ایکشن کمیٹی کے وہاں پر گئے ۔ اور انہوں نے معافی مانگی ۔ اور کہا کہ یہ معاہدہ تو ایسے ہی ہے ۔ جیسے تاشقند میں ہوا اور ہم نے طلبا کا مفاد پیش نظر نہیں رکھا اس لئے ہمیں معافی دیجئے ۔ پھر جلوس نکلا اصغر مال سے شاہراہ پہلوی (جس کو مری روڈ بھی کہتے ہیں) پر پہنچا ۔ تو حکومت کے تجویز کئے ہوئے غنڈے اور سماج دشمن عناصر کو چھوڑ دیا گیا ۔ انہوں نے طلبا پر پتھراؤ کیا اور انہیں مارا پیٹا ۔

راجہ غلام سرور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ Sir وہ فرماتے ہیں ۔ کہ حکومت کے تجویز کئے ہوئے غنڈے ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ طلبا کے ساتھ لوٹ مار کرنے والے لوگ بھی تھے ۔ طلبا میں سے بھی چند لوگ تھے ۔ جنہوں نے نقصان پہنچایا ۔ لوٹ مار کی ۔ میرا بھی نقصان ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : That is not a point of order.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب راجہ صاحب نے یہ تو مان لیا ۔ کہ غنڈے اور بدمعاش ساتھ تھے ۔ حکومت نے اگر یہ نامزد نہیں کئے ۔ تو ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ فرمائیں ۔ کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے ؟

میجر محمد اسلم جان ۔ مجھ کو راولپنڈی سے ایک lawyer نے فون کیا ۔ کل راولپنڈی سے میرے پاس student یہاں آئے انہوں نے بتایا بلکہ یہاں تک کہ ہماری ایک لیڈی ممبر کو بھی یہ اطلاع ہے کہ جب ایک فوٹو گرافر نے طلبا کی تصویر اتار لی تو پولیس والوں نے اس کو کہا کہ ان کی تصویر تو تم نے اتار لی ہے ۔ اب ایک اور فوٹوگرافر بلاؤ جو تمہاری تصویر اتار لے ۔ اور پھر جناب ۱۰۱ وکیل کہہ رہے ہیں ۔ مگر جرم کرنے والا کہتا ہے کہ نہیں technically آپ کہہ سکتے ہیں کہ نہیں ۔ لیکن میری اطلاع جھوٹ نہیں ہے ۔ کیونکہ وکلاء جھوٹ نہیں بولتے ۔ انہوں

نے خود دیکھا تھا ۔ (قطع کلامی) جھوٹ آپ لوگ بولتے ھیں وہ آپ کو defend کرتے ھیں ۔

Mr. Speaker: No discussion about lawyers. That is a very respectable class.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ مجھے یقین ھے کہ اگر مجھے کسی وکیل نے یہ ٹیلی فون کرکے کہا ھے تو ایک وکیل کی حیثیت سے میں یہ کہونگا کہ وکلاء کی ایڈمنسٹریشن سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب فاضل وزیر امور داخلہ نے اس بات کی تردید کر دی تھی تو آپ کے پاس کیا ثبوت ھے کہ کسی افسر نے یا کسی سرکاری ملازم یا پولیس کے آدمی نے طلبا کو پیٹا تھا ؟

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ میری انفارمیشن یہ ھے کہ پولیس والے نے اسے پکڑا ھے یا نہیں لیکن یہ ضرور ھے کہ اس لڑکے کی شلوار کو بندوق پر اٹھا کر کہا تھا کہ ایسا کیا جائے گا ۔ یہ بڑی شرم ناک بات ھے ۔ بچے ھمارے بھی ھیں آپ کے بھی ھیں سب کے ھیں بچوں سے اگر کوئی زیادتی ھو جائے تو ان کے ساتھ نرمی سے سلوک کرنا چاھئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاضل وزیر امور داخلہ نے تو فرمایا تھا کہ آپ کے پاس جو مواد ھو ان کو دے دیں تاکہ وہ تحقیقات کریں ۔

میجر محمد اسلم جان - اس particular چیز کے متعلق تو نہیں لیکن راولپنڈی میں جو غنڈہ گردی ہو رہی ہے اس کے متعلق قاضی صاحب نے فرمایا تھا کہ آج صبح ۸ بجے ان سے ملوں -

مسٹر سپیکر - جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ تحقیقات کریں گے اگر وہ اس کی تحقیقات کرا دیں تو کیا آپ مطمئن ہو جائیں گے -

میجر محمد اسلم جان - میں مطمئن ہو جاؤں گا -

Mr. Speaker : If the member gives the material I hope the Minister will be prepared to hold an enquiry.

Minister for Home : I will take action.

Mr. Sepaker : This motion is not pressed.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motions. So far as the adjournment motion 564 of Khawaja Muhammad Safdar is concerned I think we are having a discussion tomorrow on the law and order situation. Therefore, this adjournment motion cannot be taken up.

DEATH OF TWENTYNINE RERSON ON ACCOUNT OF RAILCAR OMNIBUS COLLISION AT A MANNED LEVEL CROSSING AT RAIWIND

Mr. Speaker : Next motion--565 by Malik Muhammad Akhtar

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of

recent occurrence and of urgent public importance, namely, that 29 persons have been killed and eleven injured in a rail-car omnibus collission at a manned level crossing at Raiwind on the 3rd of February, 1969 due to the failure to close the crossing. The railway authorities have been negligent to inform the arrival of the rail-car, which was on a trial run between Lahore and Rohri via Pakpattan, to the watchman incharge of the railwvy crossing Raiwind. The negligence of the railway authorities due to which this fatal accident has been caused has shocked and caused great resentment in the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir as far as this tragic accident is concerned it is really very unfortunate we have prabed into the causes, as to what were the reasons, which led to this collision. Concned senior officers of my Department visited the site yesterday and I believe, the Administration have done everything that they could do after the accident. Now, at this stage I am not in aposition to say whether the accident which has occurred is becacse of certain lapses on the part of the railway administration or it has taken place in its own natural way. But the fact remains that about 29 persons have lost their lives and over about eleven persons have been injured. It is all very sad. What we have done yesterday is that the Inspector of Railways, Government of west Pakistan has been ordered to look into the whole affair and report the matter. Actually I have also further directed that this enquiry should not take long. It should be finalized with the shortest posible period so that we should know the reasons why the accident took place ?

Simultaneously, I have been informed this morning that the local administration S. D. M. Kasur has also ordered an enquiry into the matter. Therefore, at this stage I would submit that so far as the motion is concerned the Government has taken necessary steps and we are probing into it. The question raised to be discussed on the floor of the House is now one for which an enquiry has been ordered. It will be sub-judice and therefore, it should not be discussed at this stage. I am also personally visiting the site after the discussion on the motion and we are taking all possible steps that such things should not occur in future. This is the factual position which I have submitted. I would request that since the question is sub-judice it should not be discusssed on the floor of the House.

Malik Muhammad Akhtar : May I refer to the statement of the gateman, Muhammad Rafiq, published in a local newspaper, "Kohistan"

اس نے بعض سوالات کا جواب بڑے اطمینان سے دیا اور کہا کہ ریلوے والوں میں یہ نقص ہے کہ کوئی حادثہ ہو جاتا ہے تو وہ سوچتے ہیں کہ یہ حادثہ کیوں ہوا پھر جو بات حادثے کا سبب بنتی ہے اسے ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اگر حادثہ سے پہلے کوئی چیخے چلائے تو اس کی آواز پر کوئی بھی کان نہیں دھرتا ۔ اس سوال کے جواب میں کہ یہ حادثہ کس طرح ہوا ہے اس نے کہا کہ اس کی کئی وجوہات ہیں ۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس پھاٹک کے گیٹ مین کو رائے ونڈ سٹیشن سے یہ اطلاع دینے کا کوئی انتظام نہیں کہ کوئی ٹرین آ رہی ہے ۔ گیٹ مین کو صرف مقررہ گاڑیوں کی آمدورفت کے اوقات کا علم ہوتا ہے اور وہ انسانی حد تک یہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ کوئی حادثہ نہ ہونے پائے ۔ لیکن اچانک اور ازمائشی طور پر آنے والی گاڑیوں کی کوئی اطلاع نہیں ہوتی ۔ یہ صرف گیٹ مین ہی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت لائین پر دیکھتا رہے میں نے اپنے افسروں کی توجہ اس طرف کئی بار مبذول کرائی کہ کوئی موزوں طریق کار نہیں ہے کوئی ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ گاڑی آنے سے پہلے گیٹ مین کو چوکس کیا جا سکے مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔

پھر وہ کہتا ہے ۔

کہ ایک سکیم کے تحت پھاٹک کو وسیع کیا جا رہا
یہ بھی سنا ہے کہ اس پھاٹک پر ٹیلیفون لگے گا مگر
نہ جانے کب لگے گا ۔ حادثہ تو ہو گیا ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے متعلق میں دو تین چیزیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک پریس نوٹ کے مطابق تو یہ ہے کہ گیٹ مین وہاں موجود نہیں تھا ۔ وہ رائے ونڈ گیا ہوا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہاں تو اطلاع دینے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : He was subsequently contacted by press reporters. My allegation is that rail-car was on trial from Lahore to Rohri via Pakpattan. There was no advance intimation to the gateman who was incharge the person responsible for closing that level crossing at that particular hour. He had no knowledge about it. Now, Sir what happens is that sudddenly a rail car comes and there is an omnibus passing through and there is collision. And Sir, look at the casualties. 29 are dead and 11 persons have been seriously injured. Had he got any knowledge he would have stopped it or the accident would not have been of that serious nature. There is no allegation that the omnibus driver tried to cross the railway line in a hurry. Neither did the busman know that a rail ear was coming. The driver of the bus was ignorant, the incharge of the crossing was ignorant and he has alleged that they are never informed about such unscheduled runs and although they have on several occasions protested expressed their fear that in these circumstances there are chances of factal accidents but the higher authorities are not paid any heed to them.

Secondly, Sir, the matter is not sub-judice. This is a departmental enquiry or some other enquiry about which the learned Minister has not given any explanation. There is not technical objection taken on this motion. It may, therefore, be kindly admitted. Let him make a statement.

Mr. Speaker : There is one objection that the matter is sub-judice.

Malik Muhammad Akhtar : That is a departmental enquiry.

Minister for Railways : I may explain the position. The Member has made detailed statement and he has given the causes as to how this accident has taken place and all that. The fact is that this level crossing is at a distance of two miles from Raiwind Station. The road which passes through this place, I personally do not know how important it is, is a kutcha road and it has been built recently. So, one could feel how important that crossing must be. But recently the railway administration had taken a decision, that this level crossing, which was in the past a 'C' type level crossing, should be made more comprehensive and they upgraded this level crossing to 'A' class, because they thought that when the road has been made pucca, the traffic has also increased.

Malik Muhammad Akhtar : But the negligence is there.

Minister for Railways : This decision was taken quite some time back because at the increase in traffic. That means that the railway administration did take notice of these things and they took a suitable decision that this level crossing should be open enough cope with the traffic Sir, when a level crossing is upgraded to 'A' class, it is widened. Apart from that, on both the sides at a distance of a few furlongs, the signals are put up and those signals are connected with the level crossing, so that whenever any train has to pass, this man has to give a signal, and then only it can pass. Otherwise the train will stop. This step the railway administration took on account of the increase in traffic, and they have upgraded that level crossing. So far as the railway side is concerned, they have taken a suitable decision.

Mr. Speaker : But nothing can be more important than this matter, and who should we deprive this House from discussing this matter. Sometimes it has so happened that Government has accepted the motion and given the House an opportunity to discuss it.

Minister for Railways: I accept, but the legal point, which I have raised, is there.

Mr. Speaker: If the matter is so important, then even the legal objections are not raised. Twenty-nine lives have been lost.

خواجہ محمد صفدر - ۱۱ مرنے کے قریب ہیں اس طرح ان کو ۲۹ سمجھ لیا جائے گا -

Minister for Railways: Sir, I am nat going to defend the action of the railway administration at any rate but I have also to probe myself into the thing and satisfy myself whether the accident, which has taken place, is due to the negligence of the railway department or otherwise. For that reason, I am also going to the site. If you like to have my views on the subject, I will place my views before you if you fix a date after two days, and then decide the fate of this adjournment motion. (interruption) Since I am visiting the place to ascertain as to how far the railwawy administration has failed.

Mr. Speaker: Could be take up this adjournment motion on Friday ?

Minister for Railways: I shall not be here on Friday Sir.

Mr. Speaker: Let it be on Monday.

Minister for Railways: What will be the date Sir. I think it would be better if it is fixed on 11th or 12th.

ملک محمد اختر - جناب والا - یہ معزز ایوان اس موشن کو admit کر لے اور جب ان کا statement آئے تو اس پر بحث کر لی جائے اور میں سارے ایوان سے گذارش کرتا ہوں کہ اس کو admit کیا جائے اور وہ اس معاملہ میں ہماری تائید کرے -

Mr. Speaker : The Minister means to say that he would be able to make a statement on that day and after that the motion should be admitted or rejected ?

Minister for Railways : If I feel that it is the fault of the railway administration, I would like to discuss the issue on the floor of this House.

Mr. Speaker : That means that as for as the stage of granting of leave is concerned, that should be ascertained on Monday or Tuesday ?

Minister for Railways : This is correct Sir, that is my submission.

خواجہ محمد صفدر ۔ میرے خیال میں اس میں کوئی دقت نہ ہونی چاہئے آخر اتنی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں ۔ ۱۱ آدمیوں کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ ان کی حالت سخت خطرناک ہے اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور زندگی دے ۔ سنا ہے کہ ان میں سے کسی کا بازو کٹ گیا اور کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی ایسی صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ ریلوے ایڈمنسٹریشن کو یہ باتیں پس پردہ نہیں رکھنی چاہئیں اور ان کو ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہئیے ۔ محترم وزیر ریلوے کو یہاں admit کرنا چاہئے کہ چونکہ یہ مسئلہ ریلوے کی ذمہداری کا ہے اس لئے اس پر یہاں بحث کی جائے وہ بھی تحقیقات کر لیں اور دو ایک روز تک ہم بھی مزید تحقیقات کر لیں گے کہ کیا واقعہ ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ریلوے کی ذمہداری کتنی ہے ۔ جناب والا ۔ میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے حادثات ریلوے لیول کراسنگ پر ہوئے ہیں اور یہ بڑے زور شور سے ارشاد فرماتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

Minister for Railways : Sir, I would not mind actually if you take up the question to be discussed, but what I want to say is that I will not be here.

خواجہ محمد صفدر - تو آپ دو چار روز کے بعد بحث کر لیں لیکن اس کو آج ہی admit کیا جائے -

وزیر ریلوے - جناب والا - میری خواہش یہ ہے کہ جہاں تک میری پرسنل رائے کا تعلق ہے کہ کہاں تک ہمارے ایڈمنسٹریشن کا اس case میں fault ہے تو میں خود آج site پر جا رہا ہوں وہاں سے واپس آ کر میں ہاؤس کو اطلاع دوں گا تو پھر اس پر discussin کر لیا جائے مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے -

Mr. Speaker : If the Minister is going to day then why not take up this motion tomorrow ?

Minister for Railways : I will not be available tomorrow morning.

Mr. Speaker : If the House grants leave today, then we can fixe a date today But if the Minister wants to make a statement before the House grants leave, then we can postpone thc motion for tomorrow.

Minister for Railways : Sir, tomorrow we are having a general discussion

خواجہ محمد صفدر - ویسے ہی کل ہم دو بجے تک بیٹھنے کی درخواست کئے ہوئے ہیں -

Mr. Speaker : We are having a discussion on the law and order situation but we can take up this motion. There is no harm because this is quite an important matter.

Minister for Railways : Would you like to take up this matter round about 12-30 p.m.

Mr. Speaker : That would not be possible because the debate would be on.

Minister for Railways : Sir, will it be alright if you take up this matter five minutes before the Assembly adjourns ?

Mr. Speaker : I think there is no .....

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : May I explain Sir. There is a tentative proposal that it will be probably necessary to extend the the period of discussion tomorrow, with your permission, upto 2 O'Clock and so cannot be taken at 1-30 p.m.

خواجہ محمد صفدر ۔ ایسی صورت میں میں یہ عرض کروں گا کہ اس اہم مسئلہ کے متعلق ہم کل سہ پہر ۴- بجے بیٹھنے کے لئے تیار ہیں ۔

مسٹر سپیکر - پہلی صورت تو یہ ہے کہ فاضل وزیر صاحب آج واقعات کو معلوم کریں گے اور کل پھر وہ ہاؤس میں پیش کریں گے اس کے بعد اس پر فیصلہ کیا جائے گا کہ اس کی اجازت دی جائے یا نہ دی جائے جب اس کی admissibility کا مرحلہ طے ہوگا تو پھر ہاؤس اجازت دے گا اور اس کے لئے تاریخ مقرر کی جائے گی کہ کس تاریخ کو بحث کی جائے - یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس کا آج ہی فیصلہ کر لیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ منسٹر صاحب کو مہلت نہ دی جائے ۔ میری خواہش یہ ہے

کہ ایوان یہ فیصلہ کر لے کہ وہ اس پر بحث کرنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں دیتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق وزیر صاحب کی دلیل یہ ہے کہ ان کو رولز کے ماتحت موقع دیا جا سکتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ رولز کے ماتحت موقع نہیں دیا جا سکتا ۔ جناب والا ۔ جہاں تک بحث کا تعلق ہے اگر وزیر صاحب یہ کہیں کہ اس پر بحث ہونے کے لئے ۴ دن کا یا ۱۰ دن کا موقع دیا جائے تو اس پر ہم ان کی تائید کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ زیادہ اس صورت میں بھی موقع نہیں دیا جا سکتا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ بجا فرماتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ آیا اس کو admit کیا جائے یا نہیں کیا جائے تو اس کے متعلق دو چیزیں ہیں اگر ٹیکنیکل اعتراض نہیں ہے تو آپ ایوان کی رائے لے سکتے ہیں کہ وہ admit کرنے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو ٹکنیکل اعتراض ہے اور وہ یہ کہ جوڈیشل الکرائری کی جا رہی ہے ۔

Minister for Railways : I have made it very blear that I have received the information that the S.D.M. Qasur has ordered for an enquiry into the matter. You know it over there is a Magistrate who orders an inquiry or there is local administration.....

Khawaja Muhammad Safdar : Only the District Magistrate can order an enquiry.

Minister for Railways : Can't the S.D.M. do so ? However, this is my information which I have placed before the House.

Malik Muhammad Akhtar : Since the House is in favour of admitting motion it may be admitted.

چودھری محمد ادریس ۔ اگر ابھی تک پرچہ درج ہو کر تفتیش شروع نہیں ہوئی تو یہ sub-judice نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہم اس معاملے میں کسی فرد کی ذمہداری کے بارے میں فیصلہ نہیں کرنا چاہتے اگر کل تک جوڈیشل انکوائری کا حکم دیا جائے گا تو یہ دیکھیں گے کہ کون سا فرد اس کا ذمہدار ہے ۔ جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ریلوے کی انتظامیہ نے اس لیول کراسنگ پر کون کون سی حفاظتی تدابیر اختیارات کیں ۔ ہمیں اس جوڈیشل انکوائری سے کوئی تعلق نہیں اور جب ہم تحریک التوا پر بحث کریں گے تو اگر کوئی جوڈیشل انکوائری بھی ہو تو وہ قطعاً متاثر نہیں ہوگی ۔ ہم کم از کم اس ایوان کے وقار کو مزید بلند کرنے کے لئے یہ چاہتے ہیں اور ہمارے لئے یہ لازم ہے کہ اس قسم کے افسوس ناک بلکہ

انتہائی افسوس ناک اور اندوہناک واقعات کہ جن کی اس سے پہلے مثال بھی نہیں ملتی اور آج جب کہ یہ تمام کا تمام ایوان اس سے متاثر ہوا ہے اس پر بحث کریں اور اگر کوئی ٹیکنیکل نقص یا اعتراض جو آپ کی جانب سے کئے جا رہے ہیں وہ آپ نہ کریں ۔ چاہئے تو اس سے آپ کا اور اس حکومت کا وقار بلند ہوگا ۔

وزیر ریلوے - ہمارے ممبر جو اس طرف بیٹھے ہیں اگر وہ چاہتے ہیں کہ اس معاملے کو خواہ مخواہ ایک مسئلہ یا issue بنا کر اس کو ہوا دی جائے تو مختلف بات ہے ۔ میں نے ایک simple proposition پیش کی ہے کہ آپ مجھے موقعہ دیں ۔ میں موقع پر اس لئے نہیں جا رہا کہ جو یہ ایکسیڈنٹ ہوا ہے میں اس کی نسبت کسی کو ڈیفینڈ کروں ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں لیکن آپ مجھے موقعہ دیں کہ میں اس کی نسبت تمام حقایق معلوم کر لوں اگر وہ ریلوے کی غلطی سے ہوا ہے اور اگر آپ چاہیں گے کہ یہ چیز زیر بحث آئے تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنے سے آپ کے خیالات مجھے معلوم ہوں گے لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ یہ فوراً admit کیا جائے تو وہ بات اور ہے ۔ میں نے ایک ٹیکنیکل پوائنٹ اٹھایا ہے ۔ جوڈیشل انکوائری کے آرڈرز ہو گئے ہیں ۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ یہ معاملہ ابھی ڈسکس نہ کیا جائے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب بھی جوڈیشل معاملات کی نسبت بات ہوئی تو آپ نے ہمیشہ ان کا احترام کیا اور آپ نے فوراً تسلیم کیا کہ یہ جوڈیشل معاملہ ہے

اور اسے ڈسکس نہ کیا جائے - تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ مجھے ایک دو دن دے دیں تو زیادہ اچھا ہے لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ اس کو ابھی admit کریں تو یہ ضد کی بات ہوگی - اگر آپ اس کو ملتوی نہیں کرتے تو جو میں نے اپنی رائے دی ہے اس پر میں قائم ہوں -

Syed Zafar Ali Shah : The point has been raised that a matter which is sub-judice cannot be discussed in the House under the rules but the question is that a matter which does not decide the factors between prosecution and defence does not perclude this House to have any discussion on the subject. The importance of the matter does not decrease just by the fact of a person making a statement or going to the scene of occurrence. In fact, the urgency and importance of the matter becomes evident from the fact.....

Mr. Speaker : It has been suggested that the Minister may withdraw his objection tomorrow after visiting the spot and may welcome discussion on the Floor of the House because it has happened so many times that the Government has accepted motions so that Members are in a position to express their views on the subject.

Syed Zafar Ali Shah : The point that the matter is sub-judice ....

Mr. Speaker : The Minister has taken that objection today but he may not take the same objection tomorrow after visting the spot.

Minister for Railways : That is why I have made it very clear.

Mr. Speaker : This motion will be taken up tomorrow.

Minister for Railways; The question will be decided at the time of the adjournment of the House.

Mr. Speaker : I think it should be decided before we start the discussion.

Minister for Railways : In my opinion it would be alright if it is decided at the time of adjournment.

Mr. Speaker : That would not be proper. We will take it up at 9'O clock.

Minister for Railways : 9'O clock sharp ?

Mr. Speaker : Yes we will take up this motion at 9'O clock first thing in the morning.

DISCUSSION ON A MATTER OF PUBLIC IMPORTANCE

RE-POSTS OF MEDICAL OFFICERS REMAINING UNFILLED IN THE PROVINCE
(Subject of Starred Question No. 15052 of 22nd January 1969)

Mr. Speaker : We will now take up Orders of the Day.

Khawaja Muhammad Safdar to raise discussion on a matter of public importance, namely, posts of Medical Officers remaining unfilled in the Province which formed the subject of Starred Question No. 15052 asked on 22nd January, 1969.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے انتہائی دکھ ہے کہ جس اہمیت عامہ کے مسئلہ سے متعلق آج یہ ایوان بحث کرنے والا ہے اور جس وزیر سے متعلق یہ مسئلہ ہے وہ اس ایوان میں تشریف فرما نہیں ہیں ۔ یہ مسئلہ پچھلے منگلوار کو بھی اس ایوان کے سامنے پیش ہونا تھا لیکن ایوان کا اجلاس نہ ہوا تو اس روز بھی محترمہ یہاں تشریف فرما نہ تھیں اب مجھے

جناب قائد ایوان نے نہایت مہربانی سے یہ اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے اور ان کی جگہہ جناب قائد ایوان اس بحث کا جواب دیں گے مجھے خوشی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اگر قائد ایوان جنابہ وزیر صاحبہ کی جگہہ جواب دیں گے تو میں پوچھتا ہوں کہ جناب قائد ایوان اور محترمہ میں کوئی مشابہت بھی ہے (قہقہے) ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ نہ صرف وزیر صاحبہ بلکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی نشست بھی خالی ہے میں پوچھتا ہوں کہ ان کی طبیعت بھی تو کہیں خراب نہیں ہو گئی یا یہ بات تو نہیں ہے کہ یہ سوال ان کی طبیعت پر چڑھ گیا ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ وزیر اور پارلیمنٹری سیکرٹری کی صحت کی بھی co-ordination ہے (قہقہے)

مسٹر سپیکر ۔ اس لئے کہ دونوں کراچی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ (قہقہے)

خواجہ محمد صفدر ۔ میں حیران ہوں کہ جس حکومت کے ذمہ‌دار افراد کا یہ حال ہو کہ ان کے دلوں ، دماغوں میں ذمہ‌داری کا احساس تک نہ ہو تو اس گورنمنٹ سے یہ ملک اور

یہ صوبہ کیا توقع کر سکتا ہے ۔ یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے جس کے متعلق آپ نے فیصلہ کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ گذشتہ دو ہفتوں کے سوالات میں سے سب سے اہم ہے جس کے نتیجہ میں مغربی پاکستان کے ڈاکٹر اب سڑکوں پر مارچ کرنے پر مجبور ہیں ۔ جس واقعہ کی بنا پر ہمارے ڈاکٹر ہڑتال پر مجبور ہیں ۔ جس واقعہ کے متعلق یہ ڈاکٹر سالہا سال سے عرض داشتیں ۔ گذارشیں ۔ معروضات و محضر نامے پیش کرکے تھک گئے ہیں ۔ جس واقعہ کی بنا پر ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹر اپنے وطن عزیز کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں اپنا روزگار تلاش کرنے پر مجبور ہوئے ۔ وہ ڈاکٹر جن میں سے ہر ایک پر ہمارے اس صوبہ کے خزانہ سے کم از کم ۵۰ ہزار روپے خرچ ہوئے ۔ اور ان کے والدین نے جو ہزاروں روپے خرچ کئے وہ ان سے علیحدہ ہیں ۔ اس قدر روپے کا ضیاع ہوا ۔ اس قدر قابلیت کا ضیاع ہوا ۔ اس قدر بے چینی ہو رہی ہے ۔ اس قدر ہیجان ہے اس پروفیشن میں اس مسئلہ کے متعلق ۔ مگر اس گورنمنٹ کا حال یہ ہے کہ وزیر غائب ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری غائب ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا میں لیڈر آف دی ہاؤس سے معلوم کر سکتا ہوں کہ یہ دونوں محترمہ وزیر صحت اور ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری آج کیوں غیر حاضر ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ میں نے جناب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ محترمہ وزیر صحت کی تو طبیعت ناساز ہے ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا ۔

Mr. Speaker : In the absence of the Minister, the Parliamentary Secretary should be present in the House and that is perhaps the only responsibility of the Parliamentary.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - وہ کراچی والے علی کوثر کو بچانے کے لئے گئے ہوئے ہیں -

Mr. Speaker : I think the proceedings of the House are much more important than that.

Khawaja Muhammad Safdar : Certainly sir.

وزیر زراعت - اگر آپ چاہیں تو اسے اگلے منگل تک ملتوی کر دیں تاکہ وہ یہاں موجود ہوں -

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب آپ کی کیا رائے ہے ؟

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں تو ہمیشہ ان کی رائے سے متفق ہو جاتا ہوں لیکن افسوس ہے کہ وہ میری رائے سے کم متفق ہوتے ہیں -

وزیر زراعت - لوگوں سے پوچھئے وہ کیا کہتے ہیں -

مسٹر سپیکر - مجھے افسوس ہے کہ فاضل پارلیمنٹری سیکرٹری اور وزیر صحت دونوں ہاؤس میں موجود نہیں ہیں - پارلیمنٹری سیکرٹری

صاحب کا تو فرض یہی ہے کہ جب وزیر صاحب نہ ہوں تو وہ یہاں موجود رہیں ۔ اگر ہم اسے ملتوی کریں تو ایک اور واقعہ پر بحث سے محروم ہو جائیں گے ۔ لیکن بہر حال چونکہ ہاؤس کا خیال یہی ہے کہ ان کی موجودگی میں اس واقعہ پر بحث کی جائے اس لئے میں سمجھتا ہوں مناسب یہی ہوگا کہ اسے اگلے منگل تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں نے اعتراض کیا تھا کہ جناب قائد ایوان کی وزیر صحت سے کوئی مشابہت نہیں ہے ۔ آپ نے اس اہم مسئلہ پر جو فیصلہ دیا ہے کیا وہ میرے پوائنٹ آف آرڈر کی حمایت کرتے ہوئے دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں مجھے اس پر فیصلہ دینے کی ضرورت نہ تھی ۔

BILLS

THE UNIVERSITY OF THE PUNJAB BILL, 1969.

Mr. Speaker : Part II of the Orders of the Day.

Minister for Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : I would seek your indulgence in respect of second item which is coming up just now. Minister of Education will be here in one minute as he thought that probably this is going to take one hour. Before he arrives and makes

a formal proposal, have I permisssion to make a submission before this House and that is this. We are going to embark on a very important piece of legislation meaning thereby the University of the Punjab Bill. He will make a speech giving the salient features. As a chief servant of this House, I have to request you—all sections of this House to be gracious enough to accord it detailed examination and expeditious disposal so as to enable us to satify one of the demands of our student community. This is the only request that I had to make. He has arrived. He will start.

Minister for Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Sir, I beg to move.

> That the University of the Punjab Bill 1969, be taken into cosideration at once.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That the University of the Punjab Bill, 1969 be taken into consideration at once.

Khawaja Muhammad Safdar : Opposed.

Minister for Education : Sir, the Punjab University Bill, 1969, in order to re-constitute and re-organize the Punjab University was introduced by me on the 24th of January, 1969. This Bill is of great national importance and for greater educational significance. This is going to usher a new era in the sphere of University education and is likely to be the blue-print for all reforms which we intend to introduce in the other seats of higher learning. Sir, I have just stated that this Bill embodies reforms of great educational significance. When I moved this Bill, the other day, the Leader of the Opposition gave an assurance that he would in no way put unnecessary hurdles in the passage of this Bill so that the demands of students which had been accepted by this Regime should be implemented. Sir, it would be recalled that the Leader of the House appreciated this gesture of goodwill and appealed to all concerned to come forward and help the Government Benches that this Bill be passed as early as possible so that the students, who at present are on the roads or on the streets should go back to their barracks which are their educational institutions.

Sir, before I proceed further I would like to say a few words about the back-ground which led us to this thinking of introducing this reform in educational pattern. It would be recalled that the Punjab University which is the oldest University in the Province was created in the 19th century by our British rulers. Every University in the world has its own rules and regulations under which it functions. So in order to make this University a going concern the then British Government at that time, framed rules for it, which were more in their own national interest, in their own imperialist interest than in the interest of the people living in this area. So we have actually inherited this educational backwardness. It is the legacy of the past which we have inherited from our imperialist rulers. After we attained independence and Pakistan energed as a free and independent States in 1947, Education had to undergo revolutionary changes and this fact was realised and emphasized by the Father of the Nation in his message to an educational conference which was held in November, 1947. In his address he pointed out the deficiencies of education prevalent at that time and also suggested goals and defined certain objectives of education in the new State. He declared that education is to a nation what foundation is to a building. But, Sir, it is a matter of great unfortunate record that the years which followed, during that political and hectic activities which followed the death of Quaid-e-Azam and Quaid-e-Millat, no systematic effort was made to introduce certain dynamic changes in the educational pattern of the country. Some sorts of half-hearted measures were taken here and there for tightening certain procedural matters and organizational structures. In fact, education was considered not as a productive activity but a social amenity. It is this regime and this regime alone which created a change as far as education was concerned and now it has been paying more attention to this very vital subject and is considering it as a productive activity.

Sir, the proposed Bill which is further being revised both in scope and design will definitely bring about reforms of a fundamental character. Sir, the interest of the student community has been uppermost in the mind of the Government and this, too, is necessarily reflected in the new scheme of this Bill. We consider that the students are our children. They are our greatest national asset. In fact they are our future hope. All educational activity, whether directly or indirectly, revolves round one focal point, and that is the well-being of the student community. So, Sir, they have a pivotal position in any educational institution. It is the endeavour of the Government that

all the difficulties of the teaching community as well as the students be removed as early as possible and we are trying and striving hard in this direction. That is why this new Bill has been introduced in this august House.

Sir, before we introduce this Bill we received a number of suggestions and we welcomed them. They are from governmental and non-governmental organisations including the students community, the teachers, the Vice-Chancellors and the University authorities and people of all organizations connceted with education. After this Bill was introduced in this House even then we received a number of recommendations from all shades and sections of public opinion and they wanted to widen the scope and pattern of this Bill.

Sir, in this connection there has been some active thinking in our party *i.e.* the Muslim Legue Assembly Party and there has been some unofficial discussion with the Opposition. One thing which has emerged unanimous is the matter about the the revival of the Senate. (Hear. Hear) Sir, Government is responsive to the wishes of the general populace and more so of the students community. So, we have now decided to introduce the institution of Senate in the new scheme of our University Bill. (Hear. Hear.) This is a great decision because earlier in the Ordinance all powers were given to the Syndicate and the Senate was abolished altogether. We have also agreed that the Students Union be mentioned in the body of laws that every University shall have a students union and they should have their annual elections (Hear. Hear).

Mr. Speaker : Perhaps the Government is bringing an amendment to that effect because in the Bill there is no such provision so far.

Minister for Education : Yes Sir, we intend to bring an amendment in the body of the law so that there should be no misgiving about this that Universities would not have any union or they would not see that the Unions are functioning properly. We intend to have unions as well as assure their annual elections.

Then, Sir, in order to give more say to the students community in the affairs of the University, in order to give them a sense of participation we intend that two representaties of the students union—the President of the Union and the Secretary of that Union—be Members of the Senate,

which is really a revolutionary chance. In addition to that any action taken without any lawful authority would be made justiceable. We have introduced a system of appeals to the next higher authority which was not there before. Any one who feels aggrieved about certain action would be free to put an appeal to the next higher authority for the redress of the wrong done to him.

Sir, I fervently hope now that all these new amendments which we intend to move to this Bill would meet universal approval of all concerned and here, I may mention, that we are open to conviction. Any changes suggested, which are calculated to be in the interest of education, would definitely be welcomed whether they are from the Opposition or the Muslim League Assembly Party.

Sir, before we proceed to examine this Bill I would like to bring to notice of the Members of this House certain matters like the autonomy of the University, delegation of powers, Selection Boards, the position of the Vice-Chancellors in the new scheme of the new Bill, security of service of staff, financial discipline and the powers of the Treasurers. It is essential to consider the matter in broad details and we suggest that all those things which are new should be discussed thoroughly be the Members of this House.

Sir, there has been some criticism in the press about this new bill that the autonomy of the University has been curtailed. Sir, I am sorry to say that it is extremely difficult to appreciate the notion of autonomy because any autonomy without accountability is likely to be misused. Sir, autonomy derives its meaning from decentralization of power. If you give to a subordinate body any authority that should frame their rules accordingly, that they should chalk out their programmes within that vested authority, then if there is any interference in that, that amounts to interference only. But if there are certain things that any power is given to a specific body so that they may function smoothly and properly within that vested authority, if the giver of that autonomy just ensures that those powers are really being worked out to the satisfaction of the nation, it is just not interference, but they have seen that it should run smoothly and function properly. Autonomy should be considered separately..... (*noise from the lobbies.*)

Mr. Speaker : Mr. Aslam Jan, will you please go out and tell the members in the lobby not to interrupt the business of the Assembly.

Minister for Education : Sir, I was saying that autonomy without responsibility would not only create chaos but breed chaos. Sir, there is only one organisation, and that is the State alone, which has the power of complete autonomy, which is directly responsible to the people. But organisations within the State are responsible to the State and the State in turn is responsible to the people. So, the powers of the State have to be supreme. So, authority is delegated to a particular institution with certain limitations, and they have to work within those limitations, and the State only ensures the smooth functioning of those powers which are vested in those organisations. As far as the academic side is concerned, the University is actually and totally independent of any outside interference. It is only in the national interest, where national interests are involved, that the Government may, if it likes, direct the University to mould their programmes in accordance with the wishes of the nation. Now Sir, if there are certain national issues or any national commission is set up and they suggest certain amendments in the educational pattern of the country, these higher seats of learning cannot be separated from the main line of education. So, they have also to mould themselves accordingly to the new instructions or the decisions of the National Commissions on Education, or otherwise. So, it is there, and only then, that the Government would require the Universities to implement the programmes of national interest, that the decisions be implemented though they are of the national commissions only. So, it cannot be said that the Government is interfering unduly in the working of these institutions of high learning.

Sir, then there are certain financial matters of the University. As you know, when funds are allocated to any particular University, then the Syndicate of that University or the University itself spends those funds according to their own educational programmes. There is no interference from outside. But when Pakistan switched over to developmental planning like the Five Year Plans, any developmental plan was initiated at the lowest level, and was later on taken up to the National Economic Council. It had to go through various tiers in order to ensure that the scheme was really purposeful and of immediate nature. So, any major development scheme of the University will have to be scrutinized in the light of the developments, which are taking place in the country. It cannot, therefore, be said that undue interference is being made in the case of Universities. This is, Sir, to minimise the outside interference from the Government side in the Universities that we have decided to have a built-in mechanism of accounts in the Universities. So, it is proposed to have a treasurer, a high ranking Officer, in the University, who would be looking after

the finances of these Universities. Sir, any lower or subordinate Officer cannot scrutinize the work of his superior. It is just not possible. So, we have tried to keep the audit side free from the executive side. These treasurers would not chalk out programmes, would not lay goals for the Universities, but would only be there to see that all the goals, all the programmes chalked out by their proper bodies like the Syndicate or the Senate, as the case may be, should be implemented properly, and there should not be any deviation whatsover from those set goals. He is only the co-ordinating body and not a sponsoring authority. Sir, there were certain affairs in which there was likely to be a clash between the treasurer and any other Officer, like the Vice Chancellor in a University. Since he is not the sponsoring authority he is only the implementing agency and only a supervisory body to see that these schemes are implemented and that there is no deviation from that, no undue additions or no undue finances are involved, that man has been kept for this purpose, and, therefore, there would be no clash whatsoever between the man and the Vice Chancellor. This clarification was necessary, and it should put all apprehensions at rest.

Sir, when public funds are usually placed at the disposal of the Universities, those Universities, should be accountable to the legislature. It is only through the Government that those bodies should be accountable to this august House. So, as the Vice Chancellor is a different person altogether from the person of the Governor and he enjoys a unique position in the Universities—is fact, he is an Officer of the University—we have suggested certain conditions that in certain matters, especially the financial matters, when we are financing all these Universities, we should have a say in certain matters. Sir, Mr. Hamood-ur-Rehman, the Chief Justice of Pakistan, had written in his Report, which I quote. He says :—

> "Universities in Pakistan depend almost entirely upon the financial support, grants and subventions, they receive from the Provincial Government. In this state of affairs it is inevitable that the Government should maintain some control over those, who spend this public fund.
>
> "This control is now, in a very large measure, exercised through the Governor as Chancellor of the Universities but if Governors were no longer

to be Chancellors, the control would still be there but it would be directly exercised by the Government which can hardly improve the position in favour of the Universities."

So, it is essential to have the Governor as Chancellor of these Universities because it would give prestige to the Universities and then it will save them from public criticism and at the same time the position of the Governor would ensure that the Universities are given proper grants so that they may run and function very smoothly. but the responsibility of the Government also comes in because Chancellor, as I have stated, has a unique and different position. As a Governor he does not indulge in the affairs of the Universities it is only as Chancellor that he exercises certain powers.

Khawaja Muhammad Safdar : That means he has got two mouths.

Minister for Education : Yes, one person having two. These provisions cannot imply that we intend to interfere in the working of the Universities. It was never done before and it is not the intention, I repeat it is not the intention, of the Government to interfere in the working of these Universities but only in the national interest, and that too with the permission of the Chancellor, the Universities may send a directive for certain things which are in the national interest. As far as other Bodies are concerned, I assure all Members of this House that they are free as they like. Sir, in working out the pattern of University Administration the principle of institutional autonomy, rather than individual autonomy, has been followed. Earlier all this autonomy was exercised by various individuals but now we have delegated powers down the line so that all Bodies of the Universities function properly and the autonomy which is given to the Universities is institutional rather than to one single individual. The provision of Senate, the induction of elected element in the Syndicate and other Bodies of the Universities, the delegation of powers to different levels and the device of built-in financial mechanism are all the salient features which show how the principle of institutional autonomy has been worked-out as far as these Universities are concerned. The position of the Vice-Chancellor has in no way been weakened as is being said in certain lobbies. In fact he has been made the Chairman of the Syndicate, the Chairman of the Finance Committee and the Chairman of the Selection Board. These should give him enough powers to run the day to day administration of the University smoothly and effectively. We have also

heard certain rumours that University Lecturers and Professors are shouting at the top of their voices and feel that the sword of Democles is hanging over their heads in the shape of the University of the Panjab Employees (Efficiency & Discipline) Ordinance. I assure them that their fears are totally unfounded but at the same time we have introduced certain revolutionary changes in this Bill and, I think, they should also come up to the expectations of the student community for their own as well as for the sake of the nation. They should adopt the motto of "publish or perish". They should try to forestall the demands of the future and meet the challenge of the time. We are trying our best to give them a calm, peaceful and congenial atmosphere in which they should come forward and do whatever is possible for the student community. They have been given security of service and financial benefits on the one hand and on the other we have given them the benefit of appeal, greater chances of participation in the University Bodies, delegation of authority to different levels and the benefit of benevolent fund. All these measures are calculated to develope a eense of security amongst the members of the teaching community of the Universities. The Government is also now examining the old Ordinance which, according to them, is hanging over their heads. As soon as the Syndicates are formed, the Universities would be asked to make certain changes and it is proposed to bring them at par with Government servants in the Province. So, then they will be having no cause for any fear.

Last but not the least I would like to reiterate that in the scheme of these laws the students' welfare and their well-being have received foremost attention because, as I have already stated, you just can't imagine or think of any educational institution without the student community and they have a focal position in those educational institutions. They will benefit directly by those provisions which are aimed to better their lot as well as the over-all development of the Universities and the changes in the administrative structure of these Universities. I may state here that the power of the Chancellor to withdraw degrees has been taken out and all decisions of the Universities without any lawful authority would be made justiceable and at the same time they would be given the benefit of appeal. So, from one body they could appeal to the next higher authority. We have also delegated powers down the line so that their difficulties may be solved at that stage and not at the higher level. At the same time, they have been given the Students' Union and we assure annual elections for them. Then two seats in the Senate have also been given to the students so that they have a sense of participation in the affairs of the University. (*applause*)

Sir, in any developing country this is the first move which was sponsored by Pakistan and no one else. All these measures are calculated to infuse in the students' community a spirit of well-being and confidence. I reiterate that we are open to frank discussions and any suggestions coming from any quarter during the discussion of this Bill would be welcome. I appeal to the Members to devote their time and study the new provisions of the Bill as some of the Members have already done but those who have not yet studied it I would request them to do so. They may study it thoroughly and help the Government in passing this Bill so that the student community may be satisfied. Not only the student community but the teaching community as well be satisfied with the provisions of this Bill and, therefore, they should devote their full attention for studying it.

I thank you very much.

Mr. Speaker : Now there is a motion for circulating the Bill for eliciting public opinion thereon.

Khawaja Muhammad Safdar : I need not move that. I am here to oppose the present motion moved by the Minister for Education.

Mr. Speaker : But that is on the order paper and I have to ask about that, because it is in the name of other Members also.

Khawaja Muhammad Safdar : No one is moving from this side.

Mr. Speaker : Alright. Please go ahead.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ جناب در اصل بات یہ ہے کہ اگر اس موشن کو یہاں پیش کیا جائے تو شاید کچھ غلط فہمی پیدا ہو کہ ہم اسے التوا میں ڈالنا چاہتے ہیں تو اس غلط فہمی کو پیدا ہونے سے روکنے کے لئے میں نے اور دوستوں نے یہ مناسب سمجھا کہ میں اس تجویز کو اس ایوان میں پیش ہی نہ کروں ۔ جناب والا ۔ محترم قائد ایوان نے اور اس کے بعد محترم

جناب وزیر تعلیم نے اپنی تقریر کی ابتدا میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اگلے روز اس ایوان میں ان سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس نہایت ہی اہم بل کی منظوری کے راستے میں غیر ضروری رکاوٹیں نہ کھڑی کریں گے ۔ میں آج پھر اپنے اس وعدہ کو دہراتا ہوں لیکن مجھے imis-understand نہ کیا جائے اور غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ ہماری جانب سے کوئی غیر ضروری مشکلات یا رکاوٹیں اس بل کی منظوری کے راستے میں پیش نہیں کی جائیں گی ۔ اس کا صرف مطلب یہ ہے کہ جو غیر ضروری باتیں بعض اوقات ایک پارلیمانی پریکٹس کے مطابق کسی بل کو التوا میں ڈالنے کے لئے اختیار کرنے کا حق ہر ایک ممبر کو ہوتا ہے وہ اختیار ہم استعمال نہیں کریں گے ۔ باقی اس بل کے حسن و قبح اس بل کے ایک ایک لفظ پر ہم یہاں بحث کریں گے تاکہ ہمارا نقطہ نظر خواہ treasury benches قبول کریں یا نہ کریں ان کے سامنے بھی اور اس ملک کے عوام کے سامنے بھی آ جائے کیونکہ ہم اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں کہ اس بل کا تعلق جس ادارے سے ہے وہ ادارہ مرکز ہے ہماری تہذیب و تمدن کا اور اس ادارہ سے ہمارے آئندہ مستقبل کے رہنما اور حکمران پروان چڑھیں گے اور ہمارے ڈاکٹر ، انجینیر ، ادباً ، فضلاً ، قوم کے ہر طبقہ کے رہنما اس ادارہ نے پروان چڑھائے ہیں - حقیقت یہ ہے کہ اس یونیورسٹی کی یا کسی ایک یونیورسٹی کی اہمیت کسی ایک ملک میں جہاں کہ وہ واقع ہو اتنی بڑی اور عظیم ہوتی ہے کہ اس ملک کی آئندہ تمام تر ترقی کا دارومدار اسپات پر ہوتا ہے کہ اس یونیورسٹی کی نوعیت کیا ہے ۔ کیا اس یونیورسٹی کے کام

کاج کو چلانے والے لوگ اس یونیورسٹی کے مختلف اداروں کے نمائندے، عوام کی تمناؤں اور امنگوں کے مطابق فیصلہ کرنے کے قابل ہیں یا نہیں ہیں - ان تمام باتوں کو دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری جانب سے اور ہم میں سے ہر ایک اسی بل سے متعلق تمام قوانین کو آئندہ کئی دنوں کے لئے اوڑھنا بچھونا بنا لے - بلکہ میں یہ دعوت دوں گا کہ یہ قومی مسئلہ ہے کہ اس بل کو اور اس سے متعلق کتاب کو اوڑھنا بچھونا بنا لیا جائے اور جو دوست میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ان کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ہماری تمام کوشش اور کاوش اس بل کو سمجھنے اور اس میں ترمیمیں پیش کرنے اور قومی امنگوں اور خواہشات کی ترجمانی کرنے پر صرف ہو گی اس کا ایک اور صرف ایک مدعا ہوگا کہ ہم اپنی قوم اور اپنی ملت اور اپنے ہم وطنوں کی آواز کو موجودہ حکمرانوں کے سامنے پیش کر سکیں - لیکن ہمیں یہ discretion حاصل ہے کہ ہم اس کو گروہی سیاست یا متنازعہ امور میں سے نہیں سمجھتے - یہ گروہی سیاست سے بالاتر ہے اور متنازعہ امور سے بہت دور ہے - میرے نزدیک اور میرے ساتھیوں کے نزدیک یہ ایک نیشنل approach ہوگی جو بات بھی ہم اس بل کے متعلق کریں گے اور میں قطعی طور پر اپنی یا مختلف سیاسی جماعتوں کی جانب سے بات نہیں کر رہا ہوں گا بلکہ قومی نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر کریں گے - ان ابتدائی چند گذارشات کے بعد جو کچھ بھی وزیر صاحب نے اس بل کے متعلق اور یونیورسٹی کے متعلق ارشاد فرمایا ہے اس کا میں تھوڑی دیر کے بعد تجزیہ کروں گا

ابھی ابتدا میں صرف چند باتیں آپ کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے اس ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آخر یونیورسٹی کا تصور کیا ہے اور یونیورسٹی کیا ہوتی ہے ۔ یونیورسٹی کو دوسرے ممالک میں یا اس برصغیر میں قیام پاکستان سے قبل اور قیام پاکستان کے بعد کس طرح چلایا جاتا رہا ہے ۔ میرے محترم دوست نے ابھی یونیورسٹی autonomy کی بات کی تھی تو شاید اسی ضمن میں وہ بات بھی ساتھ آ جائے ۔ میرے نزدیک یہ تعلیمی مرکز یا دانشگاہ ایک خود کار ادارہ ہونا چاہئے ۔ میں نے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے ۔ اس ادارہ کو نہ صرف گروہی سیاست سے مبرا یا پاک ہونا چاہئے بلکہ میرے نزدیک اس ادارہ کو حکومت کی ریشہ دوانیوں سے بھی محفوظ و مامون ہونا چاہئے ۔ چاہے یہ حکومت ہو (اس سے بری حکومت میرے علم و دانش میں یہاں کبھی نہیں آئی اس کو چھوڑئے) یا کوئی اچھی سے اچھی حکومت بھی ہو تو اس کو بھی میں یہ اختیار نہیں دینا چاہتا عام اس سے کہ اس میں جو لوگ کام کرتے ہیں وہ اچھا کام کرتے ہیں یا برا کام کرتے ہیں بہر حال میں یہ اختیار دینے کے لئے اچھی سی اچھی حکومت کو بھی تیار نہیں ہوں ۔ اس حکومت سے سب سے پہلے تو میں آپ کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے اس مسئلہ کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ آخر اس یونیورسٹی کی ہیئت ترکیبی کیا ہو گی ؟ کس قسم کی یونیورسٹی ایک آزاد ملک میں اور ایک آزاد صوبے میں درکار ہے ؟ اس کے متعلق میں بلاخوف تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج نہیں آج

(5)

سے ۵۰- ۶۰ سال پہلے بھی یونیورسٹی کے لئے جو کوئی کمشن بیٹھا اور کئی بھی دانشور اکٹھے ہوئے جنہوں نے یونیورسٹی کے متعلق خواہ وہ پنجاب کی یونیورسٹی ہو یا کوئی اور ہو سوچ بچار کیا تو وہ اسی نتیجہ پر پہونچے کہ اس کو خود کار جمہوری ادارہ ہونا چاہئے -

جناب والا - لندن یونیورسٹی کی تاریخ میں ایک پیراگراف اس مقصد کے لئے ہے کہ اگر انگلستان میں جمہوری روایات ختم ہو جائیں تو بھی یونیورسٹی ایک ایسا ادارہ ہوگا جہاں جمہوری روایات قائم رہیں گی - یہ ہے لوگوں کے سامنے مقصود یونیورسٹی کا - یہ ڈھانچہ ہے - یہ نقشہ ہے لوگوں کے سامنے یونیورسٹی کا اور میرے دوست نے کہا کہ چونکہ ہم پیسے دیتے ہیں لہذا ہم اس پر سواری بھی کریں گے - یہ یونیورسٹی نہیں وہ اونٹ ہوا یا کوئی گھوڑا ہوا - چونکہ ہم چارہ اس کو ڈالتے ہیں اس لئے ہم اس پر سواری کریں گے - تو جناب والا - اس سے متعلق یعنی آج سے قریباً ۵۲ سال قبل کلکتہ یونیورسٹی کمشن مقرر کیا گیا تھا اور اس نے ایک مبسوط رپورٹ جو کہ ۱۳ جلدوں میں ہے تیار کی تھی ۱۹۱۷ء میں (اکثر اور بیشتر دوست جو یہاں تشریف رکھتے ہیں وہ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے) اس کمشن نے گورنمنٹ اور یونیورسٹی کا تعلق یا یوں کہئے کہ یونیورسٹی کس قسم کی ہونی چاہئے کا نقشہ چند سطور یا چند الفاظ میں کھینچا ہے۔برصغیر ہند و پاک کے عظیم اور نامور ادیب اور مفکر سر تیج بہادر سپرو نے اس

کے سامنے سٹیٹمنٹ دی تھی جس کے چند الفاظ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ سر تیج بہادر سپرو فرماتے ہیں ۔ صفحہ ۲۵۶ سے ۔ اس وقت وہ سر نہ تھے ۔ ڈاکٹر تیج بہادر سپرو تھے وہ فرماتے ہیں :۔

> " I am strongly of the opinion that Universities should not be run as departments of Government and that they should be self-contained and fully independent. I would give a predominant voice, in the affairs of the University to the expert men but at the same time I would have a sufficiently strong representation of the cultured public outside Universities. I see no reason why the highest questions of educational policy should be decided over the heads of educational experts in the secretariats of the Government of India and Provincial Governments. "

انہوں نے یہ نقشہ کھینچا کہ یونیورسٹی کو کس قسم کے اختیارات ہونے چاہئیں ۔ اس قسم کے چند فقرے ہیں لیکن کیا ہی جامع ہیں کہ گورنمنٹ کو کس حد تک یونیورسٹی کے ساتھ تعلق رکھنا چاہئے اور یونیورسٹی میں صرف معلم ہی نہ ہوں بلکہ معلموں کے علاوہ اس حلقے کے دوسرے طبقات جو تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہوں ان کا بھی ایک خاصا عنصر ایک موثر عنصر اس کے انتظام اور انصرام کے لئے وہاں موجود ہونا چاہئے ۔ جناب والا ۔ اس مختصر سے خاکے کو سامنے رکھتے ہوئے اب ہم دیکھتے ہیں کہ عمومی طور پر کسی یونیورسٹی کی اجزائے ترکیبی کیا ہیں ۔ جناب والا ۔ ابھی میں ذکر کروں گا کہ پنجاب یونیورسٹی ۱۸۸۲ء میں

معرض وجود میں آئی تھی اور میں اس کی تفصیلات عرض کر دوں لیکن یہاں پر اس قدر کہنا کافی ہے کہ ۱۸۸۲ء کے بعد تقریباً ایک صدی گزرنے والی ہے ۔ اس وقت بھی اس زمانے کے حکمرانوں نے جو پانچ ہزار میل کی دوری سے آئے تھے ، وہ فاتح تھے اور ہم غلام تھے ، ان حکمرانوں نے بھی ضروری سمجھا کہ یونیورسٹی چلانے کے لئے ایک سینیٹ لازمی ہے ۔ اس طرح برصغیر ہند پاک کی یونیورسٹیوں میں کبھی سینیٹ کا لفظ استعمال کیا گیا کبھی علی گڑھ کی طرح ''کورٹ،، کا لفظ استعمال ہوا لیکن یہ ادارہ موجود تھا ۔ اس کے فرائض کیا ہیں ۔ وہ پالیسی ساز ہیں وہ نگران ہیں یعنی اس کے فرائض ہی موٹے موٹے ہیں اس کے ساتھ ایک دوسرا ادارہ بھی ہے پنجاب یونیورسٹی ۱۸۸۲ء میں اور دوسری یونیورسٹی آف کلکتہ جو اس برصغیر کی قدیم ترین یونیورسٹی ہے وہ ۱۸۵۵ء میں قائم ہوئی ان میں سینیٹ کے علاوہ ایک دوسرا ادارہ سنڈیکیٹ تھا ۔ اس کو مجلس انتظامیہ کہہ لیجئے ۔ مجلس عاملہ کہہ لیجئے یونیورسٹی کی ۔ اس کا یہ کام ہے کہ سینیٹ نے یا کورٹ نے جو براڈ پالیسی اس کے لئے وضع کی ہے وہ اس پر عملدر آمد کرے پھر ایک تیسرا ادارہ بھی ان کے ساتھ ہے ۔ ان اداروں میں باہمی تعاون پیدا کرنے کے لئے یہ دیکھنے کے لئے کہ حاکم ادارہ کورٹ یا سینیٹ کے احکام کو درست طور پر implement کیا جا رہا ہے اس کے لئے ایک افسر تھا جس کو وائس چانسلر کہا جاتا ہے ۔ تو یہ تینوں ادارے قائم کئے گئے ۔ میں ان کے فرائض نہیں بلکہ صرف broad divisions عرض کر رہا ہوں ۔ تو ان تین اداروں میں سے کوئی بھی غیر حاضر

ہو تو اس کا لازمی اور ضروری نتیجہ یہ ہوگا کہ اس ادارے کی قوت کسی دوسرے ادارے کو سونپی جائے گی ۔ جناب والا ۔ ۱۹۶۱ء میں پھر ایک ایسا قانون یہاں نافذ ہوا جس کو یونیورسٹی آرڈیننس کہتے ہیں اور اس قسم کے آرڈیننس دوسری یونیورسٹیوں کے لئے بھی نافذ ہوئے جو اس ملک کے قانون کی تاریخ میں ایک سیاہ باب ہے ۔ اس قانون نے جو کہ مارشل لا کی تخلیق تھا نہ صرف یونیورسٹی کی حاکمیت کو اس کی خودکاری کو ہی گزند پہنچایا بلکہ اسے ذبح کرکے رکھ دیا اور وہ فلسفہ نافذ کیا جو اکتوبر ۱۹۵۸ء سے لے کر آج تک رائج ہے کہ یہاں کے عوام بے شعور ہیں ، بیوقوف ہیں ، ان پڑھ ہیں ۔ ان کو گورنمنٹ ہو یا یونیورسٹی ۔ ڈسٹرکٹ کونسل ہو یا میونسپل کمیٹی کسی کو بھی چلانے کا شعور نہیں ۔ اختیار نہیں ۔ سمجھ نہیں ۔ عقل نہیں ۔ اس فلسفہ نے کار فرمائی کی اور اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ۱۹۶۱ء کے آرڈیننس کی صورت میں آیا ۔ اس نے جہاں یونیورسٹی کی خود کاری پر ضرب کاری لگائی وہاں اساتذہ کو بھی پابجولاں کر دیا ۔ طالب علموں کی حریت فکر پر تالے لگا دئے ۔ اور اگر طالب علموں میں حریت فکر ہے تو قوم ترقی کر سکتی ہے مگر ان کی سوچ پر پہرے بٹھا دئے گئے ۔ پہلے تو اس تاریک دور میں یہ احساس نجی مجلسوں میں چپکے چپکے سے ظاہر ہوتا رہا لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا اور اس قانون کے مضمرات سامنے آتے گئے توں توں لوگوں نے برملا کہنا شروع کیا ۔ خصوصیت سے طالب علموں نے ۔ انہوں نے لاٹھیاں کھائیں ۔ ان کے سر پھوڑے گئے ۔ انہوں نے گولیاں کھائیں ۔ انہوں نے

قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں ۔ لیکن یہ حکومت جو آج اپنے آپ کو طالب علموں کی ہمدرد اور دوست ظاہر کرتی ہے ۔ یہ لوگ جو آج اپنے آپ کو طالب علموں کا باپ ظاہر کرتے ہیں ۔ ان کی جبیں پر عرق، انفعال کا ایک قطرہ نہ آیا چہ جائے کہ ان کی آنکھوں میں کوئی آنسو آتا ۔ انہوں نے اس صوبے کی سڑکوں کو قوم کے نونہالوں کے خون سے لالہ زار کیا ۔ سینکڑوں کی تعداد میں ایک ایک سال کے اندر انہیں expel کیا گیا ۔ ان حکمرانوں نے ایک ایک سال میں اس کالے قانون کے ذریعہ سینکڑوں طالب علموں کو بیک بینی و دو گوش درسگاہوں سے نکال باہر کیا ۔ ان کی عمریں ضائع کر دیں ۔ اور انہیں ہوش کب آیا جب طالب علموں کے یہ نعرے جو ایک سالانہ تقریب بن گئے تھے جنہیں بلند کرنا انہوں نے اپنا فرض سمجھ لیا تھا خواہ لاٹھیاں پڑیں ۔ خواہ گولیاں چلیں ۔ جب قوم کے باقی طبقوں نے طالب علموں کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملائی ۔ جب یہ مطالبہ کہ اس یونیورسٹی آرڈی نینس کو منسوخ کر دیا جائے قومی مطالبہ بن گیا ۔ جب اس قومی مطالبہ کو روکنے کے لئے ان کی گولیاں ۔ ان کی لاٹھیاں ۔ ان کی ٹیئر گیس ۔ ان کی قید و بند کی سزائیں بے معنی ہو کے رہ گئیں ۔ تب جناب والا ۔ سب سے پہلے گورنر صاحب نے اپنی ایک نشری تقریر میں ۱۴ یا ۱۵ نومبر کو کہا کہ ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ طالب علموں کو کچھ مشکلات در پیش ہیں ۔ اس کے بعد یکم دسمبر کو صدر مملکت نے از راہ کرم خسروانہ اس احساس کا اظہار فرمایا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ طالب علموں کی کچھ مشکلات

ہیں ۔ اس کا اعادہ پھر یکم جنوری کو جناب صدر مملکت نے فرمایا ۔ اس عرصہ میں دوبارہ گورنر صاحب نے بھی اس کا اعادہ کیا ۔ لیکن گذشتہ ۶ سال میں صدر صاحب سے لے کر ان کے چپڑاسی تک یہ سمجھتے تھے کہ یہ حرف آخر ہے اس حرف آخر کو آج یہ کہتے ہیں کہ قومی درد کی وجہ سے ہم نے ہٹا دیا ہے ۔ تو پہلے یہ کہاں تھے ؟ یہ ان سے پہلے کی حکومت کی پیداوار نہیں جسے یہ فخریہ کہتے ہیں کہ ہم اسے ہٹا رہے ہیں ۔ منسوخ کر رہے ہیں ۔ یہ ان کی اپنی پیداوار ہے ۔ x x x x x * قومی درد ان کے دلوں میں نہیں تھا ۔ قومی مفاد ان کے سامنے نہیں تھا ۔ یا آج یہ غلط کہہ رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں * x x x x x

Mr. Speaker : This is not Parliamentary and it is expunged from the proceedings of the Assembly.

Khawaja Muhammad Safdar : I am sorry Sir.

تو یہ عقل سے دور تھے ۔ اسے ایسا کہہ لیتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اب میں تھوڑی سی تاریخ آپ کے سامنے بیان کر دوں ۔ کہ یہ اس ملک کے خیر خواہ یا بہی خواہ ۔ یا اس ملک کے بچوں کے باپ یہ کیا کر رہے ہیں اور ان سے پہلے لوگ جو نہ اپنے آپ کو باپ کہہ سکتے تھے اور نہ ان میں سے اکثر کو ہم اس ملک کا بہی خواہ سمجھتے ہیں ۔ انہوں نے کیا

**Expunged as ordered by the Speaker.*

کیا ۔ جناب والا ۔ میں تدریجاً عرض کروں گا ۔ قائد ایوان یہاں نہیں ہیں ۔ وہ شاید مجھ سے اتفاق نہ کریں ۔ مگر میں ذہنی طور پر یہ قبول نہیں کرتا کہ اس گورنمنٹ نے گذشتہ دس سال میں کوئی نیک کام یا فلاح کا کام اس ملک کے لئے کیا ہو ۔ میرے پاس اس کے لئے دلائل ہیں ۔ آج اس تعلیمی میدان کو لیجئے ۔ ابھی میں نے عرض کیا ہے ۱۸۸۲ء میں اس صوبہ میں پنجاب یونیورسٹی ایکٹ نافذ کیا گیا اور یہ یونیورسٹی قائم کی گئی ۔ اس کی حیثیت کذائی کیا تھی ؟ ۱۸۸۲ء میں ۔ سینیٹ موجود تھی ۔ اگرچہ اس کے سارے کے سارے ممبر نامزد کردہ تھے ۔ اس زمانہ میں انگریز سے یہ توقع کہ وہ ۱۸۸۲ء میں انتخابات کا طریق سینیٹ کے لئے رائج کرے گا جب کہ یہاں کوئی اسمبلی نہ تھی میرا خیال ہے یہ عبث تھا ۔ لیکن انہوں نے جو ایکٹ نافذ کیا اس میں ۱۰۷ رکن تھے ۔ اس میں سرکاری افسر بھی تھے غیر سرکاری لوگ بھی تھے۔ پورے ۱۰۷ کے نام اس ایکٹ میں مندرج ہیں ۔ انہوں نے مختلف طبقوں کی نمائندگی کی ، اگرچہ نامزدگی کے ذریعہ سے ۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے بہت جلدی یہ محسوس کیا کہ جو طریقہ ہم نے رائج کیا ہے وہ درست نہیں ۔ انہوں نے ۱۹۰۴ء کے انڈین یونیورسٹی ایکٹ کے ذریعہ تمام ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں مختلف قوانین کی اس حد تک ترمیم کی ، جس حد تک انڈین یونیورسٹی ایکٹ ۱۹۰۴ء تھا ۔ ۱۹۰۴ء میں جناب والا ۔ یعنی آج سے ۶۵ سال قبل انہوں نے انتخاب کا طریقہ رائج کیا اور سینیٹ کے لئے انتخاب کو ضروری قرار دیا گیا ۔ اور اس میں یہ رکھا گیا کہ سینیٹ کے رکن کم از کم ۴۰ ہوں گے اور زیادہ سے

زیادہ ۷۵ ہوں گے ۔ اور اس میں کم از کم ۱۵ رجسٹرڈ گریجوایٹس کے نمائندے ہوں گے ۔ تو جناب والا ۔ ۱۹۲۱ء تک جب اس میں پھر ترمیم کی گئی ایک تہائی سے زیادہ تعداد تعلیمی اداروں کے منتخب شدہ نمائندوں اور رجسٹرڈ گریجوایٹس کے منتخب شدہ نمائندوں کی سینیٹ میں موجود تھی ۔ یہ صورت حال ۱۹۵۴ء سے پہلے تھی ۔ ابھی میرے محترم دوست جناب وزیر تعلیم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ۱۹۵۸ء سے پہلے کی حکومتیں کچھ زیادہ ہی آپس میں لڑتی بھڑتی رہتی تھیں اس لئے انہوں نے تعلیم کی طرف توجہ نہ دی ۔ کبھی کوئی اور موقع آئے گا تو میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ تعلیم کی طرف توجہ اس زمانہ میں کم تھی یا آج کم ہے ۔ میں اس بحث میں آج نہیں پڑوں گا ۔ انہوں نے ۱۹۵۰ء میں ایک کمشن بنایا کہ بدلتے ہوئے زمانے کے حالات کے مطابق یونیورسٹی میں اگر کوئی ہیئت ترکیبی کی ضرورت ہو وہ کی جائے ۔ اس زمانے کے چیف جسٹس مسٹر عبدالرشید اس کے صدر تھے ۔ مسٹر شریف نے ۱۹۵۸ء کے کمشن کو head کیا ۔ مسٹر یو ۔ کرامت اس کے سیکرٹری تھے تو وہ اس قسم کے لوگوں پر مشتمل کمشن تھا ۔ انہوں نے سفارشات کیں کہ یونیورسٹی کے معاملات میں کم سے کم دخل ہو ۔ سینیٹ کو پورا ادارہ بنایا جائے اور سینیٹ کی اکثریت منتخب شدہ ارکان پر مشتمل ہوگی ۔ انہوں نے اس کی بھی وضاحت کر دی کہ وائس چانسلر کو سینڈیکیٹ میں کیا کیا اختیارات ہوں ۔ بنیادی طور پر ۲۲ یا ۲۳ دفعات کے ساتھ اس کو eloborate کر دیا اور اس میں ان تمام چیزوں کی وضاحت کر دی گئی ۔ انہوں نے ایک قدم آگے بڑھایا تھا اگرچہ

وہ قدم بہت چھوٹا تھا ان کو زیادہ لمبا قدم بڑھانا چاہئے تھا ۔ ۱۹۵۸ء کے فوراً بعد ۱۹۵۹ء میں صدر مملکت نے اس ملک کے عوام کو فریب دینے کے لئے مختلف کمشن بنائے ۔ کہیں آئین کمشن بنایا ۔ کہیں franchise کمشن بنایا کہیں لا کمشن بنایا ۔ کہیں ایگریکلچرل کمشن بنایا اور منجملہ اور کے ان میں ایک نیشنل ایجوکیشن کمشن بھی بنایا ۔ انہوں نے اپنی اپنی رپورٹیں جناب صدر مملکت کی خدمت میں پیش کیں اور ان میں سے اکثر رپورٹیں منظر عام پر بھی نہیں آئیں جن میں pay کمشن کی رپورٹ بھی تھی ۔ یعنی جو رپورٹ انہیں پسند آ جاتی وہ رپورٹ تو شائع ہو جاتی اور اس پر عمل درآمد بھی ہوتا ۔ میں نے ابتدا میں چند فقرے کہے تھے کہ جو فلسفہ اس وقت کار فرما تھا اکتوبر ۱۹۵۸ء کے بعد محترم شریف صاحب نے نہایت ہی تابعداری سے اس فلسفہ کی روشنی میں نیشنل ایجوکیشن کمشن کی رپورٹ جناب صدر کی خدمت میں پیش کر دی ۔ وہ فلسفہ کیا تھا ۔ وہ فلسفہ یہ تھا کہ کسی پبلک ادارے میں عوام کے کسی نمائندے کا ۔ کسی فرد کا ۔ کسی پڑھے لکھے فرد کا ۔ کسی ان پڑھ کا ۔ کسی دانش مند کا ۔ کسی جاہل کا کوئی تعلق نہ ہو اور یہ کام صرف ہمارا ہی ہو ۔ تمام ملک کی ۱۲ کروڑ آبادی کی عقل صرف ایک فرد واحد میں مجتمع ہو گئی اور اس نے مختلف چھوٹے چھوٹے pygmy dictator یا آمر پیدا کرنے شروع کئے ۔ اس فلسفہ کی بنیاد پر یہ ہوا کہ ۱۶ افراد پر مشتمل ایک سنڈیکیٹ بنائی گئی یعنی سینیٹ کو ختم کرکے اس کی جگہ سنڈیکیٹ آ گئی ۔ اس میں چار پانچ ex-officio ممبر تھے اور باقیوں کو چانسلر نامزد کرے گا ۔

اور اس کے چانسلر بھی گورنر صاحب ہوں گے - یعنی اس ادارے کو انہوں نے اس طرح سے جکڑ دیا ۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا ۔ آج ہمیں یہ کہا جاتا ہے یا یہ بتایا جاتا ہے گو محترم وزیر تعلیم صاحب نے تو اس وقت ارشاد نہیں فرمایا شائد وہ کسی اور موقع پر ہمارے جواب میں ارشاد فرمائیں لیکن عام طور پر گورنمنٹ کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ ہم اس وقت اس ادارے پر گورنمنٹ کا کنٹرول اس لئے چاہتے ہیں (انہوں نے فرمایا تو ہے لیکن ذرا وضاحت سے نہیں فرمایا ۔ بات کو گول کر گئے ہیں ۔ کیونکہ وہ ذرا سیانے ہیں) کہ یونیورسٹی میں خرد برد نہ ہو ۔ میں جناب محترم وزیر تعلیم صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ غبن کے ۱۴ فوجدادی مقدمات سندھ یونیورسٹی اور مختلف یونیورسٹیوں میں جو اس وقت دائر ہوئے ہیں کیا اس کی ذمہ داری ان پر ہے یا ہم پر ہے ؟ ان میں وائس چانسلر کو کس نے منتخب کیا ہے ؟ اور ان میں باقی عہدیداروں یعنی رجسٹرار وغیرہ کو کس نے منتخب کیا ہے ؟ ان کو اس قانون کے تحت چانسلر نے منتخب کیا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں بھی بددیانتی ہوئی ہے ۔ شائد ۷۰ یا ۷۵ لاکھ روپے کا غبن ہوا ہے ۔ مجھے اس کا صحیح علم نہیں ہے ۔ بہر حال وائس چانسلر کو منتخب کرنے میں کس کا قصور ہے ۔ کیا اس سلسلہ میں چانسلر کا قصور نہیں ہے ۔ اگر سندھ یونیورسٹی میں ۔ کراچی یونیورسٹی میں ۔ انجنیئرنگ یونیورسٹی میں یا کسی یونیورسٹی میں کوئی غبن ہوتا ہے ۔ یا کوئی بداعمالی ہوتی ہے ۔ یا کوئی غلط کام ہوتا ہے یا قوم اور ملک

کے مفاد کو نظر انداز کیا جاتا ہے یا اس کو ذبح کیا جاتا ہے تو اس کی ذمہداری کس پر عائد ہوتی ہے ۔ یہ ذمہداری اس فرد کی ہی ہے جس نے ان کو نامزد یا مقرر کیا ۔ یہ چانسلر کی ذمہداری ہے کہ اس نے غلط آدمی کو مقرر کیا ۔ تمام کے تمام اختیارات ان ۱۶ آدمیوں کے پاس ہوں گے جو سارے کے سارے اس کے نامزد کردہ ہیں ۔ اگر کہیں غبن یا بددیانتی ہوتی ہے ۔ تو یہ ذمہداری چانسلر کے اوپر عائد ہوتی ہے کیونکہ اس نے ہی ان کو نامزد کیا ہے کیونکہ اس میں ہم نے یا عوام نے ان کی نامزدگی پر رائے نہیں دی ہے اس لئے یہ کہنا کہ ہم فنانشل کنٹرول چاہتے ہیں درست نہیں ہے ۔ جبکہ فنانشل کنٹرول بھی سو فیصد آپ کے ہاتھ میں تھا تو یہ غبن کیوں ہوئے ؟ جب آپ نامزد ارکان کو اس میں ٹھونس دیں گے تو اس طرح آپ نے دو تین منہہ میں نوالے دے دیئے یعنی چھوٹا افسر اپنے بڑے کے منہہ میں حرام ڈالے گا اور وہ اپنے سے بڑے افسر کے منہہ میں نوالہ ڈالے گا اور یہاں سے سیڑھی بن جائے گی ۔ یہ اس حکومت کی کوتاہ اندیشیاں اور کوتاہیاں ہیں بلکہ میں یہ کہوں گا کہ یہ وطن دشمنی ہے کہ جو یہ کام کرتی ہے اس کی ذمہداری ان پر ہے کسی اور پر نہیں ۔ اس لئے جناب والا ۔ اگر ہمیں آج یہ کہا جائے کہ ہم اصلاح احوال چاہتے ہیں بلکہ اگر آپ یہ کہتے کہ ۱۹۵۳ء سے حالات بگڑتے چلے آ رہے ہیں ان کو مزید کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے تو یہ بات ٹھیک بھی تھی لیکن یہ قانون اس وقت بنا جب ہم نہیں تھے ۔ یہ آپ کا اپنا کارنامہ ہے اگرچہ سیاہ ہے ۔ اس لئے

آپ نے کیا کیا ہے ۔ ۱۹۶۱ء سے یہ ترقی ہوئی ہے ۔ یہ ترقی کی زندہ مثال ہے کہ ہم ۱۸۸۷ء کے دور میں واپس چلے گئے یعنی ۱۹۶۱ء میں ہمارا وہ حال ہو گیا ۔ وہ زمانہ پھر بھی اس سے بہتر تھا کہ اس وقت ۱۰۷ آدمی نامزد کئے جاتے تھے اور یہاں صرف ۱۶ آدمی نامزد کئے جاتے ہیں ۔ ۱۰۷ افراد میں اکثریت دیانتداروں کی ہوتی ہوگی وہ بددیانت لوگوں پر نظر رکھتے ہوں گے ۔ اگر ۱۶ یا ۱۷ آدمی بددیانت ہوں تو پھر وہ اپنے گھر کی ہی بات ہے ۔ وہ تو ایک کنبہ ہوا ۔ یہ ترقی معکوس ہے ۔ میرے اس لفظ سے قاید ایوان ذرا خفا ہوتے ہیں ۔ اس موٹے موٹے موازنہ کے بعد ۔ میں جناب والا ۔ آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ شریف کمشن نے کیا گل کھلائے ہیں ۔ اور یہ فلسفہ کیا تھا ۔ اور کیوں ایسا ہوا ۔ شریف کمشن رپورٹ جو کہ نیشنل ایجوکیشن کمشن تھی ۔ اس کے صفحہ ۳۷ کو ذرا ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ اس زمانے کا ہی فلسفہ نہیں ہے ۔ یہی زمانہ حال کا فلسفہ ہے ۔ بلکہ فلسفہ بدلتا نہیں ہے ۔ مشرق و مغرب میں بھی یہی ہے ۔ یہ فلسفہ کیا تھا اس کو اس طرح فرماتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

> " Again in some Universities the non-educational element his actively exploited the difference between the academic groups and converted the Universities Bodies into arenas of acrimonious political debate and conflicts. These had had a most unsalutary effect on the working of our Universities and we therefore, feel that the element of election should be curtailed ".

انہوں نے طریقہ انتخاب curtail کیا اور ہمارے ارباب اقتدار نے ان کو ختم کر دیا ۔ آگے لکھتے ہیں ۔ جناب ۔ یہ اگلا پیرا ہے - - - -

> "For example in some Universities the Senate or Court consists of 155 members including a large number of elected members, some of them politicians."

یہ تو بڑا ظلم ہو گیا ۔ کہ politicians کا لکھنے پڑھنے سے تعلق ہو ان کو ایسے politicians چاہئیں جو x x x *

I am sorry. I should not use that word. I withdraw.

Mr. Speaker : Expunged from the record.

خواجہ محمد صفدر ۔ ان کو ایسے سیاست دان چاہئیں جن کو عقل نہ ہو ۔ شعور نہ ہو ۔

> "A Senate so constituted can quickly become an arena of political conflicts and thus be unable to make the right decisions or to make them quickly".

یہ مسٹر شریف ہیں ۔ جنہوں نے اس سے آٹھ سال پہلے ایک دوسرے کمشن کا رکن ہوتے ہوئے جس کو پنجاب یونیورسٹی کمیٹی کمشن کہتے ہیں ۱۹۵۲ء میں یہ رپورٹ دی تھی ۔ کہ ذرا broad based senate ہونے چاہئیں اور ۱۵۰ افراد پر مشتمل ہونے چاہئیں اور اس میں over-whelming majority نان ٹیچرز کی ہونی چاہئے ۔ اور یہ کہ اس میں اسمبلی کے نمائندے ہوں ۔ چھ سات سال میں ان کی

Expunged as ordered by the Speaker.

ذہنی اور قلمی کیفیت میں کوئی انقلاب نہیں آیا ۔ یہ جن لوگوں نے انہیں مامور کیا تھا ان کے ذہن میں انقلاب آیا ہوا تھا اور یہ میں اپنی جانب سے نہیں کہہ رہا میں موجودہ چیف جسٹس جناب حمودالرحمن کے الفاظ دہرا رہا ہوں ۔ کہ کن حالات میں اور کن اثرات کے تحت یہ رپورٹ مرتب کی گئی ۔ یہ حمودالرحمن کمیٹی رپورٹ ۔

Commission on Students Problems and Welfare.

- - - - - جس کو عرف عام میں حمودالرحمن رپورٹ کہتے ہیں کہ صفحہ ۱۵۳ آخری پیرا ۔

> " It fitted no doubt with the spirit of the time when these suggestions were made but with the reversion to the principle of democracy under the present Constitution, we are of the view that those reasons no longer hold the field "

اور اس سے پہلے ذکر کیا ہے کہ نیشنل کمشن نے کہا ہے کہ الیکشن وغیرہ نہیں ہونے چاہئیں ۔ وہ چونکہ لمبا چوڑا ہے اس لئے میں نے اختیار کے ساتھ پڑھ دیا ہے ۔ اگرچہ میں نہایت احترام کے ساتھ اپنے چیف جسٹس صاحب کے ساتھ اختلاف کرتا ہوں کہ جو انہوں نے آخری فقرہ لکھا ہے ۔ کہ ۱۹۶۲ء میں کچھ democrary آ گئی ہے ۔ میں ان سے ادب کے ساتھ اختلاف کرتا ہوں / وہ شریف رپورٹ جس فلسفہ کا مظہر تھی اور جن حالات میں لکھی گئی اس کے متعلق جسٹس حمودالرحمن نے یہ لکھا ہے ۔ کہ اس زمانہ کی حالت ہی اس طرح کی تھی لیکن

اب وہ حالت نہیں رہی۔ جناب والا - اس لئے میں نے کہا تھا کہ شریف صاحب نے ۱۹۵۲ء میں جب رپورٹ لکھی تو وہ انجان نہیں تھے - جب انہوں نے اس پر دستخط کئے اور پبلک کے مطالبات کو تسلیم کیا اور سینیٹ کو broad-based کرنے کو کہا تھا - حقیقت یہ ہے کہ مسٹر شریف بہت ماہر تعلیم ہوں گے - مگر انہوں نے کیا یہ کہ "چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو"۔ اب میرے پاس وقت نہیں ہے - اس لئے میں جلدی جلدی یہ کام ختم کرنے والا ہوں - اب میں اس بل کی طرف آتا ہوں - اس بل میں نہایت ہی اہم ترمیم ہونے والی ہے - اس کے متعلق محترم وزیر تعلیم نے اظہار فرما دیا ہے - حقیقت یہ ہے کہ ہم نیک نیت اور نیک دلی کا اظہار تو یہاں برملا طور پر کرتے ہیں - کیونکہ ہمارے نزدیک کوئی چھپی چھپائی بات نہیں ہے۔ ہم اس میں believe نہیں کرتے - ہم ہر لحاظ سے اس بل کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے اور قبح کو مٹانے کے لئے وزیر تعلیم کے ساتھ مذاکرات کر رہے ہیں - وزیر تعلیم کا اور قاید ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں - کیونکہ انہوں نے ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا ہے - کہ سینیٹ ہوگی - ابھی بہت سی details طے پانا باقی ہیں - یہ بھی انہوں نے بتایا ہے کہ وہ یونین کے متلق کچھ safeguard دور رکھنا چاہتے ہیں - لیکن بات صرف اس قدر نہیں - یہ جو بل ہم دیکھتے ہیں یہ غمازی کرتا ہے حکومت کے فکر کی - کہ حکومت کا ذہن کس طرف چلتا ہے - اس بل کو جب بنایا گیا تھا تو اس میں وہی فکر اور وہی فلسفہ جو اکتوبر

۱۹۵۸ء سے چلا آ رہا ہے کار فرما تھا ۔ محض اشک شوئی کے لئے ۱۶ یا ۱۷ کی بجائے سنڈیکٹ کے ممبروں کی تعداد ۲۲ کر دی گئی ہے اور اس میں اسمبلی کے دو ممبران اور تین گریجوایٹ منتخب شدہ بھی رکھے گئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف eye-wash تھا ۔ پھر بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت جلدی اپنی غلطی کا احساس کر لیا ہے اور اس Syndicate-cum-Senate یا اس معجون مرکب کو جس طرح انہوں نے پیش کیا ہے انہوں نے اس کے اجزائے ترکیبی کو علیحدہ کرنے کی سعی اور کوشش شروع کر دی ہے ۔ بہر حال Syndicate or Senate سے قطع نظر ۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا ویسے میں نے وزیر تعلیم اور قائد ایوان کا شکریہ ادا کر دیا ہے کہ انہوں نے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے ۔ کہ نگران ادارہ کو علیحدہ ہونا چاہئے ۔ میرے یہ دوست اسے پہلے بھی جانتے تھے لیکن یہ متاثر تھے اس فلسفہ سے جس کا ذکر کیا گیا ہے ۔ یہ تو ایک موٹی سی بات ہے ۔ اس کی مثال یہ ہو سکتی ہے ۔ کہ جناب قائد ایوان کو سپیکر بنا لیا جائے اور وہ دونوں فرائض انجام دیں ۔ یعنی وہ قائد ایوان بھی ہوں اور سپیکر بھی ہوں یا آپ کو سپیکر کے عہدہ کے ساتھ ہی قائد ایوان بھی بنا دیا جائے ۔ اس طرح کے دو interests ہو جائیں گے ۔ ایک تو وہ interest ہے جو سپیکر صاحب کے معزز عہدہ کی حیثیت سے ہوگا اور دوسرا وہ interest ہے جو سپیکر کے معزز عہدہ کی حیثیت سے ہوگا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس میں conflict ہوگا ۔ اس میں خواہ کتنی ہی دیانت داری سے کام کیا جائے آپ کو کبھی ایک طرف اور

کبھی دوسری طرف جھکنا پڑے گا۔ لیکن اس ادارہ میں نگرانی کی ضرورت اولین ضرورت ہے ۔ وہاں نگرانی ہی نہیں بلکہ وہاں پالیسی بھی وضع کرنی ہے سینیٹ پالیسی وضع کرے گا اور پھر اس پالیسی کی implementation کی نگرانی کرنا بھی اس کے ذمہ ہوگا ۔ اگر ایک ادارہ پر ہی دونوں ذمہداریاں ڈال دی جائیں تو نتیجہ وہی ہوگا جو ہمارے سامنے ہے کہ قوم بھی رو رہی ہے اور ہم بھی رو رہے ہیں ۔ اس کا نتیجہ بربادی ہوگا ۔ ملک کی بربادی ہوگی ۔ بچوں کا وقت ضائع ہوگا ۔ ان کی عمر ضائع ہوگی ۔ قوم کا سرمایہ ضائع ہوگا اور اس کا مستقبل تاریک ہوگا ۔ اس لئے ان کو بنیادی طور پر یہ سوچنا چاہئے تھا کہ اس نگران ادارہ کو علیحدہ ہونا چاہئے اور انتظامی ادارہ کو علیحدہ ہونا چاہئے ۔ نگران ادارہ یہ کام کرے کہ وہ پالیسی مرتب کرے اور اس کی implementation میں اگر انتظامی ادارہ کوئی غلطی کرے تو اس کا احتساب کرے ۔ جس چیز کا یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ outonomy without accountability ان کو پسند نہیں ۔ یہ ٹھیک ہے میں بھی نہیں چاہتا کہ accountable کوئی نہ ہو ۔ بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کا یونیورسٹی کے انتظامیہ سے تعلق ہے وہ سینیٹ کو accountable اور جواب دہ ہوں ۔ میں حکومت کو نگران ادارہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں ۔

جناب والا ۔ میرے دوست اس کے مختلف پہلوؤں پر ضرور روشنی ڈالیں گے ۔ لیکن میں اس بل کے ایک پہلو کی طرف آپ کی توجہ

مبذول کراؤں گا ۔ وہ ہے کلاز ۱۰ ۔ ویسے تو کلاز ۱۱ بھی ہے ۔ لیکن کلاز ۱۰ میں گورنر کو visitation کی powers حاصل ہیں ۔ یہ اختیار ۱۹۵۴ء کے قانون میں بھی تھا ۔ ۱۹۶۱ء کے قانون میں بھی تھا اور ۱۹۰۴ء کے قانون میں بھی موجود تھا ۔ وہ اتنی وسیع powers ہیں کہ اگر کوئی چانسلر اپنے فرائض منصبی سے آگاہ ہو اور اگر چانسلر یونیورسٹی جیسے اہم شعبے یا ادارے کی طرف تھوڑی سی بھی توجہ دے سکیں تو اپنے اختیارات کے بل بوتے پر یونیورسٹی میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہو سکتی ۔ جب بھی کوئی خرابی پیدا ہو اس کو وہیں دبایا جا سکتا ہے ۔ یہ powers کلاز ۱۰ میں دی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ کلاز ۱۱ میں بھی powers دی گئی ہیں لیکن وہ تقریباً سب نئی ہیں ۔ اس کلاز کے پہلے دو حصے تو پرانے ہیں لیکن اس کی سب کلاززز نمبر ۵، ۶، ۷ اور ۸ نئی ہیں میں ان میں سے صرف ایک سب کلاز نمبر ۸ پڑھتا ہوں ۔

> "Government may, with the prior approval of the Chancellor, issue to the Vice-Chancellor any directions in the public interest.. ..."
>
> "issue to the Vice-Chancellor any directions in the public interest".

اس میں جو پبلک interest کا ذکر کیا ہے وہ public interest نہیں ہوگا ۔ بلکہ اس فلسفہ کا interest ہوگا ۔ جو ان کے اپنے ذہن میں ہے ۔ ان کو پبلک interest کا کیا علم ہے ۔ کیا یہی public interest ہے جو ایوان سے باہر ہو رہا ہے ۔

"not inconsistent with the provisions of this Act, the Statutes, University Ordinances or Regulations, in a matter concerning the University, and the Vice-Chancellor shall comply with such directions."

جناب والا ۔ اگر یہ صرف ایک کلاز رکھیں اور باقی کو چھوڑ دیں یا ان کو ختم کر دیں ۔ تو پھر بھی اس ایک کلاز کی وجہ سے میں اس بل کو ترقی معکوس کہوں گا ۔ یہ ۱۹۶۱ء کے آرڈیننس سے بھی سیاہ تر ہے میں اسے ۱۹۶۱ء کے آرڈیننس سے سیاہ تر کہوں گا کیونکہ اس کے نتائج حد درجہ تک خطرناک نکلیں گے ۔ اگر یہ بل اسی صورت میں پاس ہو گیا ہے تو اس یونیورسٹی کا مرتبہ ہمارے لاہور ریجن کے ڈائرکٹریٹ سے زیادہ نہ ہوگا بلکہ اس سے کم تر ہوگا ۔ آج یہاں کون ایسے بزرگ بیٹھے ہیں جن کو یہ معلوم نہیں کہ یونیورسٹی کے چانسلرز نے اپنی رپورٹ میں یہ کہا ہے کہ ہمیں گورنمنٹ کی جانب سے یا سیکرٹریٹ کی جانب سے اس قسم کی چٹھیاں آئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو وائس چانسلرز نے کہا تھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جی ہاں ۔ وائس چانسلرز نے کہا تھا ۔ I am sorry Sir, کہ وہ چٹھیاں ان کی شان کے خلاف ہیں ۔ وزیر تعلیم صاحب کہیں گے کہ وائس چانسلرز کوئی ایسی خرابیاں کرتے ہیں تو لازمی طور پر ہمیں ان کو pull up کرنا ہوگا ۔ اس لئے میں اپنی argument کو پھر دہراؤں گا کہ ایسے غلط آدمی کو کس نے چنا تھا ۔ کسی اچھے آدمی کو چن لیتے جس پر عوام کو

اعتماد ہوتا جس کی نیک نیتی شک و شبہ سے بالا تر ہوتی - آپ نے کیوں ایسے آدمی کو چنا جو غلط کار ہے - جس کے متعلق آپ خود کہتے ہیں کہ وہ غلط کار ہے اور سیکشن افسرز کو اس کے پیچھے لگایا ہوا ہے -

جناب والا - وائس چانسلر تو سب سے بڑا آفیسر ہے - جس کو Chief Executive of the University کہتے ہیں - میرے نقطہ نظر کے مطابق اس کا status تو حکومت کے کسی سیکرٹری سے بھی اونچا ہونا چاہئے کیونکہ وہ استادوں کا استاد ہے - اگر سیکشن افسرز کی جانب سے اس قسم کی nasty چٹھیاں اس کو لکھی جائیں اور حکومت اپنے اختیارات کو اس طرح mis-use کرے تو آپ یہ کہیں گے کہ ہم نے تو وہ اختیارات استعمال نہیں کئے - میری اطلاع میں ہے کہ گورنر صاحب کو visitation کے وہی اختیارات سیکشن ۱۰ کے تحت ہیں جو پہلے تھے - اور کلاز ۱۱ کی رو سے ان کو سیاہ تر اور بدتر کر دیا گیا ہے - اس کے تحت یونیورسٹی کے لئے ایک Inspection Board بنایا گیا ہے - میں تو خوش ہوں کہ آپ Inspection Board بنائیں اور جہاں کہیں برائی ہو اسے تلاش کیجئے لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ برائی کس نے پیدا کی - آپ برائی کے منبع کو کیوں تلاش نہیں کرتے - یہ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پکڑنے سے کیا فائدہ کسی بڑے مگرمچھ کو کیوں نہیں پکڑتے-

مسٹر حمزہ ۔ مگرمچھ جال توڑ کر بھاگ جائے گا ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ حمزہ صاحب مگرمچھ سے کیوں گھبراتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پاکستان میں اس کے تصور کے لئے کوئی جگہ نہیں ۔

Mr. Speaker : No cross talk, please.

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ شکایت آج کی نہیں ۔ بلکہ اس صورت حال میں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بہت زیادہ interference اور دخل در معقولات یونیورسٹی کے امور میں دیا جا رہا ہے ۔ اس شکایت پر کئی صفحے حمود الرحمن کمشن نے اپنی رپورٹ میں تحریر کئے ہوئے ہیں اور اس کا انہوں نے ایک حل تجویز کیا ہوا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ یہاں ایک یونیورسٹی کمشن ہو جس کو گرانٹ کمشن کا نام دیا ہے ۔ اور اس کے فرائض میں یہ ہو ۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ بہت اونچے اونچے لوگوں پر مشتمل ہو جس میں کچھ وائس چانسلرز ہوں اور وائس چانسلرز کے علاوہ بھی کچھ لوگ ہوں ۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ رقم گورنمنٹ گرانٹ کمشن کو دیدے اور پھر تمام یونیورسٹیاں اپنی ضروریات کے مطابق جب ان کو ضرورت ہو وہ رقوم گرانٹ کمشن سے طلب کریں اور وہ ان کو دیجائیں لیکن اس کے ساتھ یہ بھی فرض ہے کہ جہاں کہیں یونیورسٹی autonomy

اور گورنمنٹ autonomy میں کوئی تضاد پیدا ہو تو اس تضاد کو اس کمیشن کے ذریعہ سے حل کرنے کی کوشش کی جائے اور براہ راست وائس چانسلر یا گورنمنٹ کے سکریٹریٹ کی جانب سے ان سے کچھ نہ کہا جائے ۔ یہ حل انہوں نے تجویز کیا ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان میں یہ حل پیش کرنا چاہتا ہوں کہ autonomy کو ٹھیس بھی نہ پہونچے اور تمام مقاصد کے لئے اور جو بھی نیشنل مطالبات ہوں اور جو قومی مطالبات ہوں اور جو قومی ضروریات ہوں ان کو پیش نظر رکھ کر تمام مغربی پاکستان کا ایک گرانٹ کمشن ہو اور ایک تمام مشرقی پاکستان کا گرانٹ کمشن ہو ۔ اس کے سامنے تنازعات جائیں وہ خود مختار ہو اور اس کے ذریعہ سے نہ صرف قومی ضروریات پوری ہوں بلکہ گورنمنٹ اور یونیورسٹی کے جو متنازعہ امور ہوں ان کو بھی وہ حل کرے اور ان کا بھی وہ فیصلہ کر سکے ۔ اب جناب والا ۔ میں صرف پانچ یا چھ منٹ اور لوں گا اور اس کے بعد اپنی تقریر ختم کردوں گا ۔ اساتذہ کی ملازمتوں کے تحفظ کے سلسلے میں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اس ضمن میں سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ زیر بحث بل میں سیلیکشن بورڈ کا ذکر آیا ہے ۔ سیلیکشن بورڈ جس قسم کا ہے اس کی تشکیل کس قسم کی ہوگی یہ اس بل میں نہیں دی گئی ۔ کیا statute کے ذریعہ اس کی تشکیل ہوگی ؟ یہ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ statute کیا ہوں گے ۔ مگر میں نے محترم وزیر تعلیم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ باقی ایکٹ کی طرح اس بل میں فرسٹ شیڈول کی حیثیت سے statute شامل کئے جائیں ۔ بہر

حال یہ دوسرا مطالبہ ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کونسی کمیٹی کس قسم کی بنے گی ۔ اب ہمارے لئے اساتذہ کی بیچینی دور کرنے کے لئے ان کے موجودہ عدم اطمینان کو دور کرنے کے لئے لازم ہے کہ ہم ان کی ملازمتوں کے تحفظ کے لئے کوئی ذریعہ یونیورسٹی کے اندر بنائیں ۔ میں نے جناب والا ۔ چند ترامیم پیش کی ہیں جب وہ آئیں گی تو میں اس پر سیر حاصل تبصرہ کروں گا صرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمشن کی طرح ویسٹ پاکستان یونیورسٹی سیلیکشن بورڈ ہونا چاہئے جو تمام ملازمین کی سزا و جزا ، ان کی ترقی و بھرتی کا ذمہدار ہو ۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ آپ نے تو اس طرح تمام وائس چانسلرز کو لنگڑا کر دیا ہے اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ درست ہے کہ وائس چانسلر چیف اگزیکٹو و ضرور ہے لیکن وہ اپنی ذات کی وجہ سے یا اپنی likes اور dislikes کی وجہ سے کہ اس کو کوئی پسند ہے یا کوئی ناپسند ہے ہو سکتا ہے کہ کسی کو نقصان پہنچا جائے جیسا کہ بعض جگہوں پر یہ شکایات ہوتی ہیں کہ لوگوں کو ان کے حق سے محروم کر دیا گیا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن کے اصول پر ایک ایسا ادارہ یونیورسٹی کے اندر قائم کیا جائے جو اساتذہ کی بھرتی ، ان کی ترقی ، ان کی تنزلی ، ان کی سزا اور جزا کا ذمہدار ہو ۔ جناب والا ۔ اب میں اس کے آگے بڑھتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں ۔ طلبا کے متعلق ابتداء ہی میں عرض کر دیا ہے لیکن ایک بات میں خصوصیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ وزیر تعلیم نے

طلباء کی انجمنوں کے وجود کو تسلیم کر لیا ہے اور اس قانون کے میں متن اس کا ذکر ترمیم کے ذریعہ لائیں گے جس کا میں انتہائی شکر گذار ہوں لیکن میں آج ہی ان کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں اور ایک بات بتائے دیتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی انجمن قابل قبول نہ ہوگی جس کو نیا وائس چانسلر وضع کرے یا اس کی منظوری دے یا سنڈیکیٹ منظوری دے - مجھے اس قسم کی انجمن درکار نہیں ہے - میرا تجربہ ہے اور آپ کے سامنے بھی تجربات ہو رہے ہیں - ابھی دو تین سال کی بات ہے اور میں الزام لگاتا ہوں اور بلاخوف تردید یہ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے پنجاب یونیورسٹی کی یونین کو توڑا اور اس کی جگہ وہاں بی۔ڈی نظام قائم کیا اور جب اس کے نتائج گورنمنٹ کے خلاف نکلے تو پھر وائس چانسلر کے ذریعہ اس کو بھی توڑا ۔ گذشتہ سال ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوا کہ مشرقی پاکستان کے درمیانی حصہ کی سب سے بڑی یونیورسٹی اور سب سے قدیم درسگاہ یعنی ڈھاکہ یونیورسٹی میں بھی جو سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء میں بنی ہے اس قدیم درسگاہ میں دو سال تک سٹوڈنٹ یونین نہیں رہی اور وہ اس سے محروم رہی تو کیا طلباء میں انتشار نہ ہوتا ؟ کیا انہوں عدم اطمینان نہ ہوتا اگر طلباء کو تھوڑا بہت بھی اطمینان ہوتا اور ان کو احساس ہوتا کہ ان کے حقوق محفوظ رہیں گے تو کبھی وہ سڑکوں پر نہ آتے اور کبھی وہ گولیاں نہ کھاتے اور کبھی ڈنڈے نہ کھاتے لیکن اس حکومت نے انہیں مجبور کر دیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب آپ کا مطلب ہے کہ سب پالیسی سینیٹ کی ہونا چاہئے اور سینیٹ ہی پالیسی بنائے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ جی ہاں سینیٹ کی ہی پالیسی ہونا چاہئے ۔ اگر طلباء کی انجمنوں میں سینیٹ کچھ تبدیلی کرنا چاہے تو میں اس کو یہ اختیار دینے کے لئے تیار ہوں لیکن میں کسی وائس چانسلر یا سنڈیکیٹ پر اعتماد نہیں کر سکتا ۔ اسی طرح میں ان کی یونین کو بھی خود کار ادارہ سمجھتا ہوں وہ خود یونین بنائیں گے اور اگر اس میں ترمیم کرنا چاہیں تو خود کر لیں ۔ لیکن اگر کسی موقع پر سینیٹ یہ کہے جو کچھ تم کر رہے ہو یہ قومی مفاد میں نہیں ہے تم اس طرح اور اس طرح کر لو میں یہ ماننے کے لئے تیار ہوں ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ موجودہ نظام جو اس وقت قائم ہے وہ بہت ناپسندیدہ ہے انہوں نے فائننشل کنٹرول کے لئے بتایا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ کوئی بڑا افسر جس کے متعلق عام طور پر یہ روایت کی جاتی ہے کہ وہ سیکرٹری ٹو گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان ہوگا اس کو وہاں لگایا جائے اس سے یہ کہتے ہیں کہ چونکہ روپے پیسے کا تعلق ہے اس لئے اس میں سہولت ہو جائے گی تو جناب والا اگر یہ کسی بڑے افسر کو لگائیں گے ظاہر ہے کہ وہ سی ۔ ایس ۔ پی ۔ کلاس سے تعلق رکھتا ہوگا تو مجھے ایک نہایت ہی معتبر ذرائع سے یہ پتہ چلا ہے کہ سی ۔ ایس ۔ پی ۔ کلاس کے ایک رکن نے استعفی دے دیا ہے اور انہوں نے اپنے استعفی میں یہ لکھا ہے کہ یہ سروس اس قابل نہیں رہی ہے یہ اس قدر بد نام ہو چکی ہے کہ اس میں رہ کر کوئی آدمی اپنے آپ کو با عزت نہیں کہلوا سکتا ۔ یہ مجھے نہایت ہی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے لیکن اس قسم کی سروس کے لوگ اچھے بھی ہیں

نہایت اچھے آدمی ھیں - میں سمجھتا ھوں کہ اس قسم کی سروس کے لئے چھ سات اسامیاں اور نکالنا ھے اور یہی حکومت کا مقصد ھے - لیکن ھم اس چیز کے خلاف ھیں اور ھم اس کو نہیں چاھتے - اس سروس کو کہا جا سکتا ھے کہ وہ برھمو کے منہہ سے پیدا ھوئی ھے - جب ھم ھندوؤں کے ساتھ ملکر تعلیم حاصل کیا کرتے تھے تو وہ یہ بات کہا کرتے تھے کہ جو برھمن ھیں وہ برھمو مہاراج سے پیدا ھوئے ھیں - کھشتری ان کے بازوؤں سے اور باقی قوم تو ویش ٹھری - لیکن اگر اس کلاس کے لئے مغربی پاکستان میں چھ نئی اسامیاں تلاش کرنا مقصود ھے تو وزیر تعلیم تلاش کریں لیکن ھم ان کے ساتھ اس گناہ میں شامل نہیں ھونا چاھتے - دیکھئے جناب موجودہ صورت کیا ھے - میں پھر یونیورسٹی آرڈیننس کی رو سے عرض کئے دیتا ھوں کہ موجودہ فائننس کمیٹی کیا ھے وہ آرڈیننس نمبر ۷ ھے - اس میں یہ دیا گیا ھے کہ فائننس کمیٹی میں کون ھوں گے - وائیس چانسلر - ایجوکیشن سیکرٹری اور ایک جناب سنڈیکیٹ کا ممبر اور ایک ایکیڈیمک کونسل کا ممبر اور رجسٹرار ایکس آفیشو ممبر ھوگا - ایک وائس چانسلر لیکن اس کا نام نہیں ھے - گورنمنٹ کا سیکرٹری وھاں موجود ھے اور پھر ھمیں کہا جا رھا ھے کہ حیدر آباد یونیورسٹی میں ایک کروڑ ۵۷ لاکھ یا پونے دو کروڑ کا غبن ھے اور پتہ نہیں کہ پنجاب یونیورسٹی کے متعلق کیا کیا انکشافات ھوں - تو سیکرٹری صاحب کس چیز کے لئے بیٹھے ھیں اگر ان کو خزانچی لگا دیا جائے تو پھر کیا ھوگا -

چودھری محمد ادریس - وہ پیسے لے لیں گے -

خواجہ محمد صفدر - میں اتنی دور نہیں جاتا اور نہ ہی جانا چاہتا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ یونیورسٹی اس طرح چل نہیں سکتی کہ اگر ایک آدمی جس کے دماغ میں یہ بات ہو کہ اگر وائس چانسلر سی - ایس - پی - نہیں تو اسے اپنا افسر ہی تصور نہ کریں میں کہتا ہوں کہ ایک سی - ایس - پی - کے ماتحت ایک سی-ایس-پی- تو کام کر سکتا ہے لیکن ایک سی ایس پی کسی غیر سی - ایس - پی - کے نیچے کام نہیں کر سکتا - میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے -

مسٹر سپیکر - لیکن خواجہ صاحب یہ ترمیم کے ذریعے آ رہی ہے یعنی نئی ترمیم کے ساتھ -

خواجہ محمد صفدر - میں نے آرڈیننس پڑھا ہے - میں - statutes بھی پڑھے ہیں اور یہ ساتواں شیڈیوٹ ہے - یہ میرے پاس ایک نوٹ ہے جو کہ میرے محترم دوستوں نے دیا ہوا ہے کیونکہ میں اس کو استعمال بھی کر سکتا ہوں - اس لئے کہ یہ کانفیڈنشل نہیں ہے - اس میں لکھا ہوا ہے :-

" Treasurer shall be an officer of the status of the Secretary to Government of West Pakistan."

مسٹر سپیکر - لیکن ہمارے پاس یہ چیز نہیں ہے - آپ کے اور ان کے مابین ہوگی لیکن ہمیں معلوم نہیں - چونکہ ہمیں معلوم نہیں تھا اس لئے میں دریافت کر رہا تھا -

خواجہ محمد صفدر - اگر سی - ایس - پی - کے رتبے کا وائس چانسلر ہو تو یونیورسٹی کا کام چل نکلے گا لیکن اگر کوئی اوپر سے استاد یا کوئی ماہر تعلم آ جائے اور اس کے نیچے ایک سی - ایس - پی - افسر ہو تو وہ کام نہیں کرے گا - تو میں اس لئے کہوں گا کہ آپ از راہ کرم اس چیز کو ذرا سوچیں -

مسٹر سپیکر - ہو سکتا ہے کہ اوپر والا افسر بھی سی - ایس - پی - ہو -

خواجہ محمد صفدر - اگر یہ بارہ جگہیں سی - ایس - پی - افسروں کے لئے نکالی ہیں تو پھر ٹھیک ہے وہی یونیورسٹی کو چلائیں گے -

چودھری محمد نواز - یہ نہیں ہوگا -

خواجہ محمد صفدر - اگر نہیں ہوگا تو بڑی مبارک بات ہے - میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ نظام ناقص ہے - موجودہ گورنمنٹ کو پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے گذشتہ دو تین سالوں میں یہ بار بار کہا گیا ہے کہ لوکل فنڈ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ

میں سے کسی افسر کو یونیورسٹی کا حساب کتاب کرنے کے لئے بھیجا جائے لیکن یہ چیز نہیں ہو رہی ۔ جب غبن ہوا ہے تب گورنمنٹ کو ہوش آئی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک بھی بیہوش ہیں یہ کہتے ہیں کہ سی ۔ ایس ۔ پی ۔ افسر ہی کام کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا ۔ اصل بات یہ ہے کہ نظام کو درست کرنا ہے ۔ اس کی کمیٹی کی ہم توسیع کر سکتے ہیں جس میں پبلک کے نمائندے ہوں اور جو ان کے خرچ اخراجات ہوں ان کی وہ نگرانی کر سکیں اگر صرف دو تین ہی افسر ہوں تو ان میں بندر بانٹ ہو جاتی ہے جیسے کہ پنجابی میں کہتے ہیں بکل وچ سارا کج پا لیا ۔ گورنمنٹ اس یونیورسٹی میں پری آڈٹ کا طریقہ رائج نہیں کر سکی جو کہ معمولی سے، معمولی میونسپل کمیٹی میں بھی جس کا ایک لاکھ روپیہ کا بجٹ ہوتا ہے یہ طریقہ رائج ہے ۔ تو پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں قومی سرمایہ سے بڑی ہمدردی ہے کیا یہی ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے پس پردہ کچھ اور ہے اور اس کے پس پردہ وہی چیز ہے جس کا میں نے اظہار کیا ہے اسی لئے میرا اس سے اختلاف ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ بد دیانتی کو ہٹانے کے لئے موثر اقدامات کرنے چاہئیں جو یونیورسٹی کی خود کاری کے خلاف نہ ہوں اور جن سے یونیورسٹی کا کاروبار بند ہو جائے ۔ جناب والا ۔ میں نے ۵ منٹ زیادہ لے لئے جس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی -۸) ۔ جناب والا ۔ یہ مسودہ قانون جو آج اس ایوان کے سامنے زیر غور ہے اگر یہ تمام

خوابیوان سے پر ہوتا اور تمام عیوب سے پاک ہوتا اور یہ مغربی پاکستان کے تعلیمی اداروں کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہوتا تو میں ان کو مبارک باد کا مستحق گردانتا لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں جناب وزیر تعلیم کو مبارک باد نہیں دے سکتا اس لئے کہ انہوں نے یہ قانون نہیں بنایا یہ ان سے بنوایا گیا ہے ۔ اگر کوئی مہذب حکومت کسی ملک کی جمہوری حکومت اپنے ملک کے عوام کی حالت سے با خبر ہوتی وہ ملک کے لوگوں کے جذبات کا احساس کرتی ہوتی تو وہ وہی قانون بناتی جو کہ اچھے قانون ہوتے ہیں جن کو اچھا کہا جا سکتا ہے اور اگر ایسی چیز ہوتی تو وہ حکومت یقیناً مبارک باد کی مستحق ہوتی لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ موجودہ حکمران جن کے یہ چھوٹے سے نمائندہ ہیں پچھلے ۱۰ سال سے زمین پر نہیں فضا میں اڑ رہے تھے ۔ ہواؤں میں ان کا تخت و تاج قائم ہے ۔ ان کا ملک کے لوگوں سے کوئی رابطہ نہیں عوام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ۔ یہ اپنے لئے ایک حصار بنا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ان کو پتہ نہیں کہ ملک میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے فسادات ہو رہے ہیں انہیں لوگوں کے مسائل معلوم نہیں ان کو معلوم نہیں کہ ان کی ضروریات کیا ہیں ۔ وہ پھر اس فضا سے زمین پر اترے نہیں اتارے گئے ہیں یہ forced landing ہے ۔ یہ belly-landing ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ قانون ایک تاریخی پس منظر رکھتا ہے ۔ ۱۹۵۸ء میں یہ حکومت وجود میں آئی ۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۱ء تک تین سال کے عرصہ میں انہوں نے تمام جمہوری حقوق سے اور انفرادی

اور شخصی آزادیوں سے اس قوم کو تہی دامن کر دیا ۔ اسمبلیاں ختم ۔ کارپوریشنیں ختم ۔ میونسپل کمیٹیاں ختم ۔ اخبارات گورنمنٹ گزٹ بن گئے ۔ لوگ اپنے پیدائشی حقوق اور ازادی تحریر و تقریر سے محروم کر دئیے گئے ۔ اس کے بعد جب یہ ملک کے ہر طبقہ سے اس کے حقوق سلب کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر انہیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ یونیورسٹی اور تعلیم کو ، یعنی ان بڑے اداروں کو ۔ جہاں پر ہماری آئندہ نسل پرورش پاتی ہے اور جن سے ہماری آئندہ نسل کی زندگی اور مستقبل وابستہ ہے ۔ ایسے حقوق سے تہی داماں کیا جائے ۔ ان حالات میں ۱۹۶۱ء میں انہوں نے مغربی پاکستان کی تمام کی تمام یونیورسٹیوں میں ہنگامی قوانین کے ذریعہ ایسے قوانین نافذ کئے جن کے خلاف ملک کا ہر سمجھ دار شخص اور پڑھا لکھا طبقہ بیزاری اور نفرت محسوس کرتا تھا مگر اس زمانہ میں کوئی شخص زبان سے آواز نکال نہیں سکتا تھا ۔ ۱۹۶۲ء میں دستور بنانے کے بعد جب ملک کے حالات میں تھوڑی بہت تبدیلی ہوئی تو اس کے بعد لوگوں نے اس قانون کے خلاف آواز بلند کرنی شروع کی ۔ دبی دبی اور بھچی بھچی آواز اٹھی اور ان کے کانوں تک پہنچنی شروع ہوئی لیکن انہوں نے اس آواز پر کان نہ دھرا ۔ یہاں تک کہ کوہ آتش فشاں کا یہ لاوا سطح زمین کے نیچے پکتا رہا ۔ ملک کے سمجھ دار اور پڑھے لکھے طبقہ نے ، اساتذہ نے ، طلبا نے ، سیاسی راہنماؤں نے ، سیاسی کارکنوں نے بار بار انہیں بتانے کی کوشش کی کہ جسے آپ پر امن اور پر سکون فضا سمجھ رہے ہیں اس کے نیچے ایک لاوا پک رہا ہے ۔

اگر آپ نے اس صورت حال کی اصلاح کی کوشش نہ کی تو جب یہ پھٹے گا تو اپنے شعلوں میں پورے ملک کو بہا لے جائے گا ۔ لیکن انہوں نے نوشتۂ دیوار پڑھنے سے انکار کر دیا ۔ در اصل کوئی حکمران نوشتۂ دیوار نہیں پڑھتا ۔ کیونکہ وہ بصیرت کی آنکھ کھو چکتا ہے ۔ فرعون کو بھی اس وقت تک نوشتۂ دیوار نظر نہیں آیا جب تک دریائے نیل نے اسے اپنے آغوش میں دفن نہ کر دیا ۔ فرانس کا لوئی یازدھم بھی اس وقت تک لوگوں کے مطالبات نہ سن سکا جب تک درد دیوار لرز نہ اٹھے ۔ انہیں بھی اس وقت تک احساس نہ ہوا جب تک ملک میں ہنگاموں کا ایک طوفان برپا نہ ہو گیا ۔

آج انہوں نے یہ مسودہ قانون اس ایوان میں پیش کیا ہے ۔ انہیں اس مقام پر لانے کے لئے قوم کو بڑی قربانیاں دینی پڑیں ۔ پچھلے تین ماہ سے مغربی پاکستان کے تعلیمی ادارے بند ہیں ہم نے اپنے بچوں کے ، اپنے طلبا کے ، اپنی نوجوان نسل کے ۹۰ دن یا ۲۱۶۰ گھنٹوں کی قیمت ادا کی ہے ۔ تاکہ ان حکمرانوں کو اس مقام پر پہنچایا جائے ، جناب والا ۔ اس تین ماہ کے عرصے میں انسانوں کا خون بہا ۔ جیلوں کے دروازے کھولے گئے ۔ پتہ نہیں قوم کے کتنے جیالے ۔ ماں باپ کے کتنے لاڈلے ، بہنوں کے کتنے پیارے شہید ہوئے تب جا کر ان کی آنکھیں کھلیں ۔ تب جا کر انہوں نے یہ محسوس کیا کہ جس راستہ پر ہم چل رہے ہیں اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے ۔ ۱۹۵۸ء سے لے کر ۱۹۶۲ء تک ہم نے

جو قوانین بنائے تھے وہ آسمانی صحیفہ نہیں ہیں ان میں ترمیم و تبدیلی ضروری ہے ۔ اتنی جانیں ضائع کرنے کے بعد ۔ اتنے نوجوانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے کے بعد ۔ جس خون کے دھبوں سے ابھی تک ان کا دامن داغ دار ہے ۔ انہیں محسوس ہوا کہ ان کے طرز عمل سے ملک میں ایک ہنگامہ بپا ہو سکتا ہے ۔ بعض لوگ آج سے آٹھ دس سال پہلے انہیں متنبہ کر رہے تھے کہ اس کوہ آتش فشاں کے شعلوں سے ملک جل جائے گا ۔ آج وہ پھٹا ہے اور اس نے سارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے تب انہیں ہوش آیا ہے ۔

جناب والا ۔ اتنی قربانیاں دینے کے بعد اور اتنے افسوس ناک حالات سے ملک کے گذرنے کے بعد یہ توقع تھی کہ اب یہ ایسا مسودہ قانون لائیں گے جس میں اپنی پچھلی خطاؤں سے احتراز کریں گے اور ان کی اصلاح کریں گے ۔ لیکن مجھے یہ بات کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اس مسودہ قانون کو پیش کر کے اس ایوان ۔ اس ملک کے طلبا اور صوبہ کے عوام کو مغالطہ اور دھوکا دینے کی کوشش کی ہے ۔ اگر اس کا موازنہ ۱۹۶۱ء کے یونیورسٹی آرڈی نینس سے کیا جائے تو اس میں اور اس میں کوئی بنیادی فرق نہیں ۔ جو خرابیاں اس میں موجود تھیں ۔ تمام اختیارات کا ایک فرد واحد میں ارتکاز ۔ یونیورسٹی کے تمام اختیارات کا ایک فرد واحد یعنی چانسلر کو جو گورنر ہوگا سونپا جانا ۔ جو اس قانون کا بنیادی نقص تھا وہ اس قانون میں موجود ہے ۔ صرف اشک شوئی کے لئے

جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے سنڈیکیٹ اور اکیڈیمک کونسل میں چند منتخب لوگوں کا اضافہ ضرور کر دیا گیا ہے ۔ اس سے چانسلر کے جو گورنر ہوگا اختیارات کم نہیں ہوتے ۔ بلکہ میں تو عرض کروں گا کہ اس قانون کے تحت ان اختیارات کو دو آتشہ کر دیا گیا ہے ۔ ۱۹۶۱ء کے ہنگامی قانون کے تحت چانسلر کو وائس چانسلر مقرر کرنے کا اختیار تھا مگر اسے یہ اختیار نہ تھا کہ وائس چانسلر کی ٹرم کے دوران اسے الگ کر سکے اگر اسے تین سال کے لئے مقرر کیا گیا ہو تو ۱۹۶۱ء کے تحت چانسلر کو یہ اختیار نہ تھا کہ وہ اسے تین سال کے اندر علیحدہ کر سکے ۔ مگر ۱۹۶۵ء میں ایک ترمیم کے ذریعہ چانسلر کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اگر چاہے تو وائس چانسلر کو تین ماہ کا نوٹس دے کر ۔ یا اسے تین ماہ کی تنخواہ دے کر بیک بینی و دو گوش یونیورسٹی سے نکال دے ۔ گویا وائس چانسلر کے سر پر یہ تلوار لٹکا دی گئی تاکہ وہ اپنے اختیارات کو آزادی کے ساتھ استعمال نہ کر سکے ۔

جناب والا ۔ اس قانون کی ایک ایک شق پر بحث کا وقت بعد میں آئے گا ۔ اس وقت میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ صرف ایک بات سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ موجودہ قانون میں یونیورسٹی کے اختیارات حکومت نے کم کر دئے ہیں ۔ یونیورسٹی کے سارے ادارے سنڈیکیٹ ، اکیڈیمک کونسل ، وائس چانسلر یہاں تک کہ چانسلر بھی ان میں شامل ہے ۔ مل کر کسی ایک وکیل کو یونیورسٹی کے کسی مقدمہ کے لئے مقرر نہیں کر سکتے جب

تک گورنمنٹ اس کی اجازت نہ دے ۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک سیکشن افسر کی اجازت کے بغیر چانسلر اور وائس چانسلر اور سنڈیکیٹ اور اکیڈیمک کونسل—یونیورسٹی کا پورے کا پورا ادارہ اپنے مقدمہ کی پیروی کے لئے کسی وکیل کو مقرر نہیں کر سکتا ۔ ان کے اختیارات پر یہ قدغن ہے ۔ اگر اس طرح کے قانون سے آپ یہ توقع رکھتے ہیں ۔ آپ یہ سمجتے ہیں کہ طلبا کے مطالبات پورے ہو گئے ہیں ۔ تو آپ عوام اور طلبا کو دھوکا دیتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے وزیر تعلیم نے خود فرمایا تھا کہ پہلے انہوں نے اس قانون میں سینیٹ کی گنجائش نہیں رکھی تھی ۔ حالانکہ سینیٹ یونیورسٹی کا وہ آزاد ادارہ ہے جو اس کا نگران ہوتا ہے ۔ جس میں عوام کے پڑھے لکھے طبقہ کے نمائندے ہوتے ہیں ۔ لیکن اب مجبور ہو کر وہ اس مقام پر آئے ہیں کہ سینیٹ کو ہونا چاہئے ۔ لیکن اس سینیٹ کا نہ رکھا جانا اس ذہن کی غمازی کرتا ہے ۔ یہ بات نہیں ہے کہ ان سے کوئی بھول چوک ہو گئی ہے ۔ یہ خوب اچھی طرح سے اس بات کو جانتے تھے کہ سینیٹ کا ادارہ تمام آزاد یونیورسٹیوں میں ضرور موجود ہوتا ہے ۔ یہ بات جاننے کے باوجود انہوں نے سینیٹ کو نہیں رکھا ہے ۔ یہ بات ان سے سہواً نہیں ہوئی ہے یہ بات ان کے ذہن کی غمازی کرتی ہے بلکہ یہ اس امرانہ ذہنیت کا تقاضا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو عوام کے اختیارات کو کم سے کم کیا جائے حکومت کے اختیارات کو زیادہ سے زیادہ کیا جائے تاکہ اس کے نیچے عوام چوں و چرا نہ کر سکیں ۔

جناب والا - میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کی تمام دفعات میں بے شمار چیزیں قابل تشریح ہیں لیکن میں تین باتوں کی طرف خصوصیت سے ان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ اگر انہوں نے اس قانون میں تین قسم کی ترمیمات نہ کیں تو یہ مسودہ قانون طلبا کے مطالبات کو پورا نہیں کرے گا اور جو بے چینی طلبا میں اس وقت موجود ہے وہ اس قانون سے رفع نہیں ہو سکے گی ۔ اگر آپ طلبا کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دیانتداری کے ساتھ رفع کرنا چاہتے ہیں تو چانسلر کے عہدے پر گورنر صاحب کی بجائے کسی دوسرے شخص کو متعین کیا جائے ۔ میں نے اس سلسلہ میں ترمیم بھی دی ہے کہ یونیورسٹی میں چانسلر گورنر کی بجائے صوبہ کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کو ہونا چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنر صاحب کا یونیورسٹی کا چانسلر ہونا دور غلامی کی ایک روایت ہے جو انگریزوں کے زمانہ سے چلی آ رہی ہے ۔ اب اس دور غلامی کی روایت کو ان دنوں اپنے سینوں سے لگائے رکھنے کے لئے کوئی وجہ جواز موجود نہیں ہے - آپ دنیا کے آزاد اور ترقی یافتہ ممالک کو دیکھیں جیسے امریکہ وغیرہ ہیں وہاں ۹۹ فیصد یونیورسٹیز کے صدر ہم وقتی صدر ہوتے ہیں ۔ اس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ وہ حکومت کا ملازم نہیں ہوتا ۔ وہ صدر یونیورسٹی کا ملازم ہوتا ہے ۔ وہ یونیورسٹی کا چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے ۔ اس پر حکومت کی کوئی قدغن نہیں ہوتی اس پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ۔

جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ گورنر کا عہدہ ایک سیاسی عہدہ ہوتا ہے ۔ ایک سیاسی عہدے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم سیاسی آدمی کو یونیورسٹی کا چانسلر مقرر کر دیں تو لازماً سیاست کا یونیورسٹی کے معاملات میں ۔ تعلیمی اداروں کے معاملات میں داخل ہونا یقینی ہے ۔ اس لئے یونیورسٹی کو ملک کی سیاست سے ۔ ملک کی سیاسی فضا سے پاک رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ گورنر کو اس کا چانسلر مقرر نہ کریں کیونکہ بصورت دیگر حکومت کا اور سیاست کا یونیورسٹی میں جانے کا امکان ہے ۔

جناب والا ۔ دوسری سب سے اہم وجہ جو میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یونیورسٹی کا چانسلر گورنر نہ ہو بلکہ عدالت عالیہ کا چیف جسٹس ہو وہ یہ ہے کہ کسی گورنر کے لئے پڑھا لکھا آدمی ہونا ضروری نہیں ہے ۔ آپ کے ملک کے دستور کے لحاظ سے ۔ روایات کے لحاظ سے ۔ تجربہ کے لحاظ سے میں یہ کہتا ہوں کہ صوبہ میں گورنر کا کوئی پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں ہے ۔ اس کے عہدہ کے لئے تعلیم کوئی کوالیفیکیشن نہیں ہے ۔ اس کے عہدہ کے لئے تجربہ بھی کوئی کوالیفیکیشن نہیں ہے ۔ یعنی ایک جاہل ۔ بے عقل ۔ ان پڑھ اور ناتجربہ کار نوجوان بھی ملک یا صوبہ کا گورنر ہو سکتا ہے لیکن ایک چیف جسٹس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تعلیم یافتہ بھی ہو ۔ تجربہ کار بھی ہو ۔ عمر کے لحاظ سے بھی پختہ ہو ۔ چیف جسٹس اگر سی۔ایس۔پی کیڈر سے آئے یا باہر سے آئے دونوں صورتوں میں اس کا تعلیم یافتہ ہونا

ضروری ہے - لیکن آپ کے علم میں شائد یہ بات ہو کہ اس وقت ہمارے پورے پاکستان میں جتنی بھی یونیورسٹیز ہیں ان تمام یونیورسٹیز کے چانسلروں میں سے کوئی ایک چانسلر بھی ایسا نہیں ہے جس کے پاس یونیورسٹی کی ڈگری ہو - تین اشخاص یونیورسٹیز کے چانسلرز ہیں لیکن کسی ایک چانسلر کے پاس یونیورسٹی کی ڈگری نہیں ہے - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جس شخص نے یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کرنے کی زحمت قطعی گوارا نہ کی ہو - جو یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول سے گزرا ہی نہ ہو - جس نے یونیورسٹی کا منہہ نہ دیکھا ہو اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ یونیورسٹی کیا ہوتی ہے - یونیورسٹی کے مسائل کیا ہوتے ہیں - طلبا کی ضروریات کیا ہوتی ہیں - اساتذہ کی ضروریات اور ان کے مسائل کیا ہوتے ہیں - جو میں نے تجویز پیش کی ہے یہ کوئی فروعی بات نہیں ہے بلکہ میں اپنے عملی تجربہ کی بنا پر - اس صوبہ یا اس ملک کے اس حصے کے حالات جو ہمارے سامنے اس وقت در پیش ہیں ان کے تجربہ کی بنا پر یہ بات کہتا ہوں کہ صوبہ کے گورنر کا پڑھا لکھا آدمی ہونا چونکہ ضروری نہیں ہے اس لئے یونیورسٹی جیسے تعلیمی ادارے کا سربراہ جس کے پاس سارے اختیارات ہوں اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تجربہ کار آدمی ہو - اور عمر کے لحاظ سے بھی پختہ کار ہو - یہ تینوں باتیں اگر کسی شخص میں مل سکتی ہیں تو وہ عدالت عالیہ کا چیف جسٹس ہے - وہ تعلیم یافتہ بھی ہوگا - تجربہ کار بھی ہوگا اور عمر کے لحاظ سے پختہ کار بھی ہوگا - اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ نے اپنے طرز عمل

کی وجہ سے اور حکومت نے اپنے سیاہ کارناموں کی وجہ سے اس ملک میں جو فضا پیدا کر دی ہے اس فضا میں طلبا کو ۔ اساتذہ کو ۔ ملک کے عوام کو اگر کسی پر اعتماد ہو سکتا ہے تو وہ صرف ملک کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس پر اعتماد ہو سکتا ہے لیکن کسی سرکاری عہدے دار ، کسی سیاسی عہدے دار ، کسی گورنر یا وزیر پر اعتماد نہیں ہو سکتا ہے ۔ یہ وزرا صاحبان ۔ یہ گورنر صاحبان اور اس ملک کا حکمران طبقہ اپنا اعتماد کھو چکا ہے ۔ عوام میں ان کا وقار اٹھ چکا ہے (میرا اشارہ کسی خاص وزیر کی طرف نہیں ہے میں تو اس مجلس وزرا کی بات کرتا ہوں ۔ ان میں ہو سکتا ہے اچھے لوگ بھی ہوں) یہ پوری کی پوری مشنری اپنا وقار ملک میں کھو چکی ہے اس لئے اب جو فضا پیدا ہو چکی ہے اس فضا میں عوام کا ۔ طلبا کا ۔ اساتذہ کا اعتماد اگر بحال ہو سکتا ہے تو وہ اعتماد عدالت عالیہ کے چیف جسٹس پر ہی بحال ہو سکتا ہے گورنر پر اعتماد بحال نہیں ہو سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ ایک بات یہ بھی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ آپ ایک طرف ان قوانین کے ذریعہ سے طلبا اور حکومت کے درمیان تعلیمی اداروں میں ایک ایسی فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ ان کو یہ محسوس ہو کہ ان کے حقوق انہیں تک پہنچ رہے ہیں تاکہ جو موجودہ بے چینی طلبا میں ہے وہ ختم ہو لیکن اس قانون کے ذریعہ سے آپ پچھلے آٹھ سال کے عرصہ میں سینکڑوں طلبا کو expel کرتے رہے ہیں ان کو rusticate کرتے رہے ہیں ۔ سینکڑوں

طلبا کے خلاف آپ نے کارروائیاں کی ھیں کہ ان کا صرف جرم یہ تھا کہ وہ یونیورسٹی ھنگامی قانون کی تنسیخ کا مطالبہ کرتے تھے ۔ آپ نے اس جرم کی پاداش میں ان کو یونیورسٹیز سے نکالا ۔ ان کے خلاف تادیبی کا رروائیاں کیں ۔ اب آپ خود ھی اس بات کو تسلیم کرتے ھیں کہ یہ یونیورسٹی ھنگامی قانون جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ یہ کالا قانون ھے ۔ یہ سیاہ قانون ھے اور یہ اس ملک کے لوگوں کی امنگوں کے خلاف ھے ۔ یہ ان کی ضروریات کو پورا کرنے والا نہیں ھے آپ نے اس وقت اسی قانون کی تنسیخ کا مطالبہ کرنے والے لوگوں کے خلاف کارروائیاں کی ھیں اب اس کارروائی کو واپس نہ لینے کی آپ کے پاس کیا وجہ جواز ھے ۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ اگر آپ طلبا کی بے چینی کو ۔ ملک میں عام بڑھتی ھوئی نفرت اور بیزاری کے جذبہ کو ختم کرنا چاھتے ھیں ۔ اگر آپ بہتر فضا ملک میں لانا چاھتے ھیں تو اس کے لئے ضروری ھے کہ آپ اس مسودہ قانون میں ان ترمیمات کے ذریعہ سے جو ھم نے مختلف دفعات میں پیش کی ھیں جن میں قانون کو جمہوری اور طلبا کے مفاد کو پورا کرنے والا بنانا مقصود ھے اس کو آپ قبول کریں اور دوسرے پچھلے آٹھ سال سے جو طلبا کے خلاف یونیورسٹی ھنگامی قانون کے تحت کارروائیاں کی ھیں اس کو آپ واپس لیں اور ان کے سابقہ مقام کو بحال کریں تاکہ ان کے اندر اعتماد پیدا ھو سکے کہ آپ کی نیت درست ھے کہ آپ دیانتداری سے ان کے مسائل کو حل کرنا چاھتے ھیں ۔

جناب والا - آخر میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس مسودہ قانون کے ذریعہ سے یا کوئی بہتر سے بہتر قانون لا کر طلبا کے درمیان اعتماد کی فضا اس وقت تک پیدا نہیں کر سکتے جب تک پچھلے تین ماہ کے عرصہ میں آپ نے ان کے خلاف جو زیادتیاں کی ہیں جن لوگوں کو جیلوں میں ڈالا ہے - جن خاندانوں کے چشم و چراغ کو گولیوں کا نشانہ بنایا ہے آپ ان کا مداوا نہیں کریں گے - ان کو جیلوں سے راہا نہیں کریں گے - ان کی آزادی کو بحال نہیں کریں گے اس وقت تک آپ ملک میں اعتماد کی فضا پیدا نہیں کر سکتے -

جناب والا - میرا وقت ختم ہو رہا ہے اور میں آخر میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وزیر تعلیم صاحب ہماری ان معروضات پر توجہ دیں گے اور جو ترمیمات وقتاً فوقتاً یہاں پیش ہوتی رہیں گی یا ایوان میں آتی رہیں گی ان کو یہ قبول کر کے ملک میں طلبا کی بے چینی کو دور کرنے کے لئے صحیح فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں گے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is now adjourned to meet tomorrow at 9.00 a. m.

The Assembly then adjourned (at 1-30 p. m. till 9-00 a. m. on Wednesday, the 5th February, 1969.

APPENDIX I

(Ref. Starred Question No. 14064)

Area under wheat crop in West Pakistan for the Year 1967-1968.

Name of Division and District		Area in acres.
West Pakistan	...	**1,47,85,200**
Peshawar Division	...	**9,92,000**
Peshawar	...	2,42,400
Hazara	...	1,91,400
Mardan	...	2,03,000
Kohat	...	2,13,900
Malakand Agency	...	84,300
Mohmand Agency	...	20,700
Khyber Agency	...	15,200
Kurram Agency	...	21,100
Dera Ismail Khan Division	...	**5,20,100**
Bannu	...	2,87,000
D. I. Khan	...	2,12,300

APPENDIX I—*Contd.*

Name of Division and District		Areas in acres.
North Waziristan Agency	...	10,000
South Waziristan Agency	...	10,800
Rawalpindi Division	...	**18,53,200**
Campbellpur	...	6,47,000
Rawalpindi	...	3,46,800
Jhelum	...	3,58,700
Gujrat	...	5,00,700
Sargodha Division	...	**26,21,200**
Sargodha	...	6,99,900
Lyallpur	...	8,68,200
Jhang	...	5,32,600
Mianwali	...	5.20,500
Lahore Division	...	**19,56,200**
Sialkot	...	5,80,500
Gujranwala	...	4,87,700

APPENDIX I—*Contd.*

Name of Division and District		Area in acres
Sheikhupura	...	4,58,900
Lahore	...	4,29,100
Multan Division	...	**30,77,900**
Sahiwal	...	8,95,200
Multan	...	11,53,800
Muzaffar Garh	...	6,88,600
Dera Ghazi Khan	...	3,40,300
Bahawalpur Division	...	**10,89,200**
Bahawalpur	...	3,03,600
Bahawalnagar	...	3,71,500
Rahimyar Khan	...	4,14,100
Khairpur Division	...	**11,59,400**
Khairpur	...	1,79,500
Jaccobabad	...	2,47,600
Sukkur	...	2,29,900
Nawabshah	...	3,35,400
Larkana	...	1,67,000
Hyderabad Division	...	**10,54,300**

APPENDIX I—*Contd.*

Name of Division and District		Area in acres.
Sangar	...	2,29,700
Tharparkar	...	2,61,400
Dadu	...	1,58,100
Hyderabad	...	3,47,600
Thatta	...	57,500
Quetta Division	...	**3,07,500**
Quetta	...	99,200
Zhob	...	38,800
Loralai	...	1,06,600
Sibi	...	35,500
Chagai	...	27,400
Kalat Division	...	**1,51,400**
Kalat	...	78,700
Kachhi	...	54,000
Kharan	...	13,700
Makran	...	5,000
Karahci Division	...	**2,800**
Karachi	...	500
Lasbela	...	2,300

APPENDIX II

(Ref. Starred Question No. 15240).

Monthly Average Wholesale Prices of Potatoes During the Years 1966, 1967 and 1968.

Month.	Lahore			Lyallpur			Sialkot		
	1966	1967	1968	1966	1967	1968	1966	1967	1968
January ...	9.81	10.75	8.00	10.50	12.15	7.50	10.00	12.00	7.25
February ...	10.87	14.00	6.00	12.75	15.00	7.00	11.87	13.50	6.25
March ...	13.75	16.87	5.50	15.00	15.00	6.00	13 50	16.44	6.50
April ...	11.50	15.50	6.00	14.67	17.00	5.62	12.37	16.00	5.83
May ...	9.62	18.50	5.40	9.50	13.62	5.83	9.12	11.00	5.50
June ...	14.50	17.50	10.60	16.87	16.62	8.78	13.87	16.37	9.50
July ...	17.25	19.00	11.66	20.25	20.50	14.37	19.00	20.62	13.16
August ...	16.37	18.00	11.00	18.50	20.62	12.43	20.00	20.25	12.30
September ...	10.75	20.00	12.29	19.56	22.25	13.00	17.25	18.25	11.00
October ...	21.25	21.00	14.50	20.33	21.00	15.00	19.62	20.50	15.00
November ...	19.25	23.00	15.75	23.50	22.00	16.00	22.37	20.25	15.62
December ...	14.87	17.50	10.37	18.00	12.50	10.33	20.25	13.75	8.50

APPENDIX III

(Ref. Starred Question No. 15289)

ADC HEADQUARTERS

S. No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay Scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
1	Ch. Niaz Ahmad, CSP, Member Director (Field)	S&GAD	Secretary	CSP Scale	Rs. 2,600 P.M. Fixed.	
2	Mr. Muhammad Mohsin, CSP, Member Director (Finance)	Do	Do	Do	Rs. 2,300 P.M. Fixed.	

3	Mr. Shamim Ahmad Khan, CSP., Secretary.	Do	Dy. Secy.	Do	Rs. 1,125 including Pay 850 Special Pay 275 (Deputation allowance)
4	Mr. Zafar Mahmood, CSP, Director Project	—Do—	—Do—	—Do—	—Do—
5	Mr. M.U. Arain, TQA, SSE-1, Chief Engineer & Adviser.	Irr.Deptt.	Cief Eng.	Rs. 2000-100-2200	Rs. 2,500 P.M. Fixed
6	Mr. Abdul Majid Chaudhary, Director Irrigation	—Do—	XEN.	Rs. 750-75-1500	Rs. 1,445 including Pay 1125 Tech. Pay 100 and Spl. Pay 220
7	Mr. Abdul Jalil PMAS, Director (Finance)	MAG.	Controller of Accounts Air Force	Rs. 1600-50-1700	Rs. 1955 including Pay 1,700 Spl. Pay. 255.

APPENDIX III—*Contd.*

S. No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay Scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
8	Malik Rehmatullah, Asstt. Dir. Accounts	A.G.W.P.	Asstt. Accts. Officer	Rs. 350-925	Rs. 1,062 including Pay885 Spl. Pay 177	
9	Mr. Ahmad Khan	Do	Do	Do	Rs. 925	
10	Mr. M.M. Khan ...	Irr. Deptt.	XEN.	Rs. 750-75-1500	Rs. 1295 including 975, Tech. Pay 100 Spl. Pay 220	
11	Dr. M.A. Hafeez Khan OSD (Salinity)	Do	Asstt. Land Reclamation Officer	Rs. 675,250-25-550/25-750	Rs. 1,050	

12	Haji Shafiq Ahmad... Dy Dir Accounts	A.G.W.P.	Asstt. Acctt. Officer.	Rs. 885, 350-35-525/40-925	Rs. 1,050
13	Mr S.M. Azim ...	S&GAD	Supdt. in S&GAD	Rs. 725 Rs. 525-40-845	Rs. 725+ Sp. Pay 145
14	Mr. Bashir Ahmad Sh., Director (P&D)	Dir. Works & Chief Engineer (Army) GHQ.	XEN	Rs. 750-75-1,500	Rs. 1,220 including Pay 900 Tech. Pay 100 S. Pay 220
15	Mr. Anis Ahmad Khan Private Secy. to Chairman.	Subedar Steno/ PA to GOC to Div. in Army.	Subedar Steno	Rs. 225 P.M. 180-10-210+15 Temporary increase.	Rs. 845 P. M. in scale of Rs. 525-40-845.
16	Mr. Noor Muhammad Mongat, Dy. Director Agriculture.	Agri. Department	Agri. Assistant	Rs. 275-15-230/20-500 (430 P.M)	Rs, 590, Pay 480 S.Pay 110.
17	Mr. Manzoor Ahmad Sharif, Asstt. Dir. Seed/Farms	—Do—	—Do—	—Do— (Rs. 480 P. M.)	Rs. 576 P.M. including Spl. Pay.

APPENDIX III—*Contd.*

S. No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay Scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
18	Ch. Abdul Bari, Asstt. Dir. Seed/ Farms	—Do—	—Do—	Rs. 275-15-320/20-500 (460 P.M.)	552 P.M. including Special Pay.	
19	Mr. Ghulam Muhammad Khan, Asstt. Director Fisheries.	Fisharies Directorate, W/Pak.	Asstt. Dir. Fisheries	Rs. 450-50/1000/- (Rs. 645/- P. M.)	Pay 645 S. Pay 110.	
20	Abdul Razaq Khan Fisheries Dev. Officer	Do	Fisheries Dev. Assistant.	Rs. 175-15-400 (Rs. 370)	Rs. 370/P.M. consolidated.	His case for giving him pay scale of Fisheries Dev. Officer, i.e. 350-35-525/40-825 is under consideration with Government.

21	Agha Abdul Hafeez, Superintendent	Irr. Deptt.	Assistant	Rs. 210 150-10-250/15-370	Rs. 450/ Plus Spl. Pay	Pay 380 S/Pay 76
22	Syed Khadim Hussain Shah, Superintendent	Do	Do	Rs. 240 150-10-250/15-370	Rs. 765+60 Spl. Pay	
23	Mr. Muhammad Saleem Ansari, Superintendent	Do	Supdt.	Rs. 430 350-20-450 E.B. 25-600	Rs. 765+60 Sply Pay.	Pay 765
24	Rana Abdul Karim Superintendent	Office of the Commissioner, Quetta.	Assistant	Rs. 192 175-10-215/15-275/ 15-380	Rs. 350+70 S. Pay	
25	Mr. Afzal Haq D. F. O. Shikarpur	Forest Deptt	D.F.O. Class-I	Rs. 450-50-1050-75-1350 (Rs. 750)	Rs. 750 P.M.	
26	Mr. Khizar Hayat D.F.O. Sukkur, Guddu Barrage	Do	D. F. O. Class. II	350-35-525/40-925 (Rs. 605 P.M.)	Rs. 605/P. M.	

APPENDIX III—*Contd.*

S. No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay Scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
27	Sh. Maghfoor Ilahi D.F.O. Thatta, G.M.B	Forest Deptt	D.F.O. Class, II	350-35-525/40-825 Rs. 565/P. M.	Rs. 565 P. M.	
28	Mr. Ahmad Ali Memon, D.F.O. Tando Mohd Khan, G.M. Barrage	Do	Do	Do Rs. 525/-	Rs. 575/P. M. including S. Pay.	
29	Mr. Zahoor-ul-Hassan Bhattai, D.F.O. Tando Muhammad Khan, G. M. Barrage	Do	Do	Do Rs. 490/P. M.	Rs. 540 P. M. including S. Pay.	

30	Rana Muhammad Rashid, D.F.O. Mirpur Mathallo, Guddu Barrage	Do	Forest Ranger	Rs· 275-15-320-20-500 (Rs. 480)	Rs. 530 Plus S/Pay.
31	Mr. Nur-ul-Imam, Planning Officer, Circle Office, Hyd.	Do	D. F. O. Class I	Rs. 350-35-525/40 925 (Rs. 565)	Rs. 565
32	Mr. Abdul Matin Khan E.A.D.A.	Agri. Deptt.	E.A.D.A.	Rs. 350-35-525/40 925 (Rs. 765)	Rs. 765/-
33	Mr. M.A. Ghauri Assistant Plant Protection officer.	Do	A.P.P.O.	Do Rs. 765/P. M.	Rs. 765
34	Ahsan Ali Baloch, E.A.D.A.	Do	E.A.D.A.	Do Rs. 605 P. M.	Rs. 605
35	Mr. Abdul Rauf Jayo, E.A.D.A.	Do	Do	Do Rs. 605 P.M.	Rs. 700

APPENDIX III—*Contd.*

S. No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay Scale in Parent Departmen	Pay in ADC	Remarks
36	Mr. Tufail Hussain, A.O.	Agri. Deptt.	A. O.	Rs. 700	Rs. 350-35-700 Rs. 700	700
37	Mr. Maqbool Ahmad, Asstt. Dir	Do	Agri. Asstt.	Rs. 275-15-320/ 20-500	Rs. 450	
38	Mr. Ghulam Haider, E.A.D.A.	Do	Do	Do	Rs. 525	
39	Mr. Karim Ullah Memon, E.A.D.A.	Do	E.A.D.A.	Rs. 350-35-525/ 40-925 (Rs. 525)	Rs. 525	

40	Mr. A. K. Multani, Dy. Farms Supdt.	Do	Do	Rs. 455	Rs. 455
41	Raja Muhammad Aslam, Farm Supdt.	Do	Agri Asstt.	Rs. 275-15-320/ 200-500	Rs. 455
42	Mr. Ghous Mohd. Inther, E.A.D.A.	Do	Do	Do	Rs. 455
43	Mr. Abdul Hakim, Admn. Officer	Audit & Account. Work	Div. Acctt.	Rs. 450	Rs. 450/+10% S. Pay
44	Mr. A. N. Junajo, Dy. Registrar	Coop Deptt.	Dy. Registrar (Coop)	Rs. 750	Rs. 900
45	Syed Malack Shah, Assistant Registrar	Do	Asstt. Registrar	Rs. 350	Rs. 350
46	Rehmatullah Raj Par, Special Auditor.	Do	Do	Rs. 525	Rs. 525

APPENDIX III—*Contd.*

S. No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Prent Department	Pay Scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
47	Mr. Pir Bux, Assistant Registrar	Coop Deptt.	Asstt. Registrar	Rs. 385/P. M.	Rs. 385/P. M.	
48	Mr. Nawaz Ali Sheikh, Assistant Registrar.	Do	Do	Rs. 350/P. M.	Rs. 350/P. M.	
49	Mr. Ismail Omer, Assistant Registrar.	Do	Do	Rs. 645/P. M.	Rs. 645/P. M.	

Officers on Deputation with ADC in G.M. Barrage Project Areas

Serial No.	Name	Designation	Post Held in Parent Deptt.	Pay and Scale in Parent Deptt.	Post held in ADC	Pay and Scale in ADC.	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
1	Syed Habib Ahmed...	Asstt. Secy. (G) to Director GMBP, HYD.	Stenographer in Sr. Scale.	225-15-360/20-500 Pay 500+50=550	Asstt. Secy. (G) to P Director.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 685/+Spl. Pay 60.	
2	Mr. M. M. Zaidi ...	Asstt. Secy. (F) to P Director.	Accountant.	Scale 335-15-380 -20-650 Pay 500/-	Asstt. Secy. (D) to P Director.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 605.	
3	Mr. Channesar Khan Brohi.	Appeal Mukhtiarkar to P Director.	Mukhtiarkar.	Scale 350-35-525/40-685 Pay 565+ 60 Spl. Pay.	Appeal Mukhtiarkar to P. Director.	Scale 350-35-525-685/ Pay 565/-+60 Spl. Pay.	

Officers on Deputation with ADC in GM Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name	Designation	Post Held in Parent Deptt.	Pay and Scale in Parent Deptt.	Post held in ADC	Pay and Scale in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
4	Mr. Shahdad Khan, T. K, P.C.S.	Revenue Officer	P. C. S.	Scale 450-50/1,000 Pay 1,000/-	Revenue Officer.	Scale 850-75-1450-100-1650 Pay 1075-+ Spl. Pay 275.	
5	Mr. Muhammad Siddique Qureshi.	Asstt. Revenue Officer.	P. C. S.	Scale 450-50-1,000 Pay 850.	Asstt. R Officer.	Scale 450-50-1,000 Pay 900 + Spl. Pay 110.	
6	Mr. Khan Muhammad Agha.	Chitnis to R. O. Mukhtiarkar		Scale 350-35-525/40-685 Pay 645.	Chitnis to R. O.	Scale 350-35-525/40-685 Pay 645/-+ Spl. Pay 60.	

7	Mr. Muhammad Khan Baloch.	Barrage Mukhtiarkar Inspection Hyd.	Jr. Supdt :	Scale 325-20-525 Pay 425.	Barrage Mukhtiarkar.	Scale 350-35-525/40-685 Pay 425.	
8	Mr. Wali Muhammad Sakhi.	Barrage Mukhtiarkar Tando Bago.	Mukhtiarkar	Scale 350-35 -525/40-685 pay 350.	Barrage Mukhtiarkar.	Scale 350-35-525/40-685 Pay 350/+Spl. Pay 60.	
9	Mr. Muhammad Ismail Abbasi.	B. M. Badin ...	Assistant.	Scale 175-10-210-15-350 Pay Rs. 245.	B. Mukhtiarkar	Scale 350-35-525/40-685 Pay 350.	
10	Mr. Ghulam Muhammad Memon.	B. M. Golarchi	Sr. Supdt.	Scale 450-20-650 Pay 470.	B. Mukhtiarkar.	Scale 350-35 525/40-685 Pay Rs. 420.	
11	Mr. Abdul Qadir Potoli.	B. M. Sujawal	Mukhtiarkar.	Scale 350-35-525/40-685 Pay 525.	B. Mukhtiarkar.	Scale 350-35-525/40-685 Pay Rs. 385+ Spl. pay 60.	

Officers on Deputation with ADC in GM Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name	Designation	Post Held in Parent Deptt.	Pay and Scale in Parent Deptt.	Post held in ADC	Pay and Scale in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
12	Mr. Muhammad Anwar Kazi.	B. M. Thatta	Mukhtiarkar.	Scale 350-35-525/40-685 Pay 685	B. Mukhtiarkar.	Scale 350-35-525/40/685 Pay 685+ Spl. Pay 60.	
13	Mr. G. M. Umrani...	B.M. M/Sakro at Gharo.	Mukhtiarkar.	Scale 350-35-525/40-685 Pay 525.	B. Mukhtiarkar	Scale 350-35-525/40-685 Pay Rs. 665+ Spl. 60.	
14	Mr. Shamdas M. Vasu	Land Acquisition Officer, G.M. Barrage Project	Mukhtiarkar	350-35-525/40-685 Pay 685.	B. Mukhtiarkar	350-35-525/40-185 Pay 685+Spl. Pay 85.	

15	Mr. M. Aslam Khan	Deputy Cheif Engineer (I) G. M. B. Project, HYD.	Supdt. Engineer	Scale 1600-100-2000 Pay 2000 CIA 150/- 2150.	Dy. Chief Engineer Irrigation	Scale 1000-100-2000 Pay 2000+ Spl. Pay 202-2,220.
16	Mr. Muhammad Ali Talpur.	Supdt. Eng. L.B.C.C.	Superintending Engineer.	Scale 1600-100-2000+CLA 150=2150	Supd. Engineer.	Scale 1600-100-2000, Pay 2000 +Spl. pay 150 =2150.
17	Mr. Abdul Rasool M. V. Memon.	Supdt. Eng. Baghar Circle, Hyd.	S. E.	scale 1700-50-1900, Pay 1850.	S. E. ...	Scale 1700-50-1900 Pay Rs. 1850.
18	Mr. Muzamil Hussain Qureshi.	S.E. Inundation Circle, Hyd.	S. E. ...	Scale 1700-50-1000 Pay 1700.	S. E. ...	Scale 1700-50-1900 Pay Rs. 1700
19	Mr. Shah Nawaz Sheikh.	S.E., L.E.B.C...	S. E. ...	Scale 1700-50-1000 Pay 1850.	Supdt. Eng ...	Scale 1700-50-1900 Pay 1850.

Officers on Deputation with ADC in GM Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name	Designation	Post held in Parent Deptt.	Pay and Scale in ADC	Post held in ADC	Pay and Scale in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
20	Mr. Khalil Ahmed Somro.	Executive Eng., L. S. D. Divn. T. M. Khan	Executive Eng...	Scale 750-75-1500+Tech. pay Rs. 100 Pay 1300+ Tech. Pay Rs. 100= Rs. 1400.	Executive Eng.	Scale 750-75-1500+Tech. pay 100 Pay 1300+Tech. Pay Rs. 100.	
21	Mr. Abdul Rehman Shah.	Executive Eng., Phuleli Canals Divn.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. Pay Rs. 100 Pay 1300+ Tech. pay Rs. 100.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. Pay 100 Pay Rs. 1200+ T. P. Rs. 100.	

22	Mr. Muhammad Anwar Chaudhry.	Executive Eng., Remodelling Divn. Hyd.	Do.	Scale 750-75-1500 Pay 1050.	Do.	Scale 750-75-1500 Pay Rs. 1050.
23	Mr. Nizamudind M. Kazi.	Executive Eng., Main Line Divn. T. M. Khan.	Do.	Scale 750-75-1500 Pay 900.	Do.	Scale 750-75-1500 Pay Rs. 900.
24	Mr. Khan Muhammad Bhatti.	Executive Eng., Jherrack Divn., Thatta.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech pay Rs. 100 Pay 1050+Tech. pay 100 =1150.	Do.	Scale 750-75-1500 Pay 1050+Tech. pay Rs. 100= 1150.
25	Mr. Muhammad Bachal M. Memon.	Executive Eng., R. B. Link Canal, K. B. Feeder Divn., Kotri.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. pay 100 Pay 975+Tech. pay 100.	Do.	Scale 750-75-1500+ Tech. Pay Rs. 100 Pay 975 +Tech. pay 100.

Officers on Deputation with ADC in GM Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name	Designation	Post Held in Parent Deptt.	Pay and Scale in Parent Deptt.	Post held in ADC	Pay and Scale in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
26	Mr. Shamsuddin Soomro.	Exe. Eng. Lined Channel Divn. T. M. Khan.	Executive Eng.	Scale 750-75-1500+Tech. pay 100 Pay 1150+Tech. pay 100=1250.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. pay Rs. 100 Pay 1150+Tech. Pay 100=1250.	
27	Mr. Imam Bux Loung Khan Shaikh.	Executive Eng. Technical Officer.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. pay 100 Pay 825+Tech. pay 100.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. Pay 100 Pay 825+Tech. pay 100.	

28	Mr. Arz Muhammad	Ex. Eng. Thatta Drainage Divn., Thatta.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. pay Rs. 100 Pay 1000+ Tech. pay 100 =1100.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. Pay 100 Pay 1000+Tech, Pay 100=1100.
29	Mr. Irtiza Hussain Rizvi.	XEN/Chief Design Officer (I) GMB Hyd.	Do.	Scale 750-75-1500+Tech. pay 100 Pay 900+T. pay 100=1000.	Do.	Do.
30	Mr. S. Ali Imam Zaidi.	XEN (Mech.) Feeder Dign. Hyderabad.	XEN.	Scale 750-75-1500+Tech. pay 100 Pay 900+T. 100=1000.	XEN.	Scale 750-75-1500+Tech. Pay 100 Pay 900 +T.P.100=1000.
31	Mr. Zaiuddin Siddique.	Asstt. Accounts Officer.	Asstt. Accounts Officer.	Scale 350-35-525/40-925 Pay Rs. 645.	Asstt. Accounts Officer.	Scale 350-35-525/40-925 Pay Rs. 645.

Officers on Deputation with ADC in GM Barrage Project Areas--*Contd.*

Serial No.	Name	Designation	Post held in Parent Deptt.	Pay and Scale in Parent Deptt.	Post held in ADC	Pay Scale in in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
32	Mr. Nazar Muhammad	Supdt. Eng. B & R. G. M./ Guddu Barrage, Hyderabad.	XEN.	Scale 600-40-1000-50/2-1150 Pay 1050+ T. P. 100.	Supdt. Eng.	Scale 1700-50-1900 Pay 1850.	
33	Mr. Faqir Muhammad Khan.	XEN (B & R) Dign., T. M. Khan.	Asstt. Engineer.	Scale 350-35-525/40-925 T. P. 25.	XEN.	Scale 750-75-1500 pay 750+ T. P. 100.	
34	Mr. S. A. Hyder ...	S. D. O.	S. D. O.	Scale 250-15-400 Pay 265.	S. D. O.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 560.	

35	Mr. Mazhar Ali Agha.	S. D. O. Khorawah Road, Sub-Division-2 T.M. Khan.	Overseer ...	Scale 175-10-215/15-350 Pay 170.	S. D. O.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 455.
36	Mr. Muhammad Adam Sheikh.	Agril. Engineer with Adll. charge of Supdg. Eng. A. M. O.	Agril. Engineer.	Scale 750-75 1500 Pay 1050.	Agril Engineer	Scale 750-15-1500 Pay 1050.
37	Mr. Ghulam Ghous Usmani.	A. E. Left Bank, T. M. Khan.	XEN	Scale 250-25-450/25-750 Pay 525+60.	Agril. Engineer.	Scale 750-75-1500 Pay 900.
38	Mr. J. R. Shairani ...	Conservator of Forests, G. M/ Guddu Barrage Project.	Conservator of Forests.	Scale 1600-50-1700 Pay 1700 +Spl. pay 220.	Conservator of Forests.	Scale 1600-50-1700 Pay 1700 +Spl. pay 220.
39	J. R. Shairani ...	Conservator of Forests, G. M/ Guddu Barrage Project.	Do.	Scale 1600-50-1700 Pay 1700+ Spl. Pay 220.	Do.	Scale 1600-50-1700 Pay 1700+Spl. Pay 220.

Officers on Deputation with ADC in GM Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name	Designation	Post held in Parent Deptt.	Pay and scale in Parent Deptt.	Post held in ADC	Pay and Scale in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
40	Moghfoor Illahi ...	Divisional Forests Officer, Right Bank Thatta.	Divn. Forests Officer.	Scale 450-50-1050-75-1350 Pay Rs. 450.	Divisional Forest Officer.	Scale 450-50 1050-75-1350 Pay 450.	
41	Mr. Ahmed Ali Memon.	Divisional Forest Officer, 'A' Divn.	Sub-Divn. Forests Officer.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 525.	Divisional Forests Officer.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 525+Spl. Pay 50.	
42	Mr. Noorul Imam ...	Planning Officer/ Circle Office, GMB Hyd.	Do.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 525.	Sub-Divn. Forests Officer	Scale 350-35-525/40-925 Pay 525.	

43	Mr. Zahoor Hussain Bhatti.	Divisional Forests Officer, Left Bank, T. M. Khan.	Do.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 525.	Divn. Forest Officer.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 525+Spl. pay 50.
44	Mr. G. H. Uqaili ...	Dy. Financial Advisor GMB Project, Hyd.	Section Officer	Scale 1050-75-1500 Pay 1050	Dy. Financial Advisor GMB, Project, Hyd.	Scale 1050-75-1500 Pay 1050 +Spl. Pay 210.
45	Mr. Ghulam Rasool Laghari.	Asstt. Financial Adviser, GMBP, Hyd.	Do.	Scale 1050-75-1500 Pay 1050.	Asstt. Financial Advisor GMB Project, Hyd.	Scale 1050-75-1500 Pay 1125.
46	Mr. Abdul Matten Khan.	Extra Asstt. Dir. Agri.	E. A. D. A.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 765.	E. A. D. A.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 765.
47	Mr. K. M. A. Ghori.	A. P. P. O.	E. A. D. A.	Scale 350-35 525/40-925 Pay 765.	E. A. D. A.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 765.

Officers on Deputation with ADC in GM Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name	Designation	Post Held in Parent Deptt.	Pay and Scale in Parent Deptt.	Post held in ADC	Pay and Scale in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
48	Mr. Ihsan Ali Baloch,	E. A. D. A.	E. A. D. A.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 605.	E. A. D. A.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 605.	
49	Mr. Abdul Rauf Joyo.	E. A. D. A.	E. A. D. A.	Scale 350-35-552/40-925 Pay 605.	E. A. D. A.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 605.	
50	Mr. Tufail Hussain Chaudhry.	A. C.	A. C.	Scale 350-35-700 Pay 700	A. O.	Scale 350-35-700 Pay 700.	
51	Mr. A. M. Jaffari.	D D of Accounts, GMB P., Hyd.	Officer on Special Duty S&GAD of W.P.	Scale 1250-75-1625 Pay 1625 +CLA 115+ I.T. Comp 122.	D D of Accounts.	Scale 1250-75-1650 Pay 1650 +115 CLA+ I.T. Com. 122.	

52	Mr. S. Fariduddin.	Asstt. Accounts Officer.	Asstt. Accounts Officer.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 725.	Asstt. Accounts Officer.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 725+Spl. Pay 110.
53	Mr. S. Muhammad Ali.	Do.	Do.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 685.	Do.	Scal 350-35-525/40-925 Pay 685.
54	Mr. Mohyuddin ...	Do.	Do.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 725.	Do.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 725
55	Mr. A. N. Junejo ...	Dy. Registrar Co-op. Societies, GMB, Hyd.	Dy. Registrar Co-op. Societies.	Scale 750-75-1500 Pay 750.	Dy. Registrar Co-op. Societies. GMBP, Hyd.	Scale 750-75-1500 Pay 900
56	Mr. Rehmatullah Rajpar.	Spl. Auditor Co-op Societies. GMBP, Hyd.	Asstt. Registrar Co-op. Societies.	Scale 350-35-525/40-925	Special Auditor	Scale 350-35-525/40-925 Pay 525

Officers on Deputation with ADC in GM Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name	Designation	Post Held in Parent Deptt.	Pay and Scale in Parent Deptt.	Post held in ADC	Pay and Scale in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
57	Mr. Malook Shah ...	Asstt. Registrar Co-op. Societies, Thatta.	Asstt. Regtr. Co-op. Societies	Scale 350-35-525/40-925 Pay 525.	Asstt. Registrar Co-op. Societies, GMBP. Hyd.	Scale 350-35-525 40-925 Pay 350.	
58	Mr. Pir Bux Shaikh...	Asstt.Registrar Co-op. Socities, T. Ikram.	Asstt. Regtr. Co-op. Societies.	Scale 350-35-525/ 40-925 Pay 385	Asstt. Registrar Co-op. Societies, GMBP, Hyd.	Scale 350-35-525/40-625 Pay 385.	

59	Mr. S. G. Hyderabad	Asstt. Director Animal Husbandry GMB, Project, Hyd.	Veterinary Asstt. Surgeon.	Scale 275-15-320/20-500 Pay 500.	Asstt. Dir. Animal Husbandry.	Scale 350-35-525/40-925 Pay 565.
60	Mr. M. R. Shaikh ...	Asstt. Security Officer.	Dy. Supdt. of Police.	Scale 350-35-525 40-925 Pay 650+ Dearness pay 85+Spl. pay 127	Asstt. Security Officer.	Scale 350-35-525/40-925 Pay Rs. 600+ Dearness pay 85+Spl. pay 137.

Officers on Deputation with ADC in Guddu Barrage Project Areas

Serial No	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7
1	Mr. Ijlal Haider Zaidi, Diretcor, Guddu Barrage Project, ADC, Sukkur.	S&GAD ...	Political Agent/ Dy. Commissioner.	Rs. 1150+165/Sp Pay + Rs. 100 Pushtto pay + 100 sumptuary allowance Rs. 850-75-1450-100-1650.	Rs. 1450 (+) 440 Spl. Pay.	
2	Mr. Abdul Majid Sheikh, Secretary to Director GBP, ADC, Sukkur.	Finance Department (W. P. Sectt.)	Section Officer Govt. of W. Pak., Finance Deptt.	Rs. 750 Rs. 450-50-1000	Rs. 750 Rs. 450-50-1000	

3	Mr. Muhammad Rafiq, Moghal, Asstt. Secretary to Director Guddu Barrage, ADC, Sukkur.	Revenue Deptt.	Steno-Grapher.	Rs. 500 Rs. 225-15-300/20-500	Rs. 685 Rs. 350-35-525/40-685
4	Mr. Abdul Karim Agha Appeal Mukh. to Director, GBP, ADC. Sukkur.	Do	Mukh. Land Reforms	Rs. 525 (+) 55 Spl. Pay Rs. 350-35-525/40-685	Rs. 645(+) 55 Spl. Pay Rs. 350-35-525/40-685.
5	Mr. Amir Bux A. Shaikh Colonization Officer, GBP, Sukkur.	S&GAD ...	Secretary (L. U.) CSP Board of Rev.	Rs. 900 (+) 250 Offg. Pay + 250 Sup. Pay Rs. 850-75-1450/100-1650.	Rs. 1450(+)275 Spl. Pay Rs. 850-75-1450/100-1650.
6	Mr. Maqsood Ahmed Shaikh, D.C. Officer	Rev. Deptt.	Dy. Collector	Rs. 600 Rs. 450-50-1000	Rs. 700(+) 110 Spl. Pay Rs. 450-50-1000
7	Mr. Imdadullah Unhar, Dy. Colonization Officer	Do	Dy. Collector.	Rs. 437.50 (Scale not intimated by the Comptroller, S.A. West Pakistan, Karachi.	Rs. 487.50 (+) 110 Spl Pay (Scale Not intimated by the Comptroller, Southern Area, West Pak., Karachi.

Officers as Deputation with ADC in Guddu Barrage Project Areas – *Contd.*

Serial No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay scale in Parent Department	Pay In ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7
8.	Mr. Haji Shah Mohd. Shaikh, Asstt. Colonization Officer (H. Q.)	Rev. Deptt.	Mukhtiarkar	Rs. 645 Rs. 350-35-525/40-685	Rs. 645(+) 100 Spi. Pay Rs. 350-35-525/40-685	
9	Mr. Muhammad Punhal Jatoi.	Do	Mukhtiarkar.	Rs. 525 Rs. 350-35-525/40-685	Rs. 525 (+) 55 Spl . Pay. Rs. 350-35-525/40-685	
10	Mr. Ghulam Mustafa Kalohoro, Asstt. Col. Officer	Do	Asstt. Munshi Mukhtiarkar.	Rs, 350 Rs. 350-35-525/40-685	Rs. 350 (+) 55 Spl. Pay Rs. 350-35-525/40-685	

11	Mr. Noor Muhammad Soomro, Asstt. Col. Officer.	Do	Asstt. Head Munshi	Rs. 355 Scale not known	Rs. 350 (+) 55 Spl. Pay. Rs. 350-25-525/40-685
12	Mr. Abdullah Ansari, Asstt. Col. Officer.	Do	Mukhtiarkar.	Rs. 350 Rs. 350-35-525/40-685	Rs. 388 (+) 55 Spl. Pay. Rs. 350-35-525/40-685
13	Ghulam Mustafa Memon, Asstt. Col. Officer.	Do	Mukhtiarkar.	Rs. 385 Rs. 350-35-525/40-685	Rs. 385 (+) 55 Spl. Pay Rs. 350-35-525/40-685
14	Mr. Rahim Bux Sheikh, Asstt. Col. Officer.	Do	Asstt. Head Munshi.	Rs. 335 Rs. 175-10-215/15-350	Rs. 420 (+) 55 Spl. Pay. Rs. 350-35-525/40-685
15	Mr. S. M. Abdul Wahab, Superintending Engr.	Irrig. Deptt.	Supdtg. Engr.	Rs. 1400 (+) 144	Rs. 2000 (+) 150 D. Pay Rs. 1600-100-2000
I6	Mr. H. K. Memon, Superinending Engr.	Irrig Deptt.	Ex. Engr.	Rs. 640 Rs. 600-40-100-50/2-1150	Rs. 2000 (+) 150/S Pay. Rs. 1600-100-2000

Offieers on Deputation with ADC in Guddu Barrage Project Areas — *Contd*

Serial No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7
17	Mr. Atta. Mohd Soomro, Superintending Engr.	Irrg. Deptt.	Ex. Engr.	Rs. 780 (+) 100 CLA Rs. 600-40-100-50/2-1150	Rs. 1900 Rs. 1700-50-1900	
18	Mr. N. I Ahmedani Executive Engineer.	Do	Do	Rs. 760 Rs. 600-40-100-50/2-1150	Rs. 1425 (+) 100 T. Pay Rs. 750-75-1500	
19	Mr. Sainded Solangi, Executive Engineer.	Do	Do	Rs. 680 Rs. 600-40-100-50/2-1150	Rs. 1275 (+) 100 T. Pay. Rs. 750-75-1500	

20	Mr. Muhammad Ali Bughio, Executive Engineer.	Do	Do	Rs. 640 Rs. 600-40-100-50/2 1150	Rs. 1200 (+) 100 T. Pay. Rs. 750-75-1500
21	Mr. Gobind Ram, N.K., Executive Engineer.	Do	Asstt. Engr.	Rs. 270 250-20-450/25-600/25-750	Rs. 750 Rs. 750-15-1500
22	Mr. Ihsan Ali Shah, Executive Engineer	Do	Do	Rs. 290 Rs. 250-20-45/25-600/25-750	Rs. 1125 (+) 100/ T. Pay. Rs. 750-75-1500.
23	Mr. Abdullah Chandio	Do	Do	Rs. 410 (+) 68 CLA Rs. 250-20-450/25-600/25-750	Rs. 750 (+) 100 T. Pay. Rs. 750-75-1500.
24	Mr. Allah Mohayio Memon.	Do	Do	Rs. 685 (+) 25 T. Pay Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 750 (+) 100 T. Pay. Rs. 750-75-1500
25	Mr. Muhammad Anwar	Do	Asstt. Engr.	Rs, 410 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 750 (+) 100 T. Pay. Rs. 750-75-1500.

Officers on Deputation with ADC in Guddu Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7
26	Mr. Shabiruddin Sheikh	Irrg. Deptt.	Asstt. Eng.	Rs. 605 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 750 Rs. 750-75-1500	
27	Mr. S. M. Bashir	Do	Do	Rs. 600 Rs. 250-20-450/25-600/25-750	Rs. 1050 Rs. 750-75-1500.	
28	Mr. Ghulam Kabir Sheikh.	Do	Do	Rs. 290 (+) 51 CLA Rs. 250-20-450/25-600/25-750	Rs 725 (+) 12½% Rs. 350-35-525/40-925.	
29	Mr. Abdul Aziz Kazi	Do	Temp. Engr.	Rs. 755 (+) 25 S. Pay Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 750 (+) 100 T. Pay. Rs. 750-75-1500.	

30	Mr. Ali Muhammad Rizvi.	Do	Do	Rs. 350 (+) 61 CLA Rs. 250-20-450-25/600/25-750	Rs. 685 (+) 25 T. Pay Rs. 350-35-525/40-925
31	Mr. Gul Muhammad Solangi	Do	Do	Rs. 290 Rs. 250-20-450/25-600/25-750	Rs. 645 (+) 25 T. Pay Rs. 350 35-525/40-925
32	Mr. Mohammad Nawaz Dahar.	Do	Do	Rs. 250 (+) 48 T.L.A. Rs. 250-20-450/25-600/25-750	Rs. 525 (+) 25 T. Pay Rs. 350-35-525/40-925
33	Mr. Rasool Bux Shaikh	Do	Do	Rs. 270 (+) 48 CLA Rs. 250-20-450/25-600/25-750	Rs. 525 (+) 25 T. Pay Rs. 350-35-525/40-925
34	Mr. Nasir Ali Rajput	Do	Do	Rs. 270 (+) 48 CLA Rs. 250-20-450-25-600/50-750	Rs. 525 (+) 25 T. Pay Rs. 350-35-525/40-925
35	Mr. Ghulam Hussain Niazamani.	Do	Do	Rs. 420 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 420 (+) T. Pay 25 Rs. 350-35-525/40-925

Officers on Deputation with ADC in Guddu Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7
36	Mr. Ali Ansari	Agri. Deptt.	Executive Engr.	Rs. 1200 Rs. 750-75-1500	Rs. 1700 Rs. 1700-50-1900	
37	Mr. Rana Rifat Saeed.	Do	Asstt. Agri. Engr.	Rs. 455 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 975 (+) 100 Spl. Pay. Rs. 750-75-1500	
38	Mr. Mohd. Ashraf ...	Do	Unit Supervisor.	Rs. 280 Rs. 250-15-400	Rs. 490 Rs. 350-35-525/40-925	
39	Mr. Arif Ali ...	Do	Hd. D. Man	Rs. 325 Rs. 325-20-600	Rs. 490 Rs. 350-35-525/40-925	

40	Mr. Shaukat Ali ...	Finance Deptt. W. P. Secretariat.	Mech. Overseer.	Rs. 120 Rs. 120-10-220/10-300	Rs. 385 Rs. 350-35-525/40 925.
41	Mr. L. G. Qureshi ...		Asstt.	Rs. 240 Rs. 225-15-360/20-500	Rs. 525 Rs. 350-35-700
42	Mr. Maqbool Ahmed	Agri. Deptt.	Agri. Asstt.	Rs. 380 Rs. 275-15-320/20 500	Rs. 525 Rs. 450-50-1000
43	Mr. Ghulam Haider ...	Do	Do	Rs. 380 Rs. 275-15-320/20-500	Rs. 595 + 20% Spl Pay. Rs. 350-35-525/40-925
44	Mr. Karamullah Memon	Do	Asstt. Horticultural Officer	Rs. 270 (+) 48 Rs. 250-20-450/25-600/25-750	Rs. 525 Rs. 350/35-525/40-925
45	Raja Mohd. Aslam ...	Do	Agri. Asstt.	Rs. 440 Rs. 275-15-320/20-500	Rs. 455 Rs. 350-35-525/40-925

Officers on Deputation with ADC in Guddu Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7
46	Mr. Ghous Bux Indhar	Do	Agri. Asstt.	Rs. 275 Rs. 275-15-320/20-500	Rs. 420 Rs. 250-35-525/40-925	
47	Mr. Ghenna Abdul Hakim	Audit & Accounts Works Deptt.	Divl Acctt. Working as Office Supdt., Audit Branch.	Rs. 370 Rs. 265-10-325-15-430/20-590	Rs. 450 (+) 10% Spl Pay. Rs. 265-10-325-15-480/20-590	
48	Mr. Manzoor Ahmed Arain.	Agri. Dept.	Agri. Asstt	Rs. 275 Rs. 275-15-320/20-500	Rs. 360 (+) 15% Spl. Pay Rs. 265-15-320/20-500	

49	Mr. J. R. Shairani ..	Forest Deptt.	Con (F)	Rs. 1700 (+) 220/ Spl Pay. Rs. 1600-50-1700.	Rs. 1700 + (220 Spl. Pay) Rs. 1600-50-1700 (Resumed on 15th Jan. 1969 (F. N.) on R.C.D. Training at Turkey.
50	Mr. Afzal ...	Do	D. F. O.	Pay not known Rs. 450-50-1050/75-1350.	Rs. 1700 Rs. 450-50-1050/75-1350.
51	Mr. Khizar Hayat Khan D. F. O.	Forest Deptt.	Divl. Forest Officer (Class II)	Rs. 420/650 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 650 Rs. 450-1050/75-1350
52	Mr. Mohammad Rashid Rajput, D. F. O.	Do	Forest Ranger.	Rs. 420 Rs. 275-15-320/20-500	Rs. 490 Rs 350-35-525/40-925
53	Mr. Syed Abdul Karim Ex. Engr.	Irrig Deptt.,	Asstt. Engineer	Rs. 385 Rs. 350-35-525-40-925	Rs. 750 Rs. 750-75-1500

Officers on Deputation with ADC in Guddu Barrage Project Areas—*Contd.*

Serial No.	Name and Designation of Officer	Name of Parent Department	Status in Parent Department	Pay scale in Parent Department	Pay in ADC	Remarks
1	2	3	4	5	6	7
54	Mr. Abdul Kadir Memon, Dy. Financial Adv.	Fin. Deptt W.P. Sectt.	(Selection Grade)	Rs. 1125 Rs. 1050-75-1500	Rs. 1125 Rs. 1050-75-1500	
55	Mr. Barkat Ali D. Sial, Section Officer	Do	Supdt., W. P. Secretariat	Rs. 525-40-845	Rs. 1000 Rs. 450-50-1000	
56	Mr. Asad-Uz-Zaffar, Farm Supdt.	Animal Husbandry Department	A.D.A.H.	Rs. 565 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 645 Rs. 350-35-525/40-925	
57	Mr. S. M. Abbas Zaidi A. D. A. H.	Do	V.A.S	Rs. 340 Rs. 275-15-320/20-500	Rs. 490 Rs. 350-35-525/40-925	

58	Mr. A. K. Multani Dy. Farm Supdt.	Agri. Department	E.A.D.A.	Not known	Rs. 455 Rs. 350-35-525/40-925
59	Mr. Himayatullah, Dy. Director Accounts.	Audit & Accounts Works Deptt.	A. A. O.	Rs. 805 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 845 (+) 169 Spl. Pay Rs. 350-35-525/40-925
60	Istafaullah Khan, Accounts Officer	Do	A. A. O.	Rs, 525 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 645 Rs. 350-35-525/40-925
61	A. M. B. Shaikh, Accounts Officer.	Comptroller & Audit Office,	Supdt.	Rs. 640 (+) 85 Spl. Pay Rs. 335-15-380/20-600	Rs. 805 (+) 110 Spl. Pay Rs. 350-35-525/40-925
62	Mohd Zahoor Khan, Accounts Officer	Audit & Accounts Works	SAS Acctt.	Rs. 500 Rs. 335-15-380/20-660	Rs. 605 Rs. 350-35-525/40-925
63	Mr. Nawaz Ali Shaikh, Asstt. Registrar.	Coop Deptt.	Asstt. Registrar	Rs. 350 Rs. 335-15-380/20-660	Rs. 350 Rs. 350-35-525/40-925
64	Mr. Ismail Umar, Asstt. Registrar.	Do	Asstt. Registrar	Rs. 605 Rs. 350-35-525/40-925	Rs. 645 Rs. 350-35-525/40-925
65	Mr. N. U. Hussain Naseeri F.D.O.	Fisheries Deptt.	Asstt. Warden Fisheries.	Rs. 280 Rs. 175-15-400	Rs. 490 Rs. 350-25-525/40-925

S. No.	Name	Post held in parent Department	Scale of pay in parent Department	Pay in parent Depart-ment	Post held in A.D.C.	Scale of pay in A.D.C. of the Post held	Pay being drawn in A.D.C.
1	2	3	4	5	6	7	8
1	Ch. Abdul Hamid ...	Wheat Botanist	350-35-525/40-925	490.00	Deputy Director Soil Conservation	750-75-1500	Rs. 525+105 Special Pay
2	Mirza Mushtaq Ahmed	Conservation Assistant.	375-15-320/20-500	380.00	Agronomist	450-50-1000	Rs. 455
3	Mr. Abbas Khan Malik.	Assistant Account Off.	350-35-525/40-925	805.00	Accounts Officer	350-35-525/40 925	Rs. 805
4	Rana Shamsher Ali Khan	Tehsildar	350-35-525/40-925	412.00	Tehsildar	350-35-525/40-925	Rs. 350+85 Special Pay.

OFFICERS ON DEPUTATION WITH ADC TAUNSA BARRAGE PROJECT AREA

1	Mr. Muhammad Hayatullah Khan Sumbal, C.S.P.	Senior Scale C.S.P.	850-75-1450/ 100-1650	1375	Project Director, Taunsa Barrage Project	Present pay ... Special pay ...	1375/P.M. 330/P.M.	1705 plus Sp. Pay
2	Raja Adil Khan P.C.S.	Extra Assistant Commissioner	450-50-1000	550	Extra Assistant Colonization Officer, Taunsa Barrage Project D. G. Khan	Present Pay ... Special Pay ...	550/P.M. 330/P.M.	660 plus Sp. Pay.
					Secretary to the Project Director Taunsa Barrage Project, D. G. Khan	Addl. charge		

1. Present pay scale. The snme as in parent Department.

2. Present pay scale. The same as in parent Department.

S. No.	Name & Deisgnation	Post held in parent Department	Total pay parent Department drawn in transfer at the time	Present Salary Total	Pay Scale
1	Mr. Muhammad Saeed Minhas P.S.E-I Project Director	Supdt. Engineer.	1800.00	2330.00	1600-100-2000
2	Mr. B.A. Shakir, Deputy Director.	Executive Engr.	1370.00	1596.00	750-75-1500
3	Ch. Riaz Ahmad, Executive Engr.	,,	670.00	1000.00	,,
4	Qazi Muhammad Yousaf, Executive Engr.	Assistant Engr.	550.00	847.00	350-35-525/40-925
5	Ch. Abdul Latif Executive Engr.	,,	675.00	750.00	,,
6.	Mr. Mohd. Sharif, Off. Sub Divisional Officer (Mech.)	Assistant Agri. Engr.	455.00	455.00	350-25-525/40-925

APPENDIX IV

(Referred Starred Question No. 15290)

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN
SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION
DEPARTMENT

No. SO-XVIII-2-47/67

From

Mr. S. Ikram-ul-Haque, SPk, CSP,

Chief Secretary to Government,

West Pakistan.

To

All the Chairman of the Autonomous
Bodies in West Pakistan.

Dated, Lahore the 24th February, 1968.

Subject : **Zonal Representation in the Services of the Autonomous Bodies**

Sir,

I am directed to say that the question of introducing zonal representation system for direct recruitment of Government services as laid down in this Department's letter No. SOXVIII (S & GAD)-3 (6)/62, dated the 19th May, 1964 in the services of the Autonomous Bodies has been examined by Government in consultation with the Chairman of the Autonomous Bodies and following decisions have been taken :—

(*a*) Recruitment to class III and class IV posts in the projects or Offices located outside Headquarters—

(*i*) It has decided that the recruitment should be confined to the "bonafide" residents domiciled in each zone, provided that they are eligible and found suitable in accordance with the prescribed qualifications. It is possible that persons for technical jobs may not be available from a particular zone. In such cases, the technical qualifications will be the over-riding consideration. If so qualified person is available from within the Zone, a person can be recruited, who is domiciled anywhere in West Pakistan.

(*ii*) The question of giving share in these services to the ex-Servicemen was also considered. It was decided that ex-Servicemen of the Zone concerned will be given their prescribed share and the ex-Servicemen from other zones need not be imported.

(*b*) Recruitment to all class I and class II services and posts 2nd to Headquarters posts in class III and class IV.—

(*i*) It was decided that the block system should normally apply to such vacancies: subject to the condition that suitable eligible candidates are available. If persons of the requisite qualifications whether technicians or non-technicians are not available from a particular Zone, such vacancies will be filled on all West Pakistan basis. In the case of technical appointments, the over-riding consideration would be that the candidates fulfil the requisite qualifications.

(*ii*) This policy should broadly be followed and in any case no departure should be made to reduce the due representation of the under-developed areas, provided suitable eligible candidates are available.

It was, however, agreed that the promotion in the Autonomous Bodies will continue to be based on seniority and no regional representation in

promotion is possible, because there are no regional sub-cadres in the Autonomous Bodies, as is the case in the Government services.

Your obedient servant,

Sd/-

(S. Ikram-ul-Haque)

Chief Secretary to Government

West Pakistan.

No. SOXVIII-2-17/47, Dated, Lahore the 24th February, 1968.

A copy is forwarded for information and necessary action to all Administrative Secretaries to Government of West Pakistan.

Sd/-

(Bashir Ahmad Khan)

Deputy Secretary (Regulations),

for Chief Secretary to Government, West Pakistan.

APPENDIX

(Ref. Starred Question

EXPENDITURE ON DEVELOPMENT SCHEMES IN

Serial No.	Name of Scheme	Estimated Cost (in Lacs Rs.)	Area to be irrigated annually (Acres)	Date of completion	TOTAL 1961-62 (1-2-62 to 30-6-62)	TOTAL 1962-63
	I-PESHAWAR DIVISION					
1.	Kahl Dam	19.00	2000	Oct. 67	—	1.58
2.	Mong Dam	6.40	462	Under construction	C. 25	1.42
3.	Miana Ziarat Pick-Up-Weir	1.96	600	July 67	—	—
4.	Mansehra Pick-Up-Weir	0.91	550	Feb 66	—	—
5.	Bajwala Pick-Up-Weir	1.00	600	July 67	—	—
6.	Kandar Dam	17.96	2000	Under construction		—
7.	Seri Pick-Up-Weir	1.17	400	-do-	—	—
8.	Ghattri Dam	11.66	850	-do-	--	—
	Total :				50.25	3.00
	II—D. I. KHAN DIVISION					
	III—Total expenditure in West Pakistan on construction of Small Dams.				5.73	14.29

No. 15294)

SMALL DAMS ORGANIZATION, RAWALPINDI

EXPENDITURE IN RS. LACS						
1963-64	1964-65	1965-66	1966-67	1967-68	1968-69 7/68 to 12/68	Total
3.33	3.82	4.40	2.80	1.82	0.65	18.40
0.55	1.06	1.28	0.95	0.65	—	6.16
0.22	0.76	0.39	0.02	—	0.17	1.56
—	0.24	0.43	—	—	0.18	0.85
—	0.29	0.19	0.52	—	—	1.00
—	—	—	0.81	6.51	0.90	8.22
—	—	—	—	0.50	0.12	0.62
—	—	—	—	01.50	1.30	2.80
4.10	6.17	6.69	5.10	10.98	3.32	39.61
—	—	Nil	—	—	—	—
16.31	21.59	34.90	36.53	41.60	21.33	192.28

EXPENDITURE ON CONSTRUCTION OF SMALL DAMS

Year	Peshawar Division	D. I. Khan Division	West Pakistan	Ratio
1961-62	0.25	—	5.73	4%
1962-63	3.00	—	14.29	21%
1963-64	4.10	—	16.31	25%
1964-65	6.17	—	21.59	29%
1965-66	6.69	—	34.90	19%
1966-67	5.10	—	36.53	14%
1967-68	10.98	—	41.60	26%
1968-69 (7/68 to 12/68)	3.32	—	21.33	16%
Total :—	39.61	—	192.28	21%

APPENDIX VI

(Ref. Starred Question No. 15342)

No. OF HOURS FOR EACH BULLDOZER WORKED FROM 1-1-1968 To 30-11-1968

S. No.	Tractor No.	Hours worked
1.	210 Ch-22	267
2.	211 -do-	439
3.	219 -do-	254
4.	222 -do-	117
5.	269 -do-	582
6.	252 -do-	385
7.	268 -do-	444
8.	124 MK 2 A	402
9.	228 -do-	9
10.	471 D-6	1177
11.	923 -do-	399
12.	652 ETD-20	223
13.	653 -do-	371

APPENDIX VI—*Contd*

S. No.	Tractor No.	Hours worked
14.	658 BTD-20	17
15.	330 FIAT Ad-7	1638
16.	334 -do-	1128
17.	351 -do-	1369
18.	352 -do-	1454
19.	358 -do-	933
20.	362 -do-	941
21.	365 -do-	1570
22.	368 -do-	885
23.	377 -do-	1433
24.	382 -do-	1083
25.	388 -do-	726
26.	411 -de-	2110
27.	420 -do-	1365
28.	457 -do-	1390
29.	492 -do-	811

APPENDIX VI—*Contd.*

S. No.	Tractor No.	Hours worked
30.	495 -do-	1267
31.	498 -do-	1524
32.	500 -do-	1214
33.	502 -do-	1227
34.	504 -do-	1527
35.	506 -do-	1342
36.	507 -do-	1257
37.	508 -do-	961
38.	510 -do-	1668
39.	516 -do-	1224
40.	522 -do-	943
41.	523 -do-	1176
42.	525 -do-	1015
43.	530 -do-	1397
44.	531 -do-	862

APPENDIX VI—*Contd.*

S. No.	Tractor No.	Hours worked
45.	536 FIAT Ad-7	844
46.	537 -do-	1344
47.	538 -do-	1002
48.	540 -do-	1256
49.	541 -do-	920
50.	543 -do-	1480
51.	544 -do-	1859
52.	553 -do-	1338
53.	555 -do-	1494
54.	559 -do-	1842
55.	560 -do-	997
56.	564 -do-	1309
57.	567 -do-	1842
58.	568 -do-	1492
59.	570 -do-	1464
60.	573 -do-	1187

PPENDIX VI—*Contd.*

S. No.	Tractor No.		Hours worked
61.	579	FIAT-Ad-7	1187
62.	580	-do-	2417
63.	581	-do-	807
64.	586	-do-	597
65.	588	-do-	715
66.	599	-do-	1343
67.	591	-do-	2004
68.	589	-do-	853
69.	601	-do-	1103
70.	602	-do-	1568
71.	606	-do-	644
72.	608	-do-	1637
73.	616	-do-	1570
74.	620	-do-	657
75.	623	-do-	1218
76.	627	-do-	1210

APPENDIX VI– *Contd.*

S. No.	Tractor No.	Hours worked
77.	628 FIAT Ad-7	1197
78.	629 -do-	862
79.	632 -do-	1223
80.	633 -do-	638
81.	634 -do-	995
82.	636 -do-	1638
83.	637 -do-	1481
84.	645 -do-	1609
85.	648 -do-	997
86.	654 -do-	1402
87.	663 -do-	1169
88.	665 -do-	858
89.	674 -do-	1301
90.	679 -do-	1336
91.	681 -do-	1436

APPENDIX VI—*Contd*

S. No.	Tractor No.	Hours worked
92.	689 FIAT Ad-7	1329
93.	690 -do-	1146
94.	692 -do-	1025
95.	694 -do-	1634
96.	700 -do-	801
97.	799 -do-	723
98.	794 -do-	795
99.	521 -do-	340
100.	961 Russion dozer.	99
101.	377 -do-	207

APPENDIX VII

(Ref. Starred Question No. 15994)

STATEMENT 'A'

LIST OF LOCALES AND EXPENDITURE ON MEDICINES.

Name of Hospital/ Dispensary	Cost of English Medicines (Rs.)		Cost of instruments (Rs.)		Cost of Jail Made articles (Rs.)		Cost of country medicines. (Rs.)	
	1967-68	1968-69	1967-68	1968-69	1967-68	1968-69	1967-68	1968-69
VETY : HOSPITALS								
1. Gundaf	404.89	Nil	128.00	Nil	36.69	Nil	266.17	300/-
2. Swabi	466.82	-do-	128.00	-do-	36.69	-do-	398.16	-do-

3. Nawankili	554.07	-do-	128.00	-do-	36.69	-do-	398.16	-do-
VETERINARY DISPENSARIES								
1. Topi	628.29	-do-	128.00	-do-	36.69	-do-	266.17	-do-
2. Lahore	549.70	-do-	128.00	-do-	36.69	-do-	266.17	-do-
3. Kabgani	336.48	-do-	Nil	-do-	Nil	-do-	363.09	-do-
UNION COUNCIL VETY : CENTERES								
1. Tordher	88.42	180.36	Nil	-do-	4.09	-do-	247.88	154/-
2. Manki	266.26	149.57	Nil	-do-	4.09	-do-	247.88	154/-
3. Saida	85.97	219.35	Nil	-do-	4.09	-do-	247.88	154/-

APPENDIX VII—*Contd.*

Name of Hospital/ Dispensary	Cost of English Medicines (Rs.)		Cost of instruments (Rs.)		Cost of Jail Made articles (Rs.)		Cost of country medicines. (Rs.)	
	1967-68	1968-69	1967-68	1968-69	1967-68	1968-69	1967-68	1968-69
4. Barmoli	87.38	156.27	Nil	-do-	Nil	-do-	247.88	154/-
5. Jhanda	89.08	153.36	Nil	-do-	Nil	-do-	247.88	154/-
6. Saribi	67.20	151.81	Nil	-do-	Nil	-do-	247.88	154/-
7. Thobian	85.97	151.30	Nil	-do-	Nil	-do-	247.88	154/-
8. Ismaila	87.42	151.30	Nil	-do-	Nil	-do-	247.88	154/-
9. Yar Hussain	92.19	152.88	Nil	-do-	Nil	-do-	247.88	154/-

10. Marghuz	500.00	Nil	16.00	-do-	Nil	-do-	Nil	154/-
11. Dargai	500.00	Nil	16.00	-do-	Nil	-do-	Nil	154/-
12. Shiwa	500.00	Nil	16.00	-do-	Nil	-do-	Nil	154/-
13. Salim Khan	500.00	Nil	16.00	-do-	Nil	-do-	Nil	154/-
14. Baka	Nil	Nil	Nil	-do-	Nil	-do-	Nil	154/-
Total :—	5780.14	1466.40	704/-	Nil	195.72	Nil	4188.78	3956.00

STATEMENT 'B'

Name of the Hospital/ Dispensary	Number of Animals treated		No. of cattle supplied with medicines but not brought to the Hospital		Name of animals Castrated		Number of Vaccinations	
	1967-68	1968-69*	1967-68	1968-69*	1967-68	1968-69*	1967-68	1968-69*
Veterinary Hospitals								
1. Gundaf —	4019	1768	1680	710	191	52	390	402
2. Swabi ...	7450	4045	1248	587	331	113	12840	9165
3. Nawankili ...	7433	3122	2195	1111	501	141	19760	7874
Veterinary Dispensaries								
1. Topi ...	4158	1333	1871	1034	368	103	10869	324
2. Lahore ...	3769	1918	1391	617	224	74	2386	636
3. Kabgani ...	3220	2096	1975	389	362	72	2528	—
Union Council Vety : Centres.								
1. Tordher ...	1586	907	553	344	154	26	2650	600

2. Manki	...	1714	1351	431	366	222	38	871	290
3. Zaida	...	3427	1549	99	245	425	85	1760	469
4. Barmoli	...	2243	1315	723	353	178	69	4784	2726
5. Jhanda	...	2810	1438	1201	634	161	52	2900	400
6. Saribi	...	2567	1341	562	293	261	96	3504	1110
7. Thobian	...	2275	1166	—	—	—	—	63	829
8. Ismaila	...	2070	1071	453	369	159	55	2955	1986
9. Yar Hussain	...	2041	1048	655	508	144	62	4609	3126
10. Marghuz	...	—	228	—	58	—	—	2687	625
11. Dargai	...	—	298	—	110	—	—	300	1420
12. Shiwa	...	—	279	—	96	—	46	—	1180
13. Salim Khan	...	—	217	—	84	—	—	—	1755
14. Baka	...	—	—	—	—	—	—	—	—

*Figures for the year 1968-69 are given for the period from 1-7-1968 to 30-12-68 only.

APPENDIX VIII

(Ref. Starred Question No. 16030)

STATEMENT 'B'.

Total amount recoverable in Jhang District on 31-12-68 = Rs. 2,14,343.50

Name.	Home Address	Year	Amount
Said Muhammad s/o Allaha Jawaya	Tehsil T. T. Singh. District Lyallpur.	1962-63	Rs. 30,000
Fazal s/o Allaha Jawaya.	District Sahiwal.		
Maherban s/o Waryam.	Sarai Sidu, Tehsil T. T. Singh, Distt. Lyallpur.		
Maherban s/o Waryam.	Tehsil Kabirwala, District Multan.	1962-63	Rs. 6,643.50
Ahmad s/o Said.	Masrur Kadderin, Sahiwal.		
Bahadur s/o Fazal.	Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur.		
Faqir Muhammad s/o Chiragh Din.	Muridwal, Tehsil & Distt. Lahore.	1962-63	Rs. 13,300
			Rs. 49,943.50

APPENDIX VII—*Contd.*

Name	Home Adress	Year	Amount
Pehlwan s/o Allah Bakhsh.	Katalpur, Tehsil Kabirwala, Distt. Multan.	1963-64	Rs. 2,333
Mohd Bakhsh s/o Allah Waryam.	Multan		
			Rs. 2,333
Mohd Siddique s/o Mulla.	Gopiria, Lahore	1964-65	Rs. 20,000
Wali Mohd s/o Sultan.	Katalpur, Tehsil Kabirwala, Distt. Multan.	1964-65	Rs. 11,467
Mohd Baksh s/o Allah Ditta.	-do-		
Nazar Hussain s/o Khushi Mohd.	Fish Market, Lahore.	1964-65	Rs. 6,400
			Rs. 37,8[illegible]7

APPENDIX VII—*Contd.*

Name	Home Address	Year	Amount
Mohd Hayat s/o Wahab-ud-Din	Jhang Sadar.	1965-66	Rs. 30,200
Sultan s/o Karam Bakhsh.	Kurmawala, Tehsil & Distt. Jhang.	1965-66	Rs. 20,200
			Rs. 50,400
Sultan s/o Mehran.	Katalpur, Tehsil Kabirwala, Distt. Multan.	1966-67	Rs. 14,700
			Rs. 14,700
Khushi Mohd s/o Din Muhammad.	Balloki, Lahore.	1967-68	Rs. 47,500
Arif Ali s/o Ghulam Hussain.	Muridwal, Lahore.	1967-68	Rs. 11,600
			Rs. 59,100

GRAND TOTAL :— Rs. 2,14,343.50

STATEMENT "C"

1962--63

Serial No.	Name of Water Area.		Name & Address of contractor	Amount of Auction.
1	Tehsil Shorkot	...	1. Mehram son of Waryam R/o Haveli Mubarik Shah, Tehsil Kabirwala, Distt. Multan.	Rs. 22,000
			2. Ahmad s/o Said, r/o Masoor Kaddery, Distt. Sahiwal.	
			3. Bahadar s/o Fazal r/o T. T. Singh, District Lyallpur.	
2	Tehsil Jhang	...	1. Said Mohd son of Allah Jawaia, r/o T. T. Singh, District Lyallpur.	Rs. 60,000
			2. Fazal s/o Allah Jawaia, District Sahiwal.	
			3. Meherban s/o Waryam r/o T. T. Singh, District Lyallpur.	

STATEMENT 'C'—*Contd.*

Serial No.	Name of Water Area.	Name & Address of contractor	Amount of Auction
3	Pond Area Head Trimu.	1. Said Mohd s/o Allah Jawaia, r/o T. T. Singh, District Lyallpur. 2. Fazal s/o Allah Jawaia, r/o District Sahiwal. 3. Meherban s/o Waryam, r/o Saria Saddu, Tehsil T. T. Singh, Lyallpur.	Rs. 11,700
4	Tehsil Chiniot ...	Faqir Mohd s/o Charag Din, r/o Muridwal, Tehsil and District Lahore.	Rs. 20,000
		1963 – 64	
1	Tehsil Shorkot ...	1. Pehlwan s/o Allah Bakhsh, r/o Qatalpur, Tehsil Kabirwala, District Multan. 2. Mohd Bux s/o Allah Waryam, R/o Multan.	Rs. 16,000

STATEMENT 'C'—*Contd.*

Serial No.	Name of Water Area	Name & Address of contractor	Amount of Auction
2	Tehsil Jhang ...	1. Abdul Rashid s/o Chanan Din, Fish Merchant, Jhang Bazar, Lyallpur. 2. Sher Mohd. s/o Mohd Ramzan, c/o Ch. Fateh Mohd, Fish Market, Lahore. 3. Ch. Bagh Din s/o Haji Umar Din, c/o Ch. Fateh Mohd, Fish Market, Lahore.	Rs. 43,100
3	Pond Area, Head Trimu.	1. Abdul Rashid s/o Chanan Din, Fish Merchant, Jhang Bazar, Lyallpur. 2. Sher Mohd s/o Mohd Ramzan, c/o Ch. Fateh Mohd, Fish Market, Lahore. 3. Ch. Bagh Din s/o Haji Umar Din, c/o Ch. Fateh Mohd, Fish Market, Lahore.	Rs. 8,100

STATEMENT 'C' - *Contd.*

Serial No.	Name of Water Area.		Name & Address of contractor	Amount of Auction
4	Tehsil Chiniot	...	1. Naseer s/o Mohd, Sadullahpur, District Sahiwal.	Rs. 17,500
			2. Pehlwan s/o Fazal Din, Sadullahpur, Tehsil and District Sahiwal.	
			1964—65	
1	Tehsil Shorkot	...	1. Wali Mohd s/o Sultan, r/o Qatalpur, Tehsil Kabirwala, District Multan.	Rs. 25,700
			2. Mohd Bakhsha s/o Allah Ditta, r/o Qatalpur Tehsil Kabirwala, Multan.	
2	Tehsil Jhang.	...	Mohd Saiddique s/o Mian Mulla, r/o Gopi Rai, Chungh, District Lahore.	Rs. 51,000

STATEMENT 'C'—*Contd.*

Serial No.	Name of Water Area	Name & Address of contractor	Amount of Auction
3	Pond Area Head Trimu.	1. Mohd Siddique s/o Mian Mulla Bux, r/o Gopi Rai, Ghungh, District Lahore. 2. Ch. Abdul Rashid s/o Chanan Din, Fish Merchant, Jhang Bazar, Lyallpur.	Rs. 9,000
4	Tehsil Chiniot ...	Nazar Mohd s/o Ch. Khushi Mohd, Fish Market, Lahore.	Rs. 18,400
		1965—66	
1	Tehsil Shorkot ...	Sultan s/o Karam Bakhsh, Karman Wala, Teh. and Distt, Jhang.	Rs. 30,200
2	Tehsil Jhang ...	Mohd Hayat s/o Wahab-ud-Din, Jhang Saddar.	Rs. 72,000
3	Pond Area Head Trimu.	Mohd Hayat s/o Wahab-ud-Din, r/o Jhang Saddar.	Rs. 18,200
4	Tehsil Chiniot ...	S. Mustafa Hussain Shah, Chiniot.	Rs. 19,000

STATEMENT 'C'—*Contd.*

Serial No.	Name of Water Area	Name & Address of contractor	Amount of Auction
		1966—67	
1	Tehsil Shorkot ...	Sultan s/o Mehram, Qatalpur Tehsil Kabirwala, District Multan.	Rs. 25,100
2	Tehsil Jhang ...	Fateh Mohd s/o Mohd Ramzan, Fish Market, Mori Gate, Lahore.	Rs. 60,100
3	Pond Area Head Trimu.	Sher Mohd s/o Mohd Ramzan, Garh Bazar, Jhang.	Rs. 22,000
4	Tehsil Chiniot ...	S. Mustafa Hussain Shah, Chiniot.	Rs. 20,000
		1667—68	
1	Tehsil Shorkot ...	1. Arif Ali s/o Ghulam Hussain, r/o Muridwal, Lahore. 2. Amir s/o Fazal, r/o Muridke, Lahore. 3. Kathia, Sahiwal.	Rs. 17,400
2	Tehsil Jhang ...	Khushi Mohd s/o Din Mohd, r/o Head Balloki, Lahore.	Rs. 71,500

STATEMENT 'C'—*Concld.*

Serial No.	Name of Water Area	Name & Address of contractor	Amount of Auction
3	Pond Area Head Trimu.	1. Sher Mohd s/o Mohd Ramzan r/o Kash Bazar, Jhang, Fish Market, Jhang.	Rs. 11,100
		2. Noor Mohd s/o Umer Din, Fish Market, Mori Gate, Lahore.	
4	Tehsil Chiniot ...	3. Pehlwan s/o Fazal Din and Sadiq s/o Taj Din, Mohalla Tikian, Chiniot.	Rs. 26,200
		1968—69	
1	Tehsil Shorkot ...	Manzoor Hussain son of Meher Din r/o Muridwal, District, Lahore.	Rs. 7,000
2	Tehsil Jhang ...	1. Mumtaz Ali s/o Fateh Mohd, Outside Mori Gate, Lahore.	Rs. 54.100
		2. Mehraj Din s/o Fazal Din.	
3	Pond Area Head Trimu.	Hassan Mohd s/o Mohd Ramzan.	Rs. 15,500
4	Tehsil Chiniot ...	S. Mustafa Hussain Shah, Chiniot.	Rs. 22,100

APPENDIX IX

(Ref. Starred Question No. 16037)

STATEMENT "A"

Statement showing the names of persons allowed to retain on lease additional areas, out of the proprietary land under paragraph 9 (d) of Land Reforms Regulation, 1959 :—

Serial No.	Name of the land owner.	Area allowed.
1	Mian Ghulam Muhammad Nagiana of Sargodha.	74 acres.
2	Malik Khizar Hayat Khan Tiwana of Sargodha...	7,700 acres.
3	Col. S. Abid Hussain Shah of Jhang ...	1,075 acres.
4	Mian Jamal Shah of Peshawar ...	500 acres.
5	Malik Amir Muhammad Khan of Mianwali and his four sons.	18,619 acres.
6	S. Ghulam Muhammad Shah, S. Muhammad Ali Shah and S. Muhammad Tahir Shah of Jhang.	1,075 acres.
7	S. Ghulam Muhammad Khan of Mahar and S. Ali Gohar Khan of Sukkur.	4,051-12, acres.
8	Nawab Sir Muhammad Farid Khan of Amb of Hazara.	1,818-530, acres.
9	S. Gui Hassan Shah of Luari Sharif of Hyderabad.	3,124 acres.

STATEMENT "B"

Statement showing the names of individuals and firms allowed to retain resumed State land under paragraph 9 (d) of Land Reforms Regulation, 1959 :—

Serial No.	Name of persons (both individuals and firms) allowed exemption under paragraph 9 (d) of the Regulation.	Areas allowed.
1	Nawab Muhammad Mehr Shah, Coleyana Stud, Okara Tehsil district Sahiwal.	936 acres.
2	Col. Muhammad Ali Noon, Noon Stud, Bhalwal, district Shahpur.	1,482 acres and 6 kanals.
3	Mian Muhammad Said Qureshi, Ajnala Stud Farm, Tehsil Sargodha. district Shahpur.	1,500 acres.
4	Col. J. J. V. C. Cunningham, Mithalak Stud Farm, district Shahpur.	2,948 acres.
5	The Manager, Army Stud, and Livestock Farm, Probynabad.	12,519 acres.
6	J. Y. L. Taylor, Chairman and Managing Director, Renala Estate, distriet Sahiwal.	7,723 acres and 4 kanals.
7	Muhammad Amin Khan, Amin Stud, 221/RB, district Lyallpur.	500 acres.
8	Ghulam Jilani Khan, Jilani Stud, district Lyallpur.	500 acres.

Serial No.	Name of persons (both individuals and firms) allowed exemption under paragraph 9 (d) of the Regulation	Areas allowed.
9	Syed, Mohy-ud-Din Lalbadshah, Chak No. 296. Branford, district Lyallpur.	100 acres and 10 marlas.
10	Brigadier Malik Gulsher Khan Noon, Farooq Stud, Chak Branford, district Lyallpur.	3,171 kanals.
11	Ghulam Mohy-ud-Din Nazar Stud, District Lyallpur.	500 acres.
12	Maj. Genl Jamaidar, amldar Stud 292/GB, Toba Tek Singh Tehsil, district Lyallpur.	527 acres, 2 kanals and 4 marlas.
13	Malik Fazal Ellahi Tiwana, Tiwana Stud Farm, 292/GB, Toba Tek Singh Tahsil, district Lyallpur.	429 acres, 5 kanals and 4 marlas.
14	Lt.-Col. Muhammad Attaullah Sumbel, Sumbel Manzil, Mianwali.	250 acres.
15	K. B. Sardar Dost Muhammad Khan, Jahangira-bad Cattle Farm near Kacha Khub, Multan district.	4,190 acres, 3 kanals and 4 marlas.
16	Ch. Zafarullah Khan, Manager, Allahdad Cattle Farm, Chak No. 99/10-R, Tehsil Khanewal, district Multan.	4,056 acres, 5 kanals and 6 marlas.
17	Syed Muhammad Abbas of Shergarh, district Sahiwal.	224 acres.

STATEMENT 'C'

Statement showing the areas retained by owners under paragraph 9 (e) of Martial Law Regulation No. 84.

Serial No.	Name of person	Name of District	Area allowed
1	2	3	4
			As. K. M.
1	Nawab Major Sir Muhamad Farid Khan.	Hazara ...	121-5-4
2	Sardar Muhammad Nawaz Khan	Campbellpur ...	14-5-4
3	Ch. Asghar Ali Khan ...	Sheikhupura ...	19-5-2
4	Nawab Sajjad Ali Khan ...	Do. ...	23-0-6
5	Malik Khizar Hayat Khan Tiwana	Do. ...	14-0-11
6	Malik Sher Ahmad Khan ...	Sargodha ...	69-5-15
7	Ch. Khuda Bakhsh ...	Do. ...	33-1-0
8	Malik Feroz Khan Noon ...	Do. ...	121-6-0
9	Malik Khizar Hayat Khan Tiwana	Do. ...	135-7-15
10	Malik Habib Ullah Khan ...	Do. ...	12-4-10

STATEMENT 'C'—*Contd.*

Serial No.	Name of person	Name of District	Area allowed
1	2	3	4
			As. K. M.
11	Mr. Wazir Agha ...	Sargodha ...	88-0-0
12	Mehr Ghulam Dastgir ...	Do. ...	13-0-5
13	Mian Khan Muhammad ...	Do. ...	54-1-0
14	Said Muhammad Shah ...	Lyallpur ...	11-1-0
15	Muhammad Hayat Khan ...	Do. ...	27-2-3
16	Nawazish Ali Khan ...	Jhang ...	25-2-13
17	Mst. Khurshid Begum alias Mst. Nasim Bibi.	Do. ...	19-0-4
18	Sardar Ghulam Muhammad ...	Do. ...	12-2-5
19	Syed Muhammad Waris ...	Do. ...	11-0-19
20	Syed Mubarik Ali Shah ...	Do. ...	82-3-5
21	Malik Muhammad Nawaz Khan	Mianwali ...	10-2-8
22	Nawabzada Malik Amir Mohd Khan of Kalabagh.	Do. ...	120-1-12

STATEMENT 'G'—*Contd.*

Serial No.	Name of person	Name of District	Area allowed
1	2	3	4
			As. K. M.
23	Mian Khuda Yar Khan ...	Sahiwal ...	76-1-2
24	Mir Bakhsh Sher Khan ...	D. G. Khan ...	36-0-10
25	Sardar Sher Jan Khan ...	Do. ...	
26	Sardar Sher Baz Khan ...	Do. ...	
27	Soofi Atta Muhammad ...	Multan ...	28-3-2
28	S. Muhammad Nawaz Shah ...	Do. ...	23-0-18
29	S. Naubahar Shah ...	Do. ...	63-4-5
30	Pir Mehraj-ud-Din ...	Do. ...	47-0-19
31	S. Muhammad Nasir-ud-Din ...	Do. ...	27-7-10
32	S. Muhammad Nazar Hussain Shah.	Do. ...	84-5-17
33	Kh. Mahmood Khan ...	Do. ...	113-3-10
34	Dewan S. Ghulam Abbas Shah...	Do. ...	40-1-14

STATEMENT 'C'—*Contd.*

Serial No.	Name of person	Name of District	Area allowed
1	2	3	4
			As. K. M.
35	M. Mumtaz Muhammad Khan Daultana.	Multan ...	28-6-5
36	M. Mushtaq Muhammad Khan	Do. ...	61-4-0
37	Major Shams-ud-Din ...	Bahawalpur ...	30-1-13
38	Mian Ghias-ud-Din ...	Bahawalnagar	66-5-03
			As. G.
39	H. H. Mir Ali Murad Khan Talpur	Khairpur ...	46-29
40	Nisar Ahmad ...	Larkana ...	22-02
41	Mir Allah Bachayo ...	Tharparkar ...	35-30
42	Shirimati Bhagwati ...	Do. ...	62-25
43	Sir Rojer Thomus ...	Do. ...	37-28
44	Haji Ali Hassan Mari ...	Do. ... 16-39 Hyperabad ... 38-0	54-39
45	Akund Haji Abdul Latif ...	Do. ...	13-20
46	R. S. Roopchand Seomal ...	Do. ...	15-31

STATEMENT 'C'—*Concld.*

Serial No.	Name of person	Name of District	Area allowed
1	2	3	4
47	Haji Muhammad Saleh Nahiyon.	Hyderabad ...	19-28
48	Haji Darya Khan ...	Do. ...	19-28
49	Mir Ghulam ...	Do. ...	12-30
50	Syed Muhammad Hassan ...	Do. ...	110-09
51	Haji Kalsndar Bux ...	Do. ...	14-11
52	Mst. Badshahzadi ...	Do. ...	40-35 24-12 } 65.7

STATEMENT 'D'

KHAIRPUR DIVISION

Name of District.	Name of the Manager.	Aerea.
		Acres.
Khairpur.	(1) Pir Sahib of Ranipur.	367-08
,,	(2) Mir of Khairpur.	5,239-73
Larkana.	(3) Mr. Sultan Ahmad Khan Chandio.	1,23,381-22
	(4) Mr. Z. A. Bhutto.	178-31
Nawabshah.	(5) Haji Ghulam Rasul Jatoi (since died)	3,787-06

(The question of appointment of his successor or resumption of land is under consideration).

Bahawalpur.	Bahawalpur Division.	
	(1) Amir of Bahawalpur.	20,000-00
	Total :—	1,53,955-20

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

EIGHTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 5th February, 1969.

چہار شنبہ - ۱۷ ذیقعد ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(پ ۶ - س ۵ - ع ۶ - آیات ۸ تا ۱۱)

اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوا کرو۔ اور لوگوں کی عداوت تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کرو کہ یہی پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔ بلاشبہ اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے اُن سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے واسطے بخشش و اجر عظیم ہے۔ اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو انہوں نے جھٹلایا وہ اہل جہنم ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ نے جو تم پر (بہت بڑا) احسان کیا ہے اس کو یاد کرو۔ جب ایک قوم نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کریں تو اُس نے اُن کے ہاتھ تم پر دست درازی سے روک دیئے اور تم لوگ (ہمیشہ) اللہ سے ڈرتے رہو اور مسلمانوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وما علینا الا البلاغ

ADJOURNMENT MOTIONS

DEATH OF TWENTY NINE PERSONS ON ACCOUNT OF RAIL-CAR-OMNIBUS COLLISION AT A MANNED LEVEL CROSSING AT RAIWIND.

Mr. Speaker : First, we will take up adjournment motion No. 565 by Malik Muhammad Akhtar.

Minister for Railways (Muhammad Khan Junejo) : Sir. yesterday I had promised that I will be able to visit the site and give my views regarding this accident, which is very unfortunate one an which took place on the the 3rd of this month. Sir, actually the place of accident, which is on the road which runs from Raiwind to Kasur, is at a distance of about a mile and a quarter away from Raiwind Where the accident took place and thirty persons lost their lives is a railway crossing I have visited the site and I have probed into the whole affair to satisfy myself how far the the railway administration have taken notice of that crossing, and what they have been doing in the past in respect of this crossing. Sir, regarding this particular crossing. which was actually sanctioned as far back as 1939, I may submit that it was a manned crossing and there used to be one man on duty during the day time. This system continued up to 1967 and in 1967 the Railway Administration decided that since the traffic on this road had increased, therefore, they should increase the number of gate-men on this crossing. Before 1966 it was a kacha road vich not been black-topped. Since this road was black-topped the traffic incteased on it. and the Railway Administration sanctioned two gatemen in 1967. These two men continued to work but subsequently the Railway Administration again considered that these two persons were not sufficient and that they should upgrade it and make it an 'A' class level crossing. So, all the necessary equipment,which was required for an 'A' class level crossing, was provided and in addition to that they increased the number of gate -men from two to three. They sanctioned the total cost for the up-gradation of this level crossing to the tune of forty-seven or forty-eight thousand rupees. The subsequent decision of up-grading this level-crossing was taken somewhere in July 1968. Before the entire formalities were completed and the level-crossing was widened they appointed three

persons so that it was manned by them all the twenty-four hours, looking to the heavy traffic on that road. The third man was appointed on this level-crossing somewhere in October or November last year. If I look to the side of the Railway Administration as to what they had been doing and what steps they have taken to see that this level-crossing is properly manned and up-graded I find that the gate is widened. Now it is a one-leaf gate but under the present programme it will be a two-leaf gate. Naturally, when the road is already widened, the gate is going to be widened and three people are provided there should not be a chance of such accident which has taken place now. When I went on the spot yesterday I wanted to know what was the real cause of accident when we have increased the number of gate-men on this level-crossing. How this accident took place? Actually what I felt I will not be able to formally say on the subject becouse the matter is under investigation with various authorities. There will be a proper person to finalise the inquiry and hold some individual responsible but the fact is had this gate been closed at that time, I am sure, this bus would not have gone on to the track. The fact is that the gate was not closed. Now, the gate was not closed and it was the responsibility of the gate-man to see that the gate should be closed. There were certain arguments advanced by Malik Muhammad Akhtar or some other Member of the House that this was an unscheduled train and why the Railway Administration did not inform the gate-man about the arrival of this unscheduled train so that he should have been alert. I have also examined this aspect and, so far as the railway administration is concerned, you will find that various gates in various parts of the Province on railway tracks are about four or five miles away from the railway station and it is not possible to inform the gateman in advance thnt a particular unscheduled train is coming, therefose, he should be alert. It is for the gateman on duty to see that, when the gate is going to be manned for twenty-four hours, whether any train is approaching or not. If it is approaching then it is his duty to closs the gate.

Mr. Speaker : Are there no arrangements for telephone on every manned level-crossing ?

Minister for Railways : It is not possible to provide telephones at all the places. At certain places the arrangement is there.

M. Speaker : Normally, in most of the cases I think, connections are there.

Minister for Railways : At certain places which are very far from the railway station, say at a distance of three or four miles, it may not possibly be to that extent effective as it is at a distance of one mile. Fo example this level crossing is at a distance of a mile and a quarter from the railway station and we have upgraded it. At the same time we have made the necessary arrangements at this crossing to see that if any train is approaching from a distance there should be automatic bells which should ring. If the belle ring then the gate man will get up and close the gate. There are certain arrangements but not necessarily at all the places. Of course, wherever it is possible we do our best to see that it is provided.

Malik Muhammad Akhtar : I want a definite statement from the Minister.

Minister for Railways : I have made it clear that we do our best to see where there is such a level crossing and it is manned twenty-four hours that all the possible arrangements should be made that the communication is passed on to the gate men that unscheduled trains are coming.

Mr. Speaker : For an unscheduled train, does the Minister mean to say, the railway authorities are not duty bound to inform the gate man ?

Minister for Railways : I have made it clear that they are not duty bound. but the railway gateman is himself duty bound to see, it is his eight-haur duty and it is not a single shift, it is eight hours' shift, that the line is clear all the time.

Mr. Speaker : Is the Minister satisfied with this arrangement that a gateman should be alert all the twenty-four hours and there should be no risk ?

Minister for Railways : I was just making a submission that had there been one man then, of course, I would have said I was not satisfied but here there are three persons and a single man has to be on duty for

eight hours only. Particularly this track is not a very important track. This is something very bad which has happened but otherwise.

Mr. Speaker : While on duty supposing he gets seriously ill and he is sick ? Or he becomes suddenly unconscious or many other things can happen. What happens then ?

Minister for Railways : For that there are three people available because those persons are there on the spot. Their quarters are not very far from the gate. For example, these quarters which we have built recently to provide accommodation for these people, are at a distance of hardly about 20 feet from the gate.

Mr. Speaker : Even if that be the negligence of a particular gateman are not the railway authorities responsible for the negligence of the gateman which they have employed ?

Minister for Railways : Railway Administration does its best to see that a proper youngman is appointed and he is looked after unless he puts in a number of years' service that is a different thing. If you see this gateman he is a youngman. I saw his picture because I tried to meet him yesterday and enquire from him but because he is involved in that case, which is with the police, he is in the judicial lock up, therefore, I could not actually talk to the man and ask him how it had all happened but the fact was that the gate was not closed. Had this man been on the spot the gate would have been closed and I don't think this accident would have taken place. What I want to make clear is that ever since the road traffic increassd the Railway Administration has tried its best to cope with the situation by upgrading this crossing. Now, the point is who is at fault. I would not straight away say that it is the gateman who is at fault.——...—

Khawaja Muhammad Safdar : I am very sorry to interrupt the Minister but we are just wasting time. I should say let us be precise about it whether the House gives leave for discussion of this motion or not. We are not bothered about the facts at present.

وہ definite statement کر رہے ہیں اور کیا کر رہے ہیں -

Minister for Railways : I would not take very long because the Leader of Opposition would not be satisfied with my explanation.

Khawaja Muhammad Safdar : I am not at all satisfied. It is sheer waste of time.

Minister for Railways ; Sir, this explanation is not going to satisfy them but the object was to tell this august House my views.

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر انہیں اتنا لمبا چوڑا بیان دینا ہے تو ہمیں بھی مجبوراً ان کے جواب میں کچھ کہنا پڑے گا ۔ بہتر یہی ہے کہ وہ ایوان کے سامنے صحیح پوزیشن رکھ دیں۔

Mr. Speaker : Order please.

But that was for my satisfaction. I had postponed this adjournment motion.

Minister for Railways : The last submission which I was making was as to who is responsible for this accident ? On the face of it we could definitely say that it is the gateman but it is too early to really finalise that. What has happened is that a case has been registered with the Police Station at Raiwind on the 3rd.

Mr. Speaker : Against whom ?

Minister for Railways : I have got a copy of the English translation. If you feel, I can read it out.

Mr. Speaker : I only want to know against whom this case has been registered? Against that gateman ?

Khawaja Muhammad Safdar : Why not the Minister ?

اس غرض کے لیے تو میں نے عرض کیا تھا کہ اس ایوان کو اس معاملہ پر بحث کی اجازت دی جائے ۔

Minister for Railways : This is the report of an individual person. He has related the accident story in a police station.

Mr. Speaker : And has not mentioned any particular man as the culprit or accused ?

Minister for Railways : No; but the police has taken a person in custody and he is that gateman.

Sir, actually F. I. R. No. 25 was registered at Police Station Raiwind, District Lahore at 10.40 a. m. under section 274/304 P.P.C.

Mr. Speaker : In any case the negligence of the Railway Administration would not be a subject matter for that purpose.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : As long as a report has been lodged and the police is seized of the matter, it does not permit them from holding any one responsible. They can hold any man responsoble who according to the investigation is found to be guilty and in that sense the whole matter is subjudice. Therefore, I think that you may kindly hold this motion out of order.

خواجہ محمد صفدر۔ جناب والا۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ ہم نے بحث یہ نہیں کرنی کہ اس پھاٹک کا قلی ذمہدار تھا یا ریلوے سٹیشن کا کوئی سٹیشن ماسٹر ذمہدار تھا یا جیساکہ وزیرقانون نے فرمایاہے کوئی کارک ذمہدار ہے مسئلہ صرف یہ ہے کہ ۳۲ قیمتی جانین تلف ہوگئیں اور ۸ جانبلب ہیں اس سے بڑا حادثہ کبھی نہیں ہوا گورنر صاحب نے یہ اعلان فرمایاہے کہ مجھےاس سے سخت صدمہ ہوا ہے۔ ہم تو اس بات پر بحث کرنا چاہتے ہیں کہ ریلوے ایڈمنسٹریشن نے وہاں کوئی معقول انتظام نہیں کیا ہوا تھا بحث ریلوے ایڈمنسٹریشن کے رویہ پر ہوگی ۔ کل ہم نے بار بار درخواست کی تھی کہ مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ اس پر بحث کو روکنے کے لئے ٹیکنیکل اعتراضات پر انحصار

نہ کیا جائے ۔ لیکن آج پھر انہوں نے انہی پر انحصار کیا ہے جناب والا۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہمسایہ ملک میں اس سے بہت کم درجے کے حادثے پر مسٹر لال بہادر شاستری نے استعفے دے دیا تھا مگر یہاں اسے کوئی اہمیت ہی نہیں دی جا رہی ۔ بے شک ملک کا ملک برباد ہو جائے مگر انہیں صرف اپنی تنخواہوں سے سروکار ہے ۔ (قطع کلامیاں اورشور)"تحقیقات کراؤ"

Mr. Speaker : So far as this motion is concerned, I think this is not subjudice. As has been disclosed by the Minister for Railways, a case has no doubt been registered and the gateman has been arrested but the negligence of the Railway authorities is not directly involved in that F.I.R. I, therefore hold the motion in order.

Malik Muhammad Akhtar has asked for leave to make a motion for the adjournment of the businss of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, that 29 persons have been killed and eleven injured in a rail- car-omnibus collision at a manned level crossing at Raiwind on the third of February, 1969 due to the failure to close the crossing. The railway authorities have been negligent in not informing the watchman incharge of the railway crossing Raiwind, of the arrival of the rail car, which was on a trial run between Lahore and Rohri via Pakpattan. The negligence of the railway authorities due to which this fatal accident has been caused has shocked and caused great resentment in the minds of the public of West Pakistan.

Those Members who or in favour of leave being granted may please rise in their seats.

As less than twenty Members rose in their seats, leave to move the motion was refused.

مسٹر حمزہ ۔ ایک ممبر مرتا ہے تو ایوان کی کارروائی ملتوی ہو جاتی ہے مگر اتنے افراد کی موت پر بحث کی اجازت نہیں دی جاتی ۔ اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : That is not the way to address the House.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب سپیکر اس اسمبلی کے اراکین کے اس سنگدلانہ اور نہایت ہی بے حس طریق کار پر ہم احتجاج کرتے ہیں اور واک آؤٹ کرتے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے باہر چلے گئے)

DISCUSSION ON THE POLITICAL AND THE LAW AND ORDER SITUATION IN THE PROVINCE

Mr. Speaker : We will now take up the orders of the day. Leader of the House to make a motion.

Minister for Agriculture : Sir, I beg to move :—

> That the Assembly do proceed to discuss the polititical situation and the law and order situation in the Province.

Mr. Speaker : The motion moved is:

> That the Assembly do proceed to discuss the political situation and the law and order situation in the Province.

There is no opposition to this motion. The motion is carried.

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) جناب والا ۔ مجھے اپنی زندگی میں مختلف مواقع پر بے شمار مذاکرات اور مباحثات میں شرکت کا موقعہ ملا ہے ۔ مگر جس بحث کا آغاز میں آج کر رہا ہوں اس کی نوعیت جدا اور منفرد ہے کیونکہ ملک کی موجودہ صورتحال ہماری قومی اور ملی زندگی میں ایک نازک موڑ کی حیثیت رکھتی ہے آج ہم نے اپنے ملک کی سالمیت ، قوم کی

سلامتی اور اسلام کی سربلندی کے مسئلہ کو زیر بحث لانا ہے اس سے قبل کہ میں بحث کا آغاز کروں مجھے اجازت دیجئے کہ میں چند ابتدائی گزارشات آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ کل میری غیر حاضری میں قائد حزب اختلاف نے ہمیں "بد ترین" کے خطاب سے نوازا ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ آپ کے آج صبح کے کردار سے ظاہر ہے ابھی آپ نے اس کا ثبوت مہیا کیا ہے ۔ آپ ۲۳ انسانوں کے قاتل ہیں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے ہمیں "بدترین" کے خطاب سے نوازا تھا۔ میری ڈکشنری میں اس قسم کے الفاظ نہیں ہیں اور باوجود اس کے کہ قائد حزب اختلاف جیسے متوازن دماغ رکھنے والے انسان نے مجھے اس کے سیاق و سباق کا پتہ نہیں ۔ یہ الفاظ استعمال فرمایا ہے مگر میں اس بحث کو اور سطح پر رکھنے کی کوشش کرونگا ۔

جناب والا ۔ میری ابتدائی گزارشات یہ ہیں کہ ایک تو اس بحث میں ایسی بات نہ لائی جائے جو اسے نزاعی رنگ دے ۔ جو تلخی میں اضافہ کرے جو غلط فہمی کو بڑھائے ۔ جو شکر رنجی کا باعث ہو جو موجودہ پیچیدہ صورتحال میں زیادہ کشیدگی کا باعث بنے۔ میرا یہ اندازہ ہے کہ موجودہ سیاسی فضا میں اس بحث کو کچھ اس طریق سے کیا جائے کہ اس سے خوشگوار ماحول کی تشکیل ممکن ہو سکے۔

میری دوسری استدعا جناب والا یہ ہے کہ میں اس بحث کو صرف بحث یا تقریر بازی تک نہیں رکھنا چاہتا ۔ مجھے یہ امید ہے اور میری یہ مخلصانہ کوشش اور خواہش ہے کہ صرف ایسی تجاویز زیر بحث لائی جائیں جو قوم کی بہتری اور ملک کی سلامتی کے لئے ثابت ہو سکیں ۔ میں اس بحث کو شکوہ اور جواب شکوہ کا رنگ نہیں دینا چاہتا ۔ میں ایسی تمام دیانتدارانہ تجاویز کا خیر مقدم کرونگا جو موجودہ آتش گیر فضا میں چنگاری پھینکنے کی بجائے امن و سلامتی کی نقیب ہوں۔ یہ آسان ہے جناب والا آگ لگانا آسان ہے لیکن آگ بجھانا بڑا مشکل کام ہے ۔

جناب والا اس سلسلہ میں تیسری گزارش جو میں کرنے کی کوشش کرونگا وہ یہ ہے کہ اس معزز ایوان کا مقام بلند ہے ۔ اس معزز ایوان سے قوم کو توقعات وابستہ ہیں جس وقت قوم کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو قوم اس معزز ایوان سے توقع رکھتی ہے کہ یہ ایوان ان کی راہنمائی کرے۔ اگر انتشار پیدا ہو تو یہاں اتحاد کی صورت پیدا ہو ۔ اگر اضطراب ہو تو اس میں اعتماد کی صورت پیدا ہو۔ اگر مایوسی ہے تو اس میں اطمینان کی صورت بحال ہو ۔ اس بحث کے دوران یہ معزز ایوان اپنے مقام کا خیال رکھے۔ اگر قوم میں انتشار محسوس ہو تو اس میں اعتماد کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرے ۔

جناب والا ۔ چوتھی بات جو ابتدائی طور پر آپکی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میرا یہ وطیرہ رہا ہے اور آپ بھی اسکی تائید فرمائیں گے

کہ میں ذاتیات میں اکثر نہیں جاتا۔ ابھی میرے دوست نے مجھے "قاتل" کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے میں نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور نہ جواب دینا چاہتا ہوں۔ اگر ہم ذاتیات میں الجھ کر رہ جائیں گے تو قومی مسائل بجائے سلجھنے کے الجھ جائیں گے . . .

مسٹر حمزہ ۔ اگر آپ کی حکومت ان ۳۲ انسانوں کی جانوں کی ذمہ دار نہیں ہے تو پھر آپ ہی مجھے بتائیں ہم کس کو اسکا ذمہ دار ٹھہرائیں۔ آپ تو قائد ایوان ہیں . . . .

Mr. Speaker : The matter is over now. The Member should not be very much sentimental on that issue.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر یہ انتہا ہے اور آپ نے بھی محسوس کیا ہوگا . . .

Mr. Speaker : The Member cannot force anybody.

مسٹر حمزہ ۔ یہ میرے جائز جذبات ہیں ۔ میں ان کا اظہار کرتا ہوں چاہے آپ ان کو پسند کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں ۔

Mr. Speaker : That matter is over. The Member may please resume his seat. No interruptions please. Mr. Hamza should not make interruptions time and again.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ مجھے اس بات کا پتہ ہے ۔ سب سے پہلے میں اپنے عوام کا خادم اور ان کا نمائندہ ہوں ۔ قواعد و ضوابط بعد میں آئیں گے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker. Everybody has got his own sentiments but the Member is governed by the Rules of Procedure. He should mind that.

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب والا آخری بات جو میں اپنی ابتدائی گزارشات میں پیش کر رہا تھا وہ یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حال ہی میں صدر مملکت نے موجودہ صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے اور تدبر اور دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے حزب اختلاف کو مذاکرات کی پیش کش کی ہے اور یہ ہمارے نازک سیاسی حالات میں ایک نہایت ہی بروقت اور دانشمندانہ قدم ہے ۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسی فضا پیدا کریں کہ جو مشکل کام شروع ہونے والا ہے اس میں کوئی الجھاؤ پیدا نہ ہو ۔ لہذا میں اس معزز ایوان سے اپیل کرونگا کہ یہاں جو گفتگو کی ابتدا کی جا رہی ہے ۔ ہمیں اس بحث کو اس طریقے سے رکھنا چاہیے جس کے ذریعے سے ملک کی سلامتی اور ملک کا وقار برقرار رہے ۔ کیونکہ ان امکانات کو جو ان کی پیش کش سے پیدا ہوئے ہیں , ہم اس تاریک فضا میں روشن بنا دیں نہ کہ ہم جذبات کی رو میں بہہ کر اس قسم کے خیالات کا اظہار کریں ۔ جس سے یہ مسئلہ زیادہ مشکل ہو جائے ۔

جناب والا ۔ یہ میری چند ابتدائی گذارشات تھیں جو کہ میں نے بحیثیت خادم ایوان کے اس بحث کا آغاز کرتے ہوئے عرض کرنی ضروری خیال کیں ۔ مجھے توقع ہے کہ میری ان ضروری گذارشات سے قائد حزب اختلاف کو بھی اختلاف نہیں ہوگا ۔ کیونکہ میں ان کے ذہن کو اگر صحیح طور پر سمجھ سکا ہوں ۔ تو وہ بھی یہی چاہتے ہیں جو میں چاہتا ہوں ۔ کوئی شخص بلکہ کوئی پاکستانی اس وقت یہ نہیں چاہتا کہ موجودہ خلفشار جاری رہے ۔

جناب والا ۔ پچھلے دو تین ماہ سے جس طرح اس ملک کو موجودہ حالات سے دو چار ہونا پڑا ہے وہ نہایت ہی افسوسناک۔ اندوھناک شرمناک ۔ بلکہ خطرناک ہیں اور اس سے ملک کے ہر بہی خواہ ۔ ہر محب وطن پاکسانی کو دکھ رنج اور صدمہ پہنچا ہوگا ۔ مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ یہ حالات اس وقت رونما ہوئے جب کہ پاکستان ایک ایسی سطح پر پہنچ چکا ہے کہ جب اس کا تشخص اس کی زرعی اور صنعتی پیداوار کی وجہ سے ہوا ہے اور وہ فلاحی مملکت میں تبدیل ہو سکتا ہے ۔ تو اس وقت ان چیزوں کے رونما ہونے کی بنا پر لازمی طور پر ترقی کی رفتار کو وہ کسی حد تک روک تو دیں گے مگر انشاءاللہ صورت حال بہتر ہوگی اور اس گفتگو کے نتیجہ میں پاکستان کا قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں شادمان اور کامران اپنا سفر کر سکے گا ۔

جناب والا ۔ نظم و نسق کو بحال کرنا بھی حکومت کا بنیادی فرض ہے ۔ یہ حکومت کا اولین فرض ہے ۔ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا بلکہ موجودہ دور میں ایک آزاد قوم کے لئے اور جمہوری روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر فرد کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ نظم و نسق کو بحال رکھے اور یہ حکومت کا بھی فرض ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف کا بھی اتنا ہی فرض ہے جتنا حکومت کا ہے اور ان کو بھی چاہئے کہ نظم و نسق کو نہ بگڑنے دیں اس طرح متبادل قیادت یا متبادل حکومت کے دعوے دار یقینا مبارک باد کے مستحق ہوں گے ۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ تمام طبقوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ امن عامہ کو اور نظم و نسق کو

شہری زندگی کے لئے اور ملک کی سلامتی کے لئے ہر قرار رکھیں ۔ یہ کہا گیا ہے اور بار بار کہا گیا ہے کہ اسکی وجہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے ۔ جناب والا آپ کو مجھسے زیادہ معلوم ہے کہ دفعہ ۱۴۴ مقامی حکمران حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی صوابدید کے مطابق لگاتے ہیں ۔ حکومت کی طرف سے اس قسم کی ہدایات نہیں دی جاتیں کہ دفعہ ۱۴۴ لگائی جائے یا کہاں نہ لگائی جائے ۔ مگر معلوم یہ ہوا ہے کہ جن خدشات کے پیش نظر مقامی انتظامیہ دفعہ ۱۴۴ لگاتی تھی کیا وہ خدشات درست ثابت ہوئے ہیں یا نہیں ؟ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ہر وہ شخص ۔ ہر وہ پاکستانی جسکے پاس ضمیر ہے کیا اسکے ضمیر کے مطابق وہ خدشات درست ثابت ہوئے یا نہیں ؟ جس وقت دفعہ ۱۴۴ کو توڑا گیا تو اسکا نتیجہ کیا نکلا ؟ اسکے نتیجہ میں دوکانیں لوٹیں گئیں ۔ سامان لوٹا گیا ۔ جانیں تلف ہوئیں ۔ لوگوں کا کاروبار تعطل میں پڑ گیا ۔ کارخانے بند ہو گئے ۔ مزدور کو مزدوری نہ ملی ۔ طالب علم اپنی تعلم کو جاری نہ رکھ سکے اور اس طرح ایک عظیم قومی نقصان سے قوم کو دو چار ہونا پڑا ۔ اس سے بڑا المیہ میرے محترم دوست اور کیا ہو میں اپیل کرتا ہوں ۔ کیا آپ اپیل نہیں کرتے ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ این ہمہ آوردہ تست ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ تو آپ اس کی اصلاح کر لیجیے ۔ آپ جو ہمارے معالج ہیں ۔ آپ ہمارے مہربان ہیں ۔ آپ ہمارے مربی ہیں ۔ لیکن میں

در این ہمہ آوردہ تسست کا جواب نہیں دینا چاہتا ۔ میں آپ کے ضمیر سے اس کا جواب مانگتا ہوں ۔

ایک ممبر ۔ ضمیر ہو بھی تو ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں خواجہ صاحب قبلہ کو یاد دلانا چاہتا ہوں جب ان کے دوستوں اور احباب کی حکومت تھی ۔ اس وقت بھی کیا دفعہ ۱۴۴ لگائی جاتی تھی کہ نہیں ؟ اس وقت بھی پولیس بچاری مورد الزام تھی کہ نہیں ؟ پولیس بھی ۔ جناب والا ۔ عجیب چیز ہے اگر ان کی حکومت ہو تو پولیس پر لعنت ۔ اور اگر کسی اور کی ہو تو بھی ان پر لعنت ۔ یہاں خوشگوار ماحول رکھیں ۔ میں خوش ہوں ۔ یہاں پر تلخی نہیں رہی ۔ میں قائد ضرب اختلاف کا مشکور ہوں ۔ کہ یہاں فضا اچھی رہی ۔ گزارش یہ ہے کہ پولیس اور فوج کو عوام کی سلامتی کے لیے اور ان کی جائداد کو بچانے کے لیے قانون پر عمل کرنا پڑتا ہے ۔ تو اس پر لعنت ملامت کی جاتی ہے ۔ میں حزب اختلاف سے پوچھتا ہوں کہ اگر وہ مشورہ دیں ۔ تو ہم پولیس کو ایک دن کے لیے پولیس لائن بھیج دیتے ہیں ۔ پولیس پر اعتراض کرنے سے پہلے ان باتوں پر غور کرنا پڑتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں آج اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ التماس کر دوں ۔ کہ نظم و نسق کو بحال رکھنا ۔ امن و امان کو بحال رکھنا نہایت ضروری ہے ۔ ہمیں اس کے لیے کوشش کرنی چاہیے اور ہمیں چاہیے کہ ہم پبلک پراپرٹی یعنی ملکی دولت کو ضائع نہ کریں ۔ کیونکہ وہ بیت المال کا درجہ

رکھتی ہے ۔ بسوں کو جلانا کوئی اچھی بات نہیں ۔ مجھے خوشی ہے ۔ کہ قائد حزب اختلاف نے بڑی دانش مندی سے یہ اعلان کیا کہ کوئی جماعت اس بات کی تائید نہیں کرتی کہ توڑ پھوڑ اور بربادی کی جائے ۔ لیکن ہوتا یہی ہے کہ جب جلوس شروع شروع میں ہوتا ہے ۔ تو چلنے والوں کے قابو میں ہوتا ہے ۔ بعد میں کچھ ایسا عنصر شامل ہو جاتا ہے جو قابو میں نہیں رہتا ہے ۔ میں اس موقعہ پر بالخصوص علما حضرات سے جن کے ساتھ میرے نیاز مندانہ تعلقات ہیں ۔ کیونکہ میں نے ان سے سب کچھ سیکھا ہے ۔ میں نے ان سے اسلام سیکھا ہے ۔ میں ان سے درخواست کروں گا ۔ کہ وہ ممبر رسول صلعم پر کھڑے ہوتے ہیں وہ نظم و نسق میں ہماری امداد کریں (قطع کلامی) آپ نہیں کرنا چاہتے اپیل ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ انہیں تو ممبر پر کھڑا کرکے پٹوایا جاتا ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ طالبعلموں کے متعلق عرض ہے کہ جیسا کہ کل میرے دوست محمد علی خاں نے بالتفصیل یہ بیان کیا کہ طلبہ کے تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے کوشش کی جا رہی ہے ۔ حذب اختلاف کو بھی ہم نے یہ دعوت دی تھی ۔ کہ ان کے مسائل میں جتنی الجھنیں پیدا ہوئی ہیں ۔ ہم ان کو حل کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ مگر کل جب انہوں نے مجھے ایک بدترین انسان کا خطاب دینا مناسب سمجھا ۔ مجھے بڑا دکھ ہوا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کو نہیں ۔ میں نے حکومت کو کہا تھا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں اس بہترین انسان سے بھی یہی چاہتا تھا ۔ کیونکہ مجھے اخلاق اسی قسم کا سکھایا گیا ہے ۔ کہ گالی دینے والے کو دعا دو ۔

ایک ممبر ۔ آپ کے اسلام میں اور فاروقی صاحب کے اسلام میں بڑا فرق ہے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ ہمارے بہت سے طلبا اپنی تعلیم و تدریس میں شامل ہو رہے ہیں ۔ سیاسی جماعتوں نے ان میں شامل ہونے کی کوشش نہیں کی ۔ طلبا نے اپنے مطالبات کو تعلیم تک ہی محدود رکھا ۔ اگر قاید حذب اختلاف یہ چاہتے ہیں ۔ کہ طلبا کالجوں کی بجائے سڑکوں پر پھریں تو میں ان سے نہایت ادب کے ساتھ اختلاف کروں گا ۔ وہ بھی سر ہلا رہے ہیں ۔ ان کی بھی یہی خواہش ہے ۔ جناب والا۔ ابھی یہاں پر کئی مسئلے زیر بحث آئیں گے ۔ کیونکہ میں نے جواب بھی دینا ہے ۔ اس لیے میں یہاں بحث کا آغاز کرتا ہوں ۔ اور مجھے معلوم نہیں ۔ کہ حذب اختلاف کن کن مسائل کو لائیں گی ۔ لہذا میں اپنے جواب میں مطمئن کرنے کی کوشش کروں گا اس وقت میں ہی عرض کروں گا ۔ کہ بحث اس طریقہ سے چلائی جائے ۔ کہ باہر کی فضا بھی خوشگوار ہو اور اندر کی بھی ۔گو جذبات بہت تیز ہو جاتے ہیں بعض لوگوں کو اپنے جذبات پر قابو بھی نہیں رہتا ۔ لیکن عظیم انسان وہ ہوتا ہے ۔ جو اپنے جذبات پر قابو رکھ سکے ۔ باقی میں اپنے جواب میں کہوں گا ۔

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) جناب سپیکر - میں قائد حذب اختلاف کا مشکور ہوں - اگرچہ میں کسی سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں۔ اور اس اپوزیشن میں ایک آزاد رکن کی حیثیت سے شامل ہوں - لیکن انہوں نے مجھے یہ شرف بخشا - کہ آج کی بحث کا آپوزیشن کی طرف سے میں آغاز کروں - جناب سپیکر مجھے یہ گذارش کرنا ہے - کہ موجودہ agitation کا باعث کیا ہے - کیونکہ آج ہم law and order پر بحث کر رہے ہیں - جناب والا۔ آخر وہ کیا وجہ ہے - کہ موجودہ ایجٹیشن میں غیر سیاسی عناصر - علما - وکلاء - انجینیوز ڈاکٹرز - اساتذہ اور عوام الناس ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں -

چودھری محمد سرور خان - جناب سپیکر - ملک اختر تقریر کر رہے ہیں - آپ کورم کے متعلق ہدایت فرمایں -

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I don' t want indecent interruptions.

Mr. Speaker : There should be no decent or indecent interruptions.

ملک محمد اختر - ملک جل رہا ہے - اور یہ ہنس رہے ہیں - - -

Can they face the public ? they should be ashamed of themselves.

Mr. Speaker : Order order.

چودھری محمد سرور خان - آپ رات کو آگ لگا آتے ہیں اور پھر دن کو تقریر کرتے ہیں -

Mr. Speaker : No interruption, please.

ملک محمد اختر - جناب والا - ان ہنگاموں میں - دس سے زیادہ افراد صرف دو ہفتوں میں ہلاک ہوئے - اور پچاس سے زیادہ افراد مجروح

ہوئے۔ آخر یہ کیا وجہ ہے ۔ کہ حکومت اس قدر تشدد پر آمادہ ہو چکی ہے ۔ جناب والا در اصل اس تمام بات کا جو سیاسی پس منظر ہے ۔ کہ صدر مملکت نے ایک غیر جمہوری آئین کو نافذ کرنے کے بعد ایک اس کا Baby state of emergency نافذ کیا۔ جرگہ law نافذ کیا۔ اور ڈیفنس آف پاکستان رولز کے ذریعہ عوام کو دبا کر حضور وہ اس ملک پر حکومت کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ چاہتے ہیں ۔ کہ اخبارات میں اظہار رائے کی آزادی نہ ہو ۔ X X X X

Mr. Speaker : No interruption please.*X X X X X X X X X X X X X

Mr. Speaker : This is expunged from the proceednigs of the Assembly.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ گذشتہ تین ماہ سے سنگینوں کے سایہ تلے آنسوگیس کے بادلوں تلے۔ لاٹھیوں اورگولیوں کی بوچھاڑوں کے تلےحکومت کی جا رہی ہے (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order please.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ شرپسند عناصر نے موجودہ ایجی‌ٹیشن کو بھڑکایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر غلط ہے اب قوم ایک دیوار کی طرح اٹھ کھڑی ہے اور وہ اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ اس فرد واحد سے تمام اختیارات چھین لے ۔ پاکستان کے دونوں بازوؤں میں یعنی خیبر سے کاکس بازار تک بھڑکتے ہوئے شعلے اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ دس سال سے ظلم و ستم ۔ نا امیدی ۔ مایوسی اور بدعنوانیوں کی آگ اندر ہی اندر سلگ رہی تھی

*Expungeed as ordered by the Speaker.

اس ضمن میں آپوزیشن کے لیڈروں پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ عوام کے جو مطالبات ہیں اگر انہوں نے ان کو پیش نظر نہ رکھا اور انہوں نے حکومت یا صدر مملکت سے وہ مطالبات بلا منوائے کچھ طے کر لیا تو ان کا وہی مقام ہوگا جو برسراقتدار طبقہ کا ہے ۔ میں ان لیڈروں کو خراج عقیدت پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو شدید ظلم و ستم میں بھی عوام کی رہنمائی کر رہے ہیں ۔ اور عوام کے جذبات کو حکومت تک پہنچانے اور ان سے بات کرنے میں استقامت رکھتے ہیں ۔ مجھے نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا ہے کہ موجودہ حکومت نے پاکستان کے قیام کے بعد وزارتیں حاصل کی ہیں گورنریاں حاصل کی ہیں صدارتیں حاصل کی ہیں ۔ اس پاکستان کا نعرہ تھا ۔ لا الہ الا اللہ ۔ لیکن آج جب آرام باغ کی مسجدوں میں بوٹوں سمیت پولیس داخل ہو جائے تو اس سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ حکومت کے دل میں علما اور مساجد کی قدر نہیں ۔ یہاں لاہور میں مولانا عبیداللہ انور کو ڈنڈوں سے پیٹا گیا اور وہ بیس روز تک ہسپتال میں زیر علاج رہے اس طرح سرگودھا کی مسجد میں دو دفعہ پولیس داخل ہوئی ۔ اس بات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت کے دل میں علما اور مساجد کا کس قدر احترام ہے ۔

جناب والا ۔ موجودہ حکومت ہر روز اپنی قوت سے ہر اس شخص کو کچلنے پر آمادہ رہتی ہے جس کی کچھ following ہو ۔ علما کے بعد ایک اور طبقہ صحافیوں کا ہے ۔ جن کی داستان بڑی خونچکاں ہے

جناب والا ۔ اس صوبہ کے پریس پر پابندی ہے نیشنل پریس ٹریسٹ کو بند کر دیا گیا ، صحافی کارکنوں پر حملے کئے گئے ۔ اقبال زیدی کا یہ قصہ ہے کہ انہوں نے آرام باغ کی مسجد میں فوٹو حاصل کیا ۔ اور حکومت کے چنگیزی سپاہیوں نے بوٹوں سمیت اندر داخل ہو کر لاٹھی چارج کیا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت پریس پر کنٹرول رکھنا چاہتی ہے ۔ اتفاق پریس کی ضبطی ۔ چٹان پریس کی ضبطی ۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کی بندش ۔ روزنامہ نوائے وقت کے لئے اشتہارات کی بندش ۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت پریس کو اپنا دشمن تصور کرتی ہے ۔ اس کے بعد ندیم شاہد کا ذکر کروں گا جس کو ایک سرکاری غنڈے شیر بہادر نے گولی ماری تھی ۔ پھر فقیر محمد اور بشیرمحمد کو ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو گرفتار کیا گیا ۔ اس دن سردار ایم اے وکیل نے بیان دیا تھا کہ شیر بہادر زیر زمین چلا گیا ہے ۔ دوسری بار پھر اسرار احمد کا بیان آیا ہے اور تمام صحافیوں سے اپیل کی کہ آزادی صحافت کی خاطر ان پر جو ظلم و ستم کیا جا رہا ہے اس کے خلاف احتجاج کے طور پر ۲۲ گھنٹے کی ہڑتال کی جائے ۔ یہ ہڑتال دس اور گیارہ دسمبر کو ہوئی ۔ اس کے باوجود شیر بہادر تا حال آزاد پھر رہا ہے جس نے ندیم شاہد کو قتل کرنے کی کوشش کی ۔ وہ آج بھی ضمیر قریش کے قاتلوں کی طرح کھلا پھر رہا ہے ۔ اس کے بعد ۱۲ دسمبر کو یعنی چار دن کے بعد شیر بہادر پر جو مقدمہ تھا وہ واپس لے لیا گیا ۔ یہاں تک

ہی نہیں بلکہ اس کے مخالفوں سے ایک سال کے لئے دس دس ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے - پانچویں دن وہی شیر بہادر پی پی آئی کے دفتر میں جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ایس ایس پی جھوٹا ہے میں under-ground نہیں گیا میں تو پھر رہا ہوں - آپ اندازہ فرمائیں - یہ انتظامیہ کے منہ پر ایک تھپڑ ہے - پھر بھی حکومت ایسے شر پسند عناصر کو پورا تحفظ دینے پر مصر ہے - پھر علی کوثر کراچی والے کا قصہ بھی ہے - اس شخص نے عوام پر کھلی گولیاں چلائیں - میں جناب وزیر داخلہ اور لیڈر آف دی ہاوس سے سوال کرتا ہوں کہ آپ ان غنڈوں کی سرپرستی کر کے کیا اس ملک کو خانہ جنگی کی طرف لے جا رہے ہیں - آپ یقین رکھیں کہ اس کے نتائج بہت برے نکلیں گے - اس کے کون ذمہ دار ہوں گے - میں کہتا ہوں کہ اگر اس ملک میں سول وار چھڑ گئی - تو اس کی ذمہ داری ان وزرا پر ہو گی جنہوں نے کراچی میں جا کر بیان دیا اور جو ایک proclaimed offender سے ایک گھنٹہ تک بات کرتے رہے -

جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک سے نظم و نسق کا جنازہ نکل چکا ہے - اور اب لا اینڈ آرڈر کا نام لینا ان لوگوں کے لئے باعث شرم ہے - یہ چاہتے ہیں کہ پولیس کے ذریعہ اور فوج کے ذریعہ اور سرکاری غنڈوں کے ذریعہ عوام کو دبایا جائے - انشاءاللہ عوام نہیں دیں گے - وہ لوگ جنہوں نے برطانوی عہد میں اپنے زور بازو سے آزادی حاصل کی موجودہ حکومت کو بھی حرف غلط کی طرح مٹا کر دم لیں گے -

جناب والا ۔ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ شیر بہادر کے خلاف جو مقدمہ دائر کیا گیا تھا وہ واپس لے لیا گیا ۔ اس کے بعد ۴ دسمبر ۱۹۶۸ کو کیمبل پور کی Union of Journalists کے نائب صدر مسٹر عزیز احمد کو غنڈہ ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا ۔ لیکن دوسری طرف علی کوثر اور شیر بہادر جیسے غنڈے آزاد پھر رہے ہیں ۔ اس وجہ سے صحافیوں نے ۲۴ گھنٹہ کی ہڑتال کی تھی ۔ ان کے دو مطالبات تھے ۔ ایک تو یہ کہ آزادی صحافت ہو اور دوسرے ان پر جو تشدد کیا گیا ہے اس کا مداوا کیا جائے ۔

جناب والا ۔ ۲۵ جنوری ۱۹۶۹ء کو مال روڈ لاہور پر ریگل چوک میں پولیس کے درندے جن کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے ایک چھوٹے کمسن بچے کو لاٹھیوں سے پیٹ رہے تھے کہ محمد طفیل فوٹو گرافر نے جو غالباً "جنگ اخبار سے تعلق رکھتے تھے فوٹو لے لیا ۔ چنانچہ اس کو بھی پیٹا گیا اس کے سر پر اور اس کی ٹانگوں پر لاٹھیاں ماری گئیں ۔ اور اس سے فوٹو حاصل کر کے فلم ضائع کر دی ۔ اس وقوعہ کے بعد ایک اور فوٹو گرافر محمد عثمان فوٹو لینے کی کوشش کر رہے تھے جو نوائے وقت سے تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ حکومت کے پریس ٹرسٹ کے تھے ان کو مجروح کیا گیا ۔ اس وقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس ایس پی اور انسپکٹر جنرل پولیس موجود تھے ۔ اس پر صحافی دوسرے روز گیارہ بجے پریس کلب میں جمع ہوئے اور قرار داد مذمت پاس کرنے کے بعد ایک جلوس کی شکل میں

گوورنمنٹ ھاؤس گئے ان کو شمالی دروازہ کے سامنے ایک فرلانگ کے فاصلے پر روک دیا گیا ۔ لیکن وہ دھرنا مار کو بیٹھ گئے اور کہا کہ ہم گورنر مغربی پاکستان کو عرضداشت دینا چاہتے ہیں ۔ لیکن گورنر مغربی پاکستان کا کوئی نمائندہ یا ملٹری سیکرٹری باھر نہ آیا ۔ وہ ایک گھنٹہ تک وھاں بیٹھے رہے جب وہ واپس آ رہے تھے تو ان پر لاٹھی چارج کیا گیا جس سے ان کا ایک نمائندہ اور ورکنگ جرنلسٹ محمد رفیق زخمی ہوا ۔ جناب والا اس کے بعد مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ جناب قائد ایوان نے ایک نہایت ہی اہم نکتہ اٹھایا ہے کہ وہ لوگ کون ہیں جو کہ جلوسوں میں شریک ہوتے ہیں ۔ مجھے خوشی ہے کہ انھوں نے کہہ دیا ہے کہ طلباء ان ایجیٹیشنوں میں نہیں آتے تو پھر وہ کونسے عناصر ہیں جو ایجیٹیشنوں میں شریک ہوتے ہیں ۔ میں لاہور کا رہنے والا ہوں ۔ میں تین مثالیں دیتا ہوں کہ اس پولیس نے وکیلوں پر لاٹھی چارج کیا اور اس نے علماء پر لاٹھی چارج کیا اور مسجد میں جوتوں سمیت لاٹھی چارج کیا ۔ اسکے بعد میں عرض کروں گا کہ جو ایڈلجی کی دکان اور امپیریل شو کمپنی لوٹی گئی تو وہ کسنے لوٹی وہ ان کے ہی آدمی تھے اور وہ ان کے ہی ایجنٹ تھے ۔ اب میں صحافیوں کے متعلق ابھی کچھ عرض کروں گا کیونکہ میں صحافیوں کا مددگار ہوں مجھے کوھستان اخبار سے پوری ہمدردی ہے ۔ جناب والا پولیس کے سپاہی موجود رہے اور کوھستان اخبار کر لوٹا جاتا رہا اور اسکے دفتر میں آگ لگائی جاتی رہی اور ان پولیس والوں نے کچھ نہیں کہا ۔ دراصل پولیس کے ذریعہ

حکومت نے اپنے ہی ادارہ کو اپنے آدمیوں سے جلوایا لیکن جب فائرنگ ہوئی تو ایک راہ گیر کو گولی لگی اور وہ ہلاک ہو گیا ۔ جناب والا ۔ علما کے بعد صحافیوں کیساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے وہ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ۔ جناب والا ۔ میں اب یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر جو آج مسئلہ زیر بحث ہے وہ پورے ملک اور پورے صوبے کے لئے بہت اہم ہے اور بہت نازک بھی ہے اس پر دونوں طرف کے بیٹھنے والے معزز ارکان بولنا پسند کریں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے لئے یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ جو آج سیاسی صورت حال ہے اسکو ہم پوری طرح زیر بحث لائیں اور اس پر بحث کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دیوان صاحب آپ نے فاضل ممبر کی تقریر کے دوران جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے انکی تقریر میں آپ کے خیال کے مطابق کوئی کمی تھی ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ میں جناب یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کو مستثنی قرار دیکر باقی ممبروں کے لئے بھی وقت مقرر کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کو تقریر ختم تو کر لینے دیتے ۔ ان کی تقریر کے دوران میں پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کر آپ نے ان کا وقت ضائع کیا ہے ۔

میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ دونوں لیڈروں کے درمیان یہ متفقہ طور پر طے ہو گیا ہے کہ ڈھائی گھنٹے ادھر کے بیٹھنے والوں کے لئے اور ڈھائی گھنٹے ادھر کے بیٹھنے والوں کے لئے رکھے ہیں اور اس کے مطابق ملک صاحب کی تقریر کا بھی وقت مقرر ہے ۔ آپ تھوڑا سا انتظار کیجئے ۔

ملک محمد اختر : جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ موجودہ حکومت نے جو سب سے بری بات کی ہے وہ یہ ہے کہ سول احکام کی مدد کے لئے فوج بلا لی ہے ۔ میں یہ الزام لگاتا ہوں کہ فوج کو بلاوجہ سیاست میں گھسیٹا جا رہا ہے ۔ ایمرجنسی عائد کر کے ڈیفنس آف پاکستان رولز کی دفعہ ۸۷ کے تحت کرفیو لاہور ، کراچی ، گوجرانوالہ میں لگا دیا گیا پھر فوج کو سول حکام کی مدد کے لئے پشاور ، نوشہرہ ، راولپنڈی ، لاہور اور کراچی میں ۵ جگہوں پر بلا لیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت دراصل یہ چاہتی ہے کہ فوج کے ذریعہ عوامی تحریک کو کچل دیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ ہماری دلاور افواج کے سپاہیوں کو کسی جماعت اور کسی فرد کی حفاظت کے لئے جسے قوم فوری طور پر ہٹانا چاہتی ہے استعمال کیا جائے ۔ اس کے بعد جناب سپیکر میں یہ عرض کروں گا کہ موجودہ ایجیٹیشن خالص سیاسی ہے یہ محض لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں ہے ۔ اسے لاٹھی چارج اشک آور گیس اور گولیوں سے نہیں ختم کیا جا سکتا ۔

موجودہ ایجیٹیشن کا ایک سب سے بڑا سبب پرمٹوں اور لائسنسوں کا اجرا ہے جسے مخصوص خاندانوں میں مخصوص طبقہ کے لوگوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی یہ پوائنٹ raise کیا تھا کہ حکومت جو فوج استعمال کر رہی ہے یہ غلط کر رہی ہے اور اسکے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ انھوں نے پرمٹوں اور لائسنسوں کا اجرا کرکے بڑا ظلم کیا ہے اس سے ایک بڑا صنعتکار ملک میں اپنی دولت کو دگنا کر لیتا ہے لیکن آج گرانی اور مہنگائی اس قدر ہے کہ وہ عوام کی کمر توڑے ہوئے ہے وہ اطمینان سے اپنی روٹی نہیں حاصل کر سکتے اور اپنے لئے کوئی اور سہولت بھی نہیں پا سکتے جس سے ان کا ذہنی سکون مفقود ہو گیا ہے اگر صدر مملکت dialogue کی کامیابی چاہتے ہیں تو ان کا فرض تھا کہ وہ سیاسی قیدیوں کو رہا کرتے وہ اگر تلہ کا جھوٹا کیس واپس لیتے وہ ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف ٹریکڑ کا کیس واپس لیتے اور ذوالفقار علی بھٹو کو رہا کرتے اور سیاسی قیدیوں کو رہا کرتے اور طلبا کے مطالبات کو مانتے ۔ یہ کہنا سب سے بڑا fraud ہے کہ طلبا کے مطالبات مان لئے گئے ہیں اور اس یونیورسٹی بل میں ان کے حقوق تسلیم کر لئے گئے ہیں ۔ ان کے مطالبات نہیں مانے گئے میں یہ عرض کرتا ہوں سیاسی اسیروں کی رہائی کے بعد صدر مملکت کو فوراً ڈائرکٹ الکشن کو concede کرنا چاہیے تھا اور حالات کو سازگار کرنے کے بعد آپوزیشن کے محبوب رہنماؤں کو طلب کر کے ان سے گفت و شنید کرنا

چاہیے تھا ۔ جناب والا اب چونکہ وقت اتنا ہی مجھے دیا گیا ہے اسلئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

خان اجون خان جدون (مردان ۔ ب) ۔ جناب والا ۔ آج جس مسئلہ پر ایوان بحث کر رہا ہے وہ ملک کی موجودہ صورت حال اور نظم و نسق کا مسئلہ ہے ۔ جناب والا پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو ایک نظریہ کے تحت قائم کیا گیا ہے اور وہ نظریہ یہ تھا کہ اس ملک میں اسلامی معاشرہ کی تشکیل کی جائے گی ۔ اس نظریہ کے لئے سارے برصغیر میں کروڑوں مسلمانوں نے اس کو قائم کرنے میں جد و جہد کی اور انھوں نے اپنے لئے یہ قبول کیا کہ گو وہ ہندو سلطنت میں رہیں گے لیکن مسلمانوں کے لئے ایک ملک مہیا کیا جائے جہاں پر اسلامی ثقافت اور اسلامی معاشرہ تشکیل پائے ۔

جناب والا ۔ یہ اس ملک کی بد قسمتی ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد ہمارے سیاستدان جنہوں نے پاکستان بنانے میں قربانیاں دی تھیں اور جن کے ذمہ یہ کام تھا کہ وہ فوری طور پر اس ملک میں اسلامی نظریات کا نفاذ کرتے ایسا کرنے سے قاصر رہے لیکن بدقسمتی وہاں سے شروع ہوئی جب اس وقت کے مسلمانوں آئی ۔ سی ۔ ایس افسروں پر ہمارے سیاستدانوں نے اعتماد کیا ۔ اور یہ کام ان پر چھوڑا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا ۔ جناب والا ۔ کہ اس ملک کو آج تک اسلامی آئین نصیب نہیں ہوا ۔

جناب والا اس ملک کے کروڑھا مسلمانوں میں بیچینی پائی جاتی ہے - اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جس نظریہ کے تحت یہ ملک قائم کیا گیا تھا اس طرف کوئی ٹھوس اور مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا نہ پچھلی حکومتوں نے اٹھایا اور نہ اس حکومت نے اٹھایا حالانکہ اس حکومت میں ایسے لوگ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ آئین کچھ اس قسم کا ہو اور النظامیہ کچھ اس قسم کی ہو کہ جو اسلام پسند ہو وہ چاہتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہو لیکن وہ اپنے اردوں میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکے - جناب والا - حالات کیوں ایسے پیدا ہو گئے ہیں - وہ اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ہمارے سیاستدان اس ملک میں تبدیلی چاہتے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر بالغ رائے دھی کا اصول نافذ کیا جائے - کوئی اس چیز سے اختلاف نہیں کر سکتا کیونکہ یہ چیز اس سے پہلے بھی نافذ رہی ہے - اور یہ عالمگیر اصول ہے اور اب چونکہ صدر صاحب نے اعلان کر دیا ہے کہ ایسے مسائل پر سیاسی جماعتوں سے گفتگو کرلی چاہئے تو میں ان سیاسی جماعتوں سے اور حزب اقتدار کے لیڈروں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ جو بھی آئین میں ترمیم لائیں تو اس بات کو سر فہرست رکھیں کہ اس ملک کو جس نظریہ کے تحت حاصل کیا تھا اس کے حصول کے لئے آپ اس کی طرف تیزی کیساتھ قدم بڑھا سکیں - اس نظریے کو آپ نے بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے - یہ میری دردمندانہ اپیل ہے - اگر آپ نے اس نظریے کیطرف قدم بڑھایا

اور آئین میں ایسی ترمیم لائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی انصاف اور سستا انصاف لوگوں کو میسر ہو گا۔ اسلامی نظام قائم کر کے ہم غربت کو دور کر سکیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ کمیونیزم کے راستے بھی بند کئے جا سکیں گے۔ اپنے ارادوں میں نیک نیتی پیدا کریں گے تو یہ ملک صحیح طور پر ایک اسلامی ایک نظریاتی ایک مثالی اسلامی ملک بن سکتا ہے۔ علامہ اقبال کا شعر ہے۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائیگا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

تو ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس نظریہ کے حصول میں کامیاب ہو جائیں ہم نے اسلامی دنیا کی راہبری کرنی ہے لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم عجیب مصیبت میں پھنس گئے ہیں اور اصل مسائل کی طرف سے پہلو تہی کئے ہوئے ہیں میں لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اقتدار کو بلائے طاق رکھ کر انتخابات adult franchise کی بنیاد پر کر لیں۔ عوام کو جو مینی فیسٹو دیں اس میں یہی اصول کار فرما ہو کہ ہم نے اسلامی معاشرے کی تشکیل کرنا ہے اور ہم سب اس کی طرف قدم اٹھائے جائیں اور جو ہم نے کوتاہیاں کی ہیں انہیں دور کیا جائے اور یہ جو سی ایس پی اور پی ایس پی کا حکمران طبقہ بنا ہوا ہے اس طبقہ کا اسلام سے اور کا بھی واسطہ نہیں۔ (ھیر۔ ھیر)۔ کچھ نظریے روس سے لاتے ہیں کچھ امریکہ سے اور کچھ برطانیہ سے لاتے ہیں اور وہ ہم پر ٹھونستے رہتے ہیں

جناب والا ۔ میری مودبانہ گذارش ہے کہ اس طبقے پر کنٹرول کیا جائے اور اقتدار ان سے چھینا جائے اور اسے اسلام پسند طبقہ کے حوالے کیا جائے تاکہ وہ اس ملک میں اسلامی معاشرہ قائم کریں ۔ ان سے ہم مایوس ہیں اور ہم ناامید ہو چکے ہیں ان پر مزید اعتبار نہیں کیا جا سکتا یہ میں بالکل وثوق سے اور اپنے دل کے اندر سے کہتا ہوں ۔ یہ میرا ایمان ہے کہ ان کی ٹریننگ میں وہ چیز شامل نہیں ۔ سی ایس پی کیڈر کے افسروں میں جا کر دیکھیں ان کو اسلامی تعلیم نہیں دیجاتی تو وہ ایسی صورت میں لوگوں کے سامنے اسلامی ثقافت اور کلچر کی کیا مثال قائم کر سکتے ہیں ۔ جناب والا یہ چیز نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ سی ایس پی اور پی ایس پی افسروں کا اخلاق دن بدن گر رہا ہے ۔ رشوت بڑھ رہی ہے اور جس طرح سے کھاریاں کا واقعہ ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک اسلامی ملک میں ایسے واقعات کا رونما ہونا مناسب نہیں ہےاور عوام میں بیچنی پھیلی ہوئی ہے ۔ گرانی کا بھی مسئلہ نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ ملک زرعی طور پر خود کفیل ہو چکا ہے ۔ دنیا کے دوسرے ممالک سے اگر اس ملک کا تقابل کریں تو یقنا آپ اس لحاظ سے بہتر ہیں ۔ یہاں گرانی کا اتنا مسئلہ نہیں ہے ۔ زرعی طور پر ہم قریب قریب خود کفیل ہو چکے ہیں ۔ اس گورنمنٹ نے اس لحاظ سے بڑے بڑے اچھے کام کئے ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنا معاشرہ صحیح طور پر استوار کرنا ہے ۔ اپنے مذہب کے لئے لوگوں میں رجحان پیدا کرنا ہے اور اس

کے ساتھ ساتھ دنیاوی ترقی بھی کرنی ہے لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ مذہب کو ہم نے پیچھے چھوڑ دیا ۔ پاکستان بنانے کا مطلب کیا تھا یہ کہ ہم نے اسلامی نظام قائم کرنا ہے ۔ پاکستان کی یہ جو موجودہ سیاسی صورت حال ہے یا ملک میں جو بےچینی پھیلی ہوئی ہے اس میں ہماری غلط پالیسیاں بھی اس چیز کی ذمہ دار ہیں ۔ کیونکہ بعض چیزوں پر صحیح طور پر عمل نہیں ہوا ۔ ہمارے الفاظ بڑے اچھے ہیں ۔ ہم اعلانات بڑے اچھے اچھے کرتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کرتے اور اسی لئے لوگوں کا اعتماد ہم پر کم ہو گیا ہے ۔ مثال کے طور پر چھوٹی یونٹوں کا مسئلہ ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے یہ ایک اقتصادی مسئلہ ہے (ھیر ۔ ھیر) تو اس مسئلے پر اگر کبھی توجہ دلائی گئی تو کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑ دیا جاتا ہے کہ فلاں پختونستانی ہے ۔ یہ غدار ہے لیکن میں یقین سے کہتا ہوں کہ پاکستان میں کوئی شخص سابقہ صوبہ سرحد سے ایک شخص بھی غدار نہیں ہے ۔ یہ جو شوشے کھڑے کئے جاتے ہیں یہ قطعی طور پر غلط ہیں اور میں اپیل کرتا ہوں سیاسی لیڈروں سے چاہے وہ حزب اختلاف کے ہوں چاہے حزب اقتدار کے کہ وہ اس طریقہ کار کو بند کریں کہ فلاں غدار ہے کیونکہ اس نے چھوٹی یونٹوں کے بارے میں بات کر دی ہے اس کے بجائے بہتر ہے کہ وہ ان اہم مسائل کیطرف متوجہ ہوں ۔ ون یونٹ بناتے وقت کچھ وعدے کئے گئے تھے ۔

Mr. Speaker : The Member to conclude his speech.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir, I will take two minutes.

میں مطالبہ کرتا ہوں کہ حکومت چھوٹی یونٹوں کے مسئلے کی بابت تحقیقات کرے اور اپنے انتظامیہ ڈھانچے میں تبدیلیاں لائے - لیفٹیننٹ گورنرز مقرر کئے جائیں - چھوٹی چھوٹی یونٹوں کے لئے اور وہاں کے اقتصادی حالات بہتر بنانے کے لئے کوئی مثبت قدم اٹھائے جائیں اور اس موجودہ انتظامیہ کے ڈھانچہ میں تبدیلیاں کی جائیں بیشک ریفرینڈم کرائیں - میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقہ کار سے ہی چھوٹی یونٹوں کا اور وہاں کے عوم کا اعتماد بحال کیا جا سکتا ہے - وقت جناب والا بہت کم ہے اس لئے میں زیادہ بول نہیں سکا -

Mr. Speaker : Syed Zafar Ali Shah.

Syed Zafar Ali Shah (Nawabshah II) : I will categorise ihe present situation into four main categories :

(1) Administrative problms,

(2) Political Problems,

(3) Educational Problems,

(4) Economic Problems,

As for administrative problems : After the promulgation of the Constitution of 1962 the bureaucracy has become very autocratic. Checks and Balances were provided in the Government of India Act. 1935 under which the system of Government was run before partition and till after the end of 1958. Those checks and balances have been turned into the favour of bureaucracy and the imbalance has caused the bureaucracy to be autocratic, with the result that the miseries of the people have increased.

Sir, the next point is that bureaucracy is run at the top by the civil service.

The civil service is the legacy of the British administration, which has its basis in the theory of Lord Macauley, who initiated it very early, may be in the early nineteenth century. He says "we believe that men who have been engaged upto 21 or 22 years in studies, which have no immediate connection with the business of any profession and of which the effect is merely to invigorate and to enrich their mind will be found in the performance of any business superior to men, who have had for 18 or 19 years devoted themselves to the special subjects of their college." It only shows, Sir, that a person belonging to the civil service is an all-rounder, he is an amateur, he sees things as practically as possible, without going deep into the subject matter. The things have changed now and the British Government have appointed a Committee under the chairmanship of Lord Fulton, who have suggested certain measuref, and now the British Prime Minister has announced that most of his recommendations would be accepted. It nearly demolished the superstructure of civil service in Britain. The main recommendafions, which be accepted, are: (i) abolishing the administrative class, (ii) establishing a national profession of Public Administration, (iii) demolishing the dominant position of the treasury, (iv) drastic re-distribution and ee-centralization both of power and of powers, etc. That is the report that is to be mainly implemented by the British Government.

Coming back to our country, Sir, the situation is practically not much differnnt. The main idea of law and order has changed in the present circumstances. The civil servant is mainly concerned with

keeping the law and order situation in tact. He is less worried about the other feelings' about the other requirements. about the other under-currents that are running in the mind of the people. Sir, we can see that before the promulgation of 1962 Constitution, there were so much checks and balances on the civil service exercised by the representatives of the people that it was difficult for them to run roughshod on the peeple. Sir there is a basic difference between an approach of the civil service and an approcch of the representatives of the people. There should be a mechanism in the Constitution to clearly lay down the checks and balances, which will curb the arbitrary conduct and curb the activities of the ruthless powers of the bureaucracy.

Sir, then in this field of administrative problems, I would say, comes the autonomy of the provinces. Sir, I would say that under the 1962 Constitution, the autonomy of the provinces has been limited; it has been even wiped off. And, Sir, how ? I will tell the House. The Ministers are to be appointed by the Crovernor with the concurrence of the President. They are not from amongst the legislators, with the result that they are notcommanding repect, they are not commanding the goodwilof the people of the province.

Sir the next thing is that the policies enumerated or formulated at the Centre, are practiced and even blindly followed by the Provincial Governmetnt. I know a simple case. In 1962, or 1963 the Goverment of Pakistan decided that it was impeding the quick progress of construction in Islamabad, that the people were freely going to the civil court for injunctions. There fore, they should be stopped, and the law should be amended. That would make difference between two people, and between the Governmeut and the people. And just because people in Islamabad thought so, and just because a Deputy Secretary of the Government of Pakistan wrote a simple letter to the Minister of Law or the Ministry of Law here, they brought out an Ordinance amend ing the civil law, by which a person cannot get an easy injunction from the court of law if an authority is going to do anything with his property. Sir. this is the mode and this is the way by which the provincial autonomy has been restricted. Secondly. the civil service

belongs to the Centre. It carries out the policies of the Centre in toto. It is a security basically routed in then Centre, with the reult that any policy formulated at the Centre is faithjully carried out by these people who are woking here and are running this administration.

Mr. Speaker : Try to conclude now please.

Syed Zafar Ali Shah : I would try to make it short Sir. I will need five minutes more. The other thing is the absence of proper control of the peoples representatives over the bureaucracy, which has made them totally corrupt. They have become millionaires and people know that the Government is not taking any action; it is only an eye-wash. Sir, the corruption is so deed-rooted that it has gone into blood and veins of the people. People are groaning and their miseries are widening and becoming dimensionally greater. Sir, it can only be checked if there is a national feeling about amending this Constitution so as to give most of the powers back to the legislature. Sir, I will finish this point and I will go to the next point, which is the political problem.

Sir, the politicians of pre-Martial Law period have vanished, and the Government, due to their entire faith in their administrators, have made it impossible for new leadership to come up, with the result that there is a great vacuum and we cannot fill it, with the result again, Sir, that the people have lost faith,

Sir, in the course of this, I will respectfully submit to this House, through you Sir, that it is very appropriate that the Government should bring out vast changes in the Constitution of Pakistan, very vast changes, very far reaching changes, so as to make it possible for the people to take a progressive and active part into the matters of governance of this province, and naturally of the country.

Sir, the next problem is the education problem. The students have groaned under the Ordinance of 1961, which is very undemocratic. It has killed the spirit of the student community, of the people who are going ahead for their future academically, spiritually, mentally and even physically.

Sir, under the University Ordinance of 1961 the entire control was in the hands of the Syndicate. The Syndicate comprises only of sixteen people, as has been suggested the other day, and these sixteen people have formed a sort of small heirarchy with the result that one or two officicals of the University. like the Registrar and other people, have become tyrants. Their attitude towards the students is so arbitrary and ruthless that everybody feels that this systen should be changed. The Vice-Chancellor commanded a great respect amongst the students but now he can, even under the new law, be given three months' notice for removal. what an ignoble way of removing the Vice-Chancellor - the executive head of the University ? Could it not be proper that if a Vice Chancellor had been appointed for a particular term he should be allowed to finish his term ?

Mr. Speaker : The Member may pleaose resume his seat. I am sorry but the time is very short. Yes, Malik Muhammed Aslam Khan.

Malik Muhammad Aslam Khan : I am not speaking.

Mr. Speaker Chaudhri Muhammad Idrees.

چودھری محمد ادریس (جھنگ)۔ صدر محترم۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا اور اس معزز ایوان کے قابل احترام قائد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اور انہوں نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اس نہایت ہی اہم قومی مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں ۔

جناب والا۔ سب سے پہلے میں اپنے دوستوں کو خواہ وہ دائیں جانب بیٹھے ہوئے ہیں خواہ وہ بائیں جانب بیٹھے ہوئے ہیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب کبھی بھی ۔ جس زمانہ میں بھی ۔ جس ملک میں بھی قومی مسائل کو تشدد سے حل کرنے کی کوشش کی گئی ۔ جہاں کہیں بھی انتشار پسندی قومی

مسائل کے حل کے لیے راہ پا گئی وہاں سیاسی مسائل یا قومی مسائل حل ہونے کی بجائے بہت زیادہ الجھ گئے ۔ میں اس معزز ایوان میں اپنے ان دوستوں کو انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو تشددانہ یا متشددہ کارروائیوں پر یقین رکھتے ہیں یا جنہوں نے ملک میں انتشار پھیلانے یا تشدد کرنے کی کارروائیاں کی ہیں کہ جہاں کہیں تشدد سے یا انتشار پسندی سے یا طاقت سے کسی ملک میں انقلاب لانے کی کوشش کی گئی تو اس ملک میں سب سے پہلے شکار وہ لیڈر ہی ہوئے جنہوں نے تشدد کی کاروائیوں کو ہوا دی ۔ جنہوں نے تشدد کی کارروائیوں کو شروع کیا ۔ اس لیے میں تمام لوگوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ملک میں تشدد کی کارروائیوں سے کسی قسم کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس میں مارشل لا بھی شامل ہے جو ۱۹۵۸ء میں آیا تھا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور مجھے یہ عرض کرتے ہوئے ذرا بھی باک نہیں ہے کہ موجودہ حکومت کے پچھلے دس سالوں کے دوران ہی یہ ملک بے پناہ صنعتی ترقی سے ہمکنار ہوا ۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے جسکو جٹھلایا نہیں جا سکتا کہ یہ اسی حکومت کا کارنامہ ہے کہ آج یہ ملک زرعی انقلاب سے ہمکنار ہے ۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پاکستانی قوم نے بطور ایک عظیم قوم اسی دور میں جنم لیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ ملک میں عوام کی بے چینی اور

جو مظاہرے ہو رہے ہیں ۔ جو تشدد کی کارروائیاں ہو رہی ہیں اور ان تشدد کی کارروائیوں کے ہر با عزت شہری کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے ۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟ اس کے متعلق بہت سے جواز پیش کیے جائیں گے ۔ بہت سی باتیں مختلف گوشوں سے کی جائیں گی لیکن میں اس چیز سے ہٹ کر اپنے نظریئے کے مطابق ان چیزوں کا جو اس ملک میں ان لوگوں کی طرف سے جو اس حکومت کی مخالفت کرتے ہیں وجہ جواز کے طور پر پیش کی جاتی ہیں تجزیہ کرنا چاہوں گا ۔

جناب والا ۔ سر فہرست یہ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کا فقدان ہے ۔ اس ملک میں عوام کے بنیادی حقوق سلب کر لیے گئے ہیں ۔ اس ملک میں ۱۹۵۶ء کا قانون نافذ نہیں ہے ۔ اور اس ملک میں وہ لیڈر جنہوں نے پاکستان بنایا تھا یا پاکستان بننے کے بعد اس کو چلایا تھا وہ سیاست میں اس وقت نہیں ہیں یا حکومت کو چلانے میں اس وقت شامل نہیں ہیں اس لیے ان چار پانچ امور کی وجہ سے ملک میں انتشار ہے ۔ لوگوں میں بے چینی ہے دیگر یہ کہ لوگوں کا اعتماد حکومت پر سے اس لیے بھی اٹھ گیا ہے کہ ان کو بنیادی حقوق حاصل نہیں ہیں ۔ جمہوریت بحال نہیں ہے یہاں پارلیمانی نظام حکومت نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کو ۱۹۵۸ء سے پہلے لے جانا چاہتا ہوں ۔ آپ اس امر کو ملاحظہ فرمائیں کہ ۱۹۵۸ء میں جس وقت مارشل لا لگایا گیا یا ملک میں انقلاب لایا گیا اس وقت ملک میں جمہوریت بحال تھی ۔ ۱۹۵۶ء

کا آئین استعمال ہو رہا تھا ۔ ۱۹۵۶ء کے آئین کے مطابق حکومت کی جا رہی تھی ۔ لوگوں کو بنیادی حقوق بھی حاصل تھے ۔ آپوزیشن کے لیڈر جو آج اس انتشار اور اس بے چینی کا کریڈٹ لیتے ہیں موجود تھے ۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ۱۹۵۸ء کے انقلاب کو ۔ ۱۹۵۸ء کے مارشل لا کو ملک کی بیشتر آبادی نے خوش آمدید بھی کہا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ قاضی فضل اللہ صاحب نے اپنا سر نیچا کر لیا ہے ۔ آپ کیا کہتے ہیں ۔ (قہقہہ)

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں اس نظریہ سے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے عرض کروں گا کہ یہ تمام چیزیں ہوتے ہوئے ۔ تمام قوانین کی موجودگی میں ۔ ان لیڈروں کے ہوتے ہوئے ۱۹۵۸ء کے مارشل لا کو لوگوں نے خوش آمدید کہا ۔ یہ تین چار باتیں جو اس وقت پیش کی جاتی ہیں یا جو اس کارروائی کیلئے وجہ جواز بنائی جائیں یہ اس کارروائی کا جواز نہیں ہو سکتیں میرا خیال ہے کہ اس کی وجوہات کچھ اور ہیں ۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ملک میں بے چینی کیوں پیدا ہوئی ۔ لوگ مظاہرے کرنے کے لیے سڑکوں پر کیوں آ گئے ۔ اس میں میرے فاضل دوستوں کو کسی قسم کا کریڈٹ نہیں جاتا ۔ اس کی ذمہ داری ہم سب پر برابر برابر عائد ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ ایک عام آدمی کو یہ تصور دے دیا گیا ہے اسکے دل میں یہ راسخ یقین بٹھا دیا گیا تھا کہ پاکستان میں ایک ایسے معاشرے کی تشکیل کی جائے گی کہ جہاں پر معاشی انصاف ہو گا ۔ جہاں پر دولت کی مساوات ہو گی ۔ جہاں

پر کوئی امیر یا غریب نہیں ہو گا ۔ جہاں پر معاشرتی طور پر ہر انسان دوسرے انسان کے برابر رہ کر چل سکے گا ۔ جناب والا۔ یہ افسوس کا مقام ہے کہ ۲۰ سال گزر جانے کے باوجود ایک عام انسان کا تصور جو وہ اپنے دل میں لیے ہوئے تھا ۔ جس نے پاکستان کیلئے قربانیاں دیں وہ نہ ان کے زمانے میں پورا ہوا نہ اسے ہم پورا کر سکے ۔

جناب والا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس ملک مسائل۔ اس ملک کے سیاسی مسائل اس وقت تک حل نہیں ہوں گے خواہ اس آئین کو منسوخ بھی کیوں نہ کر دیا جائے اور آپ اسکی جگہ پارلیمانی نظام حکومت لے آئیں مجھے یقین ہے کہ ملک کے یہ مسائل اس وقت تک حل نہیں ہوں گے جب تک آپ اس ملک کے رہنے والوں کیلئے روٹی کا انتظام نہیں کریں گے ۔ لوگوں کی بھوک مٹانے کا انتظام نہیں کریں گے ۔ ان کے لیے کپڑے کا انتظام نہیں کریں گے ۔

جناب والا ۔ جن ممالک میں ۹۹ فیصد لوگوں کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہوتیں وہاں خواہ جمہوری پارلیمانی نظام ہو یا کوئی اور نظام ہو وہاں لیڈران کی شکم سیری اور ان کے تن ڈھانپنے کا باعث نہیں ہو سکتے۔ جناب والا۔ آج بھی آپ یقین کیجئے ۔ کہ اس ملک میں جس کو بنائے ہوئے بائیس سال ہو گئے ہیں ۔ جو معاشی انصاف اور معاشرتی مساوات کے نام پر بنایا گیا تھا ۔ آج بھی ایک نامکمل سروے کے مطابق جس میں پندرہ اضلاع کی figures نہیں ہیں ۔ ۹۶۹۱ ایسے لوگ ہیں ۔ جو بھیک مانگتے پھرتے ہیں ۔

جو انسانوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں ۔ جس سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے ۔ جناب والا۔ اندازہ کیجئے۔ اس ملک میں آج بھی اس سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ اس حکومت نے بے شمار سکول اور کالج کھولے ۔ تعلیمی بجٹ چھ کروڑ سے ۳۹ کروڑ پر چلا گیا ۔ اور ہر سال ایک لاکھ سے زائد میٹرک اور ۲۵ ہزار سے زاید گریجویٹ سکولوں کالجوں سے نکلتے ہیں ۔ آپ یقین کیجئے ۔ ایک سال میں یعنی پچھلے سال آپ کے پاس دو لاکھ ۳۰ ہزار white collar کے بیکار لوگ پیدا ہوئے ۔ یہ ملک نہ ان کی روٹی ۔ اور نہ ہی کپڑے کا انتظام کر پایا ۔ اور نہ بھوک کی وجہ سے مرنے سے بچنے کی گرانٹی دے سکا ۔ میں نہایت ادب کے ساتھ گذارش کروں گا ۔ قاید ایوان کو اپنے لیڈر کی حیثیت سے کہ جب تک آپ ان بھوکے لوگوں کی بھوک کا انتظام نہیں کریں گے اور براہ راست اس کی ذمہ داری حکومت نہیں لے گی ۔ یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا ۔ جناب والا۔ میں دو چیزیں جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں کہ عام طور پر یہ بھی کہا جاتا ہے ۔ جب بھی اس قسم کی باتیں پیش کی جائیں ۔ تو ہمارے پاس یہی جواب آتا ہے کہ ملکی وسائل محدود ہیں ۔ میں نہایت دیانتداری سے ، ایمانداری سے اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اس ملک کے وسائل محدود نہیں ہیں بلکہ وسائل محدود کر دیے گئے ہیں ۔ اور چند لوگوں کے ہاتھ میں دے دیے گئے ہیں ۔ میں کہتا ہوں حکومت صرف یہ اعلان کر دے کہ اس نے لوگوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا ہے تو اس ملک کے وسائل سے وہ بنیادی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں

جناب والا ۔ میں اس مسئلہ کو ختم کرتے ہوئے خواہ وہ اس طرف ہیں ۔ یا اس طرف ہیں خواہ وہ حکومت کے موافق ہیں یا مخالف ہیں یہ کہوں گا کہ اگر آپ نے اس ملک میں بسنے والے بھوکوں کی بھوک کا حل نہ ڈھونڈا تو ایک ایسا انقلاب آئے گا ۔ جس کو کوئی نہیں روک سکتا ۔ خواہ پارلیمانی نظام ہو ۔ یا صدارتی نظام کی حکومت ہو ۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب ہم کو اس کا احساس ہو گا ۔ اس لیے میں کہتا ہوں جیسا کہ کہتے ہیں ۔ "سارا جاتا دیکھئے ۔ آدھا دیجئے بانٹ" میں سب سے التجا کرتا ہوں کہ پیشتر اس کے کہ وہ تمام چیزیں ہم سے چھن جائیں ۔ ہم کو کچھ دے دینا چاہیے ۔ تا کہ کچھ چیزیں ہمارے پاس بچ جائیں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی مہربانی سے دو منٹ لیتے ہوئے ۔ چند ایک مسئلوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ جن کو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت ضروری ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو منٹوں میں سے آدھا بانٹ دیں اور ایک منٹ لے لیں ۔ (قہقہہ)

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں کوشش کروں گا ۔ کہ ایک ہی منٹ میں کہہ دوں ۔ جناب والا پاکستان میں بسنے والوں کو مایوسی ہوئی ہے ۔ کہ ہم اس معاشرے کو اس طرح نہیں ڈھال سکے ۔ جس نظریہ پر ہم نے یہ ملک حاصل کیا تھا ۔ جناب والا ۔ اندازہ کیجئے ۔ کہ صرف

۵۵۰ افسروں کو شراب پلانے کے لیے جن میں اکثر CSP کلاس سے تعلق رکھتے ہیں - ہم نے شراب کو جائز قرار دیا ہے - جناب والا - ایک اندازہ کے مطابق ایک سال میں ۳۴۰۰ پرمٹ جاری کیے گئے - لاہور کے سات ہوٹلوں اور کلبوں میں ۳۹۴۴۰ گیلن شراب پی گئی ہے -

خواجہ محمد صفدر - آپ کی figures کم ہیں -

چودھری محمد ادریس - میری figures صحیح ہیں - ہاں تو میں کہہ یہ رہا تھا - کہ یہ چند لوگوں کے لیے ہیں - عام پاکستانی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے - پھر اس سے جناب والا - آپ اندازہ کیجئے - کہ کتنی مایوسی ہو گی - کہ چھ ہزار سیر افیون خود حکومت اپنے کنٹرول سے نکال کر ٹھیکوں کے ذریعہ تقسیم کرتی ہے اس قسم کی بہت سی چیزیں ہیں - جس سے ایک عام پاکستانی کے اس خواب کی تعبیر نہیں ہوئی جو اس نے پاکستان کے متعلق دیکھا تھا سوچا تھا - اور جس دن اس کے خواب کی تعبیر ہو جائے گی - تو جناب والا - پاکستان دنیا کا ایک اسلامی معاشرہ ہوگا - اور جب تک یہ تعبیر پوری نہ ہو - نظام حکومت خواہ یہ ہو - یا وہ ہو - یہ "پہلے گلے" جاری رہیں گے -

مسٹر سپیکر - بیگم اشرف برلی -

Begum Ashraf Burney (P. W. 151—Zone I): Mr. Speaker, Sir, I rise today not to argue who is to blame for the present unrest and disturbances in the country but to voice the sentiments and feelings of the women of Pakistan. Sir, it is the sentiment of countless sisters wives, and mothers who have been watching the situation with pain. It is they who in the alternate analysis have suffered and it is they who in future should bear the brunt of all that is happening. Sir, a Member from the Opposition Benches has just gone at length to dwell upon the demands of various sections of the people and has asserted that the present turmoil in the country is due to the non-fulfilment of these demands. May I point out sir, that the subject of the debate is a discussion on the present unhappy situation in the country and in the Province. Under these circumstances any reference to the demands and issues is to my humble mind out of the purview of the debate. It is absolutely necessary, because once the House starts dwelling on these issues firstly there would be no end to the debate and secondly, the real purpose of the discussion would be lost. Let us not get into the wilderness but concentrate whole-heartedly, sincerely and honestly to find a solution for safeguarding the life and property of the innocent citizens. The case actually made out is that we have lost the confidence of the people at large. Sir, supposing it is they who lead public opinion and carry the influence of the people of all sections of society, may I ask them, most humbly, why this influence was not used to restrain the public away from indulging in acts of violence and lawlessness. Then why was that confidence not visible in turning the students from streets to their classes. I do not say that some mistakes were not made by the police officers.

Sir, actually the women of Pakistan have been deeply hurt to see our younger generation promote the political motives at the altar of their learning, with what pain did we see our children rioting in the streets when they should have been busy in their studies. Sir, actually the right of any political party to voice its opinions and views in a proper and dignified manner cannot be doubted. This is the right which we cherish as citizens of a free and independent country but at the same time there is one thing that we must keep in mind that while exercising these rights

we should not forget our basic responsibilities of safeguarding the life and property of our people. The President's offer of talks with leaders of different political parties and opinions should go a long way in solving most of these problems. There is little doubt that most of our leaders are inspired with the same desire of serving their country, only their approaches to the problems are different.

Sir, we all hope that if they sincerely resolve to sit together with an open heart and an open mind and try to find some solution it could always be found. Actually, gone are the days when we were under foreign masters. We are all now brothers living and making sacrifices together for the same cause, and that is the stability, prosperity and glory of our country. The loss of one is the loss of the other. Let us then resolve once and for all, to stop all hostilities and lawlessness and solve our differences in such a dignified manner that the fountain of love is kept flowing. Let us go into the streets and mohallas, hand in hand, preaching the eternal message given to mankind by all Prophets and specially by our great Prophet حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم the message of love and peace.

Before I conclude, Sir, I would once again most humbly appeal with folded hands to all my brothers not to use our children for their political purposes. Leave them to acquire knowledge and fulfil the dreams of their mothers.

With these words, sir, I hope that the Almighty may in his infinite mercy show light and bless our country with peace and prosperity. Amen.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (Kohat II) : Sir, first of all I would like to assure the Opposition and some of my distinguished friends there that all of us who belong to the Government party are neither sycophants nor 'chamchas' nor are we the blind .....(interruptions)..... neither are we, Sir, the blind followers of the regime. We have a conscience of our own and we feel that one day when this journey of ours comes.....(interruptions) .....Sir, when this journey of ours comes to an end we have to stand before our God. We have to justify our actions where only our deeds will count and nothing else.

Sir, some of us were elected to this House in spite of this Government and the Opposition and in spite of the fact that some of the Ministers went out of their way to oppose us. But, we were elected. We came back into the House and sat as Independent Members for a good bit of time. At no stage some of us has ever gone to this Government for any patronage of any kind. On the contrary some of us when we were outside this Party have suffered politically and economically. Then the question comes—why did we join this Party? The question is that there are two ways of solving your country's problems. One is from without and the other is from within. I sincerely hope that by joining this party we would be able to serve the larger interest of our nation and may be that we are in a position to influence some of their decisions and some of their judgments. That was the main reason and I assure this House, Sir, that most of us will not barter their soul for any mundane profit. I assure the Members of this House and through you Sir, the public at large that we have spoken the truth and we have answered the call of our conscience in the presence of the Governor and in the Presence of the president. Therefore, Sir. all of us should not be brushed with one black tar.

Having said that, I come back to the two or three burning problems of the day. There is the students' problem. When I was a civil servant, once upon a time, I was called upon to serve as Director of Public Instruction of my Province. So, both as a Director of Public Instruction and as a student at a number of Universities of the world — University of the Panjab, University of Oxford, University of London, University of Sorborne, University of Brussels and University of Kabul — at least when I speak on this subject I have a little acquaintance with the problem.

Sir, the students are the future inheritors of this country, the students are the future Government of this country. The students — some of them will be presidents, some will be Commanders-in.Chief and some will be finding expression in various walks and ways of this great country of ours. As far as my voice within the Party is concerned I would like the students to be consulted in the framing of the Constitution of the University. The students have brilliant brains amongst them. Let the students representatives come and speak to the Government what their demands

are. I have been assured by the Minister of Education and his Secretary that while bringing this Bill they have been in constant touch with the student community and their leaders.

Sir, I would like that the students should be represented on the Academic Council. I would like the students to be represented in the Senate. I would like the students to be represented in the syndicate I go further— I would like that seats should be reserved for students in the Provincial Assemblies and seats should be reserved for students in the Central Assembly. This is a Constitution, as our President said, which is not divine, which is not something that has come from 'Loh-e-Mahfooz'. We are the people we are the framers of this Constitution and when, the opportunity comes and if I have still a voice I will raise it on behalf of the students.

Sir, then there is the Constitutional problem. Towards that I will be coming a little later. Sir, there are times when one should try to keep silent. There are times when one should keep his judgment reserved and I feel that this is the time, the most difficult time in the history of our country. The ball is in the court. The ball is in the field and I feel that one untoward word, one irresponsible statement may damage the entire future of our nation. All I would like to pray at this moment is that heavens light be our guide both on the right and on the left. When a Government is in power for some time, there is always a credit and debit balance. The Opposition tries to make a mountain out of the sins of omission and commission, while on the other hand, the Government benches try to make mountains of their achievements. Today, Sir, I don't propose to drive in these avenues. I don' t want to discuss these lots of vituperation and vitriolics, which I have heard from this side and a lot of praise of their achievements from the other. All I would say at this juncture is that it is not the system to blame. The fault doesn' t lie with our stars. The fault lies within us.

Sir, I have seen a full-fledged democracy in action. I have seen adult franchise in action. I take you back to the elections in NWFP under the adult franchise system. What happened Sir? Boxes were filled with bogus votes. There were constituencies where the registered voters

were five thousand but the polling was five thousand six hundred. I have seen those things, and to which I will only make a little and a brief reference, with your permission. I have seen in that administration the Vice Chancellor of the University sitting outside the Secretary' s Office. What was the purpose? To get a few clerks and a few peons' posts sanctioned. The Uuiversities had become a bureaucratic Government department from which all intellectuals and intelligentsia was kept out. That is the reason, Sir, why I say that the fault is not with any system. I am not justifying this system or that system. All I say is that are we Pakistanis honest and conscientious? When we elect our representatives, are we going to cast our votes honestly and conscientiously or not ? The system will not make a difference Difference will only be made when we all realize that as patriots we have a duty to perform. I know when there was that full-fledged democracy, a judge in the High Court was sitting and a fellow way sent in and he abused the judge in the High Court. Sir, the High Court under their powers sentenced a man to a few months imprisonment and the next day the man was out. If these statements of mine are not correct, I like anybody to challenge them.

Sir, the majority of the MPAs are Government servants. Small villages were constituted into municipal areas, and each member was made incharge, and he was getting Rs. 700, 800 and Rs. 1000 as pay. That is the reason why I tell through you the entire countrymen that it is not the system that is at fault. There is something within us, and that something within us has to be reformed and corrected.

Sir, the other day I learnt "سر راہے" that a great number of foreign correspondents had entered into this country. An Ambassador told me— an Ambassador who was in Russia and other countries — that Pakistan has for the first time got into the news of the world. The object of these correspondents is that they have come expecting that there is going to be chaos in this country, that there is going to be a kill in this country and that they should be able to report about the latest developments that are taking place. This is, Sir, the picture going out into the world. Sir, we are at the cross-roads of history. I say we are at the cross-roads

of our destiny. Could our leadership, both on the right and on the left, at this juncture fail us. Sir, in a democratic country, there is the Government and there is the Opposition. Both make the picture complete; one is the bright and the other is the dark side of it. Both have to rise to the occasion, and through you, Sir, I would appeal now to the Leader of the Opposition and the other members of the Oppositon that they should rise to the occasion. I say, Sir, with all the emphasis at my power that a large section of the Opposition is patriotic. They have the welfare and the well-being of this country at their heart. Sir, would it be ungenerous, would it be unkind to expect that they should also extend the same benefit of doubt to those of us sitting on this side of the house, that they are people, who are patriots, people who honestly believe that Pakistan should progress ? And, Sir, I must admit that black sheep can exist on both sides of the House. Black sheep can exist in any party, but this does not mean that we should blame and ab initio condemn something that is happening, or some steps that have been taken for the progress of this country.

Sir, now that the President has made a gesture of opening a dialogue, let us not condemn it straightaway. Let the leaders and other best brains of the country sit together and hammer out a solution. Let them hammer out a political solution in the interest of this nation of ours. In the friendly atmosphere of give and take I see no despondency in it that we will not able to come to a settlement, to a reasonable settlement Sir. We are Pakistanis and our objective is to serve our country. God forbid, Sir, if this dialogue fails, God fordid, Sir if this dialogue between the left and the right fails, then what ? Is it going to be a civil war ? Are we going to have a class war ? Sir, look at the problems that are confronting this country. Therefore, through you I would beg that this dialogue should not be allowed to fail and this dialogue should be carried on. Such titanic problems and typhoons are building round us. Sir, believe me when I tell you that the world is really at the cross-roads and I fear that if this storm breaks out and finds us dis-united, and finds that we are bickering, what would heppen. Bickering like what ? Sir, with your permission and indulgence, when Constantinople was infested by the Muslim armies some centuries back, the bishops in Constantionople were arguing as to how many angels can stand on a

needle point. While the fate of their Empire was at stake, discussions were going on between the bishops as to how many angels can stand. Come to your own history of Baghdad. When the Mongols were investing Baghdad, when the Mongol Armies were threatening the existence of the Muslim Empire, the Mullas and the priests of that time were busy killing one another whether Quran was "Khaliq" or "Makhluk". Today, when we are surrounded by international problems, when we are surrounded by enemies, is it time that we should distrust one another ? Is it time that we should not have confidence in one another ? Let us sit round at able and if satisfactory solution solution is not found out we can part from there and I hope to God that that time does not come because let me say with all the emphasis at my disposal

ترسم کہ دگر خیزد از خاک سمرقندے
آشوب ہلاکو و آن فتنہ چنگیزے

Mr. Speaker : Will the Member please conclude ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Within a minute, Sir.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر چنگیزوں کے بارے میں انہوں نے فرمایا ہے ۔
وہ جناب اس وقت موجود ہیں ۔

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : They are your brothers.

Sir, no change of Government is going to be a panacea. The problems that are facing your country are of such magnitude that our people on all sides have really to put their heads together and try to solve them. My motto to our party is "if war can be financed let us finance peace". The problems are before us. Our problems are the minimum subsistence wages, the control of prices, the nationalization of some basic industries. the elimination of unemployment both among the white collar workers and the labour and the problems of social justice and social securities. All these problems have to be tackled. Can these problems be tackled by individuals ? These can be tackled. by a nation and, therefore, I visualize

and hope and pray that in the near future, when heavens' light is our guide, we shall have a National Government in this country. The Government of the people who are the brain and the people who are really desirous to see that this country prospers. (*applause*)

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) - جناب والا - ابھی اس ایوان میں کسی نے کہا اور بڑی حد تک ٹھیک کہا کہ اس وقت خیبر سے کاکس بازار تک ملک جل رہا ہے - امن و امان شہروں میں دفن ہے اور عقل و فہم کی آواز کو گولیوں کی سنسناہٹ نے دبا رکھا ہے - ایک ہمہ گیر اضطراب ہے جو ملک کے ہر طبقہ پر پھیلا ہوا ہے - ایک پریشانی ہے جس سے ملک کے بچے بچے کی رات کی نیند حرام ہو چکی ہوئی ہے اور انسانوں کا سکون چھین لیا ہے - جناب والا - آج جس شخص کے سر کی آنکھیں اندھی نہیں ہو چکی ہیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ بچے سکولوں سے نکل آئے ہیں - تعلیمی ادارے بند ہیں - مزدوروں نے کارخانوں میں کام کرنا چھوڑ دیا ہے - ڈاکٹروں نے سسکتے ہوئے مریضوں کے بستروں کو چھوڑ کر سڑک پر آنا زیادہ مناسب سمجھا ہے - ملک کے انجینیروں نے کارخانوں کی چمنیوں کو بند کر کے (کیونکہ انہیں ان کا بند ہونا گوارا ہے) سڑکوں پر آنا زیادہ ضروری سمجھا ہے - ملک کا ہر طبقہ - ہر گروہ بے چین ہے یہاں تک کہ خواتین - پردہ نشین خواتین اپنے نقابوں سمیت سڑکوں پر آ گئی ہیں - صحافی جنکی زبانوں پر آج سے ۱۰ سال سے تالے لگے ہوئے تھے جنکے قلم پر مہر لگا دی گئی تھی وہ اس مہر کو توڑ کر وہ اس تالے کو توڑ کر سڑکوں پر آئے ہیں - وکلا اور

علما جو سیاست کو شجر ممنوعہ سمجھتے تھے اور اپنے حجروں میں تسبیح کے دانوں کو گننے تک اسلام کو محدود سمجھتے تھے وہ بھی مجبور ہوئے کہ وہ اسلام کی آواز کو ، عوام کی آواز کو بلند کریں اور اپنے منبروں اور حجروں کو چھوڑ کر سڑکوں پر آ جائیں ۔ ٹھیک ہے کہ ان کو پہلے ہی سزا دیدی گئی ہے ان کو مسجدوں میں نمازوں کے اوقات میں مار کر ان کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا یہاں آنا شاید ٹھیک نہیں ہے تم اپنے حجروں میں رہو لیکن یہ ڈنڈے انہیں روک نہ سکے فوج کی گولیاں انہیں روک نہ سکیں ۔ پولیس کے ڈنڈے انہیں روک نہ سکے ۔ جناب والا ۔ ان حالات میں ملک جن پریشان کن حالات سے گزر رہا ہے ان میں حکومت اس ملک پر بلا شرکت غیرے قابض ہے ۔ یہ حکومت جس کے پاس سارے اختیارات سارے وسائل موجود ہیں اس حکومت کا فرض تھا۔ اس کا قانونی اور جمہوری فرض تھا کہ وہ ٹھنڈے دل سے ان حالات پر غور کرتی اور یہ سوچتی کہ اس ہمہ گیر اضطراب کے اسباب کیا ہیں اور پھر ان کو دور کرنیکی کوشش کرتی ۔ میں آپ کو بتاؤں کہ اس حکومت کا ردعمل کیا ہوا ۔ رمضان کے مہینے میں کراچی سے پشاور تک کے عوام بھوکے پیاسے روزہ رکھے ہوئے سڑک پر دھوپ میں مظاہرہ کر رہے تھے لیکن اس کا جواب صدر مملکت نے اپنی تقریر میں یہ دیا کہ ان مظاہروں سے ٹریفک میں خلل پڑتا ہے ۔ جناب والا ۔ غور فرمائیے ملک کے عوام جمہوریت مانگتے ہیں ۔ وہ اپنے بنیادی حقوق مانگتے ہیں ۔ تعلیمی

اداروں کی آزادی مانگتے ہیں - روٹی مانگتے ہیں - بنیادی ضروریات زندگی مانگتے ہیں اور اسکے لئے بھوک اور پیاس سے سڑک پر رمضان کے مہینے میں جھنڈے لیکر نکل آتے ہیں اور اس کا جواب صدر مملکت یہ دیتے ہیں کہ مجھے تمہاری بھوک سے کوئی غرض نہیں - تمہارے بنیادی حقوق کی مجھے کوئی فکر نہیں لیکن میری ٹریفک میں خلل مت ڈالو اپنے گھروں میں چلے جاؤ -

Minister of Labour : Question !

مسٹر محمود اعظم فاروقی - یہ تقریر صدر محترم کی ہے اسے آپ کیا Question کرتے ہیں - چھپی ہوئی تقریر ہے - پھر میں نے ایک اور مثال اس ایوان میں دی جب چند دن پہلے ایک تحریک التوا اس بات پر آئی کہ اس حکومت کے سپاہیوں نے آرام باغ کی مسجد میں بوٹوں سمیت جا کر مسجد کی بے حرمتی کی اور اس کے اندر نمازیوں کو مارا اور نماز پڑھتے ہوئے لوگوں کے سر پھوڑے - مسجد کے فرش کو خون سے رنگین کیا تو جناب وزیر داخلہ فرماتے ہیں کہ غلط ہے حالانکہ اس ضمن میں تصویریں بھی پیش کی گئیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر اس حکومت کو اپنی انتظامیہ کے اوپر اپنے سی ایس پی افسران کے اوپر اس قدر اعتماد ہے تو ان سے ہٹ کر ایک بات کیوں نہیں سوچ سکتے اور ملک کے حالات سے اس قدر بے خبر ہیں کہ ایک مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے اور مسجد کا فرش خون سے رنگین ہوتا ہے اور محترم وزیر صاحب کو یہ

جرات ہوتی ہے کہ وہ ایوان میں کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے ۔ یہ ملک کے حالات سے بے خبری ہے ۔ آپوزیشن کے خیالات کی تحقیر کرنے کی نیت سے یہ چیز کہی جاتی ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ جب ان کے سر کی آنکھ تھوڑی تھوڑی کھلی اور ان کو ذرا ہوش آیا پھر بھی انہوں نے مسائل کا حل تلاش نہ کیا بلکہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ تشدد آپوزیشن کا برپا کیا ہوا ہے یہ حزب اختلاف کے لوگ ہیں جو دوسرے لوگوں کو تشدد پر آمادہ کرتے ہیں اور پھر یہ کہا کہ تشدد کو بند کرو کیونکہ تشدد سے حکومت نہیں بدلا کرتی ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کا ایوان میں اعلان کرانا چاہتا ہوں کہ تشدد ہمارا طریقہ کار نہیں ہے ۔ ہم جانتے ہیں اس بات کو اور ہمارا ایمان اس پر ہے کہ تمام آپوزیشن کی جماعتیں جماعت اسلامی ، پی ڈی ایم ، ڈی اے سی وغیرہ تمام کے دستورالعمل میں یہ بات شامل ہے کہ وہ آئینی طریقے جمہوری طریقے سے اس ملک میں حکومت بدلنا چاہتے ہیں ۔ تشدد ہمارا طریقہ کار نہیں ہے ۔ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ بدامنی اور anarchy سے کسی ملک کو فائدہ نہیں پہنچا لیکن یہ جانتے ہوئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں آپ کی اصلاح کرنی چاہتا ہوں کہ اپنے ذہنوں سے یہ بات نکال دیجئے کہ تشدد سے حکومتیں نہیں بدلا کرتی ہیں ۔ دنیا کی تاریخ کو دیکھو آپ کو بیشمار مثالیں ایسی ملیں گی کہ جب عوام کسی اپنے مطالبہ کو لیکر کھڑے ہوئے

تو ان کے تشدد کے سیلاب کے سامنے حکومت اور بڑے بڑے باجبروت حکمران اور ان کے تخت و تاج خس و خاشاک کیطرح بہہ گئے ۔ جناب والا ۔ جب عوام اپنے مطالبات کو لیکر کھڑے ہو جاتے ہیں تو حکمرانوں کی طاقت ان کا تخت و تاج خس و خاشاک کیطرف بہہ جاتے ہیں اور پتوں کیطرح ہوا میں اڑ جاتے ہیں روس کی مثال لیجئے فرانس کی لے لیجئے تازہ تاریخ میں سوڈان کی مثال ہے کوریا کی مثال ہے اور براعظم افریقہ کی مثال آپ کے سامنے ہے تو آپ دنیا کی تاریخ میں سے ایک مثال ایسی پیش نہیں کر سکتے جس میں تشدد کے ذریعے عوام کی آواز کو دبایا جا سکا ہو۔

یہ اور بات ہے کہ رات کی تاریکی میں ایک کمانڈر انچیف اٹھے اور سوئی ہوئی قوم پر قبضہ کر لے اور حکومت کو اپنے پنجے کے نیچے دبا لے ۔ مگر ایسی مثال تاریخ میں نہیں ملے گی کہ تشدد کے ذریعہ جذبات کو اس طرح دبایا جا سکا ہو ۔ میں ملک کی فلاح و بہبود اور بقا کے لئے ، جن مقاصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا انکے لئے ، پوری درد مندی و دلسوزی سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ ان خرابیوں کا کھوج لگائیے جو اس سارے طوفان کا باعث ہیں اور ان برائیوں اور خامیوں کو رفع کیجئے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ غیر حقیقی تدابیر سے یہ مسئلہ حل ہو جائیگا تو ایسا نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا ۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اور میں سمجھ سکا ہوں جو کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے

اس کے تین اہم اسباب ہیں بات تو بہت طویل ہے لیکن میں صرف ان تین اہم اسباب تک ہی اپنی گذارشات محدود رکھونگا ۔ پہلی بات جس کی وجہ سے عوام اس حکومت کے خلاف ہیں وہ انکا دس سالہ تاریک دور حکومت ہے ۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک کا زمانہ اس عوام کو تمام اختیارات سے اور حکومت کے تمام معاملات سے بیدخل کر دیا گیا ۔ انکے بیشتر حقوق چھین لئے گئے اور ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بہانے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ۔ قواعد دفاع پاکستان کا ناجائز فائدہ اٹھا کر معزز شہریوں کو جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا گیا ۔ پریس کی آزادی کو سلب کیا گیا ۔ تعلیمی اداروں کی آزادی کو چھین لیا گیا ۔ یہ وہ کارنامے ہیں جن کے ذریعے انسانوں کے جسموں کے اندر ہی اندر سرطان کی طرح زہر پھیلتا گیا اور اب اس کے مظاہرے آپ سطح زمین کے اوپر دیکھ رہے ہیں آپ اپنی پچھلی تاریخ کو دیکھیں اپنے سیاہ کارناموں کو دیکھیں جن کی وجہ سے عوام کے اندر یہ نفرت بیزاری اور بے چینی پیدا ہوئی ہے ۔ دوسرا سبب اس کا یہ ہے کہ ان حضرات نے جن کے ہاتھ میں حکومت ہے سارے اختیارات سی ۔ ایس ۔ پی افسروں اور انتظامیہ کے سپرد کر رکھے ہیں ۔ شائد آپ کے علم میں ہو کہ موجودہ حکومت کے ایک سیکرٹری کے فیصلے کے مقابلے میں وزیر کی فیصلے کے کوئی وقعت نہیں ۔ حال ہی میں ایک ٹریسر کے مقدمہ کے سلسلہ میں ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا

تھا کہ موجودہ حکومت کے ایک وزیر کو یہ حق نہیں کہ وہ سیکرٹری کے فیصلہ کو over rule کر سکے ۔ یہ سیکرٹریوں کی حکومت ہے ۔ وزیروں کی حکومت نہیں ۔ یہ عوامی نمائندوں کی حکومت نہیں ہے نوکر شاہی کی حکومت ہے ۔ پھر ایسے لوگوں کو جو آبادی کے اندر اپنے چال چلن کے لحاظ سے بدنام زمانہ ہیں کھلی چھٹی دے دیگئی ہے کہ وہ اپنے مخالفوں کو قوت سے دبانے کی کوشش کریں میں اس کی مثال کراچی کے ایک حالیہ واقعہ سے پیش کرتا ہوں ۔

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

کراچی شہر میں علی کوثر نامی ایک شخص کو جو ہسٹری شیٹر ہے اور جس کے خلاف پولیس نے ۲۰ مقدمات درج کئے ہوئے ہیں سرکاری مسلم لیگ نے اپنا سینئر نائب صدر بنایا ہے ۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں اگر کسی جماعت کو اچھے آدمی میسر نہ آئیں تو وہ غنڈوں کو اپنا صدر بنائیگی ۔ لیکن لیاقت آباد میں کرفیو سے پہلے جو جلوس نکلا اس علی کوثر نے اپنے گھر کی چھت پر سے بیس مسلح افراد کے ساتھ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سفید لباس میں پولیس کے سپاہی تھے اس پرامن جلوس پر گولیوں کی بارش کی جس سے سولہ آدمی شہید ہوئے ہیں ۔ یہ بات پورے اطمینان قلب سے اور بلا خوف تردید کہتا ہوں ۔ کیونکہ صرف ان حالات کو معلوم کرنے کے لئے میں پچھلے دو دن کے لئے کراچی گیا تھا میں نے ان ڈاکٹروں سے معلوم کیا جنھوں نے الکی لاشوں کا پوسٹمارٹم

کیا تھا انھوں نے مجھے بتایا کہ سولہ لاشیں لیاقت آباد کی گلی میں شہید ہونے والوں کی ہمارے ہسپتال میں آئیں ۔ کراچی کی حزب اختلاف جماعت اسلامی اور کونسل مسلم لیگ کے ارکان کمشنر کے پاس گئے اور انھوں نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ شہر میں امن و امان ہو تو علی کوثر کو گرفتار کریں اور ہمیں اس بات کی اجازت دیں کہ ہم اس علاقہ میں جا کر موٹر وین کے اوپر لاؤڈ سپیکر پر لوگوں کے جذبات کو ٹھنڈا کریں ۔ ہم لوگوں کو جانتے ہیں ہم انکے جذبات کو جانتے ہیں ہم ان کے دلوں کے قریب ہیں ۔ اگر آپ ہمیں اس بات کی ضمانت دیں کہ آپ علی کوثر کو گرفتار کر لیں گے اور ہمیں لوگوں کو سمجھانے کی آزادی دیں تو کراچی میں گڑ بڑ نہیں ہو گی ۔ نہ دفعہ ۱۴۴ کی ضرورت پیش آئے گی اور نہ کرفیو لگانے کی ۔ مگر کمشنر نے جواب دیا کہ آج تو ہم اسے گرفتار نہیں کر سکے اور انھوں نے گرفتار کسے کیا جماعت اسلامی کے ایک ورکر اظہر قریشی کو اور اس پر دفعہ یہ لگائی کہ اس نے علی کوثر کے گھر کو آگ لگائی حالانکہ جس وقت علی کوثر کے گھر کو آگ لگائی تھی اظہر قریشی کمشنر کے گھر ایک میٹنگ میں بیٹھا ہوا تھا اور خود کمشنر صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ وہ سفید ٹوپی پہنے اس وفد میں موجود تھے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالقیوم) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ علی کوثر کا معاملہ زیر تفتیش ہے اور sub judice ہے ۔ اس لئے اس وقت اس پر بحث کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ان کے خلاف کیس درج رجسٹر ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جی ہاں ان کے خلاف کیس درج ہوا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیس درج ہے مگر انہیں گرفتار کوئی نہیں کرتا ۔

پالیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ آپوزیشن کے خیال کے مطابق اسے گرفتار کرنا چاہیے مگر پولیس اسے گرفتار کرنا ضروری نہیں سمجھتی ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ دفعہ ۳۰۲ میں اس کا چالان کیا جا چکا ہے ۔ میں نے ڈپٹی کمشنر سے ٹیلیفون کر کے پوچھا تھا انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ جن لوگوں کے خلاف دفعہ ۳۰۲ کے تحت مقدمات درج کئے گئے تھے ان تمام کو گرفتار کر لیا گیا ہے مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے علی کوثر کو گرفتار نہیں کیا گیا اسے کھلی چھٹی دے دی گئی ہے ۔ ڈی سی صاحب نے ٹیلیفون پر فرمایا تھا کہ ہم اسے گرفتار کر رہے ہیں اس پر دفعہ لگا دی ہے مگر آج تک اسے گرفتار نہیں کیا گیا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ گرفتاری فاروقی صاحب کے کہنے کے مطابق ہوئی ہے یا پولیس حقائق کے مطابق تفتیش کرے گی ؟

Mr. Speaker : He is just giving his own information.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ یہ کیس کو پریجوڈس کر رہے ہیں اور پولیس کو مرغوب کر رہے ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ یہ اسے بچانے کے لئے کراچی گئے تھے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تمام واقعات کے تین اسباب ہیں ۔ ایک لوگوں کے حقوق کا سلب کیا جانا ۔ دوسرے جو انہوں نے معاشرے میں غنڈوں کو اور خراب عناصر کو اپنا آلہ کار بنا کر چھوڑ دیا ہوا ہے ۔ تیسرا سبب نوکر شاہی کی حکومت ہے میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نوکر شاہی کی گولیوں سے کبھی عوام کے مسائل کو حل نہیں کر سکتے ۔ نوکر شاہی اور عوام کے درمیان ایک دیوار حائل ہے ۔ وہ عوام کے مسائل کو سمجھ ہی نہیں سکتے ہیں ۔ میں ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ پچھلے ہفتہ اتوار میں کراچی گیا تھا وہاں جانے میں میرا ایک مقصد یہ تھا کہ میں وہاں کے حالات کو خود دیکھ کر آؤں اور وہاں کے افسروں سے خود گفتگو کروں ۔ تا کہ آج کی بحث میں طریق احسن حصہ لے سکوں ۔ میں ائرپورٹ سے سوا سات بجے سیدھا

کمشنر صاحب کے گھر گیا ۔ چوکیدار نے بتایا کہ آٹھ بج گئے ہیں اس وقت صاحب مل نہیں سکتے ۔ میں ان کے پی ۔ اے ۔ صاحب سے ملا انہیں بتایا کہ میں صوبائی اسمبلی کا ممبر ہوں اور لاہور سے آ رہا ہوں ۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہ حکم ہے کہ آٹھ بجے کے بعد کوئی کارڈ پیش نہ کیا جائے ۔ آپ خیال فرمائیے کہ کراچی شہر میں جہاں کرفیو لگا ہوا ہے اور دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے آدھے شہر میں ۔ جہاں لوگ پابند ہیں ۔ ان کی آزادی سلب ہے ۔ جہاں آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں ۔ مکانات جل رہے ہیں۔ لوگ مر رہے ہیں ۔ وہاں کے کمشنر کا یہ حکم ہے کہ آٹھ بجے کے بعد کوئی ملاقاتی کارڈ پیش نہ کیا جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کمشنر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں کہ اپنی پوزیشن واضح کر سکیں ۔

Mr. Speaker : Well the Parliamentary Secretary has made his point of course, the Member has got the right to criticise. He may please take his seat.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کمشنر اپنے گھر میں موجود ہے لیکن اسکو میرے آنے کی اطلاع نہیں ہوئی ۔ ان کے دروازے پر جو آدمی بیٹھا ہوا تھا انہوں نے یہ اطلاع نہیں دی کہ کراچی سے صوبائی اسمبلی کا ایک رکن ان سے ملنے کے لئے آیا ہے ۔ انہوں نے مجھے خود کہا کہ ہمیں حکم ہے کہ ۸ بجے کے بعد کسی کو ملنے

کی اجازت نہیں ہے ۔ اس موقع پر مجھے حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا ایک واقعہ یاد آ گیا ۔ انہوں نے اپنے ایک گورنر کو یہ اطلاع دی کہ آپ کے دروازے پر جو چوکیدار ہے یہ ضرورت مندوں کو روکتا ہے آپ اس چوکیدار کو ہٹا دیں ۔ ایک ضلع کے کمشنر یا ایک ڈویژن کے کمشنر کو پتہ نہیں ہوتا کہ عوام کو کیا کیا تکالیف ہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ کسی کو کسی وقت کوئی تکلیف ہوتی ہے کسی کو کسی وقت آہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس لئے تمہارا دروازہ عوام کیلئے بند نہیں ہونا چاہئے ۔ لیکن یہاں دو کروڑ عوام کے نمائندے کو کمشنر کا چوکیدار دروازے سے دھتکار دیتا ہے کہ تم کمشنر سے مل نہیں سکتے ۔ یہ آپ کی انتظامیہ کا دوسرا کارنامہ ہے ۔

جناب والا میرا وقت ختم ہو رہا ہے اس لیے میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واقعی حالات کو درست کرنا چاہیے ۔ اگر آپ نے نیک نیتی سے حالات کو درست کرنا ہے تو آپ اس کے اسباب کا کھوج لگائیں ۔ اس بیماری کا علاج تلاش کریں ۔ میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ نظام کوئی بھی ہو خراب نہیں ہوتا بلکہ عوام ہی اچھے یا برے ہوتے ہیں ۔ یہ جناب والا احساس کی بات ہے ۔ جس ملک کی حکومت جس طریقے سے چلتی ہے وہاں کے عوام بھی اسی طریقے سے چلتے ہیں ۔ آپ نے ملک میں شراب کے کارخانے کھول رکھے ہیں ۔ جوئے کے اڈے میں وہاں پر جانے

والوں کو اعلیٰ مقام پر بٹھایا جاتا ہے ۔ آپ نے اس ملک کی ساری دولت کو بیس خاندانوں میں مرتکز کر دیا ہے۔ لوگ جب نوکریاں لینے کے لیے نکلتے ہیں ۔ بچے جب اپنے مطالبات لے کر نکلتے ہیں تو آپ ان کا جواب گولیوں سے دیتے ہیں کیا ملک کا یہی نظام ہے ؟ پھر آپ کہتے ہیں کہ نظام تو اچھا ہے لیکن لوگ خراب ہیں میں اس بات کو ماننے سے انکار کرتا ہوں ۔ میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ ملک کا بنیادی مسئلہ لوگوں کی ضروریات زندگی کی فراہمی کا ہے۔ ان دس سالوں میں یہ ذمہ داری کس پر آتی ہے کہ ان لوگوں کو بنیادی ضروریات زندگی فراہم کی جائیں ۔ آپ کہتے ہیں کہ ملک میں ترقی ہوئی ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ملک میں صنعتی ترقی ہوئی ہے ۔ آپ کہتے ہیں کہ ملک میں زرعی ترقی ہوئی ہے تو میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا ترقی اس کا نام ہے کہ ملک کو ۸۰ فیصد دولت بیس خاندانوں میں محدود ہو کر رہ گئی ہو ۔ یہ بات میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس بات کا اعلان آپ کے اپنے مقرر کردہ پلاننگ کمشن کے ایک ذمہ دار افسر نے pubilcally کیا ہے کہ ملک کی ۸۰ فیصد دولت بیس خاندانوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے یہ ترقی چند خاندانوں نے کی ہے یہ ترقی چند صنعتکاروں نے کی ہے ۔ کیا ترقی اسی کا نام ہے کہ ملک میں عوام کو ضروریات زندگی میسر نہ ہوں ۔ میں آپ سے کہتا ہوں ، میں ببانگ دہل اور بلاخوف تردید کہتا ہوں اور پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ آپ نے ترقی نہیں کی ہے بلکہ آپ نے ملک کو ۲۰ سال پیچھے لوٹا دیا ہے ۔

مسٹر ملنگ خان (ہزارہ - ۵) - جناب والا- اس وقت امن عامہ کی صورت حال کو زیر بحث لایا جا رہا ہے - میں اس کے متعلق تین وجوہات بتاؤں گا کہ بد انتظامی اور تشدد وغیرہ تین اسباب سے پیدا ہوئے ہیں - پہلا سبب انتظامی دوسرا سیاسی اور تیسرا سبب تعلیمی ہے - اس ملک کے عوام کو اس وقت تین مسائل در پیش ہیں جن میں سر فہرست انتظامیہ ہے - عوام کی اکثریت انتظامیہ سے نالاں ہے - ملک میں رشوت خوری کا دور دورہ ہے کوئی بھی ایسا سرکاری ملازم نہیں جس کے منہ رشوت نہ لگی ہو - میں عرض کرتا ہوں کہ ہزار میں سے کوئی ایک آدھ ایسا خدا کا بندہ ہوگا جو رشوت نہ لیتا ہو ورنہ ۹۹۹ سرکاری ملازم ایسے ہیں جن کی گزر اوقات رشوت کے بغیر نہیں ہو سکتی - اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بھی بہت ہیں اور سرکاری ملازمین میں بھی بہت سے اچھے آدمی ہیں - میں بہت سے سرکاری ملازمین کو ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ وہ رشوت خوری سے پاک ہیں - لیکن اس وقت انتظامیہ کی اکثریت رشوت پر پل رہی ہے - یہ تمام خرابیاں انہی کی پیدا کردہ ہیں -

جناب والا ۱۹۵۸ء میں جس وقت مارشل لا لگا تو میں اس ایوان کا ممبر تھا - پہلے پہل ہمیں بھی کوفت ہوئی - تکلیف ہوئی - رنج ہوا کیونکہ مارشل لا کے نام سے خوف آتا تھا - بڑے بڑے افسران جن میں میجر اللہ داد مسٹر اے ٹی نقوی اور مسٹر ظفرالاحسن شامل تھے اور اس کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں کلاس دوئم کے ملازمین کو سکریں آوٹ کر دیا گیا - میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ ڈویژن کی انتظامیہ اور صوبے کی انتظامیہ کانپ رہی تھی- جو لوگ

سب سے بڑے رشوت خور تھے ان لوگوں نے نمازیں پڑھنی شروع کر دیں اور روزے رکھنے شروع کر دیئے ۔ ان پہلے چھ مہینوں میں corruption ختم ہو گئی اور رشوت خور سرکاری ملازمین کی صفائی ہو گئی ۔ انتظامی معاملات درست ہو گئے اس وقت خراب آدمی کو خراب کہا جا سکتا تھا اور اچھے کو اچھا آدمی کہا جا سکتا تھا ۔ ہماری اس نمائندگی سے وہ دور بہتر تھا میں اس بات کو خود تسلیم کرتا ہوں حالانکہ مارشل لا اچھی چیز نہیں ہوتی ان لوگوں کے پاس بہت اختیارات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے انتظامیہ والوں اور سرکاری ملازمین کے حوصلے پھر بڑھ گئے اور انہوں نے ازسرنو اپنی ریشہ دوانیاں شروع کر دیں ۔ انہوں نے پھر اپنے کرتب دکھانے شروع کر دیئے ۔ پہلے وہ گھروں میں بیٹھ کر رشوت لیتے تھے اب دفتروں میں رشوت کا بازار گرم کر دیا ۔ اگر کوئی قتل ہو جاتا تو وہ قتل روپے کی وجہ سے چھپ جاتا اور بے گناہ آدمی پکڑا جاتا خواہ بے گناہ آدمی گھر پر ہی کیوں نہ بیٹھا ہوا ہوتا ۔ میرے علاقہ میں کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں جن کے متعلق میں بتا سکتا ہوں ۔ میں نے اس سلسلہ میں اس سال ایک سوال بھی کیا تھا کہ ایک آدمی کو قتل کرکے ۔ اس کی لاش کو روز روشن دریا میں پھینک دیا گیا ۔ کیوں کہ انتظامیہ خود اس کیس میں ملوث تھی اس لیے وہ لاش نہیں مل رہی تھی ۔ ایک طرف تو یہ حالت ہے اور دوسری طرف اسی ہاؤس میں جب ایک ہنگامی قانون پاس کیا گیا اس وقت بھی میں بہت چلایا کہ یہ قانون ٹھیک نہیں ہے بہتر نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ قانون پاس ہو گیا اور ہم نے

اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی ۔ یہ قانون کریمینل پروسیجر سپیشل پرویژن کے تحت بنا ۔ یہ اس لئے بنایا گیا کہ جو مقدمہ عدالت میں ثابت نہ ہو سکے اس کو اس قانون کے تحت لے لیا جائے ۔

جناب والا۔ صدر ایوب کی حکومت کو بد نام کرنے والے۔ صدر ایوب کی حکومت کو غلط طور پر چلانے والے یہی لوگ ہیں (کیوں کہ یہاں پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا کے اصول کے تحت عرض کر رہا ہوں) یہ میرا اپنا خیال ہے ۔ یہ میری اپنی رائے ہے ۔ صدر ایوب بھی انسان ہے اس سے بھی غلطیاں ہو سکتیں ہیں ۔ اس نے غلطیاں کی بھی ہوں گی ۔ میں اس چیز کو نہیں جھٹلاتا لیکن غلطیوں کا مجموعہ یہ نیچے والے لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں اس حکومت کے چلانے کے لیے اس آئین پر عمل درآمد کرانے کے لیے اختیارات دیے گئے ہیں ۔ بذات خود کوئی قانون برا نہیں ہوتا لیکن کسی قانون کو چلانے کے لیے اچھے آدمیوں کو ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر وہ قانون اچھے آدمیوں کے ہاتھوں میں چلا جائے تو وہ قانون اچھا ہو گا ۔ میری اپنی رائے تھی اور میں آج بھی کہتا ہوں ۔ کہ اگر بنیادی جمہوریتوں کا نظام صحیح طریقہ پر چلایا جائے تو یہ بہت بہتر نظام ہے ۔ (تالیاں) دیہات کی ترقی کے لیے پاکستان کے قیام کے بعد اس حکومت سے پہلے کسی نے اس طرف توجہ نہیں دی تھی ۔ یہ ایک اختراع تھی ۔ صدر صاحب کے نظام کی ۔ لیکن جس وقت یہ نظام برے ہاتھوں میں پہنچا تو رورل ورکس پروگرام کا ۶۰ فی صد روپیہ ان کی جیبوں میں گیا ۔ ۲۰ فی صد چیرمینوں کے پاس اور باقی ۲۰ فی

صد خرچ ہوا ۔ میں کہتا ہوں کروڑوں روپیہ رشوت خور لوگوں نے لیا ۔ اور ان کی وجہ سے قوم کے لوگ رشوت خور ۔ B.D ممبر رشوت خور اور چیرمین رشوت خور ہو گئے۔ میں خود چیرمین رہا ہوں ۔ میں نے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو کہا ۔ کہ آؤ خدا کے لیے مجھے جو رقم ملی ہے ۔ اس کو check کیجئے اس میں میرے دوست بھی تھے اور Supporters بھی تھے میں نے کہا کہ یہ نامناسب بات ہے ۔ لیکن میری بات اس لیے ان سنی کر دی گئی۔ کہ ان کی اپنی جیب گرم ہوتی تھی۔ تو جناب والا۔ دیہاتوں میں جو کچھ بے چینی ہے ۔ ہے ۔ تو محض انتظامیہ کی بداعمالیوں کی وجہ سے ہو رہی ہے ۔ عدالتوں میں ،کچہری میں، جہاں بھی آدمی جائے ان کی جیبیں خالی ہو جاتی ہیں ۔ ہماری زمینیں تو کنالوں کے حساب سے ہوتی ہیں ۔ ادھر مربعوں کے حساب سے ہوتی ہیں ۔ ہم لوگ ۲۰ کنال زمین میں سے ہی اپنا علاج معالجہ اور بچوں کے دیگر اخراجات پورے کرتے ہیں ۔ اس میں تو خود وہ اپنا گزارہ نہیں کر سکتے ان لوگوں کو کہاں سے دیں ۔ یہ اس کا ایک سبب ہے بہت سے تعلیم یافتہ لوگ بے روزگار ہیں ۔ پوسٹ گریجوئٹ ۔ گریجوئٹ ۔ انجینرز ۔ ڈاکٹرز ۔ ہوتا یہ ہے کہ ملنگ خان بھی demand کرتا ہے ۔ کہ کالج ہمارے علاقہ میں کھول دیں ۔ لیکن اس چیز کو نہیں سوچتا کہ ہم یہ گریجوئٹ کھپائنگے کہاں ۔ ہمارے ہاں اکثر یہی مطالبہ ہوتا ہے ۔ نہ حکومت اس چیز کو دیکھتی ہے ۔ اور نہ ہی صحیح planning ہے ۔ کہ یہ

لڑکے سکولوں اور کالجوں سے نکل کر کہاں کھپینگے ۔ یہ under-developed country ہے اس میں ایسی پلینگ ہونی چاہیے تھی ۔ کہ یہ تعلیم یافتہ لوگ بے روز گار نہ ہوں ۔ دوسری چیز سیاست ہے ۔ اپوزیشن کا کام تعمیری نکتہ چینی ہوتا ہے ۔ اور ہمارے دوست کرتے رہے ہیں ۔ اور کرتے رہینگے ۔ باقی رہی یہ چیز کہ کسی سیاسی جماعت کے مطالبہ کی آڑ میں توڑ پھوڑ کرنا ۔ قومی املاک کو نقصان پہنچانا ۔ اس کے متعلق آپوزیشن والوں نے بھی کہا ہے ۔ کہ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں لیکن ایسا عنصر اس ملک میں موجود ہے ۔ جو بیرونی ملکوں سے روپیہ پیسہ لے کر شر انگیزی کرتا ہے اور کچھ ہمارے اپنے پیدا کردہ مسائل ہیں ۔ مثلاً پولیس والوں کو اگر یہ کہا جائے کہ ان لوگوں پر نظر رکھو ۔ تو وہ ان لوگوں کو نہیں دیکھیں گے ۔ وہ کسی شریف آدمی کو پکڑ لیں گے ۔ کیوں کہ ان کو پیسہ تو شریف آدمی سے وصول ہو گا ۔ میں حکومت سے کہوں گا ۔ کہ وہ اس چیز کا خیال کرے ۔

مسٹر سپیکر آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر ملنگ خان ۔ میں اب ماہر تعلیم جو لوگ ہیں ۔ ان کے متعلق ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تعلیم کا معاملہ ہے ۔ اس کے متعلق کسی اور وقت یونیورسٹی بل پر بحث کے دوران discussion کر لیں گے ۔

Mr. Zain Noorani (Karachi I) : Mr. Speaker, Sir, I am most grateful to you that just when I was giving up hope of being called you have given an opportunity to that member, who has been personally affected by this arson, rioting and looting that is going on in the country. I don' t know which other member has been affected, but I am one of those unfortunate, people Sir, who has lost a dear and near friend Maulana Islam Ahmed Shamsi. I am one of those unfortunate people, who have learnt that after stabbing and killing in Liaquatabad in Karachi, the eyes from the dead body of Maulana Islam Ahmed Shamsi were removed with the heels of the shoes of the people. I am one of those unfortunate human beings who have learnt that the beard of the dead body of this dear friend, Maulana Islam Ahmed Shamsi was burnt with kerosene after he was dead.

Minister for Finance : Disgraceful.

Mr. Zain Noorani : I am one of those unfortunate creatures of God, who have learnt that filth was thrown on the dead body of a muslim, Maulana Islam Ahmed Shamsi.

مسٹر حمزہ ۔ سبق سیکھو ۔

Khawaja Muhammad Safdar : He was a murderer.

Mr. Zain Noorani : If Maulana Shamsi can be called a murderer, I think there is no word in the dictionary, which can be applicable to those who in this House today are calling Maulana Shamsi a murderer. Misrepresentation of facts, playing to the gallery, misleading the people and calling people murderer is not going to achieve what they and we all would like.

مسٹر حمزہ ۔ اس نے علی کوثر کے ساتھ مل کر ۱۶ آدمیوں کو قتل کیا ۔

Mr. Zain Noorani : I will speak of Ali Kausar towards the end. Ali Kausar's name has been misused and mis-represented here. I shall come to it in the end.

Sir,I am speaking today at a time when Pakistan is going through turmoil,when the whirlpool and hurricane of agitation,disopedience,murders, arson and loot have been let loose. I don't mean to say that the responsibility for all that is of the Opposition.I certainly don't mean that. All this agitation,Sir, that is going on is the outcome of five different types of sections, which are going around the country. The first and foremost of course are the organized Opposition parties, who are agitating for their right for what they believe to be the right of the people and they have every right to do so. They feel that they would like a particular type of democracy in this country. There is no reason why they should not agitate in a peaceful manner for this. The difference is that they feel that adult franchise or universal franchise should be there in the country at a particular stage, whereas President Ayub,in his own way, and according to his own declaration and according to his own past acts also believes in universal franchise. The difference is that President Ayub feels that universal franchise should be at the initial stage without the control of party machinery, whereas they feel a universal franchise should be at a lower stage helped by the party machinery. However, as I said, we concede their right to demonstrate, to agitate, to ask for what they believe in. That is the first section that is today agitating in the country.

The next is the section of our students. The students have a genuine cause for complaint in my opinion, and the cause for complaint, which the students have, is not merely the result of the policies of the present Government but for the last twenty years, since the formation of Pakistan, those of us who belong to the generation that was responsible for the formation of Pakistan, have let the students down. We have adopted an ostrich like policy of telling the students : "Look, stick to your studies; don't take part in politics; don't take part in affairs, which will result in the well-being of the country.

It is irrational, it is unnatural and a policy which it is impossible to implement. The world-over students have taken part in politics, will take part in politics and shall continue to take part in politics. If the students were not expected to do this and if they had not taken part in the formative stages when we were fighting for Pakistan and had not helped that Quaid-e-Azam, probably, Pakistan would not have been formed today. If you suppress the students ; their problems, their feelings and their aspirations cannot be known to the leaders of public opinion and the Government. That is the second form of agitations today and the solution for it is that the Government should discriminate between general agitation in the country and the students' agitation. The conference, the round table talk or the consultations which are expected to take place should not in any case have anything to do with the students' demands or students' agitation and a further conference must be called and, if possible, President Muhammad Ayub Khan must participate in it where all the representatives of the recognised student bodies must be called and negotiations should go on with them in order to know their mind, their problems, their aspirations, their desires and their feelings. Only then a solution of the student-problem can be found.

The third section which is agitating in the streets today is the the poor dis-satisfied lot. Those who do not get two square meals a day. They feel that during the last few years they have remained poor and, therefore, they hope that probably they may have a chance if the Government of the day is changed. Hence they have joined hands with the agitators in the street and are swelling the crowds which go out in processions. When any agitation or procession, with however good intention it may be, is taken out a lot of anti-social element tries to associate with them. It is not the policy, I am sure, of the Opposition that the anti-social element should be associated with them or should break window panes or traffic signals but it cannot be

helped. It cannot be avoided because they are another section who are there in every procession but the last and the most serious is yet one more section. The section of the pros. When I say pros I don't mean professionals. I had an opportunity, the other day, of meeting a few people, since I am an unknown person comparatively in Lahore I could speak to them, and I asked them what were they ? Whom they were representing ? What party did they belong to ? They said they were pro to such and such power. Then I caught hold of another section and asked "how about you?" What is your demand? They said they were pros to such and such power and within fifteen minutes three major world powers were named by those people. I kept thinking to myself that this section is pro to so, and so, this section is pro to so and so but which section is pro Pakistan ? Kindly tell me that ? That is the dangerous section which whether it is the Opposition or whether it is the Government must unite to eliminate from our body politics in Pakistan. We want people who are Pakistanis whether they are in the Opposition or in the Government but they are Mussalmans first and Pakistanis next. We are not interested in what other world powers want. We shall chalk out our policies amongst ourselves. We can sit down as brothers, we can sit down as colleagues, we can sit down as patriots and can form our own policies but we shall certainly not agree to sit with people who have their inspirations from other countries of the world . We want an internal policy for Pakistan, whatever it may be in which the outside powers shall have no say in determining the same.

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Zafar Ali Shah, occupied the Chair).

Having said this. I would like to touch on the incident since Mr. Farooqi has mentioned Karachi. First of all let us be rational. The police undoubtedly has at places gone beyond the limits of dealing with the problem but then let us consider that do we not expect the people to behave who demonstrate and agitate just as we expect the police to behave ? Just as we expect the police to function within certain limits should we expect the same from those who come out in processions,

those who come out in 'jaloos' and those who agitate. We expect them not to use Masajid for their nefarious activities.

Mr. Senior Deputy Speaker : Please try to conclude.

Mr. Zain Noorani : This morning we have read about the confinement of two policemen within a mosque in one of the districts of Punjab. Is that fair ? If the police on the other hand had confined two persons within the prescincts of a mosque Mr. Hamza and Mr. Farooqi would probably have jumped up and stood up on this bench and started shouting against the police. Why they are not condemning those who have used the house of God, the house of Allah, for this nefarious activity ? Let us come to a gentleman's agreement between the Opposition and the Government. I am not trying to justify the action of the police. What I am trying to say is that let us come to a gentleman's agreement. That neither will you use any Masjid for your activities or for taking shelter after pelting the police or after looting nor will the Government allow any policeman to enter the area of any Masjid while performing his duty in the maintenance of low and order. That is upper most. Pakistan was achieved so that the Mussalmans can lead their lives according to the doctrines Islam and it is essential that the sanctity of our Masajid, our places of worship, should be maintained. It is the responsibility of both the Opposition as well as the Government to do it and if the Opposition leaders do not impress it upon the minds of their followers that this is so, they shall make a great mistake.

I know this is the fashion that the moment we feel that there is a little bit of public support we strike out our chests and go like conquerers-like Napolean and today we read lot of statements in that regard. I think President Muhammad Ayub Khan has shown great statesmanship in offerring to enter into political dialogue with the Opposition. In the name of God and in the interest of the country I beseach these modern Napoleans that kindly do not let this Opportunity go waste. You may be in the right and I may be in the wrong but take this opportunity because further progress would be made from here. Do not turn your backs to an offer which, obviously, has been made in all sincerity. The very fact that the electoral college Bills in the

National Assembly have been withdrawn after offer of the President shows that the President is seriously thinking in terms of amending the electoral system.

Mr. Senior Deputy Speaker : Please try to conclude.

Mr. Zain Noorani : Every Pakistani, having common sense, knows that the demonstrations throughout the length and breadth of the country have made it abundantly clear that a non-official referendum has been held and the people have expressed themselves in favour of the parliamentary system of government based on adult franchise. I don't conceive of any difficulty, if the Opposition and the Government get together at this round table, in bringing about an amicable settlement. The only thing is that the leaders of the Opposition must not ride, in the interest of the country, a high horse and they must try and be accommodative.

I thank you.

چودھری محمد سرور خان (سیالکوٹ ۳) - جناب سپیکر - جب میں جناب محمود اعظم فاروقی صاحب کی تقریر سن رہا تھا تو میری سیاسی تربیت کا تقاضا یہ تھا کہ میں کہتا کہ آپ بالکل غلط کہہ رہے ہیں اس ملک میں کچھ نہیں ہوا ہے اور نہ ہو رہا ہے اور بالکل امن و امان ہے لیکن جناب والا جذبہ حب الوطنی کے پیش نظر یہ تسلیم کرنا پڑا کہ امن ملک میں انتظامیہ کی عدم تدبیری اور ہیئت حاکمانہ اور مختلف عدم تدبیریوں نے ان تمام واقعات کو المیہ بنا کر رکھ دیا ہے - جناب والا - نظام حکومت خواہ وفاقی ہو یا وحدانی ہو خواہ صدارتی ہو یا پارلیمانی ہو - بہر حال سوال سٹیٹ کو ایک فلاحی مملکت میں تبدیل کرنے کا ہوتا ہے - اور اصل تقاضہ جو ہوتا ہے وہ عوام کو یقین دلانے کا ہوتا ہے -

کہ اس سٹیٹ میں طاقت کا جو صحیح سر چشمہ ہے وہ عوام ہیں لیکن ان کو یقین دلانے کیلئے اور ایسا ائینی قدم اٹھانے کیلئے.....

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ اتفاق ہے کہ ۱۲ بجے کا وقت انکو مل گیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is no point of order.

چودھری محمد سرور خان ۔ ملنا چاہئے تھا آپ کو لیکن وہ مجھے مل گیا ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب یہ حمزہ صاحب کا وقت ہے ۱۲ بج گئے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حکومت کا فرض یہ ہوتا ہے کہ عوام کو یہ احساس کرا دیا جائے اور عوام کو یہ یقین دلا دیا جائے اور عوام کو یہ شعور دلا دیا جائے کہ صحیح طاقت کا سر چشمہ عوام خود ہیں تو جناب والا اس منزل پر پہنچنے کے لئے اور اس احساس کو یقین میں بدلنے کے لئے ہم کو بہت سی منزلوں سے گذرنا پڑتا ہے اور سب سے زیادہ کردار ہمیں اس میں ادا کرنا پڑتا ہے کہ آئین میں کئے ہوئے وعدے اور آئین میں دئے گئے حقوق کو اور آئین میں دی گئی مراعات کو بیوروکریسی کے ہاتھوں سے گذار کر انکو پرکھنا پڑتا ہے ۔ پھر ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ آیا بیوروکریسی کی ذمہ داری اور طرز عمل جو ہے اس میں نقائص ہیں اگر اس میں نقائص نہیں ہوتے تو وہ مطمئن کر دیتی ہے اور اگر اس

میں نقائص ہوتے ہیں تو وہ متاثر کرتی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ جو موجودہ ہنگامے ہیں انہیں اگر گورنمنٹ کی کوتاہیوں پر نظر رکھی جائے تو یہ کوتاہیاں ان ہنگاموں اور ان مطالبات کا عشر عشیر بھی نہ ہونگی جن ہنگاموں کا مظاہرہ سڑکوں پر ہوا ہے ۔ اس میں کوئی عنصر ضروری ایسا ہے جو گورنمنٹ کے کئے ہوئے پر پانی پھیرتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہماری سروسز کا بہت حصہ ہے ۔

جناب والا ۔ ایک پارٹی کا رکن ہوتے ہوئے اور ایک سپاہی کی حیثیت سے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ لوگ ہم کو بیگناہ برا کہہ رہے ہیں اور لوگ ہم پر تہمتیں لگا رہے ہیں تو اسکا ملطب یہ نہیں ہے کہ ہم میدان چھوڑ دیں بلکہ ہمارا یہ فرض ہے اور ایک سپاہی کی حیثیت سے اور کمانڈر کی حیثیت سے اور کموڈور کی حیثیت سے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی صف آرائی کریں اور صفوں کو درست کریں اور صفوں میں اپنی حیثیت کو درست کریں اور اپنی صفوں میں uniformity پیدا کریں ۔ ہم کو چاہئے کہ ہم اپنی حیثیت ترکیبی کو ترتیب دیں بجائے اس کے کہ اپنا وقت ضائع کریں ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہم ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ سٹیٹ کو ایک فلاحی مملکت بنایا جائے لیکن فلاحی مملکت بنانے میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ عوام کے جذبات عوام کی خواہشات اور عوام کے مطالبات کو جانچیں جب تک یہ عمل جاری نہیں کیا جائیگا کہ حکومت عوام کے رجحان طبع کو اور اس کی ضروریات

کے مطابق اپنے آپ کو mould نہیں کریگی اس وقت تک حالات رو بہ اصلاح نہیں ہونگے - ہم نے عوام کے رجحان طبع کو جانچنے میں بہت دیر کی ہے اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا پڑیگا - جناب والا ہم نے اپنی سوسائٹی اور اپنے معاشرہ کو پاکستان کے بعد جنم دیا ہے لیکن سنہ ۱۹۵۸ء کے بعد ہم نے اس میں بہت کوتاہیاں کی ہیں - جناب والا - اس ملک میں اور معاشرہ میں ایک بات انتہائی درجہ پر فروغ پا گئی اور وہ یہ wealth without work knowledge without character کا حصول اور business without morality یہ دونوں چیزیں ہماری سوسائٹی میں سرایت کر آئی ہیں ہر ایک آدمی اسی اصول پر کار بند ہے - اس معاشرہ میں بیوروکریسی کا جو طبقہ ہے وہ ان باتوں کے حصول میں بہت آسانی سے دست درازی کر سکتا ہے اور ایک سبب یہ بھی ہے کہ ایک طبقہ ہے جس کو یہ تمام مراعات حاصل ہو جاتی ہیں اور دوسرا طبقہ جو ملازمین کا ہے وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ inferiritoy complex اور بددلی محسوس کرتا ہے اور ایک طبقہ نعمتوں سے بہر ور ہوتا ہے - جناب والا - اسکی وجہ سے جو سب سے بڑی خرابی کا باعث ہوا ہے انگریزوں کا پارلیمانی سسٹم ہم رائج نہیں کرنا چاہتے اور میں یہ کہتا ہی نہیں ہوں بلکہ یہ میرا یقین ہے کہ جب لوگوں کو ہم نے یہ بتایا کہ برٹش پارلیمانی سسٹم ہمیں راس نہیں آتا وہ ہماری سوسائٹی وہ ہماری روایات وہ ہمارے تمدن وہ ہمارے کلچر اور معاشرہ کے خلاف ہے تو

جب ہم نے قطعی طور پر یہ بات عوام کو باور کرادی تو ہمیں یہ بھی عوام کو باور کرانا چاہئے تھا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کا اٹھارویں صدی کا وہ غلاموں والا اور انسانوں کو بھیڑ بکریوں کیطرح گھسیٹنے والا قانون بھی ہمارے معاشرہ کے خلاف ہے بجائے اس کے کہ ہم یہ باور کراتے ہم نے اس کو قبول کر لیا ۔ تو یہ ایک تضاد ہے اگر ہم ایک حصہ پر یقین رکھتے ہیں تو دوسرے حصہ پر بھی ہم کو یقین کرنا پڑے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری سروسز کا جو ڈھانچہ ہے ۔

یہ جام تلخ تجھ کو پینا پڑے گا ساقی
یہ دست شوق کانپے یا پاؤں تھرتھرائے

جناب والا ۔ ہمیں اپنے وسائل اپنے حالات اپنے تمدن اپنے معاشرہ اور اپنی سوسائٹی کے پیش نظر سروسز کا نیا دستوری ڈھانچہ ترتیب دینا ہوگا ۔ جس میں ہم نے یہ اہتمام کرنا ہے ۔ جس میں ہم نے یہ تسلیم کرنا ہے کہ حاکیت کس کے ہاتھ میں ہے ۔ حاکم کون ہے اور جس میں ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ خدمت خلق کا اہتمام زیادہ ہو و گرنہ وہ غلطی جو ہم کر رہے ہیں وہ یہ کہ کچھ لوگ تو حاکمیت کے مزے اڑا رہے ہیں اور کچھ لوگ احساس کمتری میں مبتلا ہو کر تمام سوسائیٹی کو گندہ کر رہے ہیں ہم نے یا تو ان کو بھی خادم بنانا ہے یا ان لوگوں کو بھی حاکم بنانا ہے جو سڑکوں پر جلوس نکالتے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ چودھری صاحب آپ اپنی تقریر ختم کریں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ میں وقت مالک رہا ہوں ۔ میں ایک بڑی اہم بات کرنی چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت کے ترتیب دینے کا مشورہ جو پارٹی کے لوگوں نے دیا ہے میں ان کو مورد الزام ٹھہراتا ہوں کہ انہوں نے اس ملک میں آئینی اپوزیشن کے وجود کو بے معنی بنا کر رکھ دیا ہے اور جناب والا یہ اصول فطرت ہے یہ آئین قدرت ہے کہ اگر آئینی آپوزیشن کو کوئی جگہ نہ دی گئی تو پھر آپوزیشن سڑکوں پر اور گلیوں میں بہہ نکلے گی ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حکومت کو نظم و نسق کے بحال کرنے کا مسئلہ درپیش ہو جائے گا ۔ ایک طرف حکومت کا وقار ہے اور ان لوگوں کے جذبات اور نعرے ہونگے اور وہ لوگ جذباتی جنگ میں مبتلا ہو جائیں گے ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ میرا وقت تنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں لیکن مجھے ایک بات اور کر لینے دیجیے ۔

ملک محمد اختر ۔ ایک مرگ ناگہانی اور ہے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سے ایک غلطی اور ہوئی ہے کہ ملک کے جو قانون ساز ادارے ہیں ان کو ہم نے بالکل غیر موثر بنا کر رکھ دیا ہے انہیں غیر مؤثر حیثیت دے کر رکھ دیا ہے ۔ جناب والا ۔ ایک اسمبلی کے ممبر یا اسمبلی میں بیٹھنے والے وزیر یا کسی آپوزیشن کے فرد کا جو اس اسمبلی میں . . . . . (قطع کلامی)

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا یہ لا اینڈ آرڈر پر بحث ہے یا ڈسکشن ڈے ہے ؟

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھئے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ تو جناب والا ۔ وہ اپنے قول و فعل سے یا اپنے کردار سے عامتہالناس کو یہ تاثر دیتا ہے کہ آئین میں جو کیے گئے وعدے ہیں وہ ان پر عمل پیرا ہے اور آپ کے جذبات اور احساسات کی ترجمانی کر رہا ہے اور عامتہالناس کے ذہنوں کو ٹھنڈک دیتا ہے ۔ یہ بھی جناب والا ایک بڑی تاریخی حقیقت ہے کہ جن اسمبلیوں میں تنقید برائے تنقید ہوتی ہے یا تعمیری تنقید کے جذبات کو فروغ ہوتا ہے وہاں عامتہالناس اپنے ملک کے آئین سے والہانہ محبت کرتے ہیں اور اس کو تقدس کا درجہ دیتے ہیں ۔ میری ایک اپیل اور ہے وہ یہ کہ میں سب باتیں چھوڑ کر آخر میں اپیل کرتا ہوں اس ملک کے عوام سے تمام سیاسی پارٹیوں سے اور اس ملک کے تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اس وقت پریذیڈنٹ صاحب نے جو دعوت مذاکرات کی دی ہے وہ دراصل پاکستان کے نظریے کو بچانے کے لیے ایک صحیح قدم ہے اور میں ان لوگوں سے اپیل کرتا ہوں جو پاکستان کے نظریہ پر اعتماد رکھتے ہیں کہ وہ بڑی فراخدلی سے وہ بڑی اعتدال پسندی سے وہ بڑی نیک نیتی سے ان مذاکرات میں حصہ لیں ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر آنریبل ممبر گھوم گھما کر گھنٹہ گھر پر پہنچ گئے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ ملک صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب والا ایک گذارش آپ کی خدمت میں کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اب تقریباً تین گھنٹے گزر گئے ہیں اس بحث کو کرتے کرتے اور جناب قائد ایوان میری تائید فرمائیں گے کہ ان کے اور میرے درمیان فیصلہ ہوا تھا کہ نصف وقت سرکاری پارٹی کو اور نصف وقت ہمیں ملے گا ۔

سرکاری نشستوں سے آوازیں ۔ نہیں ۔ نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ایک طرف خواجہ صاحب کہتے ہیں کہ اس ملک میں بالغوں کو ووٹ کا حق دو ان کی اکثریت کے مطابق حق دو ۔

مسٹر حمزہ ۔ تو کیا آپ نابالغ ہیں ؟ (شور و قطع کلامیاں)

چودھری محمد نواز ۔ یہ بڑی زیادتی ہے کہ وہ جناب پھول خان صاحب کو نابالغ کہتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میری گزارش یہ ہے کہ تین گھنٹے کم و بیش ہمیں وقت مل جانا چاہیے تھا یا اگر یہ نہیں تو ڈیڑھ گھنٹہ تو ضرور مل جاتا ۔

چودھری محمد ادریس۔ ۲۵ منٹ تو ملک اختر صاحب نے لے لیے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ اس بات کا خیال فرمائیں کہ ہم سارے کے سارے کہیں پیچھے نہ چلے جائیں اور پھر اس ایوان میں بیقراری پیدا ہو جائےگی اور ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے خیالات بھی ایوان کے سامنے پیش ہوتے جائیں حاجی صاحب بیمار ہیں میں نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ تقریر نہ کریں ۔ میں نے قائد ایوان کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ تقریر کریں تو مختصر کریں ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ حضور والا ۔ جو فیصلہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی آپوزیشن کے درمیان ہوا ہے اس میں حائل نہیں ہونا چاہتا ۔ لیکن میں لیڈر آف دی آپوزیشن سے استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ میری غیر حاضری میں کچھ باتیں میرے ساتھی کے متعلق کی گئی ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کوئی نہیں کی گئی ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کا اس سے کیا تعلق ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ تعلق ہے ۔ میں اپنے کارکن ساتھی کی موت پر آنسو بہاؤں گا ۔ مجھے کوئی روک نہیں سکتا ۔ میں اپنے ساتھی کی موت پر آنسو بہاؤں گا ۔ کوئی شخص مجھے روک نہیں سکتا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ بہائیے آپ تقریر بھی کیجیے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے میری راہنمائی کی ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ خواجہ صاحب نے ادھوری بات کی ہے اور میں نے پھر آج ان کے سامنے کہا ہے کہ وقت بڑھا دیا جائے لیکن شام تک مشکل ہے آپ کو ضرور وقت ملے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا۔ ہم اس ہاؤس کے ویسے ہی رکن ہیں جیسے کہ اور اگر آپ وزیروں کو وقت دیتے ہیں تو ہم نے کیا گناہ کیا ہے ۔ ہمیں بھی وقت دیا جائے آپ اپنے فیصلے کی پابندی کیجیے یا پھر ان سب کو پابند کیا جائے ۔

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ ہمارا بھی حق ہے ۔ جو پروگرام پہلے بن چکا ہے اس پر کاربند رہنا چاہیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ ہمیں بھی اجازت دی جائے ۔ ہم اس لیے اسمبلی میں نہیں آئے کہ ہم اپنا منہ بند کرکے بیٹھیں رہیں ۔ آپ فیصلہ کرلیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ محترم قائد ایوان نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس طرف سے بہت سے دوست باتیں کرنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا تھا کہ ہم شام تک بیٹھنے کو تیار ہیں اور میں ان دوستوں کی باتیں سنوں گا ۔

ملک محمد اختر ۔ ہم ان کے پھول اور پتھر کھانے کو تیار ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے .....

سید عنایت علی شاہ ۔ آپ نے جناب والا کیا فیصلہ کیا ہے رانا صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ حاجی صاحب کو تقریر کرنے دیں ۔ ان کی تقریر میں خلل نہ ڈالا جائے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور ۔ ۲)

رب شرح لی صدری و یسرلی امری ...

جناب سپیکر ۔ آپ کے آنے سے پہلے معزز اراکین نے سوال اٹھایا ہے ۔ کہ یہاں ہر ممبر اتنا ہی وفا دار ہے عوام کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے جتنا کہ کوئی وزیر ہو سکتا ہے تو ہر ایک کی خواہش ہے اور ہر ممبر کی تمنا

ہے کہ اس اہم مسئلہ پر ان کو موقعہ دیا جائے ۔ ٹائم دیا جائے آپ اس کے متعلق کوئی لائحہ عمل مقرر فرمائیں تا کہ ہر ایک ممبر اپنے جذبات کا اظہار کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ہاؤس کی اطلاع کے لیے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک وزرا ۔ لیڈر آف آپوزیشن یا آپوزیشن کے ممبران کا تعلق ہے ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں تو ہم شام کے سات بجے تک یا رات کے بارہ بجے تک بیٹھنے کے لیے تیار ہیں ۔ مگر اس کا دارو مدار اس پر ہے کہ آپ تقریر کے بعد تشریف نہ لے جائیں بلکہ یہاں رہیں اور کورم قائم رکھیں ۔ تقریریں کریں اور تقریریں سنیں ۔ اگر ہاؤس کا وقت بڑھا دیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا ۔ نہ قائد ایوان کو اس پر اعتراض ہو گا اور نہ قائد حزب اختلاف کو اس پر اعتراض ہو گا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے چند گذارشات کروں گا ۔ یہ میں اپنے فرض کی ادائیگی کرتا ہوں اور اپنے علاقہ کی نمائندگی کرتا ہوں ۔ لیکن افسوس ہے کہ مجھے دو بار ہارٹ اٹیک ہوا اور اس کا مجھے اتنا صدمہ ہے آج بھی میں صرف اپنی فرض شناسی سے یہاں آیا ہوں ورنہ ڈاکٹر کی اجازت نہیں ہے ۔ اگر ہمارا دم جہاد میں ٹوٹ جائے تو میں اسے اصل موت سمجھونگا اس لیے میں یہ چند الفاظ کہنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں ۔

گذارش یہ ہے کہ جتنی تقریریں میں نے سنی ہیں وہ گورنمنٹ کے خلاف ہوئی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب گورنمنٹ کی حالت بالکل قابل رحم ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ میں اس چیز کو بھی لاؤنگا کہ نہ صرف گورنمنٹ کی بلکہ ہماری بھی ذمہ داری ہے جتنی بھی بدامنی ہے انتشار پھیلا ہوا ہے اسے قابو کرنے کے لیے گورنمنٹ کی ذمہ داری یہ ہے ۔ اللہ تبارکہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ فرمایا ہے ۔

ان اللہ یامرکم ان تؤدو الامانات الی اھلھا ۔ ۔ ۔

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ تم سپرد کرو ان امانتوں کو انہیں جوانکے اھل ہیں اور جب بھی فیصلہ کرو لوگوں کے درمیان تو فیصلہ کرو انصاف کے ساتھ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے ۔ جناب سپیکر۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہیں اقتدار حاصل ہو ۔ میں خصوصی طور پر توجہ دلاتا ہوں ممبر صاحبان کو اور وزرأ صاحبان کو تو غریب اور امیر کے درمیان مساوات قائم کرو اور حکومت کے عہدوں پر تقرری کے لیے کنبہ پروی اور دوست نوازی کی بجائے صرف اہلیت اور قابلیت کو معیار قرار دو ۔ اپنے مرتبہ کے لحاظ سے سب پاسبان ہیں ۔ ممبر ہو ۔ گورنر ہو منسٹر ہو یا صدر ہو ۔ سب پابند ہیں اور جوابدہ ہیں ۔ سب راعی ہیں ۔ خلیفہ بھی راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا ۔ میں اس آئت پر اکتفا کرتے ہوئے خود کو بھی معزز اراکین اسمبلی کو بھی اور وزیر صاحبان کو بھی یہ عرض کرتا ہوں ۔ باقی جناب سپیکر صاحب

میں آپ کے اوپر ذمہ داری لگاتا ہوں کہ آپ میرا یہ پیغام گورنر صاحب اور صدر صاحب تک پہنچا دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب آپ تشریف رکھیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں صرف چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ طالبعلموں سے جو برتاؤ کر رہے ہیں ۔ زمینوں کی الاٹ منٹیں کر رہے ہیں ۔ بے روزگاروں کا جو حال کر رکھا ہے ۔ انہوں نے پروموشن کا جو معیار رکھا ہے ۔ روٹ پرمٹوں کا جو معیار رکھا ہے ۔ شکار گاہوں کے لیے زمینوں کی جو الاٹ منٹیں کر رہے ہیں ۔ الیکشن کی جو حلقہ بندی انہوں نے کی ہے یہ تمام کام وہ سرکاری لیگ کے سپرد کر رہے ہیں ۔ تو میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ مالیہ صرف لیگ والے نہیں دیتے ۔ پوری قوم دیتی ہے ۔ یہ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں ۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے ۔ اور گورنمنٹ کو چاہیے کہ اسے پورا کرے ۔ الحمدللہ میں نے اللہ تعالیٰ کی آئیت سے شروع کرکے اس معزز ہاؤس کو اللہ تعالیٰ کے احکام سے آگاہ کیا ہے ۔ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے ۔ ان الفاظ سے میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور نمبر ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ جناب قائد ایوان نے آج کی بحث کرتے ہوئے ہمیں یہ نصیحت کی تھی کہ ملک میں اس وقت جو آگ لگی ہوئی ہے اس کو بجھانے میں حزب اختلاف ان کا ہاتھ بٹائے ۔ میرا ایک

مختصر سا جواب ہے ۔ میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب حکومت آگ لگانے پر مصر ہے تو یقین رکھئے کہ آگ لگانے والا کبھی آگ کو بجھا نہیں سکتا ۔ اور آج جو ناخوشگوار حالات اس ملک میں نمودار ہوئے ہیں انہی خدشات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر حکومت کو وقتاً فوقتاً متنبہ کرتے رہے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقتاً اس حکومت پر سے عوام کا اعتماد ہی نہیں اٹھا بلکہ اس حکومت کے تحت ظلم، بد عنوانی، لوٹ کھسوٹ سرکاری غنڈہ‌گردی اس ناقابل برداشت حد تک بڑھ گئی ہے کہ لوگ مجبور ہوئے ہیں کہ وہ اس حکومت کے خلاف بغاوت کا علم لے کر بازاروں اور کوچوں میں نکل آئیں ۔ میں اس ایوان کے معزز اراکین کا انتہائی ادب و احترام کرتا ہوں ۔ لیکن میں ان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ اس حکومت کی کس منہ سے حمایت کرتے ہیں ۔ کیا آپ کو پتہ نہیں کہ آپ نے یہاں ملک یزدانی کو ملازمت سے علیحدہ کرنے کی قرار داد متفقہ طور پر پاس کی تھی ۔ مگر اس حکومت نے آج تک اس کی پروا نہیں کی ۔ آپ کہتے ہیں کہ حکومت مذہبی عبادت گاہوں کا احترام کرتی ہے ۔ یہ حکومت نہ مذہبی عبادت گاہوں کا احترام کرتی ہے نہ قانون ساز اداروں کی تقدیس ۔ ان کے نزدیک یہ ایک صفر کے برابر ہیں ۔ یہ ان قانون ساز اداروں کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔ یہ انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا ہے ۔ پھر آپ اس حکومت کی کس منہ سے حمایت کرتے ہیں ۔ یہ ایک تاریخ ساز وقت تھا ۔ آج سے دو سال بعد جب کبھی اس ملک میں عوام کی حکومت قائم ہو گی اس واقعہ کو بیان کیا جاتا رہے گا ۔

جناب سپیکر ۔ درحقیقت اس وقت عوام میں جو ہیجان پھیلا ہوا ہے ۔ جو منافرت اور بد اطمینانی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ حکومت عوام کی نہیں اور سرکاری ممبران اسمبلی کی بھی نہیں ۔ وہ تو خواہ مخواہ اپنی اس مستعار زندگی اور عاقبت کو بگاڑنے کے لئے اس کی حمایت کرتے ہیں ۔ یہ حکومت دراصل نوکر شاہی کی ہے ۔ اور اس حکومت نے اس ملک کے عوام پر اس نوکر شاہی کی وساطت سے حکومت کرنا پسند کیا ۔ اس سے پہلے تو یہ باتیں میں کہا کرتا تھا لیکن آج یعنی ۵ تاریخ کے روز مانہ "امروز" کے اداریئے میں یہ الفاظ درج ہیں ۔ جناب کرمانی صاحب ان کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں ۔ آپ کی نئی اور پیاری پارٹی کے بارے میں اس کے یہ ارشادات ہیں کہ : ۔

"مسلم لیگ اگرچہ ایک سیاسی جماعت کے طور پر بحال ہوئی تھی مگر مارشل لا ختم ہونے کے بعد اس نے نہ تو سیاسی انداز فکر ہی اختیار کیا اور نہ کوئی سیاسی کردار ہی اپنایا وہ عملاً غیر سیاسی جماعت رہی اور بعض اوقات النظامیہ کے "تابع مہمل" بن کر رہ گئی"

جناب والا۔ یہ ان کی سیاسی جماعت کے بارے میں حکومت کے اپنے اخبار کا یہ فتویٰ ہے ۔ ۔ ۔ ۔

ایک آواز ۔ اسے آزادی تحریر و تقریر کہتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر در حقیقت جو کچھ بھی اس ملک میں ہو رہا ہے ۔ اس کے بارے میں آپ خواہ مخواہ ہم پر الزام تراشی کیا کرتے تھے ۔ یہاں تو انتظامیہ اس تمام عوامی بیزاری ۔ ملک میں پھیلی ہوئی رشوت خوری غبن اور شراب خوری کی مرتکب ہوئی ہے ۔ وہ ہمارے کہنے کے باوجود بھی ٹس سے مس نہیں ہوئی ۔ میں حکومت سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب ہماری جانب سے ایک بار نہیں متعدد بار اس قسم کے الزامات لگائے گئے اور اس بات کو کون نہیں جانتا تھا کہ اس ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا گیا ہے ۔ لیکن اس کے باوجود حکومت حرکت میں کیوں نہ آئی ؟ میں اپنے حکمران طبقہ اور حکمرانوں کے ایجنٹوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے ایک بھی ایسے افسر کو پچھلے پانچ سات سالوں میں رشوت خور ہونے کی بنا پر یا اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے کی بنا پر بازار میں کھڑا کرکے کوڑوں کی سزا دی ہو جس کے وہ مستحق تھے ۔ اگر آپ اتنے وسیع اختیارات دے کر X X X* کو سزا دینے کے لیے تیار نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ لفظ پارلیمنٹری ہے ؟ اس لفظ کو اسمبلی کی کارروائی سے حزف کیا جاتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ 'X X' کا مطلب ان معنوں میں نہیں لے رہا ہوں ۔ میں ان کو "ہندو" نہیں کہتا ہوں ۔ میرا مطلب اس سے مختلف ہے ۔ ۔ ۔ ۔

---

*expunged as ordered by the Speaker.

مسٹر سپیکر - بہتر ہے کہ آپ اس لفظ کو استعمال ہی نہ کریں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ہم نے عملی زندگی میں یہ دیکھا ہے کہ ہر وہ افسر جتنا زیادہ رشوت خور اور بدنام ہے - جتنا لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں حکومت کو وہ اتنا ہی زیادہ عزیز ہے - اس کا نتیجہ کیا ہو گا - مجھے اتفاق سے گجرات کا خانم کیس یاد آ گیا ہے - میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ ان درندوں نے ایک نہیں بلکہ بیسیوں پاکستانی عورتوں کو اپنی ہوس کا شکار کیا - بیشتر انسانوں کو انتہائی جابرانہ طور پر اور سنگدلی سے لوٹا گیا اور آپ بیٹھے تماشا دیکھتے رہے - لیکن آپ ہمیں کہتے ہیں کہ ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اسکا موجب ہم ہیں -

جناب سپیکر - میں قائد ایوان سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اپنے فعل و کردار سے اس ملک میں طبقاتی جنگ کا اہتمام نہیں کیا ہے ؟ ابھی کل کی ہی بات ہے میرے ایک سوال کے جواب میں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ آپ نے ۱۱ ہزار ٹن چینی عوام کے منہ سے چھین کر مل مالکان کے سپرد کر دی - آپ نے ان کو ۶۱ روپیہ من کے حساب سے چینی واپس کی جب کہ اس وقت انہوں نے ۸۵ روپیہ من کے حساب سے مارکیٹ میں فروخت کی - اس ایک فعل میں آپ نے مل مالکان کو کم از کم ۷۵ لاکھ روپے کا ناجائز فائدہ پہنچایا -

جناب سپیکر ۔ جب آپکی حکومت کا یہ کردار ہے کہ اس نے صوبہ کے عوام کو شب برات کے روز میٹھی چیز تیار کرنے کیلئے یا حلوہ کھانے کی اجازت نہیں دی جو غریب آدمی کو سال میں ایک بار کھانا نصیب ہوتا ہے اور اسکے برعکس آپ نے ۷۵ لاکھ روپیہ مل مالکان کو دینا پسند کیا۔ آج آپ کس منہ سے تبلیغ کرتے ہیں کہ یہ آپکی حکومت ہے ۔ لوگوں کے احتجاج کے باوجود بہت ڈھٹائی کے ساتھ اپنے سیاسی کارکنوں کو روٹ پرمٹ اور ملوں کے لائسنس تقسیم کئے یا ان کے سیاسی رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو تقسیم کرنا پسند کیا.....

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ اسکے متعلق بحث نہ کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ آپکی ہی حکومت نہیں ہے کہ جس نے سابقہ اور پرانے سیاستدانوں وحید الزمان اور خلیق الزمان اور مسلم لیگ (کونسل) کے سابقہ جنرل سیکرٹری عبدالوحید خان ۔ حسن محمود اور پیر پگاڑو کو ٹیکسٹائل اور شوگر ملوں کے لائسنس دئیے ہیں؟ آپ عوام سے کیا توقع رکھتے ہیں ۔ آپ ان کو رشوت دیتے ہیں۔ آپ ان کو رشوت سے پالتے رہے ہیں ۔ جو کچھ بھی اس وقت اس ملک میں ہو رہا ہے اسکی تمام تر ذمہ داری آپ پرہے ۔ جو اس ایوان میں بیٹھ کر آہیں بھرتے ہیں جو عورتوں کی نمائندگی کا دعویٰ کرتی ہیں ۔ ان واقعات پر محض آہیں بھرنے سے کچھ نہیں ہوتا ۔

جناب سپیکر ۔ جیسا کہ میں اس سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس صوبہ میں سیاسی آزادی کا نام تک نہیں ۔ دفعہ ۱۴۴ کو بے محابا استعمال کیا جا رہا ہے ۔ ہم جیسے لوگ جو قانون کی حدود میں رہنا انتہائی پسند کرتے ہیں ہمیں اس بات پر مجبور کیا گیا کہ جو حکومت معقول زبان کو نہیں سمجھتی ۔ کسی اخلاق اور ضابطے کی پابند نہیں ہے ۔ تو ہم دفعہ ۱۴۴ کی پابندیوں کو کسی صورت میں ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ آج میں یہ بات برملا کہنے پر مجبور ہوں کہ ضلع لائل پور میں کئی ماہ سے لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی لگائی گئی ہے ۔ لیکن اگر وہاں کوئی وزیر یا کوئی افسر جاتا ہے اور ان کیلئے کوئی کلچرل شو ہوتا ہے تو اس کام کیلئے لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی نہیں ہے ۔ اگر کوئی سیاسی جلسہ حزب اختلاف کی جانب سے کیا جائے تو اسکے راستے میں لاؤڈ سپیکر کی پابندی آڑے آتی ہے ۔ اگر لاؤڈ سپیکر میرے پاس ہوتا یا ہمارے پاس اتنی دولت ہوتی اور لاؤڈ سپیکر کے قبضہ میں لئے جانے کا اندیشہ بھی ہوتا تو بھی ہم اس قسم کی پابندیوں کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتے ۔ ان اختیارات کا آپ نے X X X X * استعمال کیا ہے اور ہم اس کے استعمال کا کوئی اخلاقی جواز نہیں سمجھتے ۔

Mr. Speaker: That is not parliamentary. Expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ درحقیقت آج اس ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے ۔ حکومت نے اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کیا ہے ۔ انہوں نے ایک غنڈہ

**Expunged as ordered by the Speaker.*

نہیں غنڈوں کی ایک پوری فوج کو منظم طریقہ سے پالا ہے - لاہور - راولپنڈی اور کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے - جب آپ معقولیت کی بات ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں تو غیر معقولیت سے - قانون شکنی سے - ہم کہتے ہیں - - - -

Minister for Information : This is exactly our case.

مسٹر حمزہ - افسوس تو یہ ہے کہ ہم نے پہلے سنا تھا کہ فرعون کسی قوم پر نازل ہوا تو موسیٰ نے اس قوم کو نجات دلائی - لیکن افسوس کہ *X X X X

Mr. Speaker : Expunged from the proceedings of the Assembly. Mr. Hamza should not make such remarks.

مسٹر حمزہ - آپ میں سے کون نہیں جانتا - کہ شاہزادگان کیا کچھ کر رہے ہیں -

ایک ممبر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ relevant نہیں ہے کیونکہ اس ہاؤس میں کوئی شاہزادہ نہیں جس کا تعلق اس ملک یا ہاؤس سے ہو -

Mr. Speaker : The member may please take his seat. This is not a point of order.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - محض شاہزادگان ہی نہیں - بلکہ ہمارے گورنر صاحب کے عزیزوں نے اس مرتبہ کا ناجائز فائدہ اٹھایا - ہر کس و ناکس

**Expunged as ordered by the Speaker.*

کے سامنے وہ تمام باتیں اور حقائق ہیں ۔ کہ کس طرح انہوں نے اس ملک کی دولت کو ناجائز طور پر لوٹا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ہم اس آزاد پاکستان میں رہتے ہیں ۔ آپ میں سے بیشتر نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ سوات میں بچوں نے جلوس نکالا اور انکے والدین کو پکڑ کر ان سے پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ وصول کیا ۔ کیا کسی مہذب ملک میں یہ کام ہوسکتا ہے ؟ اخبار نویسوں کی پٹائی ہوتی ہی تھی اور ہوتی رہے گی ۔ جبتک آپ برسراقتدار ہیں ۔ آپ نے لوگوں کے ذہنوں کو ، ضمیر کو جکڑنے کی کوشش کی ۔ آپ کے نزدیک جب پریس اور پبلیکیشنز آرڈیننس آپ کا مقصد پورا نہ کر سکا تو آپ نے ان اخبار نویسوں کے سروں پر ڈنڈے برسانا اور گولیاں لگانا اور لگوانا پسند کیا ۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ دوست جو حکومتی بنچوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں وہ لوگوں کے مفادات کی حفاظت کریں ۔ میرے نزدیک کسی شخص کی ذاتی ملکیت کو بہت اہمیت حاصل ہے ۔ لیکن اگر وہ ملکیت ۔ یا کارخانہ ایک کارخانہ دار نے دولت سے جو ناجائز طریقہ سے پیدا شدہ ہو بنایا ہے ۔ یا کسی سرکاری افسر نے کارخانہ بنایا ہے ۔ یا اراضیات لیں ہیں ۔ ناجائز طریقہ سے کوٹھیاں بنائی ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں ۔ کہ یہ تمام زمینیں اور وسائل آمدنی ان غاصبوں سے چھینے جائیں اور انہیں عوام کے خزانہ میں جمع کرا دیا جائے ۔ ہم قطعاً ادھار کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں ۔ ہم بہترین مستقبل اور درخشان مستقبل کے خواہاں ہی نہیں ہیں ۔ بلکہ آپ یقین کیجئے کہ

قوم اور ملک کیساتھ ۔ اور پاکستان کیساتھ جو ظلم کیا گیا ہے ہم آپ سے نقد ہر چیز کا بدلہ لیں گے ۔

We will receive this capital along with interest.

یہ یقیناً آپ کو دینا ہوگا ۔

Mr. Speaker : Please conclude your speech.

مسٹر حمزہ ۔ یقیناً انکی تمام کی تمام جائیداد ہم لیں گے ۔ یہ انکی کمائی ہوئی نہیں ۔ یہ ہم ان سے لے لیں گے ۔ ان سے چھینی جائے گی ۔ یہ حکومت قانون کی دشمن ہے (قطع کلامیاں اور شور) X X X X* ۔ (شور) ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza should not be so sentimental. He may please take his seat. No personal remarks please.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب شور میں بہت کم ممبروں نے سنا ہے ۔

Mr. Hamza has preached violence. (*Interruption*)

حمزہ صاحب کچھ آداب تقریر بھی ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اسمیں انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم ان لوگوں کے X X X X* لیں گے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ طرز تخاطب آج تک ہم نے اختیار نہیں کیا ایوان کی اعلیٰ روایات کے پیش نظر اسے حذف کردیں ۔

*Expunged as ordered by the Speaker.

Mr. Speaker : I agree with the Minister for Finance and these remarks are expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ انکا مقصد یہ تھا ۔ کہ فاضل گوشت ہٹا کرکے body کو slim کر دیں (قہقہہ) ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ جناب فاروقی صاحب کب سے ممبر بنے ہیں ۔ (قہقہہ) ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ میرے پاس کتنے منٹ ہیں ۔ یعنی کتنا ٹائم مجھے ملیگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ دس منٹ چودھری صاحب ۔

چودھری انور عزیز ۔ (سیالکوٹ ۔ ۳) جناب والا ۔ چونکہ آپ نے مجھے وقت بہت کم دیا ہے ۔ اس لئے ان دس منٹوں میں میں بنیادی باتیں کرونگا ۔ نہ کہ بے مغز اور بے نتیجہ باتیں جس طرح کہ یہاں ہوئی ہیں ۔ جناب والا ۔ میرے بزرگ اسلم خٹک صاحب نے آج فرمایا ہے ۔ کچھ اس طرف ہی قلندر نہیں رہتے کچھ اس طرف بھی فقیر رہتے ہیں ۔ مجھے اس سلسلہ میں بنیادی باتیں کہنی ہیں آپ جانتے ہیں کہ گاؤں میں بوڑھے لوگ ہوتے ہیں جن سے عقل کی باتیں سن لیتے ہیں ۔ اس دفعہ جب میں گاؤں گیا تو ایک بوڑھے سے پوچھا کہ ملک میں بڑا شور شرابہ ہو رہا ہے اس کے متعلق کچھ فرمائیں اس نے کہا کہ ایک مثال سناتا ہوں ۔ ایک عورت تھی

شریف اور قبول صورت (*Interruptions*) ہاں ۔ شریف عورتیں بھی قبول صورت ہوتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے امید ہے کہ یہ حقائق دس منٹ نہیں لیں گے ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ ایک ہی بات اگر اپوزیشن والوں کی سمجھ میں آ گئی تو کافی ہوگی ۔ اور پھر آپ بھی کچھ وقت بڑھا دیجئے ۔ ہاں تو جناب ایک عورت جو شریف بھی تھی اور قبول صورت بھی کسی مزار پر شہر میں گئی وہاں پر دس بارہ لفنگے قسم کے آدمی بھی کھڑے تھے اس عورت کو دیکھکر ان میں سے ایک نے کہا ۔ کہ یہ میری بیوی ہے دوسرے نے ۔ ۔ ۔ ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ جناب والا ۔ بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ انور عزیز صاحب جب بھی تقریر کرتے ہیں خواتین کا ذکر ہر موقعہ پر لاتے ہیں آپ انور عزیز صاحب کو تنبیہ کیجئے گا کہ وہ خواتین کا نام مت استعمال کیا کریں ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ بیگم صاحبہ نے میری بات کا بولہی غصہ کیا ہے ہم بھی ماؤں بہنوں بیٹیوں اور بیویوں والے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال آپ ان کے جذبات کا احترام کریں ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔ میری گذارش یہ ہے کہ آپ اپوزیشن سے کہیں کہ ذرا دو منٹ کے لئے دم لیں پھر میں ان سے بات کر لوں گا ۔

جناب والا ۔ جب دس بارہ لفنگے اکٹھے ہو گئے تو ایک نے کہا کہ یہ میری عورت ہے دوسرے نے کہا کہ یہ میری عورت ہے اور جھگڑا ہو گیا بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے ان میں ایک بوڑھا بھی آ گیا اس نے کہا کہ اس جھگڑے کو چھوڑو اور عورت سے ہی پوچھ لو کہ ان میں سے تمہارا خاوند کون ہے ۔ اس طرح یہ سارے لوگ عوام کے نمائندے بنے پھرتے ہیں یہ لوگ عوام کے نمائندے نہیں ہیں ہم جانتے ہیں کہ یہ کس طرح منتخب ہو کر یہاں آ گئے ہیں میں مزید عرض کروں گا کہ اگر ان میں ہمت ہے تو عوام کے سامنے آئیں یہاں اتنی آبادی ہے اتنے عوام ہیں مجھے بتائیں کہ کتنے لوگ ہیں جو Adult franchise basis پر کونسل مسلم لیگ کو جانتے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں یا کتنے آدمی ہیں جو جماعت اسلامی کے ساتھ ہیں اور کتنے آدمی ہیں جو ان کی D. A. C. وغیرہ جماعتوں کو جانتے ہیں مجھے دکھ ہوا ہے (شور ۔ قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ ان کو چاہئے کہ آرام اور تحمل سے بات سنیں دوسرے کی بات سننے کے لئے ہمت چاہئے ۔ (شور ۔ قطع کلامیاں)

میں عرض کر رہا تھا کہ مجھے دکھ ہوا ہے کہ صدر صاحب نے آپوزیشن کے چند آدمیوں کو مدعو کیا ہے اور میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کن آدمیوں کو مدعو کر رہے ہیں یہ تو کسی کو represent نہیں کرتے ان آدمیوں سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ان کو چاہیے کہ عوام سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ یہ لوگ عوام کے نمائندے نہیں ہیں عوام تو اپنے دکھوں کی وجہ سے باہر آئے ہیں یہ سڑکوں پر بیٹھے تھے ان کے ساتھ یہ بھی آ گئے اور کہنے لگے کہ یہ ہمارے ساتھ ہیں یہ بات تو بالکل ایسی ہے کہ ایک چوہا اور ایک ہاتھی کسی پل پر سے گذر رہے تھے اور پل کانپ رہا تھا چوہے نے ہاتھی سے کہا یہ پل میرے اور تمہارے بوجھ سے کانپ رہا ہے ۔ (قہقہے)

بات تو عوام کی ہے یہ ان کے کون سے وکیل ہیں ہم جانتے ہیں ان کے ساتھ کتنے عوام ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ پھر عوام سے بات موچی دروازہ میں جا کر کریں ۔

چودھری انور عزیز ۔ یہ صرف ایک ہی دروازہ کو جانتے ہیں اور اس کا نام ہے موچی دروازہ یہ اسی کے expert ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ اور آپ چور دروازہ کے expert ہیں ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مولوی غصہ میں آ جاتے ہیں ۔

جناب والا ۔ پاکستان اس وقت ایک سہ راہے پر کھڑا ہے اس کے سامنے تین راستے ہیں ایک تو یہ کہ مارشل لاء لگا دیا جائے۔ پھر حکومت دس سالہ cycle میں چلی جائے خوف کے ذریعے حکومت کا concept دوبارہ

لایا جائے اور آہستہ آہستہ پھر نئے طریقے چلنے ہیں اور ملک کو پھر بیس پچیس سال پیچھے پھینک دیا جائے ۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ۔ ۔ ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ ذرا آپ قوم کے سامنے جائیں ۔ (شور ۔ قطع کلامیاں)

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ مجھے آپ نے صرف دس منٹ دئے ہیں لیکن یہاں نوک جھونک جاری ہے یہ لکھنؤ کی گلیوں والی باتیں نہیں ہیں ۔

میری گذارش یہ ہے کہ اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپوزیشن کے چند آدمی اور مسلم لیگ رولنگ پارٹی کے آدمی آپس میں مل کر اندر اندر ہی کوئی گٹھ جوڑ کر لیں اور باہر آ کر کہہ دیں کہ ہم نے یہ فیصلے کر لئے ہیں تو اس طرح قوم leaderless ہو جائیگی اور عوام خاموش ہو جائیں گے اور کوئی بات نہیں بنے گی ۔ دراصل جو ان کے ذہنوں اور دلوں میں ہے اس کا علاج کرنا ضروری ہے پاکستان میں بنیادی مصیبت تو صرف ایک ہے باقی کے واقعات اس کے مختلف مظاہر ہیں ۔ وہ یہ ہے کہ عوام کو حکومت پر اعتماد ہونا چاہئے جب تک اس کو اعتماد نہیں ہوگا کبھی بات نہیں بن سکتی ۔ حمزہ صاحب نے آج باتیں کی ہیں کہ ہم نا کون چنے چبوائیں گے ۔ اس سے پہلے چار سال وہ ایسی باتیں نہیں کہتے تھے

آج کس طرح کہہ رہے ہیں ۔ شاید اس لئے کہہ رہے ہیں کہ ہاتھی اور چوہا اکٹھے مل کر آ گئے ہیں اس لئے ہم کو ان سے کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہم کو صرف عوام سے بات کرنے کی ضرورت ہے اور میں اس وقت عوام سے بات کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ حاکموں کو عوام سے محبت کرنی چاہئے ۔ حاکموں کو عوام کے نیچے دب کر رہنا چاہئے حاکموں کی آنکھیں ہمیشہ عوام کے درد کا درمان ڈھونڈتے ہوئے نمناک رہنی چاہیں یہ بات یہاں نہیں ہے اس کے لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ۔ یہ بات نہیں ہوئی ورنہ یہ لوگ باہر نہ آتے ۔ لوگ اس لئے باہر آتے ہیں کہ ان کے درد کا درمان نہیں کیا گیا ۔

جناب والا ۔ ۱۹۴۷ء سے آج تک اس ملک کو چار چیزیں چلا رہی ہیں ۔

۱ ۔ بڑا لینڈ لارڈ ۔

۲ ۔ بڑا سی ۔ ایس ۔ پی ۔ افسر ۔

۳ ۔ بڑا ملٹری افسر ۔

چودھری محمد سرور خاں ۔ اور چوتھے انور عزیز ۔

چودھری انور عزیز ۔ ان کو تو یہ غم کھا گیا ہے کہ چوتھے نمبر پر انور عزیز نہ آ جائے ۔ آپ فکر نہ کریں آپ کے ہوتے ہوئے نہیں آئے گا جب تک آپ ہیں ہمارا نام کبھی نہیں آ سکتا ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ پاکستان کو چار قوتیں چلا رہی ہیں بڑا لینڈ لارڈ ۔ بڑا سی ایس پی ۔ آفسر ۔ بڑا ملٹری آفسر اور بڑا صنعتکار یہ چار قوتیں پاکستان کو چلا رہی ہیں میں نے اس میں کوئی ایسی اشتراکیت کی بات نہیں کہہ دی ۔

جناب والا ۔ ہر ملک میں کچھ Rulers ہوتے ہیں کچھ Ruled ہوتے ہیں ۔ China میں بھی ہیں روس میں بھی ہیں اور امریکہ میں ہے یہ ہمیشہ رہیں گے یعنی People who give orders and people who obey orders. اس ملک کی یہ بد قسمتی ہے کہ یہ چار کلاسیں ایسی ہیں کہ عوام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ان کی زندگی ان کی نشست و برخاست ان کا طریقہ تعلیم ۔ ان کی سوچ ۔ ان کے کپڑے اور رہنے سہنے کے طریقے اور ڈھنگ اور اوکزوں تک یہ عوام سے اتنے علیحدہ ہیں کہ یہ عوام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔

جناب والا ۔ جب کوئی creative machinery باہر چلی جائے تو اس وقت قوم تباہ ہو جاتی ہے یہ پرانی تھیوری ہے اور تمام دنیا میں یہ مسلم لاء ثبوت ہے کہ جب بھی کسی ملک کی رولنگ پارٹی عوام میں پنپ نہ سکے گی اس وقت تک وہ قوم اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتی اب اس کا کیا علاج کیا جائے گالیاں دینے اور باتیں کرنے سے کوئی مقصد حل نہیں ہوتا ۔ ان لوگوں کے پاس تو کوئی پروگرام ہی نہیں آج اگر

آپوزیشن والوں کو حکومت دے دیں تو آج وہی ۱۹۵۴ء والے نظارے راتوں رات دکھا دیں گے یہ کوئی طریقہ نہیں ۔

جناب والا ۔ صدر ایوب اس وقت ایک ایسی جگہ پر کھڑے ہیں کہ وہ چاہیں تو پاکستان کا مستقبل درخشندہ کر دیں اور وہ چاہیں تو اس کا مستقبل تاریک تر کر دیں میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں ۔ میں نے "تاریک تر" کے الفاظ سوچ سمجھ کر استعمال کئے ہیں یہ کہتے ہیں کہ پارلیمانی نظام بڑا اچھا ہے ہم کہتے ہیں کہ صدارتی نظام بڑا اچھا ہے آئیے ۔ اس ملک کے عوام سے پوچھ لیں کہ ان کو کونسا نظام پسند ہے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : I welcome it.

چودھری انور عزیز ۔ میں نے آپ کے لئے نہیں کہا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ مجھ سے بات نہیں کریں گے لیکن آپ کے جو بڑے بابا ہیں وہ مجھ سے بات کرنے کو تیار ہیں ۔

چودھری انور عزیز ۔ وہ بڑے بابا آپ سے بات کرنے کو تیار ہیں ۔ میں تو آپ کو بھی بڑا بابا سمجھتا ہوں ۔ لیکن میں سیالکوٹ کی وجہ سے آپ کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے بات کر رہا ہوں ۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اسمبلیوں کے الیکشن direct کرائے جائیں ۔ یعنی مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے ۔ میں کہتا ہوں

یہ بات بھی عوام سے پوچھی جائے - ان لوگوں سے نہ پوچھی جائے یہ عوام کے نمائندے نہیں ہیں - ہم جانتے ہیں کہ یہ عوام کے نمائندے نہیں ہیں یہ عوام کو نہیں جانتے ہیں اس لئے ایک ریفرنڈم کرایا جائے اس میں پوچھا جائے کہ تم Parliamentary form of Government چاہتے ہو یا Presidential form of Government - ہمیں پتہ ہے کہ لوگ Presidential form of Government چاہتے ہیں -

Khawaja Muhammad Safdar : Again I welcome it.

چودھری انور عزیز - آپ کے welcome کرنے کے لئے میں یہ بات نہیں کر رہا -

مسٹر حمزہ - پچھلے ۴ سال آپ کیا کرتے رہے -

چودھری انور عزیز - پچھلے ۴ سال آپ جھگڑتے رہے - (شور) حمزہ صاحب - آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ہی elect ہو کر آئے ہیں - (قہقہہ)

مسٹر حمزہ - پچھلے ۴ سال بھی تو بنیادی جمہوریت کا نظام رہا ہے -

چودھری انور عزیز - بنیادی جمہوریت کی بات نہیں -

مسٹر حمزہ - اب آپ مسلم لیگ میں جا گھسے ہیں اور آپ کو باتیں کرنا آ گئی ہیں -

Mr. Speaker : Mr. Anwar Aziz may please take his seat. (*a short pause*). Should we proceed now, Mr. Hamza ?

Mr. Hamza : Yes Sir.

Mr. Speaker : Any more interruptions ?

مسٹر حمزہ ۔ جب وقت ہوگا جی ۔

Mr. Speaker : Yes please. Chaudhri Anwar Aziz.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب کے منہ میں لگام دیجیے انکے منہ سے لگام نکل گئی ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ حمزہ صاحب!

بات تک کرنا نہ آتی تھی تمہیں

یہ ہمارے دیکھنے کی بات ہے

مسٹر محمد اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ رانا صاحب کہ رہے ہیں کہ حمزہ صاحب کے منہ میں لگام دیجئے شاید انکے منہ سے لگام نکل گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر آپ تشریف رکھئے ۔ چودھری صاحب اب وقت ختم ہو گیا ہے۔ interruption کا بھی وقت ختم ہو گیا ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا اب میں Proposals پیش کرتا ہوں جسکو یہ کہیے گے کہ میں Welcome کرتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں کہتا ہوں کہ مجھ کو تو کئی وزارتیں ملتی رہی ہیں اور میں نے قبول نہیں کیں اور آپ کو تو کوشش کرنے کے باوجود پارلیمنٹری سیکٹری شپ بھی نہیں ملی ۔

چودھری انور عزیز ۔ یہ بالکل غلط بات ہے ۔ ایک بات حمزہ صاحب نے کہی تھی تو انھیں معافی مانگنی پڑی تھی ۔ اب آپ کو معافی مانگنی پڑے گی ۔ تو اسکا ثبوت مہیا کریں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر . . . .

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیے ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ مجھے تیسری بات یہ کہنا ہے کہ پریذیڈنٹ کو یہ کہنا چاہیے کہ آیا آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ میں سنہ ۱۹۷۰ کے الیکشن میں کھڑا ہوں اور الیکشن لڑوں یا نہ لڑوں میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ لوگ ان کے حق میں ووٹ دیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ لوگوں نے انکو rule out کر دیا ہے ۔

چودھری انور عزیز ۔ اسکے بعد نمبر ۴ ۔(قطع کلامیاں) جناب والا لوگوں کو boxing کر لینے دیں تو فیصلہ ہو جائیگا ۔ اسکے بعد میں عرض کرونگا کہ پریس ٹرسٹ کو بالکل ختم کر دیا جائے اس سے افواہیں پھیلتی ہیں اور یہ افواہیں پھیلاتے ہیں تاکہ جو صحیح بات ہو وہ منظر عام پر آ جائے ۔ ہمیں اسمیں باک نہیں ہے ہم اس سے باکتے نہیں ہیں ۔

ہر ایک ہاتھ میں لے کر ہزار آئینے

حیات بند دریچوں سے بھی گزر آئی

کھلی بات ہونی چاہیے آپ ریڈیو پر آپوزیشن کو ایک گھنٹہ دیدیں

یہ بھی لوگوں کو بتائیں اور ہم بھی بتائیں پھر معلوم ہو جائیگا کہ عوام کس کے حق میں ووٹ دیں گے اور عوام کیا چاہتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر . . . .

(اس موقع پر تالیوں کی گونج اور شورو غوغا میں ہاؤس کی کارروائی کچھ دیر کیلئے رک گئی اور مسٹر حمزہ اپنی جگہ پر صرف کھڑے رہے)

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ یہ لوگ حمزہ صاحب کو سننا چاہتے ہیں اسلئے اسقدر ان کو clear up کر رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ جناب انور عزیز صاحب نے میرے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے معافی مانگی آپ انداز لگائیے کہ انور عزیز صاحب اور ان سے میں معافی مانگ سکتا ہوں ۔ اتنی بڑی غلط بیانی اس ایوان میں کھڑے ہو کر انہوں نے کی ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) جناب والا ۔ حمزہ صاحب کو بھلا یہ کہاں نصیب ہو سکتا ہے کہ غلط بات کہہ کر معافی مانگ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب آپ تشریف رکھئے میجر محمد اسلم جان ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ (راولپنڈی ۔ ۱) جناب والا ۔ یہ اکتوبر ۱۹۶۸ء کی بات ہے کہ حکومت جب کروڑوں روپیہ صرف کرکے جشن ترقی منا رہی تھی اور یہ جشن اخبار ٹیلیویژن اور ہر ایک کی زبان پر تھا ۔

وزیر اطلاعات (مسٹر احمد سعید کرمانی) ۔ آپ کو یاد نہیں ہوگا محکمہ کیطرف سے کہا گیا تھا کہ صرف ۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے ۔

Not more than three lakhs ; there was an answer by me.

البتہ پرائیویٹ طور پر لوگوں نے زیادہ خرچ کیا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ شاید ایک ڈیپارٹمنٹ کیلئے محترم کرمانی صاحب فرما رہے ہوں اور میں تمام ملک کیلئے کہہ رہا ہوں ۔ شاید انہوں نے مغربی پاکستان کے ایک محکمہ یا سکول کالج کیلئے کہا ہو بہرحال میں تمام ملک کیلئے کہہ رہا ہوں اور غیر ممالک میں بھی ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

Minister for Finance : Mr. Speaker, Sir, just to correct the record, Rs. 10 lakhs were allocated for the entire province to project the Government activities. Hardly three lakhs were spent. Private concerns of their own spent money on the publicity. That is the point.

Khawaja Muhammad Safdar : Underline the words "of their own."

مسٹر حمزہ ۔ گورنمنٹ نے چینی کے مل مالکوں کو جو چینی واپس کی تھی اور اس سے انہوں نے جو ۷۵ لاکھ روپیہ کمایا تھا اسکے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہم کروڑوں روپیہ صرف کریں گے ۔

میجر محمد اسلم جان۔ اخبارات ٹیلیویژن ریڈیو یہ سب ترقی ترقی پکار رہے تھے اور مختلف پلیٹ فارموں پر سے نوکر شاہی کل پرزے وزیر صاحبان اور دوسرے ارکان بھی ترقی کے راگ الاپ رہے تھے کہ اچانک عوام کے ضبط کا بند ٹوٹ گیا اور طلبا جو اس معاشرے کا ایک حساس اور مضبوط اور نازک حصہ ہیں وہ سامنے آ گئے اور وہ میدان عملی میں نکل آئے ۔

وزیر اطلاعات ۔ یہ آپ اپنی تقریر تقسیم کر دیجئے

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب یہ میرے پاس point لکھے ہوئے ہیں اور راولپنڈی میں جو کچھ آپ نے ظلم و تشدد کیا ہے وہ میں بعد میں عرض کروں گا ۔ وہ بھی اسمیں لکھے ہوئے ہیں ۔

راجہ غلام سرور ۔ میں اسکی تردید کیلئے بیٹھا ہوا ہوں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ آپ کو اسکے لئے ایک اور روٹ پرمٹ مل جائیگا ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کا اسکے علاوہ کام ہی کیا ہے ۔

راجہ غلام سرور ۔ جو آپ کا کام ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ حکومت نے طلبا کے احتجاج کو شرپسندی کہا ان پر ظلم وتشدد ڈھانے کے بہانے ڈھونڈھے گئے ۔ وکلا سراپا احتجاج بنکر باہر آ گئے ۔ اساتذہ نے جلوس نکالنے شروع کئے ۔ علما کرام بھی میدان میں آ گئے۔ ڈاکٹر بھی مضطرب ہوکر سامنے آ گئے ۔ مزدور کسان اپنے

مطالبات لئے مظاہرے کرنے لگے اور خود حکومت کے کم تنخواہ پانے والے ملازمین نے بھی احتجاج شروع کیا غرض نوکر شاہی کے کل پرزوں کے علاوہ اور چند صنعت کاروں اور خوشامدی طبقہ کے سوا پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا ۔ اور چند دن کے اندر حکومت کے اس کھوکھلے نعرہ کی حقیقت کہ ہم ترقی کر رہے ہیں عوام پر کھل گئی اور وہ بے آواز ہو کر رہ گیا بلکہ میں یہ کہوں گا کہ وہ مذاق بنکر رہ گیا ۔ جناب والا ۔ تمام آدمی خیبر سے لیکر چٹاگانگ تک ایک آواز ہو گئے اور اس احمقانہ جشن نے پاکستانیوں جیسے شریف بردبار اور متحمل مزاج لوگوں کا پیمانہ صبر لبریز کر دیا تھا ۔ جناب والا ۔ صورت حال یہ تھی کہ پاکستان کے ۹۵ فیصد عوام ان ۱۰ سالوں میں غریب سے غریب تر ہوگئے اور چند خاندان امیر سے امیر تر ہوگئے۔ بد عنوانی ۔ رشوت ستانی ۔ اقربا پروری اور اس نوکر شاہی کی چیرہ دستیوں سے کوئی شخص نہیں بچ سکا ۔ حد سے بڑھی ہوئی مہنگائی اور ملک کے قید خانوں کی فضا نے لوگوں کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے ۔ دفعہ ۱۴۴ کا بے حسابہ استعمال اور عوام کے حقوق کو ان سے محروم کرنے کے لئے اور ان کی ہر کوشش نے عوام کو یہ ثابت کر دیا کہ یہ دور ، دور غلامی سے سو سالہ دور غلامی سے بھی بد تر ہے اس زمانے میں بھی اتنی دفعہ ۱۴۴ نہیں لگائی گئی تھی جس طرح کہ ان دس سالوں میں لگائی گئی ۔ حکومت کے زیر کنٹرول اخبارات ، ٹیلی ویژن اور ریڈیو کی لگا تار ترقی ترقی کا شور سن سن کر لوگوں کے کان اکتا گئے وہ ترقی کا نام تو سنتے تھے لیکن انہیں ترقی کہیں نظر نہیں آ رہی تھی انہیں

انتظامیہ کی دہاندلی ، بد عنوانی نظر آتی تھی ان کی من مالی کی شکایت بھی سننے میں آتی تھی لیکن ان غریب عوام کی شکایت سننے والا کوئی نہ تھا ۔ حکومت کے اپنے پالے ہوئے غنڈوں نے شریف شہریوں کی زندگی دوبھر کر دی ہوئی تھی وہ دیکھ رہے تھے کہ اگر طلبا یونیورسٹی آرڈیننس کے خلاف یا اعلان تاشقند کے خلاف کہیں آواز بلند کرتے ہیں لیکن ان کی آواز گولیوں سے دبا دی جاتی ہے اگر ریلوے مزدور مہنگائی بھتے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپنا حق مانگتے ہیں تو ان پر فائرنگ کی جاتی ہے اگر کوئی محب وطن حکومت کی غلطیوں کی اور ان کی دہاندلیوں کے متعلق کچھ کہنے کی جرأت کرتا ہے تو اس کو وطن دشمن اور غدار قرار دے کر جیلوں میں ٹھونس دیا جاتا ہے اس پر ڈیفنس آف پاکستان رولز لگا دیا جاتا ہے ۔ بد عنوان ، بد کردار ، راشی مگر حکومت کے خوشامدی آفسروں کو عزتوں سے اور اعزازات سے نوازا جا رہا تھا داغدار ماضی رکھنے والے اور ایسے سیاستدان جن کو یہی حکومت غدار قوم ، غدار ملک کہتی تھی اس نے ان کے لئے جس طرح کی آسائشیں مہیا کرنی شروع کر دیں لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں یا وہ لوگ غدار قوم نہ تھے ۔ ملک کے دشمن نہ تھے یہ جو کہ آخیر وقت تک کہتے رہے اور جو کہتے رہے وہ سب غلط ہے تو جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ تمام باتیں غلط ہیں ۔ جناب والا ۔ ہم نے دیکھا کہ شہروں میں سماج دشمن عناصر جنہیں غنڈہ ایکٹ میں

گرفتار کیا گیا انہیں گلی کوچوں میں بیڑیاں اور ہتھ کڑیاں پہنا کر ان کو پھرایا گیا ان کو اپنی جماعت کے جو بہتر عہدے ہو سکتے تھے وہ دئیے ۔ جناب والا ۔ ستم ظریفی یہ تھی کہ ایک طرف تو قوم کے لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں لوگ بھوکے مر رہے ہیں ۔ لاکھوں آدمی جو ہیں وہ بھیک مانگنے پر اتر آئے ہوئے ہیں اور یہاں رشوت ستانی ، بدعنوانی ، دہاندلی ، چور بازاری اور smuggling کا بازار گرم ہے اور اس کے بر عکس کروڑوں لوگوں کے پاس سر چھپانے کی جگہہ نہیں ہے لوگوں کو دو وقت کی روٹی کھانے کو میسر نہیں آتی یہ سب اس لئے ہو رہا تھا کہ پولیس ان کے کنٹرول میں تھا عوام کو معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ اصل میں حالات کیا ہیں پریس ان کے کنٹرول میں ہے ایک شہر کی خبر دوسرے شہر میں نہیں جا سکتی تھی میں ایک مثال پر اکتفا کروں گا ستمبر ۱۹۶۸ء میں یونیورسٹی کھلی ۔ اکتوبر میں نئے داخلے شروع ہوئے لیکن انہوں نے فوراً فیسیں بڑھا دیں یونیورسٹی مالی بحران سے دو چار تھی ۔ ہر شعبہ اور کالج میں اخراجات کے کم کرنے کی تحریک زوروں پر تھی ۔ لیکن برابر حکومت کی یہ ڈیمانڈ تھی کہ یونیورسٹی میں دس سالہ جشن کی تقریبات منائی جائیں جس پر سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوا اور ملک میں کروڑوں روپیہ صرف ہوا ۔

جناب والا ۔ انہیں یاد ہوگا کہ انقلاب فرانس کے دوران یا اس سے کچھ وقت پہلے جب بھوکے عوام روٹی روٹی مانگتے ہوئے شہنشاہ کے

محل کے سامنے گئے تو ملکہ معظمہ نے باہر آ کر پوچھا کہ یہ لوگ کیا مانگ رہے ہیں تو ان لوگوں نے جو ان کے مشیر تھے کہا کہ یہ روٹی مانگتے ہیں تو ملکہ معظمہ نے کہا کہ اگر ان کو روٹی نہیں ملتی تو یہ کیک کیوں نہیں کھاتے ۔ جناب والا ۔ یہ مثال ان پر صادق آتی ہے خدا نہ کرے کہ انکا بھی وہی حشر ہو جو فرانس کے حکمرانوں کا ہوا تھا میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ گذشتہ دس سالوں میں ملک میں کوئی کام نہیں ہوا حکومت کوئی بھی اور کتنی بھی ہو جو وقت کے تقاضے کے ساتھ کچھ نہ کچھ کام ضرور کرتی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ گذشتہ دس سالوں میں ملک نے جتنی ترقی کی صرف اس سے نوکر شاہی کو فائدہ پہنچا یا ان کو فائدہ پہنچا جو ان کے قریب تھے جو حکومت کے اپنے آدمی تھے یا جو صنعتکار تھے ان کو فائدہ پہنچا ۔ جناب والا ۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک پھلدار درخت ہو اس سے چند اشخاص جو ان کے پاس ہوں ان کی توندیں بھری جائیں اور عوام کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکے کہ وہ پھلدار درخت کیسا تھا ۔ اگر کوئی جناب صحیح قسم کی ایجنسی اس نوکر شاہی ، اس کے فتنہ پرستوں ، چند صنعت کاروں اور ان خوشامدیوں کے نام اور نام نہاد سیاست دانوں کے پاس جمع ہونے والی دولت اور املاک کا حساب لے تو معلوم ہو جائیگا کہ یہ جو بحران ، تکالیف اور یہ جو مظاہرے ہو رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے جناب والا ۔ ملک کی دولت کا ارتکاز چند لوگوں

کے ہاتھوں میں ہو گیا ہے اور یہ محدود سے محدود تر ہوتی چلی گئی ہے راشی اور بد عنوان لوگ عوام کا خون چوس رہے ہیں - مہنگائی ، رشوت ستانی ، اقربا پروری ، اظہار رائے پر پابندیاں یہ اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ ملک میں گھٹن پیدا ہو گئی ہے وہ استحکام کے نام پر یہ سب کچھ کر رہے ہیں کہ ملک میں استحکام ہے مگر یہ نہیں ہو رہا ہے اور استحکام کے نام پر حکومت نے اپنے آپ کا استحکام کر لیا ہے اور باقی عوام ویسے ہی تڑپ رہے ہیں ملک میں اضطراب اور احتجاج شروع ہو چکے ہیں اور انہیں شروع ہوئے تقریباً تین ماہ ہو چکے ہیں قابل افسوس بات یہ ہے کہ ابھی تک بھی ہمارے حکمرانوں نے وقت کا مزاج سمجھنے کی کوشش نہیں کی - ابھی تک تشدد ، دھونس ، دھاندلی ، فائرنگ ، لاٹھی چارج ، ٹیر گیس سے کام لیا جا رہا ہے صرف یہی نہیں بلکہ غنڈوں اور بدمعاشوں کو ان غریب عوام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ جن پر ابھی ظلم و تشدد مکمل نہیں کر سکے ہیں آپ ان پر ظلم و تشدد کریں پھر یہ کہہ دیا گیا ہے کہ عوام نے کیا ہے - طلبا نے توڑ پھو ک ہے ان پر فائرنگ اور لاٹھی چارج کیا جاتا ہے - جناب والا - پچھلے چند دنوں میں ملک کے اندر کرفیو لگا دیا گیا اس کا جواز کیا تھا ؟ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ حکومت نے پورے ملک کو ایک جیل خانہ کیوں بنا دیا ہے اندازہ لگائیں کہ غیر ملکی حکومت نے بھی یعنی برطانیہ نے یہ جرأت نہ کی تھی کہ مسجدوں اور علماء کرام کی بے حرمتی کرتی - انہوں نے بھی یہ کبھی

جرأت نہیں کی تھی کہ وہ مسجد میں بوٹ پہن کر نمازیوں کے اوپر لاٹھی چارج کرتے ۔ انہوں نے یہ جرأت نہیں کی تھی کہ کلمہ طیبہ کو پھاڑ کر پھینک دیتے مگر جناب والا ۔ یہ سب کچھ یہاں پولیس نے کیا یا ان سے کروایا گیا میرا خیال ہے یہ صرف ایک ہی واقعہ پاکستان کی اہم تاریخ میں ایک تاریک ترین عہد بن گیا ہے ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ انہوں نے خود ہر چیز کی بنیاد رکھی ۔ سات نومبر کو راولپنڈی میں ایک طالب علم کو بے وجہ بے قصور پالی ٹیکنک میں گولی مار کر شہید کر دیا ۔ طلبا کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ سابقہ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو جو کہ پشاور سے آ رہے تھے سننا چاہتے تھے ۔ اس کے بعد انٹر کانٹینینٹل ہوٹل میں مسٹر بھٹو شام کو پہنچے تو وہاں پر طلباء آئے ہوئے تھے ۔ پولیس نے انہیں کہا کہ دو دو قطاروں میں کھڑے ہو جاؤ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انہیں ۵ سیکنڈ دئیے کہ وہ منتشر ہو جائیں اور کہا کہ وہ ۵ سیکنڈ میں منتشر نہ ہوئے تو ان پر لاٹھی چارج کیا جائے گا ۔ یہ کہتے ہی لاٹھی چارج شروع کر دیا گیا وہ منتشر ہو گئے کچھ لوگوں نے اس کے بعد پتھراؤ وغیرہ بھی کیا ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ پتھراؤ کرنے والے کون تھے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ آپ کے بھیجے ہوئے دوست اور آپکے پالے ہوئے غنڈے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ انہی غنڈوں نے آپ کوایم ۔ پی ۔ اے ۔ بنایا تھا ۔

Mr. Speaker : That is no point of order.

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا۔ آپ ۹ نومبر کو پولی ٹیکنیکل سکول کے اس طالب علم کی نماز جنازہ کیلئے جو شہید ہوا تھا طلبا اکھٹے ہوئے ۔ اس سے پہلے کہ وہ نماز جنازہ ادا کرتے ان پر آنسو گیس چھوڑی گئی جب وہ باہر آئے تو ان پر لاٹھی چارج کیا گیا وہ منتشر ہو گئے اور ان کے ساتھ کچھ ایسے غنڈے بدمعاش اور کچھ ایسے عناصر بھی شامل ہو گئے جنہوں نے توڑ پھوڑ اور آگ لگانی شروع کر دی ۔ جناب والا ۔ حالات پر قابو پانے کیلئے پھر فوج کو بلایا گیا ۔ ۹ نومبر کو ہفتے کے دن صبح کو جب کرفیو اٹھایا گیا لوگ سینکڑوں کی تعداد میں دفتروں کو جانے لگے ۔ ۸ بجے کے قریب پولیس کی ایک وین آگئی وہاں ایک جلی ہوئی بس تھی اور خاندانی منصوبہ بندی کا دفتر جلا ہوا تھا اور وہاں سے دھواں اٹھ رہا تھا پولیس نے بلاوجہ فائرنگ شروع کردی جس سے دو آدمی شہید ہوئے ایک آدمی تو سائیکل پر جا رہا تھا وہ حکومت کا نوکر تھا اور اپنے باپ کو کھانا دینے

جا رہا تھا اور ایک طالب علم تھا جو اخبار خریدنے کے لیے وہاں پر آیا تھا ۔ جناب والا ۔ اس دن ۹ نومبر کو انکے پالے ہوے اور انکے سدھائے ہوئے آدمیوں نے لنکاری بازار میں ایک نوجوان پر فائرنگ کی ۔ جو نماز ادا کرکے مسجد سے باہر آرہا تھا ۔ پولیس نے رپورٹ درج نہ کی ۔ گورنر اور پریذیڈنٹ کو تاریں دیں تو پانچ دن کے بعد ایس ۔ ایس ۔ پی نے کہا کہ ایک آدمی کے خلاف جو وہاں کا چیئرمین ہے ۔ ہم نے مقدمہ درج کر لیا ہے ۔ میں اس کا نام نہیں لینا چاہتا ۔ ملک اختر صاحب کہہ چکے ہیں ۔ یہ پہلا واقعہ نہیں تھا کہ اس نے اس طرح فائرنگ کی ۔ اس کے بعد چیئرمین مسلم لیگ کے ساتھ میٹنگ میں ڈی سی نے کہا کہ میں اسے منع کردونگا ۔ لیکن اس شخص کی گرفتاری نہ ہوئی اس دن تحریک جمہوریت کا جو جلوس وہاں نکلا تھا اس سے کچھ لوگ واپس آرہے تھے ۔ کہ اس سے پہلے یہ واقعہ ہوا ۔ جب وکیلوں کا جلوس نکلا تو انہیں بتایا گیا کہ شہر میں ایک چیئرمین صاحب نے جلوس پر فائرنگ کی ہے وکلا کو چاہیے کہ وہ شہید چوک کی طرف جانا بند کردیں ۔ وہ ایک طرف کھڑے ہو گئے ۔ تو پولیس نے ان پر پتھراؤ کیا (قطع کلامیاں)

You should take lessons from the old stories so that they may not be repeated again.

جناب والا ۔ یہ صحیح ہے کہ حکومت نے طلبا کے چند مطالبات مان لئے ہیں لیکن اگر حکومت اس کے ساتھ عوامی مطالبات کو نہیں مانتی تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ احتجاجی مظاہرے کبھی ختم نہیں ہو سکتے ۔ طلبا بھی

آخر اس معاشرے کا ایک حساس جزو ہیں ۔ جب تک ان کے والدین انکے اساتذہ انکے بھائی بند انکے گھر والے اور انکے احباب سب بیچین ہیں طلبا کیسے چپ رہ سکتے ہیں ۔ آپ طلبا کو کسی طریقہ سے معاشرہ سے علیحدہ نہیں کر سکتے ۔ آخر میں میں یہ استدعا کرونگا کہ انکے اپنے راہنما جناب خلیق الزمان نے بھی اگلے دن بیان دیا ہے کہ عوام میں جو یہ بے اعتمادی اور بے زاری کے مظاہرے ہو رہے ہیں اس کے پیش نظر ارباب اقتدار کو فوراً بلا تاخیر عوام کے مطالبات مان لینے چاہیے ۔ اگر یہ ہماری بات نہیں مانتے تو انکی بات مان لیں تاکہ ملک میں امن ہو اور اس میں ملک کا مفاد ہے ۔

Mr. Speaker : Today it would be a non-stop sitting and we will conclude this sitting when all those speakers who want to participate have the occasion and opportunity to speak.

سید عنایت علی شاہ (پشاور نمبر ۴) ۔ جناب سپیکر ۔ وہ کونسا سنگدل انسان ہوگا جسے حالیہ بربادی تباہ کاری اور املاک کے نقصان پر دلی دکھ اور رنج نہ ہوا ہوگا ۔ وہ کون سا شقی القلب انسان ہوگا جسے اتنی قیمتی جانیں ضائع ہونے کا درد نہ ہو اور وہ خون کے آنسو نہ رویا ہو جہاں تک ہم دیکھتے ہیں اس ملک میں کئی سال سے ترقی ہو رہی ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں کہ حالیہ واقعات رونما ہوئے جہاں تک موجودہ معاشی حالات کا تعلق ہے ہم نے ضرورت بھر ترقی کی ہے جہاں تک صنعتی میدان کا تعلق ہے پاکستان روز بروز ترقی کر رہا ہے ۔ زرعی میدان میں

انقلاب آ چکا ہے اور صوبہ مغربی پاکستان جو کروڑوں روپے کا زر مبادلہ خرچ کر کے اپنے لیے اناج فراہم کرتا تھا آج اس معاملے میں خود کفیل ہے اور اپنا کچھ اناج باہر بھی برآمد کر سکتا ہے ۔ ہماری خارجہ پالیسی نہایت اعلیٰ وارفع ہے ۔ مغربی ممالک کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں ۔ روس کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں ۔ روس جو کبھی ہمارا بد ترین دشمن تھا آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمارا اچھا دوست ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ان حقائق کو پیش نظر رکھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں ۔ وہ کون سے مسائل ہیں جن کی وجہ سے حالیہ واقعات رونما ہوئے ہیں ۔

جناب عالی ۔ سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرونگا کہ ہمارے انفرادی معاشی حالات اچھے نہیں ہیں ۔ عام لوگ بے چین ہیں نہ ان کے پاس کھانے کو روٹی ہے نہ پہننے کو کپڑا جب تک ہم ان کے یہ ابتدائی مسائل حل نہ کریں ہم فلاحی مملکت کہلانے کے حقدار نہیں ۔

جناب عالی ۔ تعلیمی وجوہات میں طلبا کا مسئلہ سب سے سنگین مسئلہ ہے آپ بھی جانتے ہیں اور میرے معزز دوست بھی اس ضمن میں مجھ سے اتفاق کریں گے کہ طلباء قوم کا سرمایہ حیات ہیں ۔ یہ ملک ان کا ہے ۔ آج بھی ان کا ہے کل بھی ان کا ہے یہی وہ لوگ ہیں جن

میں سے کوئی صدر کی کرسی سنبھالے گا۔ کوئی وزیر بنے گا اور کوئی سرکاری آفسر بنے گا۔ یہ ان کا ملک ہے اور آخر میں بھی اس ملک کے ذمہ دار ہوں گے جہاں تک ان طلباء کا تعلق ہے ان کا احتجاج غیر جمہوری غیر آئینی یونیورسٹی آرڈی‌نینس کے خلاف ہے۔ ہر ذی ہوش پاکستانی اور شریف شخص یہ چاہتا ہے کہ ان کا احتجاج سن لیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اس سلسلہ میں گورنمنٹ پارٹی کے اراکین یہ جد و جہد کر رہے ہیں کہ طلباء کے مطالبات کو مان لیا جائے اور یونیورسٹی آرڈی‌نینس کو منسوخ کر دیا جائے اور اس کے بعد ایسا یونیورسٹی بل لایا جائے جو ان کے مزاج کے موافق ہوا میں جناب محمد علی خان صاحب وزیر تعلیم سے پرائیویٹ طور پر بھی یہ عرض کر چکا ہوں کہ آپ ایسا بل لائیں جو طلباء کی مرضی کے مطابق ہو جو ڈیموکریٹک ہو اور جس میں آزادی کی ضمانت ہو مجھے assurance دی گئی تھی کہ ہم اسی قسم کا بل لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ میں صرف ایک اور گذارش یہ کرنی چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں بعض طلباء گرفتار کئے گئے ہیں۔ جہاں تک اس حقیقت کا تعلق ہے کہ صدر مملکت نے خود یونیورسٹی آرڈیننس کو منسوخ کر دیا ہے تو اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کا احتجاج بالکل درست ہے۔ ان کو اب اگر قید و بند میں رکھا جائے تو یہ ان کے ساتھ زیادتی ہے۔ میں اپنی طرف سے بلکہ اپنے جملہ رفقاء کیطرف سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ جو طلبا

ابھی تک قید و بند میں ہیں ان کو رہا کیا جائے ۔ یہ میری آواز نہیں بلکہ یہ اس ایوان کی متفقہ آواز ہے ۔ حکومت کو ان چیزوں کو پر کھنا چاہئے ۔ طلباء کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ ان سے تین مہینے کی فیس نہ لی جائے لہذا اس پر بھی ہمدردانہ غور کیا جائے ۔ جناب سپیکر ۔ کالجوں میں تعلیم بہت مہنگی ہے والدین کیلئے یہ مشکل ہو جائیگا کہ وہ ان کی تعلیم کیلئے اکھٹی رقم مہیا کریں ۔ میں حکومت سے دوبارہ عرض کروں گا کہ وہ اس سلسلہ میں نہایت ہمدردانہ غور فرمائے اور جہاں تک ہوسکے فیسوں میں معافی دی جائے ۔

جناب والا ۔ دوسری بات جو ہنگامی حالات پر بحث کرتے ہوئے کہی گئی ہے وہ بی ڈی سسٹم کے متعلق کہی گئی ہے ۔ بی ڈی سسٹم کے بھی دو پہلو ہیں ۔ ایک بی ڈی سسٹم جو دیہاتوں میں کام کر رہا ہے اور دوسرا سسٹم عوامی نمائندگان اور صدر مملکت کا انتخاب کرتا ہے ۔ جہاں تک ان کی ایڈمنسٹریشن کا تعلق ہے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں اور ببانگ دہل کہتا ہوں اور فخر سے کہتا ہوں کہ بی ڈی سسٹم دیہاتوں میں تعمیرلو کے سلسلہ میں ایک انقلاب لاچکی ہے ۔ ہزاروں اور لاکھوں منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور چھوٹے چھوٹے مقدمات یا اس قسم کی چیزیں جو عدالتوں میں سال ھا سال پڑی رہتی تھیں اس سے لوگوں کو تکالیف ہوتی تھیں وہ سب چیزیں حل ہو چکی ہیں ۔

جناب والا ۔ دوسرا پہلو اس کا یہ ہے کہ ان کو آئین میں یہ حق دیا گیا ہے کہ یہ صدر مملکت ۔ صوبائی اسمبلیوں اور مرکزی اسمبلی کے نمائندگان کو منتخب کریں ۔ مجھے اس پر اعتراض ہے اور اس اعتراض کے جواز میں میں اپنا ایک ذاتی تجربہ آپکے سامنے پیش کرتا ہوں پھر آپ پر اس بات کا فیصلہ چھوڑ دوں گا کہ یہ طریق کار کس حد تک درست ہے ۔

جناب والا ۔ گذشتہ انتخابات کے وقت میرے حلقہ میں ایک گاؤں تھا جسکی آبادی پانچ ہزار افراد پر مشتمل ہے اور اسکے منتخب کردہ بی ڈی ممبرں کی تعداد صرف پانچ تھی ۔ میں جب اپنی حمایت کے سلسلہ میں اس گاؤں میں گیا تو سوائے ان پانچ ممبران کے کہ جنھوں نے ووٹ دینے تھے گاؤں کے دیگر مرد و زن ایک زبان ہو کر کہتے رہے کہ ہم عنایت علی شاہ کی حمایت کرتے ہیں ۔ لیکن آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ اس اکثریتی حمایت کے باوجود مجھے ان پانچ ووٹوں میں سے ایک ووٹ بھی نہیں ملا ۔ یہ کونسا طریقہ ہے جس سے صحیح انتخاب یا صحیح نمائندگی ہو سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ کسی کا خیال ہے کہ یہاں بالغ رائے دہی کا حق ہونا چاہئے ۔ کسی کا خیال ہے کہ بی ڈی سسٹم ہونا چاہئے ۔ جمہوریت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم کسی طرح بھی عوام کو فراموش نہ کریں ۔ چودھری انور عزیز صاحب نے جو فرمایا ہے مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے کہ یہ امر ہم عوام پر چھوڑ دیں چاہے وہ ریفرنڈم کرائیں چاہے بنیادی جمہوریت کے نظام کو اپنائیں اور چاہے بالغ رائے دہی کے حق میں ووٹ دیں ۔

جناب والا ۔ میں خود بھی بنیادی جمہوریت کے نظام کے تحت اپنی یونین کونسل کا چیئرمین ہوا اسی نظام کے تحت وائس چیئرمین ہوا اور اسمبلی کا ممبر بھی اس نظام کے تحت بنا ۔ اس میں تھوڑے سے لوگ ہوتے ہیں ان کو ڈرایا جاسکتا ہے ۔ ان کو خریدا جا سکتا ہے یہ میرا اپنا ذاتی نظریہ ہے ۔ میں اپنے خیالات کسی پر ٹھونسنا نہیں چاہتا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ملک میں ریفرنڈم کروائیں اور عوام سے پوچھیں کہ وہ بنیادی جمہوریت کا نظام چاہتے ہیں یا بالغ رائے دہی چاہتے ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری (ملتان ۔ ۷) ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے اس ملک کے اہم مسئلہ کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے وقت عنایت فرمایا ہے ۔ صوبہ میں یا ملک میں اس وقت جو صورت حال ہے اس سے ہر محب وطن فکر مند بھی ہے اور اس کے ذہن میں اندیشے بھی اٹھتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف ایک دوسرے سے نزدیک ہونے کی بجائے دور ہو رہے ہیں اور اختلافات اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ اس سے ہمارے ملک کو کوئی بنیادی نقصان پہنچے ۔

جناب والا ۔ میرے بھائی جناب اسلم صاحب نے جیسے فرمایا ہے کہ جب ملک میں انتشار ہوتا ہے تو قوم آپس میں بٹ جاتی ہے ۔

دشمنوں کو تقویت ملتی ہے ۔ باہر کے لوگ بڑی آسانی سے اس ملک پر قبضہ کر سکتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ صحیح سیاسی پارٹیوں کے راہنما اور حزب اقتدار کے قائدین نہایت ہی خلوص محبت رواداری اور اعتماد سے آپس میں مل بیٹھیں اور دونوں صورتوں پر نظر رکھیں کہ فی‌الواقعہ عوام کو کیا تکالیف ہیں ۔ ان کے کیا مطالبات ہیں ان کی تکالیف کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میں حزب مخالف اور سنجیدہ سیاسی راہنماؤں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ بھی ایک بڑی نا انصافی ہے کہ جب وہ حکومت پر تنقید کرتے ہیں تو وہ صرف حکومت کی کمزوریاں تو بیان کر دیتے ہیں مگر صدر ایوب کے اس دس سالہ دور میں جو تعمیر و ترقی کا کام ہوا ہے اس کا ذکر نہیں کرتے اس سے ملک میں بے اعتمادی اور اختلاف کی فضا پھیلتی ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ہمارا ملک تباہی کے کنارے پہنچ گیا ہے عوام بہت دکھی ہیں لوگوں کو گندم نہیں ملتی ہر طرف افرا تفری ہے عوام میں رشوت کا بازار گرم ہے میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارا ملک خوراک کے سلسلہ میں خود کفیل ہے اب ہم اپنا اناج باہر کے ممالک کو بھی بھیج سکتے ہیں ۔ میں اس سلسلہ میں خصوصی طور پر وزیر زراعت ملک خدا بخش صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس تحریک میں ان کی کوشش ان کا خلوص اور ان کی محنت بے حد کار فرما ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ہمارا ملک اسلامی ممالک کے نزدیک ہو چکا ہے اور خصوصی طور پر ترکی اور ایران سے ہمارے تعلقات بہت گہرے ہو چکے ہیں ہمارے ہمسایہ ممالک جس میں چین اور روس شامل ہیں ان سے بھی ہمارے تعلقات بہتر ہو چکے ہیں ہمارے ہاں ایسے ایسے پراجیکٹ مثلاً منگلا ڈیم ۔ تر بیلا ڈیم وغیرہ بن چکے ہیں جن کے اثرات پندرہ بیس سال میں رونما ہو جائیں گے قوم بہتر راہنمائی کی وجہ سے اپنے پاؤں پر کھڑی ہو چکی ہے ۔ ہسپتالوں اور سکولوں کا جال پھیلایا جا رہا ہے اس کو تسلیم نہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ نا انصافی بھی ہے اور ہم ایک دوسرے سے دور بھی ہوتے ہیں ان چیزوں کے ساتھ ساتھ جیسا کہ انور عزیز صاحب اور سید عنایت علیشاہ صاحب نے کہا ہے ۔ کہ قوم میں جناب صدر ریفرنڈم کرائیں ۔ اس چیز کی از حد ضرورت ہے اور دوسرے وہ فضا کو سازگار کرنے کے لیے یہ اعلان فرماویں ۔ کہ تمام سیاسی پارٹیوں کے راہنماؤں کی اور طلبہ کی آزادی ضروری ہے اور یہ عمل صدر محترم کا فضا کو سازگار کرے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ قوم کے نزدیک ہیں اور وہ پھر نزدیک تر ہو جائیں گے اور اس کے علاوہ وہ اعلان فرمائیں کہ آزادی تحریر و تقریر ہے ۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوری قوم کا مطالبہ ہے ۔ اس کو ہمیں فوراً مان لینا چاہیے اور دوسری چیز یہ پوچھ لیں کہ صدارتی نظام قبول ہے یا پارلیمانی ۔ یا کوئی اور ۔

ایک ممبر ۔ جناب والا ۔ ابھی دیوان صاحب فرما رہے تھے کہ آزادی تحریر و تقریر کا مطالبہ مان لیں ۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس وقت آزادی تحریر و تقریر نہیں ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پریس پر کسی خاص فرد کا کنٹرول نہ ہو کہ یہ کاٹ دو ۔ یہ رکھ لو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج صدر محترم کے دوست اگر انہیں صحیح مشورہ نہیں دیتے ۔ تو نہ وہ ان کے خیرخواہ ہیں نہ قوم کے ۔ یہاں پر میرا عوامی نمائندہ ہونے کی وجہ سے یہ قومی فریضہ ہے ۔ کہ فضا سازگار ہو اور صدر محترم عوام کے نزدیک ہوں ۔ جہاں تک ریفرنڈم کا تعلق ہے ۔ دو چیزوں پر قوم کی رائے لے لینی چاہیے ۔ نمبر ایک کہ صدارتی نظام ہو یا پارلیمانی نظام یا کوئی اور ہو ۔ نمبر دو ۔ ووٹ کا حق براہ راست حق بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہو یا بالواسطہ بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ ہو ۔ مجھے قوی امید ہے کہ صدر محترم قوم پر اعتماد کریں گے اور ان دو چیزوں کا اعلان کریں گے سیاسی لیڈروں کو رہا کر دیں ۔ طلبا کو رہا کر دیں ۔ میں صحیح کہتا ہوں ۔ کہ انہوں نے دس سال جو محنت کی ہے اور قوم کی خدمت کی ہے ۔ فارن پالیسی کو بنایا ہے کوئی اس کو نظرانداز نہیں کر سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اپنی تقریر ختم فرمائیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ اس کے علاوہ جو ہمارے ملک میں انتشار ہے اس کی دو بڑی وجوہات ہیں ۔ ایک یہ ہے کہ یہ ملک ہم نے

اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا ۔ اب ہمیں جلد ہی وہ تمام چیزیں آئین میں شامل کر دینی چاہئیں جو اسلامی نقطہ نگاہ سے ضروری ہیں جیسا کہ ہمارے ۳۱ علماً نے ۲۱ پوائنٹ دیئے تھے ۔ اگر وہ فی الواقعہ قرآن و حدیث کے خلاف نہیں ہیں ۔ تو ان کو اپنا لینا چاہیے ۔ جناب والا ۔ ایک چیز اور ہے ۔ جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ ہمارا معاشرتی اور معاشی نظام کچھ دن اور ایسا رہا جس سے عدم توازن بڑھتا جائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ انتشار بھی بڑھتا جائے گا ۔ ہمیں جلد ہی اپنے اس معاشی اور معاشرتی نظام پر نظر ثانی کرنی چاہیے اور اس نظام کو ختم کر دینا چاہیے ۔ جس سے لوگ راتوں رات امیر سے امیر تر ہوتے جاتے ہیں ۔ تاکہ لوگ ہمارے قریب ہو سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک معراج خالد ۔

ملک معراج خالد (لاہور ۔ ۵) جناب سپیکر ۔ میرے لئے انتہائی خوشی کا مقام ہے ۔ کہ آج اس معزز ایوان میں موجودہ سیاسی صورت حالات پر بحث ہو رہی ہے ۔ یہ جناب والا اسلئے کہ میں نے اس صورت حال پر بحث کرنے کیلئے اپنی پارٹی کے سامنے ایک قرارداد پیش کی تھی اور جن خیالات کا اظہار میرے معزز دوستوں نے آج یہاں کیا ہے ۔ کم و بیش انہی خیالات کا اظہار ہو سکتا تھا اور جو موجودہ مشورے انہوں نے صدر مملکت اور اپنے قائدین کو پیش کئے وہ ایک نادر موقعہ تھا سنہری موقعہ تھا وہی کچھ وہاں بتایا جا سکتا تھا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بحث جو اس معزز ایوان میں

آج جاری ہے ۔ یہ عوام کی قربانیوں کے طفیل ہے ۔ اور ہمارے نوجوان طبقہ نے بڑی مصیبتیں جھیلنے کے بعد یہ حالات پیدا کئے ہیں میں انکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ اور میرے معزز دوست میرے ہم نواء ہونگے کہ انہوں نے آج قوم میں عوامی تحریک پیدا کرنے کیلئے جو ہراول دستے کا کام کیا ہے یہ ہماری قومی تاریخ میں ہمیشہ ایک درخشاں باب رہیگا ۔ جناب والا ۔ یہی law and order کا مسئلہ ہے ۔ یہی سیاسی صورت حال ہے جس کے متعلق قاید ایوان یہ تاثر دینے کی کوشش فرما چکے ہیں کہ یہ نظم و نسق کا مسئلہ ہے میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ ایک حقیقت ہے ۔ کہ ملک کے تمام حصوں میں اور تمام طبقوں کیطرف سے اپنے مطالبات مختلف طریقوں سے ۔ مظاہروں سے ۔ ہنگاموں سے ۔ اور بیزاری کا اظہار کرکے ۔ اس وقت تک کئے جا چکے ہیں ۔ یا کئے جا رہے ہیں ۔ اس سے کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے ۔ طالب علموں ، انجینیروں ، صحافیوں، مزدوروں کسانوں اور دانشوروں نے ۔ تمام نے متفقہ طور پر ۔ کیونکہ ان طبقوں میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے ۔ اپنے اپنے مطالبات کے سلسلہ میں جو نقطہ نظر پیش کیا ہے ۔ یہ law and order کا مسئلہ نہیں تھا ۔ بلکہ سیاسی اور معاشی اور معاشرتی مسئلہ تھا ۔ جناب والا ۔ آپ یہ سماعت فرمائیں ۔ کہ ہر صورت حال میں جب کوئی ہنگامی شکل پیدا ہو جاتی ہے ۔ تو اس کی ضرور کوئی وجہ ہوتی ہے ۔ جنگ آزادی امریکہ کے سلسلہ میں جیسا کہ سب دوستوں کو یاد ہے ۔ کہ محض ایک معمولی واقعہ سے ہی بہت بڑی جنگ شروع

ہو گئی تھی اور وہ اشیاء جہاز پر لادنے کا مسئلہ تھا - ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شاید سور کی چربی یا کوئی اور چیز بہانہ بنی تھی لیکن اس واقعہ نے ایسا کر دیا کہ ایک جنگ کی صورت پیدا ہوگئی تھی - اسلئے آپ بھی ان چیزوں کو نظرانداز نہیں کر سکتے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ صرف Law and order کا مسئلہ ہے - - - -

جناب والا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر حزب اختلاف یا اپوزیشن پارٹیز کے قائدین اس مسئلہ کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ صرف مخالفت کی وجہ سے کیا جا رہا ہے - میں جناب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اور آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کے متعلق ملک کے سنجیدہ متین اور صائب الرائے اصحاب جو ملک میں جانی پہچانی شخصیتیں ہیں اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں - اتفاق سے وہ لوگ ایسے ہیں جو موجودہ حکومت سے تعلق رکھتے ہیں یا ان ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں - اس سلسلہ میں چودھری خلیق الزمان کے اس بیان کا حوالہ دیتا ہوں جس میں انہوں نے کہا ہے کہ عوامی مطالبات کو بلا تاخیر منظور کیا جائے اس کے بعد میاں امیرالدین ہیں جو مسلم لیگ مرکزی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں اور پرانے کارکن ہیں انہوں نے بھی کہا ہے کہ عوامی مطالبات کو مان لینا چاہیے - پھر چودھری ظہور الہی ہیں جو نیشنل اسمبلی میں مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری رہ چکے ہیں اور جو گزشتہ دنوں مسلم لیگ کی مرکزی ورکنگ کمیٹی کے سیکرٹری تھے۔ انہوں نے بھی ایک لمبا

چوڑا بیان دیا ہے اور دردمندانہ اپیل کی ہے کہ یہ سراسر سیاسی مسئلہ ہے اور عوام کے معاشی اور اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لئے ان کے مطالبات کو منظور کیا جائے اس کے بعد مسٹر جسٹس منیر ہیں جو پاکستان کے چیف جسٹس رہ چکے ہیں اور پہلی کیبینٹ میں لا منسٹر تھے ۔ وہ بھی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں ۔ انہوں نے اپنے خیالات کا واضح طور پر اظہار کیا ہے اور بڑے مفید مشورے دئے ہیں ۔ انہوں نے بھی صاف طور پر کہا ہے کہ یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں بلکہ معاشی اور سیاسی مسئلہ ہے ۔ مسٹر اصفہانی ایک بہت بڑے صنعتکار ہیں اور ملکی اور بین الاقوامی مسائل اور معاملات پر گہری نظر رکھتے ہیں انہوں نے بھی یہی کہا ہے ۔ اسی طرح آپ کو معلوم ہے کہ بیرون ملک میں پاکستانیوں نے اس سلسلہ میں مظاہرہ کیا ہے ۔ لندن میں جو مظاہرہ ہوا ہے اسے پاکستانیوں کی طرف سے بے مثال مظاہرہ قرار دیا جا چکا ہے ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مشرقی پاکستان کے ۲۷ ممبران اسمبلی اور ورکنگ کمیٹی کے لوگوں نے متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ سراسر سیاسی مسئلہ ہے ۔ پھر جناب والا ۔ اس معزز ایوان کی ۲۵ رکنی کمیٹی کی رپورٹ کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جو اخبارات میں آچکی ہے ۔ یہ وہی چیز ہے جو میں پیش کرنا چاہتا تھا ۔ اس کے متعلق اور انہی Terms پر اس ۲۵ رکنی کمیٹی نے اپنی سفارشات مرتب کی ہیں ۔ جس کے کچھ حصے اخبارات میں آئے ہیں ۔ انہوں نے قطعاً یہ نہیں کہا کہ یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے بلکہ انہوں نے کہا ہے جیسا کہ

اخبار "امروز" میں خبر نکلی ہے ۔ وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اس میں درج ہے کہ مغربی پاکستان کی اسمبلی پارٹی کی کمیٹی نے آئین میں ترمیمات کی سفارش کردی ۔ اور اس کے مختلف عنوانات ہیں مثلاً دیہاتی پولیس کے مظالم سے نجات کے لئے کسی موثر کارروائی کے طالب ہیں ۔ کم تر درجوں کے تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر نظر ثانی کی جائے ۔ سول سروس انیسویں صدی کی برطانوی شہنشاہیت کے طریقوں پر کاربند ہے ۔ اقتصادی ترقی سے محض چند افراد کو فائدہ پہنچا ہے ۔ اسمبلیاں عوام کا پوری طرح اعتماد حاصل نہیں کر سکیں ۔

اور پھر جناب والا انہوں نے طریق حکومت اور طریق انتخاب کے متعلق پرزور سفارشات کی ہیں کہ انہیں تبدیل کیا جائے ۔ یہ اس معزز ایوان کی ۲۵ رکنی کمیٹی کی سفارشات ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اسمبلی کے تمام سنجیدہ ممبروں کی تائید حاصل ہے ۔

جناب والا ۔ یہ سب کچھ عرض کرکے میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہیں بلکہ سراسر سیاسی مسئلہ ہے جس کی تائید آج دوستوں نے اپنی تقریروں میں اور خاص طور پر اس سنجیدہ رپورٹ میں کی ہے ۔ اور پھر جس طرح انہوں نے اس رپورٹ میں قرار دیا ہے کہ کس طرح ملک میں استحکام ہو سکتا ہے ۔ جب تک سیاسی تنظیموں کی طرف سے اور خاص طور پر مسلم لیگ کے ذریعہ عوام کو متحد اور منظم نہ کیا جائے میں اس کے حق میں ہوں کہ واقعی سیاسی پارٹیوں کو ایسا کردار ادا نہ کرنا پڑے گا اور جب تک

معاشی اور سیاسی پروگرام کے تحت عوام کو متحد اور منظم نہ کریں تب تک ملک میں قطعی طور پر کوئی استحکام نہیں ہو سکتا ۔ آپ خواہ قرضوں کی رفتار کو سوگنا زیادہ کر دیں ۔

جناب والا ۔ لا اینڈ آرڈر کے مسئلہ پر زور دینے کی صرف یہ ایک صورت ہے کہ جو شخص یا جو اشخاص اسے لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ قرار دیتے ہیں میرے خیال میں وہ ذہنی مریض ہیں یا وہ اتنے شاطر اور چالاک ہیں کہ وہ ان مسائل کو ایک طرف رکھنا چاہتے ہیں ۔ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ عوام کے سامنے پیش کرنے سے یہ لازم آتا ہے کہ ہم ان کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی مطالبات کو قطعی نظر انداز کر دیں اور اس وقت جو تمام قوم نے ریفرنڈم کردیا ہے کہ موجودہ معاشی اور معاشرتی پالیسیاں ناکام ہو چکی ہیں ان کو نظر انداز کر دیا جائے اس لئے یہ زور دیا جا رہا ہے کہ یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اور دوسرا اس سے وہ یہ مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ مذاکرات کے سلسلہ میں جو پیش کش کی گئی ہے اسے وہ شکل نہ دی جائے اس میں معاشی اور سیاسی معاملات زیر بحث نہ آئیں ۔ اس طریق سے وہ چاہتے ہیں جو کہ تشدد سیاسی کارکنوں پر کیا گیا ہے اور کیا جا رہا ہے ۔ طلبا کو جس طرح قید و بند کی مصیبتوں میں مبتلا کیا گیا ہے اور مزید کیا جا رہا ہے اس کا جواز حاصل کیا جا سکے ۔ اس لئے جب تک بنیادی طور پر اس حقیقت کو تسلیم نہ کیا جائے کہ اس وقت صحیح صورت حال یہ ہے کہ سیاسی حالات ، معاشی حالات اور معاشرتی نا ہمواریوں نے یہ صورت حال پیدا

کردی ہے جس کا یہ نتیجہ ہے تب تک اس کا کوئی حل صحیح معنوں میں نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا ۔ موجودہ جو مصیبتیں ہیں اور جو جبر و تشدد ہے اسے ختم کیا جائے ۔ اس وقت محض اپنے جبر و تشدد کو جواز بخشنے کے لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اس لیے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اسے لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ قرار دے کر اور تمام عوامی مطالبات کو نظرانداز کرکے اس کی کوئی دوسری تشریح کرکے یہ جمہوری احتساب اور عوامی احتجاج جو کیا جا رہا ہے یہ اس کی توہین ہے یہ تمام کی توہین ہے جسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا ۔

جناب والا ۔ یہ کہا گیا ہے کہ اپوزیشن لیڈروں کو ایک دعوت دی گئی ہے ان کو قبول کرنا چاہیے ۔ میں ان دوستوں کی سادہ لوحی پر حیران ہوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ محض دعوت دینے سے ایک بہت بڑی نیکی کی گئی ہے اور قوم پر بہت بڑا احسان کیا گیا ہے ۔ جب یہ کہا جائے کہ محض طلبا کے اس ہنگامہ کو شروع کرکے شرپسندوں نے اور ان قائدین نے جو محض حکومت کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں اس سے فائدہ اٹھایا ہے اگر اس کا analysis کیا جائے اور حالات کا تجزیہ اس طرح کیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ گفتگو ہو ہی نہیں سکتی ۔ اور یہ مذاکرات کی پیش کش محض ایک دھوکا ہے اور ایک فریب ہے ۔ اگر واقعی وہ اپنی اس پیش کش میں مخلص ہوتے تو لازمی طور پر انکا پہلا کام یہ تھا کہ اپوزیشن کی طرف سے جو ۸ نکات بطور ابتدا کے پیش کئے گئے تھے انہیں منظور کر لیا

جاتا ۔ ہنگامی قوانین ختم کئے جاتے اور پریس کو آزاد کیا جاتا ۔ میں اس مرحلہ پر یہ ماننے کے لئے تیار ہوں کہ ایسی فضا پیدا کرنے کے لئے عوام کو وہ تمام حقوق لوٹا دئے جائیں تاکہ وہ فیصلہ کریں کہ کونسی پارٹی ایسا سیاسی اور معاشی پروگرام رکھتی ہے جس کو وہ قبول کرسکتے ہیں۔

سید عنایت علی شاہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں معزز رکن سے clarification چاہتا ہوں ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ۸ نکات کو مان لیا جائے اور بعد میں فیصلہ کیا جائے ۔ بعد میں کس چیز کا فیصلہ ہوگا ؟ وہ تو آپ کے ساتھ پہلے بات کریں گے پھر اگر کوئی چیز ماننے کے قابل ہو گی تو مان لی جائے گی ۔

ملک معراج خالد ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو آٹھ نکات ہیں وہ محض آئندہ کی سیاسی زندگی کی ابتدا ہے ۔ ان آٹھ نکات کو ماننے کے بعد آپ نے جو کچھ فرمایا تھا کہ عوام فیصلہ کریں کہ وہ کس سیاسی پارٹی کے پروگرام کو مان کر ملک کے مستقبل کو سنوارنا چاہتے ہیں اور اجتماعی زندگی کا نقشہ مرتب کرنا چاہتے ہیں ۔ اسلئے ابتدا میں اگر خلوص کیساتھ دیکھا جائے تو کم سے کم یہ کر لیا جاتا کہ ہنگامی قوانین ختم کئے جاتے ۔ پریس کو آزاد کیا جاتا ۔ سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جاتا ۔ طلبا کے خلاف جو مقدمات ہیں انکو واپس لیا جاتا اور ایک اچھا ماحول پیدا کیا جا سکتا تھا ۔ جسکے بعد یہ کوشش کی جاسکتی تھی کہ آئندہ انتخابات بنیادی جمہوریت کی بنا پر

ہونگے یا بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ۔ اسکے علاوہ آئین میں کونسی تراسیم کیجائیں ۔ اس پر اظہار رائے کی ضرورت نہیں ہے کہ طلبا نے بیشمار قربانیاں دی ہیں اور اگر وہ قربانیاں نہ کرتے تو آپ انکی بات ماننے کیلئے تیار نہ ہوتے ۔ محترم خواجہ صفدر صاحب نے وزیر تعلیم کا شکریہ ادا کیا تھا میں انکا ہمنوا ہوں لیکن یہ تحریک کا کرشمہ ہے کہ آج یہ کرنا پڑا ہے اور اسبات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ انکا موقف سراسر درست تھا اس پر میں آج یہ کہنے پر مجبور ہوں بلکہ عوامی سطح پر قوم کے جتنے معاشی معاشرتی اور سیاسی مطالبات ہیں اگر اس صورت میں تسلیم کر لئے جائیں تو یہ مسائل حل ہو جاتے ۔ جناب والا ۔ ایک لازمی مسئلہ اور ایک اہم مسئلہ میں یہاں اب بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ اس بحث کی ابتدا کرنے کے بعد چند دوستوں نے یہاں واضح اشارات کئے ہیں ۔ میں انکا ہمنوا ہوں اگر یہ تمام جبر و تشدد اور یہ تمام گھٹن ختم کیا جائے تو اسکے بعد ہمیں سوچنا پڑیگا کہ ایسی صورت حال کے پیدا ہونے کے اصل اسباب کیا تھے ۔ جناب والا ۔ اسوقت جو سیاسی مسائل ہمیں درپیش ہیں ۔ یعنی یہاں کوئی جمہوری نظام نہیں ہے اور نہ کوئی عوام کی آواز ہے ۔ پھر ہماری اسمبلیاں با اختیار نہیں ہیں ۔ اس سلسلے میں جو تجاویز پیش کی گئی ہیں انکو بروئے کار لائے بغیر انکو عوامی نہیں کہا جا سکتا ۔ سوچنا یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا ۔ یہ محض اسلئے ہوا کہ اس ملک کے ایک طبقہ کو معاشی لوٹ کھسوٹ کرنے کیلئے اس آئین کے ذریعہ اور اس معاشی نظام کے ذریعہ تحفظ دیا گیا اور دیا جارہا ہے جبتک ہمارے معاشی نظام

میں تبدیلیاں نہیں آتیں اور ایک طبقہ کیساتھ مراعات ختم نہیں کیجاتیں تب تک یہ سیاسی جبر و تشدد یہ ہنگامی قوانین اور یہ کالے قوانین لازمی طور پر رہیں گے خواہ صدر ایوب ہو خواہ صدارتی نظام ہو خواہ پارلیمانی نظام ہو جب تک ان میں بنیادی تبدیلیاں نہیں کیں جاتیں اسلامی تصور کے مطابق جب تک اس نظام زندگی کو مرتب نہیں کیا جاتا ۔ یہ سیاسی جبر و تشدد اور اسکے ذریعہ لوٹ کھسوٹ بدستور قائم رہے گی ۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ میں نے اپنی قرارداد اپنی سابقہ پارٹی کو جو دی تھی اسکا نام ضمیر کا بحران رکھا تھا ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آج ہمارے دوست ضمیر کے بحران میں مبتلا ہیں ۔ جب تک پوری قوم ضمیر کے بحران پر قابو نہیں پائے گی ۔ جب تک کھل کر اظہار خیال نہ کریگی وہ مطمئن نہیں ہو سکتی جب وہ خود مطمئن ہو گی تو آئندہ نسلوں کو بھی مطمئن کر سکے گی ۔ میں اس مرحلہ پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ چودھری انور عزیز صاحب نے جناب بخاری صاحب نے اور عنایت علی شاہ صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ اس پر استصواب کرایا جائے ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بالکل صحیح ہے طاقت کا آخری سرچشمہ عوام ہی ہیں اور وہی فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں ۔ آپ کسی مسئلہ کو لیجئے جس کو آپ پیش کرنا چاہتے ہیں اس پر استصواب کرائیں یہ نہایت ہی جمہوری چیز ہے ۔ میں جناب والا یقین سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ عوامی تحریک جس طرح شروع ہوئی ہے ہمیں اس کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے ۔ لوگ مسائل کے نیچے پس رہے

تھے اور ایک شخص نے اٹھ کر نعرہ حق بلند کیا ۔ اس سے پہلے اپوزیشن پارٹیاں نہایت صداقت سے اور جزبہ حب الوطنی کیساتھ اپنے مشورے حکومت کے سامنے پیش کر رہی تھیں اور عوام کو mobilise کر رہی تھیں ۔ لیکن ایک شخص کے نعرہ حق سے تمام قوم جاگ اٹھی اور پوری قوم نے اس نعرہ کو قبول کیا اور اپوزیشن پارٹیوں نے ایک نہایت ہی موثر احسن اور صحت مند کردار ادا کیا ۔ قوم کا یہ کردار نظر انداز نہیں کرنا چاہئے اور کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ انہوں نے جلوسوں کو پرامن اور منظم نکالنے کی کوشش کی ہے اور تمام توڑ پھوڑ خود پولیس نے کروائی ہے ۔ میں ایک واقعہ جناب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ۲۷ تاریخ کو جس دن کرفیو لگایا گیا ہے دو لاکھ کا جلوس رنگ محل سے چلکر اسمبلی ہال تک پہونچا اور یہاں فوج بلا لی گئی ۔ یہاں تک پولیس ساتھ تھی اور کچھ نہیں ہوا لیکن ۶۰ آدمی ایک کلب سے سفید کپڑوں میں ایک گھنٹے کی briefing کے بعد بھیجے گئے کہ تم یہ یہ کرو گے ۔ تمام پولیس موجود تھی لیکن اس کے باوجود فوج کو طلب کر لیا گیا ۔ میں یہ الزام لگاتا ہوں کہ اسکی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ خود انتظامیہ نے پیدا کیا ہوا ہے ۔ اسکا جواز صدر مملکت کی اس دن کی تقریر میں ملتا ہے ۔ محض اس تقریر کے پہلے حصوں میں جائز ثابت کرنے کیلئے یہ سب کچھ کرایا گیا ۔ اور فوج بلائی گئی اور فوج کو ناجائز طور پر ملوث کیا گیا ہے ۔ یہ ہماری قومی فوج ہے اور یہ عوام کی فوج ہے اس کو اس میں ملوث نہیں کرنا چاہیے ۔

رانا پھول محمد خان - (لاہور - ۷) - جناب سپیکر - ہمارے صوبے میں جو ان دنوں کچھ ہنگامے ہوئے اور ان سے جو حالات پیدا ہوئے ان پر مجھے بڑا افسوس ہے - میں ان طلبا کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہوں اور انکے ورثا کا شریک غم ہوں جنہوں نے غلط لوگوں کے ہاتھوں میں کھیل کر اپنی جانیں قربان کردیں - کیونکہ میں سمجھتا ہوں اور مجھے اپنے ان سیاسی لیڈروں پر از حد افسوس ہے جنہوں نے اپنی تمام عمر پاکستان کے حصول کیلئے اور پاکستان کی بہتری کیلئے صرف کی لیکن اب وہ صرف وزارتیں حاصل کرنے کیلئے ان دشمن عناصر سے مل گئے ہیں جنہوں نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی اور جو لفظ پاکستان کے مخالف تھے - میں مذمت کرتا ہوں ان لیڈروں کی جنہوں نے قیام پاکستان کی مخالفت کرنیوالوں سے اتحاد کیا اور آج وہ انکو پاکستان کا دوست سمجھتے ہیں - جناب والا - اسمیں شبہ نہیں کہ پاکستان میں صدر ایوب کے ۱۰ سالہ دور میں جو ترقی ہوئی ہے - اسکو ہم ہرگز فراموش نہیں کر سکتے -

ہمارے صوبہ کی ۸۵ فیصد دیہی آبادی نے جو ترقی کی ہے وہ اس سے پہلے کبھی نہیں کی تھی - میں آج بھی یہ کہتا ہوں کہ یہ ۸۵ فیصد آبادی صدر ایوب صاحب کیساتھ ہے - صرف ۱۵ فیصد آبادی ایسی ہے جنہوں نے شرارت کیطور پر طلبا کو غلط استعمال کیا ہے - میں کہتا ہوں کہ طلبا قوم کی متاع عزیز ہیں - ان کے خون سے ہولی نہ کھیلیں - حمزہ صاحب ایک طرف تو کہتے ہیں کہ وہ گڑ بڑ کے خلاف ہیں لیکن دوسری طرف کہتے ہیں

کہ توڑ پھوڑ ہو جائے تو مجھے اس چیز کا افسوس ہے لیکن میں یہ کہنے پر مجبور ہوں اور ہمارے کہنے کے مطابق بھی اس ملک میں حاکمیت عوام کی ہے لیکن کچھ باتیں ایسی ہوئی ہیں اور کچھ غلط کار افسروں کا رویہ اور ملک میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی نے عوام کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ سوچیں اور یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ ہم کوئی تبدیلی لائیں ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ۸۵ فیصد آبادی آج بھی صدر مملکت سے محبت رکھتی ہے ان کے سامنے ان نام نہاد لیڈروں کو تقریر کرنیکی جرات نہیں ہے ۔ غریب لوگ پولیس اور دوسرے محکموں کے مظالم کا شکار ہیں ۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ جب تک وہ بڑے بڑے راشی افسروں کو چوراہے پر پھانسی نہ دیجائیگی اس وقت تک اس ملک کے حالات ٹھیک نہیں ہونگے ۔ جناب والا ۔ رشوت کے خاتمے کے لئے ہماری حکومت نے انتہائی کوشش کی ہے لیکن کیا کرے کوئی دو یا تین آدمی ہوں تو کوئی بات بھی ہے لیکن جہاں آوے کا آوا ہی خراب ہو تو وہ بیچاری کیا کر سکتی ہے ۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مسلم لیگ افسران کبھی رشوت نہیں دیتے بلکہ رشوت دینے کی عادت تو آپوزیشن نے ڈالی ہے اور ہمیں فیل کرنے کے لئے انہیں رشوت کا عادی بنا رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل درست ہے یہ غلط نہیں ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قوم کے مطالبات کو ہمیں مان لینا چاہئے اور میرا یہ دعویٰ ہے کہ ہماری قوم صدارتی طرز حکومت تسلیم کر چکی ہے اور آج بھی ہم اس کو تسلیم کر رہے ہیں صرف ۱۵ فیصد آبادی ایسی ہے

جنہوں نے شرارت کیطور پر طلبا کو غلط طور پر استعمال کیا ہے وہ ملک کے دشمن ہیں اور وہ اس ملک میں توڑ پھوڑ چاہتے ہیں ۔ یقین کیجئے اگر پولیس اور فوج شریف شہریوں کی جان و مال کی حفاظت نہ کرتی تو یہ شریف شہریوں کے سر پھوڑنے کے لئے تیار ہیں ۔ ان کی جائیدادیں لوٹنے کے لئے حمزہ صاحب کی پارٹی کے لوگوں کو تیار کیا گیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ روٹ پرمٹ چھیننے کے لئے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ پڑھے لکھے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قوم کے کچھ مطالبات ہیں ۔ ایک خواہش ہے جس کا ہمیں احترام کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ بالغ رائے دہی کے اصول پر اسمبلیوں کے انتخابات کرائے جائیں ۔ میں ببانگ دہل کہتا ہوں بلکہ میں جناب صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کو عوام کا مطالبہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ اسمبلیوں کے انتخابات براہ راست ہوں لیکن صدر کا انتخاب بنیادی جمہوریتوں کے ذریعے ہو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ قوم مطمئن ہوسکتی ہے ۔ اس کے علاوہ ۵ ر فیصد دیہی آبادی کے بچوں کے لئے ملازمتوں میں حصہ نہیں ملتا جو ان کا حق ہے ۔ میں صدر ایوب سے کہتا ہوں کہ وہ دیکھ لیں کہ جب تک ۸۵ فی صد آبادی دیہاتوں کی جو ان کے عاشق ہیں ملازمتوں میں حصہ نہیں دیا جائے گا ۔ دیہی لوگوں کو سی ایس پی اور پی ایس پی اور دیگر اچھے عہدوں پر فائز نہیں کیا جاتا تب تک انتظامیہ روبہ اصلاح نہیں ہو گی ۔ اگر دیہات کے لوگوں کو

ان کا جائز حق دیدیا جائے تو میں وثوق سے کہتا ہوں کہ انتظامیہ میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ میں یہ بھی وثوق سے کہتا ہوں کہ انتظامیہ کے ۵۰ فیصد لوگ آج آپوزیشن کے حامی ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو پاکستان کے مخالف ہیں تو ایسے لوگوں کو گفتگو میں شامل نہیں کرنا چاہئے۔ صدر ایوب کو چاہئے کہ وہ پریس کو آزاد کر دیں اور ہر بالغ کو ووٹ کا حق دیا جائے اور رشوت کے خاتمے کے لئے سخت سے سخت کارروائی کی جائے اگر ایسا کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ حالات ۱۵ دن کے اندر کیوں درست نہ ہو جائیں۔ مجھے اس کا پورا یقین ہے۔

مسٹر نثار محمد خان (پشاور۔ ۵) جناب والا۔ میں اپنی تقریر کا آغاز مسٹر حمزہ کی اس بات کی تائید سے کرتا ہوں جنہوں نے فرمایا ہے کہ یہ حکومت نہ ان نمائندوں کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ منسٹرز اور صدر مملکت اس میں شامل ہیں اگر وہ اپنے آپ کو شامل نہیں کرتے تو علیحدہ بات ہے لیکن میں ان کو گورنمنٹ کا نام دیتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں انور عزیز صاحب کی بات کی تائید کرتا ہوں جب کہ انھوں نے پوچھا ہے کہ کس بات کی بنا پر صدر مملکت نے لیڈروں کو دعوت دی ہے کہ وہ آکر ان سے سیاسی مسائل پر بحث کریں کیوں نہ وہ اپنے عوام سے براہ راست بات کریں۔ رانا پھول خان صاحب نے فرمایا کہ ملک میں جو ہنگامے ہوئے ان کا ان کو صدمہ ہے یہ بات بالکل عیاں ہے اور مجھے بھی ان ہنگاموں پر افسوس ہے۔ پچھلے

سیشن میں مجھے غدار کا لقب دیا گیا لیکن جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ میں غدار نہیں ہوں اور میں یہ ثابت کرتا ہوں ۔ جناب والا اگر کوئی یہ کہے کہ یہ مسئلہ طلبا کا ہے یا علما کا یا وکیلوں کا ہے یا کسی خاص طبقے کا تو وہ غلطی پر ہے ۔ ابھی ابھی طلبا کے جو مطالبات تھے وہ سب منظور کر لیے گئے لیکن اب بھی وہ آرام سے نہیں بیٹھے ۔ آپ یقین کیجئے وہ اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک سسٹم میں تبدیلی نہ کیجائے ۔ اس موجودہ سسٹم میں سینٹرلائزیشن آف پاور بہت زیادہ ہے اور اس حکومت نے غلطی یہی کی ہے وگرنہ اس کی خارجہ پالیسی اچھی ہے اندرونی طور پر بھی ان کا کام اچھا ہے ۔ آپ دیکھیں گے کہ سابقہ حکومتوں سے یہ حکومت اچھی رہی ہے ۔ آئندہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کس طرح کی حکومت آئے گی ۔ جس طرح کہ حمزہ صاحب نے فرمایا انہوں نے ساری طاقت لوکر شاہی کے ہاتھ دیدی ہوئی ہے اور یہ خود مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں تو جب تک decentralization of power نہیں ہوگی ۔ اس وقت تک یہ ہنگامے ہوں گے ۔ آزمائش شرط ہے آپ اس کو آزمائیں ۔ پہلے تو سیاسی لیڈر خاموش تھے لیکن ایک آدمی نے جب بر وقت انقلاب کی آواز اٹھائی تو پھر سب میدان میں آکر پڑھ گئے ۔ جناب والا ۔ میں اس آدمی کا نام بھی لوں گا جن کا انہوں نے نہیں لیا ۔ ان کا مطلب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے تھا انہوں نے ایک حقیقت بیان فرمائی کہ یہ سب سہرا ان کے سر پر ہے انہوں نے کہا ہے کہ انتظامیہ خراب ہے تو ان کا مطلب ون یونٹ سے تھا ۔ جہاں تک میرا ذاتی تعلق ہے اور مجھے ذاتی طور پر جو معلومات ہیں وہ یہ

کہ عوام ون یونٹ کے خلاف ہیں اور میں پریزیڈنٹ صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ جس طرح انھوں نے اس امر کی یعنی حزب اختلاف سے بات کرنے کی پیش کش کی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس طرح موجودہ حکومت اس بات پر ٹھنڈے دل سے غور کرے کہ اس ون یونٹ نے کبھی نہ کبھی جانا ہے ۔ میں گورنمنٹ کو اور پریزیڈنٹ صاحب کو اس اسمبلی کے ایوان سے لکھ کر دے سکتا ہوں کہ اگر وہ decentralization of power کر دیں تو ۸۵ فیصد نہیں بلکہ ۱۰۰ فیصد عوام ان کے ساتھ ہیں ۔

میاں محمد اختر (کراچی - ۷) جناب والا ۔ ملک کے موجودہ حالات اور یہ لا اینڈ آرڈر کے مسئلہ کے متعلق معزز ایون کے معزز ممبران نے بہت کچھ کہا ہے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں اس پر مزید روشنی ڈالنے کی اتنی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میرے قابل قدر بھائیوں نے اس کے متعلق کافی کچھ کہہ دیا ہے میں صرف ایک کیس کے متعلق کچھ عرض کرونگا کیونکہ میں کراچی کا رہنے والا ہوں اور اس کا یہاں تذکرہ ہوا ۔ مجھے افسوس ہے کہ فاروقی صاحب یہاں موجود نہیں ہیں ۔ میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ کراچی میں جو ہنگامہ ہوا ہے اس کے اصل واقعات کیا ہیں ۔ اس میں علی کوثر کا دخل نہیں ہے نہ مسلم لیگ کے نمائندوں کا یا ورکروں پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس نظم و ضبط اور لا اینڈ آرڈر کو جو سارے پاکستان میں صرف کراچی میں تھا ایک منظم سازش کے ذریعے درہم برہم کیا گیا ہے ۔ جہاں تک اس

بات کا تعلق ہے کہ علی کوثر ہسٹری شیٹر تھا تو میں نہیں سمجھتا کہ ان کو ہسٹری شیٹر کہنا کہاں تک بجا ہے کیونکہ وہ پاکستان بننے سے پہلے ہندوستان میں اپنے دسٹرکٹ میں مسلم لیگ کا پریذیڈنٹ تھا ۔ پاکستان بننے کے بھی بعد مسلم لیگ کا ممبر چلا آرہا ہے اور اب بھی ہے ۔

جب پاکستان بننے والا تھا تو آپ کو معلوم ہے یہاں پنجاب میں ۱۹۴۷ء میں یونینٹ وزارت تھی گورنمنٹ کے خلاف ہنگامے ہوئے اور جلسے جلوس نکالے گئے ۔ آج جو مسلم لیگ کے بڑے بڑے لیڈر ہیں ۔ دولتانہ صاحب ۔ چٹھہ صاحب اور دیگر حضرات وہ گورنمنٹ کی جیلوں میں گئے تھے ۔ تو اس وقت ضرور انکا ہسٹری شیٹ ہوگا لیکن کبھی کسی نے ان کا نام نہیں لیا ۔ علی کوثر نے جو کچھ کیا اپنی جان اور مال کو بچانے کیلئے کیا اس کی ایک لڑکی جل گئی ۔ اس کے رشتہ دار جل گئے ، مر گئے اسلام احمد شمسی کو قتل کر دیا گیا ۔ اس کی آنکھیں نکال دی گئیں اس کی لاش پر پیشاب کیا گیا ۔ تو کیا یہ شرمناک بات نہیں ۔ (شیم ۔ شیم) پھر یہ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ والوں نے یہ سب کچھ کرایا ہے ۔ اگر مسلم لیگ والے جن کی یہ حکومت ہے اس قسم کے ظلم کا انتقام لینا چاہتے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ساری کراچی کو تباہ کر سکتے تھے ۔ ان لوگوں کی ۲۰ لاکھ کی ملکیت ضائع نہ ہوتی ۔ ان کی ۲ کروڑ کی مارکیٹ نہ جلتی ۔ مگر اس گورنمنٹ نے یہ سب کچھ کرنے دیا اور بڑے اطمینان اور فراخدلی سے سب کچھ کرنے دیا اور آپ اپنے تن کو دیکھیں ۔ اپنے من کو دیکھیں ۔

اپنے دل کو ٹٹولیں کہ یہ حکومت جو مارشل لا کے ذریعے آئی تھی اس کا طرز عمل کتنا نرم ہے دوسرے ملکوں کو دیکھیں جہاں فوج کے ذریعے مارشل لا آیا ۔ انہوں نے وہاں کیا تباہی مچائی ۔ لیکن یہاں مارشل لا حکومت نے قتل وغارت یا لوٹ کھسوٹ نہیں کی ۔

ایک آواز ۔ کیا ابھی کوئی کسر رہ گئی ہے ۔

میاں محمد اختر ۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ آپ کو اور ہم کو اسمبلیوں میں نہ آنے دیتے ۔ وہ آپ سے یہ نہ کہتے کہ آئیے ہمارے ساتھ بات کیجئیے لیکن آپ ان سے بات تک کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اگرچہ آپ عوام کے نمائندے ہیں ۔ میں اس ہاؤس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جتنے میرے دوست حزب اختلاف کے ہیں وہ سب مل کر کسی مسئلہ پر کسی منصوبہ پر اتفاق رائے کر ہی نہیں سکتے ۔ مودودی صاحب کا اپنا خیال ہے ۔ دولتانہ صاحب کا اپنا خیال ہے ان میں کوئی مشترک چیز نہیں کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر پریذیڈنٹ سے بات کریں ۔ ادھر ایک پریذیڈنٹ ہے جس پر ہمیں پورا اعتماد ہے جس سے ہمیں اتفاق ہے۔ دوسری طرف یہ اپوزیشن والے ہیں جن کے پاس کوئی پروگرام نہیں ہے سوائے ملک کا نظام درہم برہم کرنے کے ۔ یہ اپنے ملک کے خلاف ایک سازش کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ طالب علموں کو حکومت کے خلاف کرتے ہیں حزب اختلاف کو سوچنا چاہئے کہ یہ ملک ہمارا ہے یہ ملک ان بچوں کا ہے

جن کی تعلیم کا حرج ہورہا ہے یہ قوم کے بچے ہیں ۔ ادھر چین ہے اُدھر امریکہ سی آئی اے کے ذریعے پیسہ خرچ کر رہا ہے ۔ ان کو اپنے ملک میں مت آنے دیں یہ ہمارا اندرونی مسئلہ ہے ۔ میں لیڈر آف دی ہاؤس سے گزارش کرونگا کہ وہ پریذیڈنٹ صاحب سے ملیں اور موجودہ صورت حال کو ختم کرنے کے لئے کسی نتیجے پر پہنچیں ۔

میں آپوزیشن سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ کی حکومت ہوتی تو کیا آپ لوگوں کی جائداد کو بچانے کے لئے پولیس کو استعمال نہ کرتے ۔ آپ بھی یہی کرتے اور پولیس سے کہتے کہ وہ لوگوں کی جائداد اور عزت و مال کو بچائے ۔ علی کوثر کی لڑکی ماری گئی یا اغوا کر لی گئی ۔ اگر آپ کی لڑکی سے ایسا سلوک ہو تو کیا آپ نہیں بھولیں گے علی کوثر کا سوال نہیں ہے سوال انسانیت کا ہے کردار کا ہے (تالیاں) سوال انسانی قدروں کا ہے ۔ میری اور آپ کی بہنوں اور بیویوں اور بچوں کا سوال ہے (تالیاں) مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے ایک رٹ لگا رکھی ہے کہ گورنمنٹ یہ سب کچھ کرا رہی ہے ۔ احمد شمسی کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے کیا وہ افسوس ناک نہیں ۔ جو کسی کے لئے کنواں کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے ۔ آپ کوشش کریں ملک کو تباہ نہ کریں ۔ میں آپوزیشن سے گزارش کرونگا کہ وہ ٹھنڈے دل سے بھائیوں کی طرح سوچیں ۔ دشمنوں کی طرح نہ سوچیں ۔ عوام آپ کے ساتھ نہیں ہے عوام انشاءاللہ ہمارے ساتھ ہیں ۔ جیسے میرے بھائی نے کہا ہے کہ عوام سے ریفرنڈم کرا لیں ۔ آپ

بھی کہتے ہیں کہ جو عوام کہیں گے وہ آپ کو قبول ہے تو عوام سے پوچھ لیں کہ ان کے کیا مطالبات ہیں ۔

میں حکومت سے بھی گزارش کرونگا کہ طلبا کے مطالبات مان لئے جائیں ۔ یونیورسٹی بل میں ایسی ترامیم کر دی جائیں جو ان کے مطالبات ہوں ۔ میں یہ بھی گزارش کرونگا کہ طلبا کے والدین غریب ہیں وہ ۳ ۔ ۴ مہینوں کی فیسیں اکٹھی نہیں دے سکتے ۔ انہیں کسی نہ کسی طریق سے رعایت دی جائے تاکہ ان والدین کے اوپر بوجھ نہ پڑے ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ گزارش کرونگا کہ طلبا کے جو لیڈر ہیں انھیں آزاد کر دیں۔ انہیں اپنے بچے سمجھیں ۔ اپنا خون سمجھیں ۔ میں پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ فی الفور اس پر عمل کریں اور آرڈر دیں ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی کہونگا کہ ملک میں جو گرانی ہے اسے دور کرنا چاہئے ۔ میں وزیر خوراک کی خدمت میں عرض کرونگا کہ اب جب گندم بہت ہے تو لوگوں کو سستی ملنی چاہئے ۔ جو لوگ غریب ہیں ۔ جن کے پاس پیسے نہیں ۔ جو رات کو سوتے نہیں ان کا بھی خیال کرنا چاہئے ۔ علاوہ ازیں ملک کے جو دیگر سیاسی مسائل ہیں ان کو بھی حل کریں آپوزیشن کو کھلی آفر دینی چاہیے کہ آئیے ہمارے ساتھ بات کیجئے ۔ آخر میں میں یہ عرض کرونگا کہ ہم سب کو مل کر لوٹ مار اور تشدد کو ختم کرانا چاہیئے ۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو اس کا نتیجہ سب کے لئے برا ہو گا (تالیاں)

راجہ غلام سرور خان (راولپنڈی - ۲) جناب سپیکر - صاحب میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے خیالات کے اظہار کا موقع دیا ہے -

جناب والا - یہاں زیادہ تر راولپنڈی کا نام لیا گیا ہے کہ راولپنڈی میں یہ ہوا - راولپنڈی میں وہ ہوا - تو حضور میں راولپنڈی کے متعلق کچھ عرض کرونگا - راولپنڈی تمام ملک کا ایک بڑا مقام ہے - جہاں مختلف غیر ملکوں کے لوگ بھی آباد ہیں - وہاں کے بعض لوگ ہماری مرکزی حکومت کو نقصان پہنچانے کے لئے ہر حربہ استعمال کر رہے ہیں - جس سے یہ ہنگامی حالات پیدا ہوئے ہیں -

جناب والا - جہاں تک طلبا کا تعلق ہے ہمیں اس سے اتفاق ہے کہ انہیں ہر قسم کی سہولتیں دی جائیں - انہیں سہولتیں دینا ہمارا فرض ہے ہماری حکومت پہلے بھی اسی طرف خاص توجہ دے رہی ہے - جیسا کہ پرسوں ہمارے ہر دلعزیز وزیر نوابزادہ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا - انہوں نے طلبا سے ہر قسم کی ہمدردی ظاہر کی - میں حکومت سے گذارش کروں گا کہ وہ آئندہ بھی طلبا سے بڑھ چڑھ کر ہمدردی کرے (قطع کلامیاں)

جناب والا - اسلام آباد کے نام پر ابھی ابھی میرے ایک عزیز دوست کو فوراً جوش آ گیا تھا - طلبا کے ذریعے جو کچھ وہاں کرایا گیا اس کے متعلق میں ابھی اپنی معروضات پیش کرتا ہوں -

جناب والا ہر مشکل کو اگر نیک نیتی سے حل کیا جائے تو وہ فوری طور پر حل ہو سکتی ہے ۔ اگر نیت ہی خراب ہو ۔ دل میں کدورت ہو تو مسائل کا کبھی فیصلہ نہیں ہو سکتا ۔ میرے دوست تو وہاں کے ووٹروں کو جانتے بھی نہیں ۔ "نوائے وقت" میں جو مضامین آتے ہیں ان سے پورے ضلع کی بدنامی ہوتی ہے اور یہ ان لوگوں کی بدنامی ہے کہ جنہوں نے اپنے امیدوار کا نام واپس لے لیا تھا اور ان صاحب کو ممبر صوبائی اسمبلی کارکن بننے دیا ۔ ان کو اپنے محسنوں کا احسان مند ہونا چاہیے تھے ۔ انہوں نے تمام صوبہ کی بدنامی کی ہے ۔ انہوں نے تمام برادری کی بھی بدنامی کی ہے . . .

Major Mohammad Aslam Jan : Point of Personal explanation.

Mr. Speaker : After Raja Ghulam Sarwar finishes his speech.

راجہ غلام سرور ۔ جناب والا ۔ میرے روٹ پرمٹس حمزہ صاحب اور جان صاحب کی عمر سے بھی پہلے کے ہیں ۔ میں نے وہاں کوئی چیز الاٹ نہیں کرائی ہے ۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں نے روٹ پرمٹوں کے حصول کے لیے کوئی رشوت نہیں دی ۔ میں نے ساری زندگی کوئی غلط کام نہیں کروایا ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی عمر اتنی لمبی نہیں ہے کہ جتنے عرصہ سے میں ٹرانسپورٹر ہوں ۔ وہاں ان کی پہنچ نہیں ہے . . . . . .

(قطع کلامیاں)

اس وقت آپ کا بچپن تھا . . . . . میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب ۲ جنوری ۱۹۶۹ء کو طلبا کا بیان آیا تو اگر آپ سوائے "نوائے وقت" کے

دیگر تمام اخبارات کو ملاحظہ فرمائیں تو اس سے معلوم ہوگا ۔ پولیس نے کس قدر اعلیٰ کارکردگی کا ثبوت دیا ہے ۔ ہماری انتظامیہ نے کس قدر اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے ۔

جناب والا حشر پولیس کا ہوا اور جو لوٹ کھسوٹ ہوئی اس کا ہمیں علم ہے ۔ ہمارے مخالف بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سب کچھ ان کے خریدے ہوئے ایجنٹوں نے کیا ہے ۔ وہ شہید چوک جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ وہاں پر طلبا نے جلوس نکالا اور طلبا نے وہاں مظاہرہ کیا ۔ طلبا نے وہاں ڈی ۔ آئی ۔ جی اور سردار عبدالوکیل خان ایس ایس پی زندہ باد کے نعرے لگائے ۔ وہاں امن و امان بحال اور برقرار رکھنے کے لیے کمشنر اور ڈی ۔ آئی ۔ جی مسٹر عارف نے کمیٹیاں مقرر کیں ۔ دو دن تک پورے شہر میں ان کمیٹیوں نے احسن طور پر کام کیا ۔ وہاں بتدریج اور اعلیٰ طریقے سے حالات بہتر ہوتے جا رہے تھے لیکن جس وقت مخالفین کو معلوم ہوا کہ اس طرح امن و امان بحال ہو رہا ہے تو انہوں نے راتوں رات طلبا کو خریدا انہوں نے راتوں رات غنڈہ عناصر کو خریدا اور دوبارہ حملے شروع کرا دیے ۔ میرے سینما پر بھی انہوں نے حملہ کیا لیکن خداوند تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ بچ گیا (قطع کلامیاں) میں نے وہ سینما کسی سے پیسہ لے کر نہیں بنایا ہے اور کسی سے قرضہ لیکر بھی نہیں بنایا ہے ۔ یہ میری پرانی جائیداد ہے ۔ صرف انہیں یہ رنج ہے کہ ہم عزت کی زندگی کیوں گزار رہے ہیں ۔ جس وقت راولپنڈی میں لوٹ کھسوٹ

ہوئی تو میں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ہمیں ان غنڈوں سے بچائیے ۔ پولیس اور انتظامیہ راولپنڈی نے نہایت ہی اعلی کارکردگی سے لوگوں کی زندگیوں کو بچایا ۔ یہ رضا شاہ پہلوی روڈ پر کمیٹی چوک ہے جسے یہ شہید چوک کہتے ہیں ۔ ان کو یہ بھی نہیں پتہ ہے کہ وہ کس جگہ پر ہے ۔ اسلم جان صاحب راولپنڈی میں نہ ہی ۔ ڈی کے ممبر بن سکتے ہیں اور نہ ہیں ۔ انہوں نے وہاں چار پارٹیاں تبدیل کی ہیں اور حسب العادت یہاں بھی روایت قائم کر دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجا صاحب صوبہ میں جو صورت حال ہے آپ اس پر بحث فرمائیں ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ پہلے اپنے گھر کی مرمت کر لوں ۔ اگر گھر ہی خراب ہو . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی تقریر اسلم جان صاحب کے خلاف نہیں ہونی چاہیے۔

راجہ غلام سرور خان ۔ پہلے ہمیں اپنے گھر کی صفائی پیش کرنی چاہیے ۔ مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کہاں ہے ۔ لیکن اسلم جان کو اور راولپنڈی شہر اور دیہاتوں کو خوب جانتا ہوں ۔ ہم کہتے ہیں کہ دیانتداری سے کام ہوتا ہے بلکہ میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں بحیثیت ٹرانسپورٹر کسی کو رشوت نہیں دیتا ہوں تو پھر اسلم جان و حمزہ صاحب کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم غلط کام کرواتے ہیں ۔ سینما کی مثال دینے

کی کیا ضرورت ہے ؟ اگر ایک ٹرانسپورٹر کی حیثیت سے یہ کہتا ہوں تو آپ کو باور تو کر لینا چاہئے آپ الٹی گورنمنٹ اور بے وفا ہیں ۔ میں ایک ایماندار اور وفادار ہوں ۔ فرق صرف اتنا ہی ہے ۔

جناب والا ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے صوبے نے ہر پہلو میں جتنی ترقی کی ہے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے ۔ چند روز پہلے ملک میں جشن منائے جا رہے تھے ۔ ہر مقام پر ملک میں حاصل کردہ ترقی کی وضاحت ہو رہی تھی ۔ ۱۰ سال میں ہمارے ملک میں ہر قسم کی ترقی ہوئی ہے ۔ جس پر ہر پاکستانی کو فخر ہے لیکن معلوم نہیں کہ یکلخت کونسی بلا اور کونسی مصیبت آن پڑی کہ بقول حزب اختلاف کے تمام کایا ہی پلٹ گئی لیکن یہ سب کچھ ان کے ہی خریدے ہوئے ایجنٹوں نے کیا ہے ۔ وہ لوگ جو پرانے سیاستدانوں کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے ہی بچوں کو میدان میں بھیجا ہے اور ملک کو بدنام کر دیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ کرمانی صاحب کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ؟

راجہ غلام سرور خان ۔ نہیں حمزہ صاحب ۔ میرا اشارہ آپ کی طرف ہے ۔

جناب والا ۔ آپ کو علم ہے کہ پاکستان نے کافی ترقی کی ہے اور بالخصوص دیہاتوں میں بے حد ترقی ہوئی ہے اور بیشتر ترقی بنیادی جمہوریت کے نظام کی وجہ سے ہوئی ہے (تالیاں) اگر کسی کام میں کوئی غلطی ہو یا کوئی بی ۔ ڈی ممبر کسی قسم کی غلطی کرتا ہو تو اس کے لیے اس

نظام کو بدنام نہیں کرنا چاہیے بلکہ بدنام اس آدمی کو کرنا چاہیے کہ جس نے غلطی کی ہو۔ ۱۹۵۸ء سے پہلے اس ملک میں حالت یہ تھی کہ کوہستانیوں کو دیکھنا تو کجا ہمیں پاکستانی ہی خیال نہیں کیا جاتا تھا۔ یہ مال روڈ پر سیر کرنے والے نہ تو ہمارے خیالات سے آگاہ تھے نہ انہیں ہمارے درد کا علم تھا کیونکہ دیہاتی زندگی کا انداز شہری زندگی کے حالات سے بالکل برعکس ہے۔ خاص طور پر ان دیہاتوں میں جہاں چار چار پانچ پانچ فٹ برف پڑتی ہو اور کھانے کے لیے روٹی بھی میسر نہ آتی ہو وہ لوگ آج بھی وفا دار ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جس طرح فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب نے اپنے دس سالہ دور حکومت میں اپنی مہربانیوں سے ہمیں نوازا ہے اس لیے ہم ایک روز کی بھوک نہیں بلکہ ہم ایک سال تک کی بھوک برداشت کرنے کے لیے بھی تیار ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ساری عمر بھوکے رہیں گے لیکن بے ایمان نہیں کہلائیں گے۔ بے وفا نہیں کہلائیں گے۔

جناب والا۔ تعلیمی سہولتوں کی خاص طور پر کوہستانی لوگوں کو ضرورت ہے۔ جو لوگ ملک کو بدنام کرانے والے ہیں آپ ان کو پکڑیں اور ان کو زیادہ سے زیادہ سزا دیں۔ تاکہ ملک میں امن بحال ہو۔ میں نے راولپنڈی کے اخبارات میں پڑھا کہ ایک بچے کے گھر سے کافی اسلحہ برآمد ہوا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا طالب علم اسلحہ رکھتے ہیں؟ کل "نوائے وقت" میں تحریر تھا کہ اس کے گھر سے اسلحہ نہیں نکلا۔ میں اس

بات کی پرزور تردید کرتا ہوں اور اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے گھر سے واقعی اسلحہ نکلا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ برآمدگی کے گواہ تھے ؟

راجہ غلام سرور خان ۔ آپ جیسے بہت سے گواہ ہیں (قطع کلامی) مجھے تو ان دنوں اپنے کاروبار اور گھر کا بھی پتہ نہیں دوسروں کے متعلق کیا عرض کروں ۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا ہوں لیکن آپ اپنی عادت کے مطابق لگے رہتے ہیں اس لیے میں آپ کو اچھی طرح سے جانتا ہوں کیونکہ ہم ۱۹۶۲ء سے یہاں اکٹھے ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب سپیکر ۔ دو تین چیزیں ہیں ۔ جن کو میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر Clarify کردوں ۔ راجہ صاحب نے غلط فرمایا ۔ کہ میں نے چار پارٹیاں بدلیں ہیں ۔ میری ایک ہی پارٹی تھی ۔ اور وہ مسلم لیگ ۔

راجہ غلام سرور ۔ کیا جناب ان کے ارشادات کے بعد میں بھی کچھ کہہ سکتا ہوں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ راجہ صاحب نے یہ فرمایا ۔ کہ میں راولپنڈی میں کسی کو نہیں جانتا ۔ کیا دھاندلی کرکے مجھے elect کرایا گیا تھا ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ میرے ووٹ راولپنڈی میں نہیں ہیں ۔ اور میں

ٹکٹ لیکر دھاندلی سے elect ہوا ۔ یا یہ سمجھیں کہ میں پارٹی کے ٹکٹ پر elect ہوا ؟ اور جہاں تک روٹس کا تعلق ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (*Interruptions*) جہاں تک غنڈوں اور بدمعاشوں کا تعلق ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ انہیں پتہ ہے بلکہ میں اپنی speech میں یہ نہیں عرض کر سکا ۔ ایک لیڈی ممبر بھی تھی ۔ وہاں یہ راجہ صاحب بار بار کہتے تھے کہ سٹوڈنٹس پر تشدد کیا جائے (قطع کلامیاں اور شور) ۔

میں جناب والا ۔ اپ کو عرض کروں کہ ان ہی کے آدمی تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میجر صاحب آپ اپنا personal explanation دے رہے ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جی ہاں ۔ میں عرض یہ کرنے لگا تھا کہ مسلم لیگ کے چند ارکان گئے ۔ غزالہ شبنم جو کہ ایک طالبہ ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ یہ آپ کا personal explanation نہیں ہے ۔

صاحبزادہ نور حسن (بہاولنگر ۔ ۴) ۔ جناب والا ۔ آج ہمارے صوبہ کی سیاسی حالت اور اس موجودہ فضا پر بھی بحث کرنے کیلئے یہ دن مقرر کیا گیا ہے ۔ ہمیں اس کے اسباب و وجوہ پر غور کرنا ہوگا ۔ اور کسی مصلحت کو پیش نظر رکھے بغیر اس کا تحفظ کرنا ہوگا ۔ جناب والا ۔ جس طرح یہ

مقولہ ہے ۔ کہ اپنے میں صحیح نقاد ہوتا ہے ۔ اسی طرح میں بھی یہ گذارش کرونگا ۔ کہ ہمارے قائدین اس معمولی سی تنقید سے برافروختہ نہیں ہونگے ۔ اور ایک محب وطن کی حیثیت سے جو میں گذارشات کرنا چاہتا ہوں ۔ اس پر غور فرمائینگے ۔ جناب والا ۔ مدت سے ۔ کئی برسوں سے عوام پر آرڈیننسوں کے ذریعہ حکومت کی جاتی رہی ہے ۔ اور ایسے قوانین اپنی بددیانت شکل میں ۔ عوام کی خواہشات کے خلاف ان پر نافذ کئے گئے ۔ یہ شاید ان کا ردعمل ہے ۔ اور اس کا ایسا ردعمل ہونا ناگزیر بھی تھا ۔ جناب والا ۔ اگر قانون سازی کا یہ طریقہ عوام کی مرضی کے عین مطابق تھا ۔ تو بعد میں آئین میں ترمیم کے بعد تنسیخ و ترمیم کی اجازت کیوں دی گئی؟ یہ رائے عامہ کے تحت دی گئی ۔ اور یہی وہ رائے عامہ تھی ۔ جسکو آہستہ آہستہ تقویت حاصل ہو رہی تھی ۔ جناب والا ۔ موجودہ بحران میں ایک وجہ ہنگامی حالات کا جاری رکھنا ۔ اور D.P.R. اور ایسے ہی سخت قوانین کو ملک کے استحکام کے نام پر جاری رکھنا ہے ۔ یونیورسٹی آرڈیننس کا نفاذ ۱۹۶۱ء میں کیا گیا تھا ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں ۔ کہ وہ کونسے ایسے حالات تھے جن کی مصلحت کی بنا پر یہ یونیورسٹی آرڈیننس ٹھونسا گیا ۔ اور پھر اسکی repeal کی ضرورت کیوں محسوس کیگئی ۔ خاص طور پر اس وقت محسوس کیگئی ۔ جبکہ ہمارے نوجوانوں نے جانیں دیں ۔ مقصد میرے عرض کرنے کا یہ ہے ۔ کہ قانون سازی عوام کی خواہشات کے مطابق نہیں ہوئی پھر اس کے بعد دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ قانون کی Implementation کن ہاتھوں

میں ہے ۔ یہ مجلس قانون ساز جو قانون بناتی ہے ۔ اس پر کون عمل کراتے ہیں ۔ یہ وہ طبقہ ہے جن پر یہاں رائے کا اظہار کیا گیا ہے ۔ یہ غیر ملکی لوگ نہیں ہیں ۔ یہ وہی C.S.P. کلاس ہے ۔ جس کو کہتے ہیں This is C.S.P. State ۔ اور جن کے ہاتھوں سے ارکان اسمبلی بھی محفوظ نہیں رہے ۔ ماضی میں جس طرح واقعات ہوئے ۔ آپ کو بھی معلوم ہے ۔ جناب والا ۔ اس موقعہ پر اگر مجھے آپ اجازت دیں ۔ تو میں تھوڑا سا personal پوزیشن پر کچھ کہہ دوں ۔ جناب والا ۔ میں نے صرف یہ ریزولیوشن پیش کیا تھا کہ جب صوبائی گورنر ملک سے باہر جائیں ۔ تو اس نمائندہ ایوان کے سربراہ کو قائم مقام گورنر مقرر کیا جایا کرے ۔ نہ کہ چیف سیکرٹری کو ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انتظامیہ نے . . . . .

This is a C.S.P. State.

They forced me to withdraw that resolution and contradict the news.

ان کی اس چیرہ دستی کے خلاف میں نے اپنی پارٹی میں ایک تحریک پیش کی کہ اس کے متعلق تحقیق کی جائے ۔ ان الفاظ کے اعادہ پر بھی اس ایوان کی تحقیر ہوگی ۔ یہ ان کے الفاظ تھے کہ اگر آپ کا سپیکر چند دن فائلیں اٹھا کر گورنمنٹ ہاؤس میں چلا جائے تو کیا فرق پڑتا ہے ۔ انتظام ہمارے پاس ہے ۔ میں نے تو تمام ہاؤس کی prestige کا مسئلہ سوچا تھا اور مجھے اس کا نوٹس دئیے پندرہ دن ہو چکے ہیں ۔

ایک ممبر ۔ کس نے کہا تھا ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس پر میں احتجاج کے طور پر پارٹی کی رکنیت سے استعفا دیتا ہوں ۔ اس طبقہ کی بقا کے لیے حکومت اپنی ہر چیز کو استعمال کرتی ہے ۔ جناب والا ۔ یہی اس کی وجہ ہے ۔ جناب والا ۔ ملکی ترقی کا اظہار کئی طریقوں سے کیا جاتا ہے ۔ لیکن اس اقتصادی ترقی سے بہرہ ور صرف چند لوگ اور چند ممتاز صنعت کار ہوئے اور غریبوں کا اس میں کچھ بھی حصہ نہیں اور ان کی زبون حالی کا اظہار ان حالات سے ہوتا ہے ۔ موجودہ حالات میں ہمیں چاہیے تھا ۔ کہ ہم ان کو مطمئن کرتے ۔ اس صوبہ کے حالات زیادہ سازگار ہو جاتے ۔ لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ۔ لیڈروں پر D.P.R. کا اطلاق کیا گیا ہے ۔ ان کو مختلف مشکلات میں مبتلا کرنے کی بجائے اگر حکومت ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کرلے ۔ تو زیادہ بہتر ہے ۔ تشدد سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے ۔ کہ ہماری گذارشات پر کبھی غور نہیں ہوگا ۔

جناب والا ۔ اسلام کے نام پر یہ ملک قائم کیا گیا تھا ۔ لیکن مساجد کی بے حرمتی کا مسئلہ اس ایوان میں زیر بحث نہ لایا جا سکا ۔ عوام کی بے بسی کی یہ واضح دلیل ہے ۔ اگر بے لاگ تبصرہ کرنے کے عوض صحافیوں کو زد وکوب کیا جائے ۔ تو اس سے حالات خوشگوار نہیں ہو سکتے ۔ میں نہایت اختصار سے یہ عرض کروں گا ۔ کہ عوام کے مطالبات کو تسلیم کیا

جائے ۔ اور اس سلسلہ میں B.D نظام کی بجائے بالغ رائے دہی کا سسٹم رائج کیا جائے ۔ تاکہ عوام کو اپنے دلی جذبات کے اظہار کا موقع مل سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب ۔ اب کیا آپ تقریر کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جی نہیں ۔ پہلے قاضی صاحب اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ تاکہ ہمیں پتہ چل جائے ۔ کہ حکومت کی پٹاری میں کیا ہے اور پھر ہم اس کا جواب دے سکیں ۔

(At this stage the Finance Minister and the Home Minister rose to speak.)

Mr. Speaker : Would Kazi Sahib like to speak before Mr. Kirmani or after Mr. Kirmani ?

Minister for Home : Mr. Kirmani can speak after me.

Minister for Finance : (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : If I can be permitted to make a suggestion. It is three O'clock and some Members have invited some guests or they are guests somewhere. I further understand that the Home Minister will not take less than half an hour. I am also sure that the Leader of the Opposition will not take less than forty minutes. Since the Leader of the House has to wind up the debate he too requires some time. In all fairness if we adjourn our session now and reassemble in the afternoon. . . . . .

Minister for Food and Agriculture : (Malik Khuda Bakhsh) : I think, Sir, you have taken a decision that we should finish the debate in this sitting. So, let it finish now.

Mr. Speaker : Would the Minister for Finance like to speak just now ?

Minister for Finance : Qazi Sahib may speak first.

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ جناب والا ۔ آپ نے فرمایا تھا ۔ کہ جب تک تمام ممبران نہ بول لیں ۔ یہ ہاؤس adjourn نہیں ہوگا ۔ اس لئے اگر آپ دوسرا time رکھ لیں تو ہم ممنون ہوں گے ۔

Mr. Speaker : This is upto the House.

میر ولی محمد خان تالپور ۔ جناب والا ۔ سندھ اور بلوچستان کے متعلق کوئی نہیں بولا ۔ اگر آپ اجازت دیں ۔ تو میں بھی کچھ عرض کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تالپور صاحب آپ کا نام میرے پاس نہیں آیا ۔

میر ولی محمد خان تالپور ۔ جناب بلوچستان اور سندھ کے کسی نمائندہ کو بولنے کا موقع ہی نہیں ملا ۔

Mr. Speaker : This is upto the House. I am in your hands.

Mir Wali Muhammad Khan Talpur : Mr. Speaker, Sir, only Syed Zafar Ali Shah from Sind has spoken from this side. There are other Members from Sind who would also like to speak.

مسٹر سپیکر ۔ نہ تو آپ کی پارٹی کی طرف سے آپ کا نام آیا ہے ۔ نہ ہی آپ نے مجھے اپنا نام دیا ۔ قاضی محمد اعظم عباسی صاحب کا نام دیا گیا تھا لیکن وہ ہاؤس میں ہی نہیں رہے ۔ اس لئے ان کو موقع نہیں دیا گیا ۔

میر ولی محمد خان تالپور ۔ جناب والا ۔ میں صبح سے منتظر ہوں ۔ کہ مجھے دس منٹ بولنے کی اجازت دی جائے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ ایک لیڈی ممبر نے آپ کے متعلق یہ گذارش کی ہے کہ سپیکر صاحب کی rest کا انتظام کیا جائے ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ میری فکر نہ کریں ۔ میر ولی محمد خان تالپور ۔

میر ولی محمد تالپور (حیدرآباد ۔ ۵) ۔ جناب والا ۔ ملک کے حالات کے متعلق آپ نے جو مجھے موقع دیا ہے ۔ میں اس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ گذشتہ چند ایام میں جو واقعات ہوئے ہیں ۔ پھر پریذیڈنٹ صاحب اور گورنر صاحب کی نشریات ۔ کرفیو کا نفاذ ۔ دونوں اسمبلیوں یعنی نیشنل اور صوبائی اسمبلیوں میں ان واقعات پر مباحثہ ۔ یہ ایسی خبریں ہیں ۔ جو اس بات کی کھلی دلیل ہیں ۔ کہ کہیں نہ کہیں کوئی نقص ضرور ہے ۔ اور ان واقعات سے ہمارے سر ندامت سے جھکے ہوئے ہیں ۔ یہ واقعات کیوں ظہور پذیر ہوئے ۔ میری صوابدید کے مطابق اس کا ایک ہی سبب ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ عوام کی آواز صدر مملکت تک نہیں پہنچتی ۔ صدر مملکت عوام کے نمائندہ ہیں ۔ اگر عوام کی آواز ان تک نہ پہنچے گی ۔ تو یقیناً عوام کی ضروریات زندگی مہیا نہیں ہو سکتیں ۔

جناب والا ۔ اس کے متعلق میں صرف دو مثالیں پیش کروں گا ۔ اول یہ کہ چھوٹے units پانچ چھ سال سے اس نظام سے مطمئن نہیں ہیں ۔ وہ اقتصادی طور پر اور معاشیات کے basis پر مطمئن نہیں ہیں ۔ لیکن آج تک کسی نے ان چھوٹے units سے نہیں پوچھا کہ کیا تم اس نظام کو قبول کرتے ہو یا نہیں ۔

دوسری مثال طلبا کے مطالبات سے تعلق رکھتی ہے ۔ طلبا نے ۱۹۶۱ء کے آرڈیننس کو دیکھ کر اسی وقت احتجاج شروع کر دیا تھا ۔ اور اب تک احتجاج کر رہے ہیں ۔ اب جا کر موجودہ نظام کو معلوم ہوا کہ ان کا احتجاج صحیح ہے ۔ اس کا مطلب ہے ۔

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک

اگر اسی طریقہ پر یہ بات چلتی رہی ۔ تو دس پندرہ سال اور گذر جائیں گے ۔ جو عوام اس وقت moffussil میں بستے ہیں ۔ وہ سب اس خیال میں ہیں ۔ کہ یہاں کوئی مخالف پارٹی نہیں ۔ یہاں کوئی حکومتی پارٹی نہیں ۔ یہ سب اپنی نمائش کرتے ہیں ۔ اس لئے یہ غلط بات ہے ۔ ہمارے President صاحب نے بھی چند ایک اصحاب کو مذاکرات کے لئے مدعو کیا ہے ۔ اس لئے میں تمام معزز دوستوں سے عرض کروں گا ۔ کہ بہ حیثیت پاکستانی وہ مذاکرات میں شمولیت کریں ۔ تاکہ یہ بات آگے چل کر کوئی بہتر صورت پیدا کر سکے ۔

Mr. Speaker : Mr. Lassi.

Minister for Finance : Sir, there is a proposal by the Leader of the House.

Minister For food : After Mr. Lassi.

مسٹر محمد ہاشم لاسی (لس بیلہ ۔ قلات) جناب والا ۔ آج پاکستان کی سیاسی صورت حال پر غور کرنے کے لئے معزز دوست اس اجلاس میں اپنے خیالات کے مطابق اپنی اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں ۔ جہاں تک میرے دوستوں کا تعلق ہے ۔ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں بہت کچھ کہہ چکے ہیں ۔ میں صرف یہ عرض کروں گا ۔ کہ موجودہ طریقہ میں جب ملک کے تقریباً ہر فرد نے جلسے اور جلوسوں میں حصہ لینے کی کوشش کی ۔ اس میں طلبا کا طبقہ بھی شامل تھا ۔ میں بہت خوش ہوں ۔ کہ ہمارے محترم قائداعوان نے اعلان کیا ہے ۔ کہ طلبا کے طبقہ کی طرف سے جو مطالبات کئے گئے ہیں ۔ اس سلسلہ میں ان کے تقریباً تمام مطالبات کسی حد تک منظور ہو چکے ہیں ۔ اور حال ہی میں ہمارے محترم وزیر تعلیم نے جو کہ اسلامی روایات سے زیادہ وابستہ ہیں ایک یونیورسٹی بل اس ہاؤس میں پیش کیا ہے ۔ جس کے متعلق اخباری رائے اور چند افراد کی مخالفت میری نظر سے گذری ۔ لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی پارٹی کی طرف سے اس یونیورسٹی بل میں چند ترامیم پیش کی جا رہی ہیں جن سے یہ ثابت ہوگا کہ اس یونیورسٹی بل کے ذریعہ طلبا کے جو حلقے اس پرعدم اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں انکی شکایات دور ہو جائیں گی ۔

جناب والا ۔ اس تلخی کے پیش نظر ان حالات کا جائزہ لینے کے بعد صدر مملکت نے جس فراخدلی اور حب‌الوطنی اور تدبر کا ثبوت دیا ہے اور اپوزیشن کے تمام لیڈروں کو یہ دعوت فکر دی ہے کہ اس ملک میں جو قانون رائج ہے وہ حرف آخر نہیں ہے آئیے سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایماندارانہ طور پر قوم و ملک کی فلاح و بہتری کو دل و دماغ میں رکھکر فکر کریں کہ اس ملک کے عوام کے لئے کون کون سی ترمیم کی ضرورت ہے جو اس موجودہ آئین میں کی جائے ۔ اس سلسلے میں میں حزب اختلاف کے لیڈروں اور جو ان سے وابستہ ہیں ان کو دعوت دیتا ہوں اور عوام کے اس طبقہ سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرکے صدر مملکت کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے ایماندارانہ طور پر اس ملک کی فلاح وبہبود کیلئے اسمیں صحیح ترامیم پیش کرتے ہوئے تمام مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے ۔ اسمیں اس ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود کا راز مضمر ہے ۔ جناب والا ۔ ان مسائل کو حل کرتے وقت میں حزب‌اختلاف کے لیڈر صاحبان سے گذارش کروں گا کہ خدا را کچھ اس قسم کے بیانات اور اس قسم کی کارروائیاں کرنے کی کوشش نہ کریں جن سے ان مسائل میں اور زیادہ پیچیدگیاں پیدا ہوں ان سے ہمارے ملک کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے ۔ مجھے توقع ہے کہ وہ اس سلسلے میں غور و فکر فرمائیں گے ۔ جناب والا ۔ اب میں اس بات پر آؤں گا کہ اس ملک میں ہر طبقہ نے اور مکتب فکر کے لوگوں نے اور جماعتوں نے اجتماعی طور پر جلوس کیوں نکالنے شروع کئے ۔ جناب والا ۔

میں بذات خود یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ۱۰ سال کے دور میں اس ملک میں اس حکومت کے ہوتے ہوئے بے پناہ ترقی ہوئی ہے میں ایک ایسے علاقہ سے آیا ہوں جو پسماندہ ترین علاقہ ہے میں اپنے علاقہ کے متعلق دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ۱۰ سال میں وہاں جو ترقی ہوئی ہے وہ ۲۵ برس میں بھی ممکن نہیں تھی ۔ اسکے بعد جناب والا ۔ اس دور میں بڑے بڑے پروجیکٹ اور بڑے بڑے شہروں میں تعمیر و ترقی اور بڑی بڑی شاہراہوں کی تعمیر پر جو کروڑوں روپیہ اس ملک میں صرف ہوا ہے اور ہماری موجودہ حکومت کے دور میں صرف ہوا اسکے باوجود آج اس حکومت کے خلاف شکایات کیوں ہیں اور اسکے اسباب کیا ہیں ۔ اس پر تمام حضرات خواہ وہ برسراقتدار طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں یا حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ اتنی تعمیر و ترقی کے باوجود یہ شکایات جو آجکل اس حکومت کے خلاف ہیں اور منظر عام پر آئی ہیں یہ کیوں آئی ہیں ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ گذارش کروں گا کہ ہماری حکومت کے پاس تعمیر و ترقی کے ساتھ ساتھ پبلسٹی کیلئے بھی کروڑوں روپیہ تھا اور اسنے کروڑوں روپیہ خرچ کیا اور ایک عام آدمی اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ بھی سکتا ہے اور اسے یہ قبول کرنا پڑتا ہے کہ بیحد ترقی ہوئی ہے اور بیحد تعمیراتی کام ہوئے ہیں لیکن ہم ایک آدمی کا دل و دماغ develop نہیں کر سکتے۔ آج ہم چلا چلا کر کہہ رہے ہیں کہ خدا را آنکھیں کھول کر دیکھئے اور اس ملک کے کونے کونے پر نظر ڈالئے کہ دیہاتوں میں بھی آج کس قدر ترقی ہوئی ہے

لیکن اسکے باوجود پورے ملک میں ہنگامہ آرائی ہے ۔ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اتنی تعمیر و ترقی کے باوجود ہم ایک آدمی کے دل و دماغ پر یہ اثر نہ چھوڑ سکے کہ اس ملک میں تعمیر و ترقی ہوئی ہے ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوستوں نے یہاں تقریریں فرمائی ہیں کہ سی ۔ ایس ۔ پی ۔ افسران اور دوسرے افسران راشی ہیں ۔ انکی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں مختصر طور پر یہ گذارش کروں گا اور جو میری سمجھ میں آتا ہے یہ ہے کہ ہمارے اس نظام کی ایک ہی کمزوری تھی کہ وہ عوام سے بہت دور رہا ہے اور عوامی نمائندوں کی افسران متعلقہ تک جن کو یہ اختیارات دئے گئے تھے کوئی رسائی نہیں تھی اور عوامی نمائندے ہونیکے باوجود انکی اہمیت بہت کم تھی اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے تعمیری کام اور اس حکومت کے اچھے کام عوامی ورکرز تک نہیں پہنچ سکے کہ وہ عوام تک انکو پہنچا دیتے ۔ یقیناً ہمارے سی ۔ ایس ۔ پی ۔ افسران اور دیگر افسران بہت ہی وسیع خیالات کے مالک ہیں اور بہت ہی تجربے کے مالک ہیں لیکن ہمیں ماننا پڑیگا کہ انکا عوام سے اتنا واسطہ نہیں تھا جتنا کہ ایک عام آدمی کا ہو سکتا ہے افسران متعلقہ عوام کے ذہنوں تک ان سب تعمیری کاموں کو نہیں پہنچا سکے ۔ جو ایک عوامی نمائندہ پہنچا سکتا ہے ۔ اس ۱۰ سال کے دور میں ایک یہ سب سے بڑی خرابی تھی جس کا خمیازہ آج ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے اور اسکے بھگتنے کیلئے تیار رہنا چاہئے ۔ اب آج ہمیں یہ سوچنا پڑیگا کہ ہم اس قسم کی تبدیلیاں کریں کہ جن سے عوامی نمائندوں اور عوامی ورکرز کو

یہ موقع دیا جائے کہ وہ اس سنہری دور کے کارنامے اپنے عوام تک پہنچا سکیں اور غریب علاقوں تک ان تعمیری کاموں کو پہنچا سکیں ۔ آپ کے افسران اسمیں کامیاب نہیں ہوسکے ۔

جناب والا ۔ اب یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ رشوت عام ہے ۔ جناب والا ۔ رشوت کس دور میں نہیں تھی ۔کیا مغلوں کے دور میں رشوت نہیں تھی۔ کیا انگریزوں کے دور میں رشوت نہیں تھی اور اس ۱۰ سال سے پہلے کے دور میں رشوت نہیں تھی ۔ لیکن جناب والا ۔ اس ۱۰ سال کے دور میں جو چلا چلا کر کہا جا رہا ہے کہ اب رشوت بہت ترقی کر گئی ہے تو جناب والا یہ کیوں کہا جاتا ہے ۔ اسکی تہہ تک پہنچنے کی ضرورت ہے کہ اس ۱۰ سال میں رشوت نے کیوں ترقی کی ہے ۔ میں دوبارہ عرض کروں گا کہ آپ کے اس نظام میں افسران متعلقہ کو بہت سے اختیارات حاصل ہیں اور میں جانتا ہوں کہ آپ کے سی ۔ ایس ۔ پی ۔ افسران اور پولیس کے افسران اور دوسرے محکموں کے افسران میں بھی ایسے لوگ ہیں جو رشوت کو لعنت سمجھتے ہیں لیکن جناب والا ۔ جو راشی افسر ہیں ان کو اس قدر اختیارات دے دئیے گئے ہیں کہ وہ مجبور ہیں کہ وہ اس ماحول میں رشوت وصول کریں اور زیادہ سے زیادہ رشوت لیں ۔ افسر طبقہ رشوت لے رہا ہے ۔ لیکن عوام کی آواز کو اہمیت نہیں دی جاتی جس کی بنا پر جو افسر ہیں وہ دل کھول کر رشوت لے رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ ان معروضات کے پیش نظر میں دوبارہ request کرتا ہوں

کہ اس آئین میں تبدیلی لائیں ۔ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اس ملک کی حکومت کی آواز عوام تک پہنچے اور عوام کی آواز بر سر اقتدار طبقہ تک پہنچ سکے ۔

وزیر زارعت و خوراک ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ ابھی چار تقاریر ہونی باقی ہیں ۔ ساڑھے سات بجے شام کی کار روائی کا آغاز ہو گا ۔ شاید خواجہ صاحب کچھ زیادہ وقت لے لیں باقی اصحاب کم وقت لیں گے۔

I beg to submit with your permission that we have been now in session for more than about six hours and the Members are also tired who have to make speeches. I have consulted the Leader of Opposition and he has kindly agreed and I now propose and seek your permission that the House may be adjourned till 7.30 p.m. The House will re-assemble at 7.30 p.m. and hear the speeches of the Home Minister, the Finance Minister, the Leader of Opposition and I will have the honour to wind up the debate.

مسٹر سپیکر ۔ ایوان کی کارروائی ساڑھے سات بجے شام تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

The Assembly then adjourned (at 3.10 p. m.) till 7.30 p. m. the same evening.

EVENING SITTING

The Assembly met at 7.30 p.m. Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusaf Ali Shah, in the Chair.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Minister for Home.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Mr. Speaker, Sir, the other day the Leader of the Opposition made a suggestion that we shall have a day allotted for discussion on the present law and order situation. The Leader of the House in consultation with his colleagues readily agreed and you, Sir, allotted a day—i.e. today—for discussion. We have had discussion for six hours in the morning and we propose to continue it for a couple of hours more I had prayed to my friends on the Opposition side on that day that we should be temperate in our discussion and we should not introduce bitterness in our speeches and avoid the aggravation of the situation.

The Leader of the House also made a similar appeal today in the morning and appealed to the Leader of the Opposition and other Members of the Opposition to make some constructive suggestions for the amelioration of the situation.

But, Sir, I regret to say that I have not heard any constructive suggestions so far. I also regret to say that my friend, Mr. Hamza, who is absolutely irrepressible did introduce some bitterness which he could have easily avoided. There is no doubt that for the last three or four months the situation in our Province has been far from satisfactory. It was attended with events of arson, looting and vandalism which are very regretable and there is no doubt, Sir, that these events have given rise to the law and order situation.

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قاضی صاحب تو تقریر فرما رہے ہیں ۔ سب سے پہلے تو تلاوت قرآن مجید سے کارروائی شروع ہونی چاہیے تھی کیونکہ یہ دوسرا اجلاس ہے ۔

مسٹر سینیئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ اجلاس دوسرا نہیں ہے وہی اجلاس continue کر رہا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں نے اس سے پہلے بھی ایک بار درخواست کی تھی کہ تلاوت کا معزز ممبران پر کوئی اتنا لمبا چوڑا اثر نہیں ہوتا ان کو تلاوت سنانے کا اہتمام نہ کیا جائے شاید اب میری اس گزارش کو شرف قبولیت بخشا گیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please take his seat. Yes, the Minister for Home.

مسٹر حمزہ ۔ جہاں ضمیریں بکتی ہوں ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Senior Deputy Speaker : Order please.

Minister for Home : Sir, you will have noticed that in the morning we heard with great patience the speeches of the friends of the Opposition and I expect that they will kindly show the same courtesy to us also and hear us with patience.

I was submitting Sir, that the situation in the Province was certainly very sad and it gave rise to a very grave law and order situation. We were confronted with a situation which every organized Government would have faced boldly. And I am afraid we had to do that Sir. Every civilized Government, Sir, shows some sort of restraint and we did that and we showed that restraint to a remarkable degree. But we found that things were getting out of control and we had to make use of Section 144 rather liberally. In several cases we had to resort to tear-gas, also lathi-charge and I am sorry to say that in certain casses we had to resort

to firing too and that firing did result in certain casualties. It is very sad. It cannot be denied, Sir, that some deaths have occurred. Sixteen deaths have occurred durring the last four months on account of these disturbances—eight on account of firing by the Police and eight have occurred on account of clashes between different sections of the mobs themselves.

My friend, Mr. Mahmood Azam Farooqi was telling you, Sir, in the morning that nine deaths occurred in the city of Karachi during the last few days and this is true Sir. Out of those nine, 8 persons were killed on account of police firing. Unfortunately three of them were students. I have said so before on the floor of the House and almost every Member of the House on both sides will say that the students are our greatest wealth. They are the hope of the future. We have shown remarkable restraint and understanding in their cases. But sometimes we found that things were getting out of control and we had to use force and unfortunately three students have been killed. One of them has been killed at Nowshera. This occurred when one of the Police constables was fired at from amongst the crowd. One of the members of the crowd fired at the police constables and when he was hit the police had to fire in self defence and one of the students was killed And a couple of students have been killed at Pindi. I take this opportunity and I crave indulgence that I may be permitted to request the House to assure the heirs, the families and the parents of the children who have been killed of our utmost sympathy and I can assure you, Sir that I for one feel very keenly about it. But, as I have said, Sir when things get out of control this had to be done.

With your permission, Mr. Speaker, I will show your Honour the figures of the damage that has been done by the mobs consisting mostly of students and invariably joined by unsocial elements.

Now, Sir, here is a list, which is a very shocking catalogue of the damage done by them. The most usual targets of these hooligans' activities were the government property and buildings. During the

course of agitation, 447 Government vehicles, RT buses and omnibuses 116 private buses, 29 cars, 3railway engines, 33 train bogies, 136 Goverment buildings, 7 bank branches (including one of the State Bank), 32 private buildings and houses, 23 educational institutions, 6 cinemas and 83 shops sustained damage. You will kindly agree with me that this is a very staggering catalogue, a shocking catalogue of the damage caused during the three or four months, and a damage which should make us sad and make us feel shameful. Not only that, Sir. I will also tell the House with your permission that at Karachi on 27th of last month the mob created a situation where force had to be resorted to by a private person, Mr. Ali Kausar and his family members. That was in sheer self-defence of course, the matter is sub-judice and I need not dilate on that, but my submission is that from the Opposition side, I am sorry to say, they made allegtions, which were absolutely untrue that this fellow or any member of his party had acted aggressively. The truth is that about two thousand or two thousand five hundedred strong mob attacked the house of Ali Kausar. The ground floor of the house was actually being occupied by some cloth dealers, which is called'Abbas Market'. The first floor and the second floor was occupied by Mr. Ali Kausar and his family. As some friends on this side told you, Sir, this Ali Kausar is an old Muslim Leaguer. He used to be a Member of the All India Muslim League Council, and used to be a Member of the Pakistan Muslim League Council. He is quite an eminent man, Sir. My submission is that the situation in which he found himself, his party members and family members, they found themselves compelled to resort to firing, which killed some persons Killing was first done by the other side and actually this Abbas Market and the entire building was set on fire. My information is that the damage caused runs into several millions, and it was under these conditions that firing was started from the house of Ali Kausar, with the result that seven persons had died till yesterday, and I understand that eighth man has also died. So in all eight persons have been killed. And Mr. Islam Ahmed Shamsi was killed on the other side, and how his dead boby was desecrated in this case was mentioned by several members of this House. I was sorry to see that even my friend, the Leader of the Opposition, who is a very balanced and sober politician, and for whom I have got great regard, said that he was a

murderer. It is very unfortunate that he should have said that, and it is very unfair to have pre-judged the matter like this.

Anyway, my submission is that eight persons have been killed in mob clashes, and eight persons have been killed by police firing, including three students. On the other hand, Sir you will be sorry to know that during the current agitation, atleast one Assisant Superintendent of Police, one Deputy Superintendent of Police, six Inspectors, fifteen Sub-Inspectors, fifteen Assistant Sub-Inspectors, 40 head constables and 243 foot constables received injuries, One Deputy Commissioner, one Additional District Magistrate, two Magistrates, one Research Officer, Agriculture Department, one Steno to the Deputy Commissioner, one Station Master, two railway engine drivers and one forman received injuries. One of the constables was fired at on the 10th in Nowshera and he was hospitalised for that injury. It was in self-defence that the police had to fire back causing the unfortunate death of that student Sir. So, this is the damage that was done by the masses.

Sir, originally the students started in the form a procession in order to ventilate their demands, and some of them, I concede for one, were quite legitimate. They were there and they have beem generously met I will show you conclusively that they have been more than abundantly met. Bet my submission is that even to this day the students unrest is there. Sir, it is not a new phenomenon. Sir, this student unrest is world-wide. It reached new heights in January 1968, and it spread to almost all parts of the world. It started in the United States of America, it was there in Mexico, it was in other Latin American countries, it travelled to England, to France, to Germany, and in Asia, it came to Japan. As I said the other day, in Japan the position and the situation at one time was so serious in Tokyo University that the police had to employ helicopters to rain tear gas shells over them. 5500 people were employed and a tunnel had been constructed, and a hundred constables went through that tunnel and flushed them out. They were in possession of the University for several months and they never vacated it, So, this situation is not an unfamiliar phenomenon. It was there in the world

and unfortunately it travelled to our country. Sir, our country is a developing country. Those countries can afford the luxury of strike of the students, but ours is a poor country and these students being our biggest wealth, I am afraid Sir, we cannot afford that luxury. Anyway, this was the repercussion of that student unrest throughout the world and it was also a accentuated by some of the legitimate grievances of our students. Some of their demands, as I said earlier, have been met and are being met. Actually the unrest started in other countries with demands on the part of the students (i) for the participation in the administration of their campus life; (ii) they wanted a voice in the prescription of their courses of studies ; (iii) they wanteds a voice in the appointment of teachers. In several countries, these demands were conceded. In one University, the Vice Chancellor was an elected gentleman and he was confronted with the demand by the male as well as female students that books should be supplied to them at cheaper rates, and the poor fellow could not comply with that demand and he had to resign. So, these demands are there. Some of them are really genuine and some of them are frivolous, but they are there. Here, the most urgent demand and the incessant demand of the students was that the University Ordinance should be abolished because it contained a very outrageous provision. I concede that. Sir, to me also it appears to be a provision which really should not be there, but I was surprised to find that it was there before partition. It was there in the Universities before Independence and it was there even after Independence. It is there in some of the best Universities of the world. It is there in Oxford University and also in Cambridge University that a degree of a graduate could be forfeited for any legitimate reason. Happily the redeeming feature about it is that in this country, no degree has been forfeited during the last eight years that the University Ordinance has been there. The only case that has come to my notice was before Partition, and that was of a Sikh student in the Punjab, where the British Governor withdrew the M.B.B.S., degree, because this very Sikh doctor had mis-behaved with a woman patient. You will kindly agree with me that this had been done in some other cases also. Even a man of Mr. Gandhi's position and character and his world-wide reputation had to lose his degree; it

was forfeited by the Inner Temple in London Sir. So, this provision was retained because it was there, and happily no degree was forfeited.

Anyway, I agree that it is a grotesque provision and I am very happy that it is being omitted. Then there are some other demands of the students which, as you know, have been complied with. One was that the degree should not be forfeited. The second was that there should be elected element in the Syndicate, there should be a Senate introduced in the Universities and in the Academic Councils also elected element should be introduced. This has also been agreed to. I suppose we are introducing Senate in the Universities and we are going to have progressively increasing elected element in our Academic Councils and in the Syndicate and in the Senate. Another demand of the students which was, according to me, also reasonable was that the University Union should be allowed to be revived and this demand has also been conceded. The third demand was that the third-divisioners should be admitted for post-graduate course. This demand has also been conceded and consistently with our financial position and consistently with the capacity of our institutions we have agreed to admit third-divisioners also for post-graduate course. I am sure that my friends know it and the entire House knows it that in some of the most advanced countries third-divisioners are tabooed from getting admission for any post-graduate course.

Then, Sir, the demand of the students has been that there should be supplementary examinations and now the procedural formalities in order to enforce the holding of supplementary examinations with immediate effect, have been solved and supplementary examinations will be introduced. The fifth demand of students has been that second division in all the Universities should be allowed with 45% marks. I suppose this is also a reasonble demand. Even in my days when I passed my B.A. in second class I was awarded second division on securing 45% marks. Of course, I secured more but in those days also 45% was the minimum and I am glad that that is being re-introduced. The 6th demand was that the financial position of the Universities should be

re-enforced and that we have also agreed to. We have equally distibuted a grant of rupees twelve lakhs among them for granting full and half scholarships to deserving students for meeting their expenses towards books and various fees. It is also our endeavour to make textbooks available in time to students at the cheapest possible rates. Efforts are, therefore, being made to reduce the cost of production of those books as far as possible. There is additional foreign exchange also for the import of books and periodicals and not only that but the educational institutions can now import their requirements directly form the manufacturers for laboratory equipment and for this purpose we have made foreign exchange available.

Then another facility has been provided. Scholarships are being increased in the current year to enable first divisioners, from the secondary stage onwards, to benefit and a sum of fifeeen lakh rupees has been placed at the disposal of the Education Department for equitable distribution. Then we have allowed them entertainment facilities exempting them from the payment of entertainment duty in cinema houses. Then there was another demand which we are also trying to meet and that was the demand for increasing the hostel accommodation in big places where colleges are situated. It was demanded that hostels should be built and they should be attached to the colleges We are actually making a provision in our development programme to build more hostels in order to provide more accommodation for the boys from the rural areas who come to big towns for college education. Concessions in bus, rail and air travel have also been agreed to. These are some of the main concessions that we have actually allowed them. I suppose those meet practically all the demands which relate to their student life and student career. Unfortunately these demands have been growing but, as I submitted, some people. I will not say that the oppositon parties consist of unscrupulous people, are unscrupulous people. I will concede that the friends sitting on this side are as patriotic as any other people sitting on the other side and I have no hesitation in conceding that I don't know of one person in the opposition

today whom I could describe as a traitor. They are all patriotic people but my friends will agree that there are some elements, some individuals, in this country who are power-hungry and having practically no programme or having very vague programme and having no live organization in their support, they try to employ certain pressure groups in order to apply pressure tactics and these are the only two groups available in our country-the students and the Ulema-and finding that Ulemas, ideology is incompatible with theirs they naturally find student group handy and they are trying to use that group. That is the unfortunate position and I am sure that my friend, the Leader of Opposition, in his heart of hearts concedes that position.

Anyway, the student trouble is there, there is no doubt about that and we are trying our best to meet that position. On our side, as I said, the President had made an offer—a very generous offer—and It is a gesture which my friends should appreciate. He has agreed to call the members of the Opposition Parties to a round-table-conference and he wants to negotiate the terms of some political settlement because my friends have been trying to say, and rightly too, that it is not only the law and order situation side but there is also the political side of the entire un-rest that is prevailing in the country today. I agree and it is exactly on that account that the President has made that gesture—a generous gesture—and I think my friends should really take advantage of that. To say that the President must accept the eight demands before the talk and then alone we can meet is, I submit with great respect to my friends, very preposterious because then what would be there to be negotiated. If you want him to accept all the demands before going to the round table then what are you going to discuss there and what demands are there to be accepted?

These are negotiable demands. They should not try to strike a bargaining posture. They should not adopt negative attitude. They should on the contrary appreciate the gesture and reciprocate that gesture. In politics there should be some flexibility. There should be no absoluterigidity and I submit that in this case it is very necessary that my friends should make correspondence and meet the President who is prepared to meet them and see what actually the President who is prepared to meet them and see what actually happens I hope everything will be all right and some just and

honourable settlement will be reached to the satisfaction of every party because as I submit there should be always a limit to our agitation. Let us not go to a point after which there can be no return. Unfortunately, we are driving to a point of chaos which may lead us anywhere. I know that my friends are intelligent people. I know that they are politically very advanced than I am and they know the consequences. Let us not go beyond a certain point and this is my respectful submission and I hop this will be appreciated because what we have done, we have done with our clearest conscience possible. If my friend Mr. Hamza thinks that we here on this side are a pack of fools and we are all friends and we are all greedy people, that we have come here on the Treasury Benches for a paltry amount of Rs. 2,000 which we are getting then he is sadly mistaken.

I submit that at least I am sure that everyone of us is trying to do some little service. I at least came with that idea. I may have failed that is a different matter but I have been trying and if I fail then I fail trying but I came with that spirit of service and not with a view to make Rs. 2,000 as my friend suggests. My submission is that we have done our best, we have tackled the situation as moderately as possible. Mr. Noor-ul-Amin Leader of the Opposition in the National Assembly a venerable old man, a man of great integrity, incerity sinearity and character for whom I have personally very high regard when he was the Chief Minister, East Pakistan he had kept nearly 1400 people under Security Act without trial at the time of election and it is this man who is trying to see the straw in my eye and he does not see the be within his own eye and how many people were actually killed at the time of the language issue in East Pakistan. I put a question to my friends here what happened here in 1953 when Ahmdi agitation started. Were they able to control ? The situation got beyond their control is spite of the fact that they did their utmost to keep it within bounds and Khawaja Nazam-ud-Din, another man of great character and sincerity had to apply Martial Law and Mertial Law was introduced here. General Azam Khan, an Opposition leader today, was in charge of Martial Law and we know how this Martial Law operated here and how many killings were done. Every organized Government has got to do that and

it cannot sit as a silent spectator to all this holocaust. No Government will tolerate it and this is exactly what we have done. We have dealt with the law and order situation. We have on the other hand made a political offer too and as I said and I say again and appeal my friends that let us try to halt this situation. Let us try to persuade these boys to go to their institutions. He complained the other day that we are keeping the schools and colleges deliberately closed. I repudicted the charge then I repudiate it today. These schools and colleges are open and I respectfuly invi e my friend if he has got any influenee over the students ; I am afraid I have not and I am afraid has not but if he has I shall be very happy. Let him exercise this influence in the interest of their studies because this state of affairs will have bad influence over the boys, this will ruin their character and it will make them irresponsible and I am afraid this will mean a lot of loss to the country. With these words I conclude.

Mr. Senior Deputy Speaker : Minister for Finance now.

وزیر اطلاعات (مسٹر احمد سعید کرمانی) ۔ حضور والا اگر لاہور سے معزز ممبر ملک اختر صاحب آج صبح پریس کے بارے میں کچھ ارشاد نہ فرماتے تو شاید میں آپ سے اجازت لینے کی کوشش نہ کرتا ۔ انھوں نے جوش خطابت میں حقائق سے آنکھ بند کرکے کچھ ایسی باتیں کہہ دیں جن کا جواب دینا حکومت کی جانب سے اشد ضروری ہے وہ میرے دوست بھی ہیں اور ان سے کچھ عرصہ سے میرے خوشگوار تعلقات بھی رہے ہیں ۔ مجھے دکھ ہوا کہ انھوں نے بہت سی ایسی باتیں کہہ دیں جو ایک خوشگوار دوست کے تقاضوں کو بھی مجروح کرتی ہیں ۔

لو وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ بے ننگ و نام ہے

افسوس کا مقام ہے کہ میں انکی بعض باتوں کو بھی چھوڑوں گا مجھے شدید

احساس ہے کہ اس ہاؤس کے پاس اتنا وقت نہیں ۔ اتنا ان کے پاس صبر نہیں کہ وہ انتظار کریں کہ لیڈر آف دی آپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس کی تقریر کب سنیں گے بشرطیکہ کہ میں اپنی تقریر جلد نہ ختم کردوں ۔

حضور والا ۔ انھوں نے دو تین باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن جو مرکزی بات انھوں نے اس ہاؤس کے سامنے ارشاد فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ یہ حکومت اینٹی پریس ہے ضروری ہو گیا ہے کہ میں اس الزام کا تجزیہ کروں کہ یہ کہاں تک درست ہے یہ بات تو سمجھ میں آسکتی ہے کہ یہ پریس اینٹی گورنمنٹ ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ گورنمنٹ اینٹی پریس کیسے ہے ۔ اب میں کچھ گلے کی بات کرنا چاہتا ہوں اپنے پریس کے دوستوں سے وکالت کے پیشہ کے بعد اگر کسی اور پیشے میں میرے ذاتی دوستوں کی اچھی خاصی تعداد کوئی موجود ہے تو وہ صحافت کا پیشہ ہے میں ایک دوست کی حیثیت سے ان سے بہت سی باتیں کہہ سکتا ہوں لیکن اس سے پیشتر کہ میں خطاب کروں ۔ میں جناب والا کے توسط سے بہت ہی عجز و انکسار اور مضبوطی کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت ہرگز ہرگز اینٹی پریس نہیں ہے بلکہ میرے ایک فاضل دوست نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ صحافیوں کو اس لئے پیٹا گیا کیونکہ وہ بے باکانہ اخبارات میں لکھتے تھے یہ کسی اخبار نویس کا کیس نہیں صاحبزادہ نور حسن صاحب نے یہ بھی کہہ دیا حالانکہ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے ۔ قطعاً کسی اخبار

نویس کا ایسا کیس آج تک نہیں ہوا کہ اس کی بے خوفی کیوجہ سے اس کے لکھنے کی وجہ سے پولیس نے پیٹا ہو۔ بہر حال صاحبزادہ صاحب نے جانے کیوں نہ مناسب سمجھا کہ ایسی بے بنیاد بات کو ایوان کے سامنے پیش کر دیں۔ حضور والا۔ یہ پہلی حکومت ہے جس نے صحافی دوستوں کے جذبات اور ان کے خیالات اور ان کے مفادات کا خیالات کرتے ہوئے ویج بورڈ مقرر کیا تاکہ وہ ایک معقول اور شریفانہ زندگی بسر کر سکیں۔ اس حکومت سے پہلے بھی اخبار نویس موجود تھے صحافی کارکنوں کی انجمن تھی اور ہمارے فاضل دوستوں کے بقول ہمارے ملک میں ہر دلعزیز حکومتیں تھیں جو رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے ان کی رائے کی طرف responsive تھیں۔ ان نام نہاد اور ہردلعزیز حکومتوں کے دور میں صحافی دوستوں کے لئے وہ کچھ نہ ہو سکا جو اس حکومت نے کیا۔ میں اختصار کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کیا گیا۔ جناب والا۔ ۱۹۷۰ء میں ویج بورڈ بنایا گیا اس کا مقصد یہ تھا کہ اس امر کی کوشش کی جائے کہ کارکنوں صحافیوں کو مناسب تنخواہیں اور دوسرے فوائد حاصل ہو سکیں اور اس کے بعد بورڈ نے اورڈ دیا جس سے ان کو وہ پوزیشن حاصل ہو گئی جو ان کو آج سے پہلے میسر نہ تھی۔ میری مراد یہ ہے کہ ان کی جو باقاعدہ آمدنی تھی اس کا تحفظ کیا گیا لیکن بعد میں ان کی سروس کا تحفظ کیا گیا جب ہمارے صحافی دوستوں نے Fact Finding Committee کے تقرر کا اصرار کیا

تاکہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اخبارات کی انتظامیہ کس حد تک ویج بورڈ کے اوارڈ پر عملدر آمد کر رہی ہے کمیٹی کے تقرر کی یہی وجہ تھی اس کمیٹی کی finding پر جب ہم آئیں تو ان کی روشنی میں حضور والا آپ کو یاد ہو گا کہ اس معزز ایوان نے ورکنگ جرنلسٹس ویسٹ پاکستان امنڈ منٹ آرڈیننس ۱۷ جون کو منظور کیا تھا جس کی رو سے حضور والا ۔ اس ملک میں پہلی بار ایک صحافی کارکن کو یہ سہولت مہیا کی گئی کہ وہ سیدھا انڈسٹریل کورٹ میں جا کر اپنے ذاتی تکالیف کا بیان کرسکے یعنی اس طریقہ کے مطابق جو مشرقی پاکستان میں رائج ہے ۔ انڈسٹریل کورٹ میں وہ جاکر اپنے مفادات کی نسبت اور اپنی سہولتوں کے بارے میں شکایت کر سکے بغیر کسی خرچے کے بغیر کسی ٹکٹ کے یا اشٹام کے ۔ اسی قانون کی رو سے حضور والا اس کو اپیل کرنے کا حق دیا گیا جس میں یہ درج ہے کہ اس کی شرائط ملازمت کیا ہونگی تو یہ سہولت ان کو پہلے میسر نہ تھی ۔ حضور والا اس قانون کی رو سے مزید یہ سہولت دی گئی کہ جب تک انتظامیہ کسی اخبار نویس کو مناسب لیگل نوٹس نہ دے اس کو یکا یک ملازمت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ۔ پھر ان کی طبی سہولتوں کے لئے اس قانون میں گنجائش رکھی گئی ۔ حضور والا ۔ یہاں تک کیا گیا کہ اس کاجو فیصلہ ہو گا اس کی حیثیت باقاعدہ ایک عدالت کے فیصلہ کی ہوگی اور اس کے بعد اعلی عدالت میں بھی اور وہ ضروری سمجھے کہ انڈسٹریل

کورٹ کا فیصلہ اس کی منشا کے مطابق نہیں ہوا تو وہ اس عدالت عالیہ کی طرف رجوع کر سکے اور پھر آئین میں ایسی مراعات رکھی گئی ہیں جو ان کو اس سے پہلے میسر نہ تھی یعنی السپکٹران کا تعین کیا گیا جو یہ دیکھیں کہ ویج بورڈ کے فیصلوں کی پابندی اخبارات کی انتظامیہ کر رہی ہے نہیں تو اپنی سہولتیں اس موجودہ حکومت کے وقت میں ہمارے قابل احترام صحافی بھائیوں کو ملیں۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ لاٹھیوں اور گولیوں سے جو خدمت کیجاتی ہے وہ کس دفعہ کے تحت کی جاتی ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ میں بتاتا ہوں حضور والا ۔ آپ رکیے گا ۔ آپ بے صبری سے کام نہ لیجئے گا ۔ حکومت بالخصوص مرکزی حکومت سیکنڈ ویج بورڈ کے تقرر پر نہایت سنجیدگی سے غور کر رہی تھی لیکن اس کا تقرر اس لئے نہ کیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اخبار نویس بھائیوں سے گزارش کی کہ پہلے ہم فرسٹ ویج بورڈ کی سفارشات کو عملی جامہ پہنا لیں اور اس کے عمل کو دیکھ کر اس کی روشنی میں ہم سیکنڈ ویج بورڈ کے تقرر کے بارے میں سوچیں تاکہ اس طریقہ سے اخبارات کی انتظامیہ بھی اپنے خیالات پیش کر سکے تو اس لئے حکومت اس معاملے میں غور کر رہی ہے کہ ایک کارکن صحافی کو جو مراعات میسر آئیں وہ دوسرے کو بھی آئیں ۔ اس سلسلے میں مرکزی حکومت مناسب قدم اٹھا سکتی ہے ۔ میں نے اس کے متعلق وزیر متعلقہ سے بھی بات کی کہ مرکزی حکومت اس پر غور کر

رہی ہے ۔ حضور والا ۔ سچ پوچھئے کہ چونکہ اس حکومت کو کارکن صحافیوں کا مفاد عزیز ہے اس لئے دو پرائیویٹ پارٹیوں کے درمیان حکومت نے پہلی بار مداخلت کرکے ایسے حالات پیدا کردئے جس سے ایک طرف اس امر کی ضمانت کردی گئی کہ صحافی کارکنوں کی تنخواہیں معقول ہوں انہیں طبی امداد مل سکے ۔ شرائط ملازمت ان کی اس طرح کی ہوں کہ ان کی ملازمت محفوظ رہ سکے اور دوسری طرف ایسی چیزوں کا بھی خیال رکھا گیا جس سے ان کی تکالیف کا ازالہ ہو سکے ۔ یہ بڑا مشکل کام تھا لیکن حکومت نے جو اس سلسلے میں اقدامات کئے ہیں اور نظر ثانی فرمائی ہے تو آپ بھی اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ حکومت نے اپنا اثر اور اپنی طاقت اپنا دباؤ اخبار نویس اور صحافیوں کے مفاد میں استعمال کیا ہے ۔

حضور والا ۔ یہ کون نہیں جانتا کہ مختلف شہروں میں پریس کلب اس دور میں قائم ہوئے اور بعض شہروں میں پریس کلبوں کو زمین دینے کے انتظامات کیے جارہے ہیں ۔ حضور والا ۔ ٹریننگ کی جو سہولتیں ہیں تاکہ کارکن صحافیوں کا جو علم ہے ۔ جو ان کا فکر ہے ۔ وہ مکمل رہے اور ملک کے اندر جو ترقیات ہو رہی ہیں وہ ان سے باخبر رہیں ۔ ان کے لیے تمام سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ اس حکومت نے نہایت فراخدلی سے جن کے تحت صحافی بیرونی ممالک میں جا سکتے ہیں اور وہاں کے حالات کے مطابق اپنے فرائض کو بہتر طور پر سر انجام دے سکتے ہیں ۔ حضور والا ۔ آپ پچھلے بیس سالہ اعداد و شمار اکٹھے فرمائیں ایک بات جو ہے واضح طور پر نظر آئے گی یہ ہے کہ اس

حکومت نے پہلی بار بیرونی ملکوں کو جانے والے وفود میں ان واجب الاحترام صحافی کارکنوں کو کہیں زیادہ نمائندگی دی ہے اور حکومت اس عمل کو جاری رکھنے کا تہیہ کئے بیٹھی ہے ۔ حضور والا ۔ جہاں جہاں مجھ سے ہو سکا ہے بحیثیت وزیر اطلاعات میں نے کوشش کی کہ حکومت کی طرف سے یہ فیصلہ کرواؤں کہ بعض بڑے شہروں میں کارکن صحافیوں کو آسان قسطوں پر رہائش کے لیے پلاٹس مہیا ہو جائیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : *X X X X آپ کو پتہ نہیں

Minister for Basic Democracies. In Karachi, 97 persons have been allotted.

Minister for Agriculture : Sir, the word 'fraud' is unparliamentary.

Minister for Basic Democracies : Sir, 'fraud' is unparliamentary and we do not expect such words from a very experienced parliamentarian like Malik Akhtar.

Mr. Senior Deputy Speaker. It is expunged.

Minister for Law : Sir, the Member should withdraw the word 'fraud',

Minister for Basic Democracies : Sir do you think 'fraud' from him to he parliamentary ?

Mr. Senior Deputy Speaker : It have already expunged it.

وزیر اطلاعات و خزانہ ۔ وہ ایک قانون دان ہیں ۔

Minister for Basic Democracies : Passing in First Division.

**Expunged as ordered by the Senior Deputy Speaker.*

وزیر اطلاعات ۔ مگر میں انہیں اجازت دیتا ہوں کہ وہ جس قسم کی بری گالی دینا چاہیں دیں ۔

جناب والا ۔ نیوز ایجنسیاں جو اہم کردار ادا کرتی ہیں ان کی اس حکومت سے پچھلی حکومتوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ سرپرستی کی ہے ۔ میں اعداد و شمار کی بات میں پڑنا نہیں چاہتا کیونکہ وقت کم ہے ۔ مشینری امپورٹ کرنے کے لیے ، پریس کے لیے ، نیوز پرنٹ کے بارہ میں اس حکومت نے ہر وہ قدم اٹھایا جس سے اس پیشہ کے لوگوں کو کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میرے دوست نے بغیر سوچے سمجھے بغیر اپنے ذہن کو جنبش دئیے یہ فرما دیا کہ یہ حکومت انٹی پریس ہے انہوں نے پریس لاز کے بغیر کارروائی کی ہے ۔ میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ بنیادی باتیں وہ ہیں جن پر دنیا کے تمام ممالک میں عمل ہوتا ہے ۔

نمبر ۱ ۔ فریڈم آف پریس ۔ جو آج کل میسر ہے اور آپ سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پہلے اپنی ذاتی شکائت پیش کرتا ہوں ۔ بیان کچھ دیا جاتا ہے چھپتا کچھ ہے ۔ سوائے ڈان کے ۔ اور دوسرے نمبر پر پاکستان ٹائمز ہے ۔ مگر لاہور کے ایک اردو اخبار نے جس کا میں نام لینا نہیں چاہتا پچھلے اڑھائی مہینوں میں ۳۶ غلط بیانیاں کی ہیں ۔ ابھی تین دن کی بات ہے میں نے کچھ کہا اور چھپ کچھ گیا جو گالی دی جاسکتی تھی ایک

مذہبی رہنما نے دی میں کس سے شکایت کروں کس کے پاس جاؤں کہ میں نے یہ نہیں کہا تھا ۔ یہ کہا تھا ۔ حضور والا ۔ آج کا امروز دیکھیے ۔ میں کراچی گیا تھا لیگ کے صدر کی حیثیت سے کہ وہاں کے کارکنوں کے حالات معلوم کروں کہ ان پر کیا گزری ۔ اسلام احمد شمسی کو قتل کیا گیا ۔ اس کے گھر کو آگ لگا دی ۔ اس کی آنکھیں نکال لی گئیں ۔ اس متدین شخص کی لاش پر پیشاب کیا گیا ۔ پھر علی کوثر کے مکان کو جلانے کے بعد اس کی جوان بیٹی کو وہاں جلایا گیا ۔ چار ہزار کے مجمع سے وہاں حملہ کیا گیا ۔ میں وہاں یہ کہنے گیا تھا اپوزیشن کے رہنماؤں کو نہائت ادب سے کہ وہ ایسی روایات کو جنم نہ دیں ۔ وہ مجمع کو قانون اپنے ہاتھ میں نہ لینے دیں مگر اخبار میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ میں ایک ہسٹری شیٹر غنڈے کو پناہ دینی چاہتا ہوں اور میں اسے وہاں ملا اور اس سے ایک دو گھنٹے تک بات چیت کرتا رہا ۔ دوست ہے کہ میں اسے ملنا چاہتا تھا اور میں نے کوشش کی میں اسے مل نہ سکا مگر تمام اخبارات میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ میں اس سے ملا ہوں حالانکہ وہ مجھ سے ملا نہیں تھا ۔ کہاں جائیں ۔ کدھر جائیں ۔ کس سے شکایت کریں ۔ سوائے چند اخبارات کے غلط رپورٹنگ ایک رول بن گیا ہے ۔ میں شکوہ اس لیے کر سکتا ہوں کہ وہ میرے دوست ہیں کلاس فیلو ہیں ۔ وہ مختلف جنگوں میں میرے ساتھ رہے ہیں اور میں ان کے ساتھ رہا ہوں اس بھروسے پر میں ان سے بات بھی کر سکتا ہوں ۔ اگر حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اچھی روایات پیدا

کرے۔ اگر اس ملک کی آپوزیشن کے رہنماؤں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اچھی روایات کو جنم دیں ۔ تو اس ملک کے صحافی دوستوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اچھی روایات کو جنم دیں ۔ میرے بھائی وزیروں میں سے ایک بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے بیانات برابر اور ہر بار صحیح چھپتے ہیں ۔ ہمارے صحافی بھائیوں نے اپنے ذہن میں ایک بات یہ سوچ رکھی ہے کہ آزادی صحافت کا مطلب یہ ہے کہ مخالف جماعتیں جو ہیں ان کے بیانات کو بڑھا چڑھا کر شائع کیا جائے اور حکومت کے بیانات ایک تو مختصر شائع کیے جائیں اور دوسرے انہیں پہلے ڈاؤن کیا جائے اور ان میں غلط بیانی کا عنصر بھی گھسیڑ دیا جائے ۔ دور نہ جائیں کل ہی آپ پڑھ لیں گے کہ میری آج کی تقریر کے متعلق کیا لکھا جاتا ہے ۔ یہ سالحہ ہے اس صوبہ میں وزیر خوراک نہیں ، وزیر مال نہیں ، وزیر قانون نہیں ، وزیر ریلوے نہیں ، وزیر تعلیم نہیں ۔ وزیر اطلاعات کہتا ہے ۔ کہ اخبارات ہماری باتیں صحیح نہیں چھاپتے (تالیاں) یہ سالحہ ہے ۔ یہ روایت ہو گئی ہے اور اس صوبہ میں جس کی یہ روایت تھی کہ اگر الفرمیشن منسٹر نے اشارہ بھی کیا کسی صحافی کو تو انہوں نے از راہ کرم اپنا فرض سمجھا اس بات اور گذارش کو اہمیت دینے کو مگر آج میں اس پوزیشن میں ہوں کہ سوچتا ہوں کس دوست کو تلاش کروں ۔ کس دوست کی خوشامد کروں ۔ کس ملنے والے سے کہوں کہ میری خبر غلط نہیں صحیح چھاپ دو ۔ معاف کیجیے میں دور چلا گیا میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پانچ بنیادی چیزیں جو پریس کے متعلق ہیں وہ یہ ہیں اگر آپ اجازت دیں

تو انگریزی ہی میں پڑھ دوں ۔ ترجمہ کرنا ذرا مشکل ہو جائیگا ۔

(a) matters which must remain secret in the vital interest of the State ;

(b) expressions which incite persons to alter by violence the system of Government ;

اب تو انہوں نے ہماری کھال اتارنی شروع کر دی ہے ۔ پانی سر سے گزر گیا ہے ۔ حمزہ صاحب نے کہا ہے کہ تمہارے جسم سے ۔ تمہارے بدن سے گوشت نوچیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جتنا قوم سے زبردستی حاصل کیا ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ ہم نے تو قوم کو دیا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جن کی آپ حمایت کرتے ہیں انہوں نے قوم کو لوٹا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : No interruptions please.

Minister for Information : چوتھا اصول یہ ہے کہ Expressions injurious to the fair conduct of legel proceedings.

حضور والا ۔ اب اس ملک میں چھوٹی عدالتوں کا جو طرز عمل ہے وہ بھی آپکے سامنے ہے ۔

Co-ercive methods by Press and by Opposition.

میرے پاس چند مجسٹریٹوں کی مثالیں ہیں ۔ میں ان کو اس بحث میں ملوث نہیں کرنا چاہتا ۔

Expressions which infringe the rights of literary and artistic propriety.

آپ دیکھیں اور غور فرمائیں کہ کیا چھپ رہا ہے ۔ کیا ہمارا سب کا فرض نہیں ہے کہ ہم نئی پود کو اعلیٰ اخلاق سکھائیں لیکن ایک اخبار جس کے بارے میں بڑی روایات تھیں وہ بڑے فخر کے ساتھ"چمچے" کا لفظ لکھتا ہے ۔ یہ کہاں سے چلے ہیں اور کس جگہ پہنچ گئے ہیں ۔ یہ کن کی تربیت کر رہے ہیں ؟ کیا یہ قوم کی تربیت کر رہے ہیں ؟ یہ تربیت کہاں کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جب نازنین کہے تو برا سمجھتے ہو تم
میری طرف دیکھو میں نازنین سہی

میں آپ کی جگہ چمچہ بن جاتا ہوں ۔ (قہقہہ)

Mr. Senior Deputy Speaker : This is not a point of order.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے شعر کا اس طرح ستیاناس کیا ہے کہ شاعر بھی اپنی قبر میں تڑپ گیا ہوگا ۔ (قہقہہ)

وزیر خوراک و زراعت ۔ جناب والا ۔ یہ شعر تھا یا نثر ۔ (قہقہہ)

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ شعر جمع نثر تھی لیکن بات چمچے کی تھی ۔ (قہقہہ)

وزیر اطلاعات ۔ حضور والا ۔ میرے دوست کو بالکل یہ پتہ نہیں کہ وہ کہاں بیٹھے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں ۔ میں قائد ایوان سے بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ وہ اپنی روایات اور ہمدردی کو مزید وسیع کریں اور ان کو معاف کر دیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ یہ آپ کے جادو کا اثر ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ چھٹی بات جو دنیا کے تمام پریس والے پیش نظر رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ۔

Expressions about other persons which defame their reputation or are otherwise injurious to them.

یہ چیز اس ملک میں نہیں ہے باقی ہر جگہ ہے ۔ ان اصولوں کے پیش نظر قوانین بنائے گئے ۔ اب آپ ایک آخری بات بھی سنیں ۔ ایک اخبار جس کا میں نام نہیں لینا چاہتا اس اخبار کے آخری صفحے پر ایک فوٹو چھپی ہے (میری واجب‌الاحترام بہنیں بیٹھیں ہوئی ہیں وہ مجھے معاف کریں) جس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ایک عورت اور ایک مرد کو پولیس نے بدتمیزی یا بد اخلاقی کرتے ہوئے پکڑا ہے ۔ اخبار میں اس عورت کی فوٹو بھی چھپ گئی ہے بعد میں عدالت نے اس عورت کو بری کردیا ہے لیکن وہ بے چاری بری نہیں ہو سکی ۔ اس کو ایک ایسی سزا ملی ہے جس کے بارے میں سپریم کورٹ بھی اس کی امداد نہیں کر سکتی ۔ اس کی جوان بیٹیوں کو اس شہر

میں کوئی بیاہنے کیلئے تیار نہیں - یہی پریس ہے جس نے اس شخص کو فوٹو کے ساتھ اس عورت کی فوٹو بھی چھاپ دی ہے - آج اس عورت کی تین نوجوان بیٹیوں کو کوئی شریف آدمی بیاہنے کے لئے تیار نہیں حالانکہ عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ دونوں بے گناہ ہیں - حضور والا - کس کے متعلق شکوہ کریں اور شکوہ کہاں کریں - ان کا شکوہ یہ ہے کہ جو قانون ہم نے بنایا ہے وہ قانون الٹی پریس ہے میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے کہ وہ قانون بناتے وقت ہم نے ان چھ بنیادی اصولوں کو پیش نظر رکھا ہے - جناب والا - یہ غور کیا جائے کہ ہمارے واجب الاحترام - پیارے - بڑے محب وطن - اعلی اخلاق کے مالک اور ہمارے ذاتی دوست صحافی کارکنوں کے ایما پر - ان کے مشوروں سے Code of Ethics بنا - اور یہ طے ہوا کہ اگر کسی پریس پر پابندی لگائی گئی - اگر کسی پریس کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو ہم Code of Ethics کے تحت اس مسئلہ کو Court of honour میں لے جائیں گے کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ دنیا کی most democratic countries میں بھی Code of Ethics کے تحت کسی پریس لا کو معطل کردیا گیا ہو؟

جناب والا - یہ بات قابل ذکر ہے جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں آج تک سوائے ٹیکنیکل offences کے کون سا ایسا اخبار ہے جس کو اس کے تحت لایا گیا لیکن پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ان قوانین کا مجموعہ ہے

جو وحدت مغربی پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے مختلف حصوں میں رائج تھے .....

Khawaja Muhammad Safdar : Question.

وزیر اطلاعات ۔ ان کو یک جا کیا گیا حالانکہ اس پر عمل بالکل نہیں ہورہا ہے ۔ حضور والا ۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ کیا "آزادی" یا "لائسنس" دو الفاظ ایک ہی معنی رکھتے ہیں ؟ کیا ان دونوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے ؟ میں پریس کی آزادی کا ذاتی طور پر بھی قائل ہوں اور حکومت بھی اس کی قائل ہے لیکن میں لائسنس کا قائل نہیں ہوں ۔ لائسنس انگلینڈ ۔ جرمنی اور کینیڈا وغیرہ میں بھی نہیں ہے ۔ اگر ہمارے صحافی کارکن اس آزادی کو آزادی تصور نہیں فرماتے تو یہ بات درست نہیں ہے وہ تو لائسنس چاہتے ہیں تاکہ جو لکھنا چاہیے لکھ سکیں شرافت کی حدود سے باہر ۔ قانون کی حدود سے باہر ۔ اخلاق کی حدود سے باہر ۔ ملک کی سلامتی اور ڈیفنس کے تقاضوں کو نظر انداز کرکے جو چاہیں لکھ سکیں ۔ جناب والا ۔ اس قسم کی آزادی امریکہ ۔ فرانس ۔ کینیڈا اور جرمنی میں بھی نہیں ہے ۔ بلکہ خود ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی نہیں ہے ہم تو وہ آزادی دینے کے لئے تیار ہیں جو آزادی اور مراعات دیگر ملکوں میں موجود ہوں ۔ شکوہ کیا جاتا ہے کہ ہم کو direction یہ بھیج دیتے ہیں جس کو عام الفاظ میں Press advice system کہتے ہیں ۔ یہ سسٹم انگلینڈ میں بھی ہے ۔ یہ سسٹم امریکہ میں بھی ہے ۔ وہاں کے اخبار نویس خوشی سے اسے قبول کرتے ہیں اس میں یہ اعتراض ہے اور مجھے بتایا گیا ہے ۔

In Germany under the Penal law cases of intentional breach of State secrets can be punished with penalties ranging upto hard labour for life. Offences classed as culpable error can get up to 5 years imprisonment. Pakistan has a unique arrangement whereby a Code of Ethics has been enforced by the editors and cases of its violation are referred to a court of honour set up by the council of newspaper's itself. No penal action against a newspaper's comments is initiated by the Government according to normal law.

یہ ہے جناب بات ۔ اور اس سے زیادہ حضور والا ۔ وہ کیا چاہتے ہیں ۔ اور قوم دے کیا سکتی ہے ؟ مراعات ۔ سہولتیں ۔ قانون کے نیچے کوئی کارروائی نہ ہو ۔ اگر کوئی کارروائی ہو تو Code honour of کے تحت ۔ کاش میرے فاضل دوست ملک اختر ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ وہ سب کچھ ہیں ۔ مگر فاضل نہیں ہیں ۔

وزیر اطلاعات ۔ کاش میرے یہ واجب الاحترام دوست یہ کہتے ۔ کہ میں اپنے غیض و غضب کا اظہار کرتا ہوں ۔ جس طرح کوہستان کو جلایا گیا ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں نے کہا ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ جس طرح میں چاہتا ہوں ۔ اس طرح نہیں کیا ۔ کاش وہ کہتے ۔ کہ اس کے پیچھے ایک صحافی کا ہاتھ تھا ۔ حضور والا ۔ جیتے کا جگر چاہئے ۔ اس بات کے کرنے کیلئے میں یہ عرض کروں ۔ کہ میں آج اس ہاؤس سے مایوس ہو کر جاؤنگا ۔ اور پھر کبھی میرا صحیح بیان نہیں چھپے گا ۔ کوئی تو کہے ۔ اس ملک میں ہم پر ذمہ داری ہے ۔ خدا کی قسم اگر ایک

دو اخبار مبالغہ آرائی سے کام نہ لیتے ۔ تو اس صوبہ میں بہت سی معصوم جانیں ضائع نہ ہوتیں ۔ میں سب اخباروں کی بات نہیں کرتا ۔ خدا کی قسم اگر یہ factual رپورٹوں سے کام لیتے تو حالت ملک میں مختلف ہوتی ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب مجھے معاف کریں ۔ مجھے انکی حب الوطنی پر کبھی شبہ نہیں ہوا ۔ بلکہ میں اپنی نجی محفلوں میں انکا ذکر کرکے اپنی عزت میں اضافہ کرتا ہوں ۔ لیکن حضور والا ۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے ۔ کہ آج صوبہ میں پوزیشن یہ ہے ۔ کہ آپوزیشن کے راہنماؤں کے پیچھے پبلک نہیں ہے بلکہ پبلک کے پیچھے آپوزیشن کے راہنما ہیں ۔ آج آپوزیشن کا ایک بھی راہنما یہ دعویٰ نہیں کر سکتا ۔ کہ جو آواز میں اٹھاؤنگا ۔ قوم میرے پیچھے ہے ۔ یہ تو سب کر سکتے ہیں ۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

آج یہ کیفیت ہے صوبہ میں ہمارے چند صحافی دوستوں کیوجہ سے کہ وہ حزب اختلاف کی قیادت کو سنہری نہیں کر پائے ۔ آج صوبہ میں انہوں نے حزب اختلاف کے ہاتھ مضبوط نہیں کئے ۔ آج وہ ڈرتے ہیں ۔ کہ ہم کسی معقول تجویز کو قبول کر لیں ۔ تو عوام ہمیں برا بھلا کہیں گے آج پوزیشن یہ ہے ۔ کہ قوم کا ایک اچھا خاصہ طبقہ بے قیادت چھوڑ دیا گیا ہے ۔ یہ تلخ باتیں ہیں ۔ اور میری خوش نصیبی سمجھیں یا بد نصیبی ۔ حضور والا ۔

میں ایک ذاتی مسئلہ کیطرف آنا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ فاضل ہوم منسٹر نے بہت سی کام کی باتیں کر دیں ہیں ۔ اور فاضل لیڈر آف دی ہاؤس نے جواب میں کہنی ہیں ۔

جناب والا ۔ ملک محمد اختر نے کہہ دیا ۔ کہ میں علی کوثر کیساتھ چائے پیتا رہا ۔ کراچی میں کاش مجھے یہ اعزاز نصیب ہوتا ۔ کہ میں ان کیساتھ چند گھنٹے بیٹھتا ۔ اسکی دکھ بری کہانی سنتا ۔ اور اسکا مداوا کرتا ۔ سید علی کوثر کراچی میں موجود نہیں تھے ۔ میں نے کوشش کی انکو ملنے کی ۔ اسلئے کہ وہ میری جماعت کی برانچ کے نائب صدر ہیں ۔ مجھے حق پہنچتا ہے ۔ کہ میں ان سے ملوں ۔ اور انکو مجھ سے ملنے کا ۔ کراچی کے اخبارات دیکھیں ۔ اب یہ شخص اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتے ۔ کہ کوئی بد قسمتی پر آنسو بہائے ۔ بیٹی نوجوان مر جائے ۔ ہم افراد گھر کے مر جائیں ۔ لاشوں کی کھلے بندوں بےحرمتی ہو ۔ اور اس کو اس بات کی اجازت نہ ہو ۔ کہ وہ اپنے آنسو کسی کے سامنے بہائے ۔ اگر یہی جمہوریت کا تصور ہے ۔ ملک اختر کے ذہن میں تو میری دعا ہے ۔ کہ اس ۔ ۔ ۔ ۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order. Much has been said about the working journalists. The Minister has been condemning and abusing the press for the last 45 minutes. May I ask the Speaker when the conventions of the House are that no person such as officers can be criticised in the House for the reason that they are not here to answer or defend themselves, is that privilege denied to the working journalists ? They also cannot come and defend themselves and they have been constan-

tly criticised and abused by the Minister. I would like to have your ruling. Could he criticise the working journalists like that when they are not here to defend themselves? I want your ruling sir. That is my point of order.

Mr. Senior Deputy Speaker : So far he has not abused anybody.

Malik Muhammad Akhtar : But could he criticise and condemn them when they are not in the House. (*Interruptions*). Sir, I am on a point of order. He may be ordered to resume his seat.

Minister for Information : That is right.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes please. Take your seat.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, my point of order is that when the working journalists cannot come and defend themselves in this House, could the Information Minister adopt that attitude of condemning them like that and in the manner for 45 minutes. He has gone to the extent that he has levelled an accusation that one of the newspaper owners has burnt the office of Kohistan. I want your ruling sir. This is a definite point of order. You may give any ruling but kindly give your ruling.

Mr. Senior Deputy Speaker : But I have already given my ruling that so far he has not abused anybody.

Malik Muhammad Akhtar : But what about condemning those persons who are not here to defend themselves. It may not be abuse but has he not condemned those persons?

Mr. Senior Deputy Speaker : He was only expressing his point of view.

Minister for Information : Just to assist you in the morning a similar point was raised when some member was discussing the conduct of Commissioner, Karachi and the Speaker ruled out that it can be discussed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please take his seat. No interruption. Yes please.

وزیر اطلاعات ۔ آپ مطمئن رہیں ۔ آپ کا فوٹو چھپ جائیگا اخبار میں ۔

ملک محمد اختر ۔ میرا فوٹو تو دس سال سے چھپ رہا ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ اہمیت دیکھکر ۔ پوزیشن دیکھکر اور مقام دیکھکر لوگ بات کرتے ہیں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ بدنصیبی سے کراچی میں ایسا ماحول پیدا کر دیا گیا ہے ۔ جس سے یہ تاثر عام ہو چکا ہے ۔ کہ Trial by court کی بجائے Trial by public ہوگی ۔ اس رجحان کو روکنے کے لئے میں وہاں گیا تھا ۔ میں دیانتداری سے سمجھتا ہوں کہ میں نے ایسا قدم اٹھا کر ملک اور قوم کی خدمت انجام دی ہے ۔ مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے کسی مقام پر اگر میری جماعت کے کارکن پر ظلم ہوتا ہو ۔ تو کم از کم اس کی داستان تو سنوں ۔ سید علی کوثر کے خلاف جو مقدمہ دائر کیا گیا تھا اس کا مطلب یہ تھا ۔ کہ اس کا اپنا مقدمہ کمزور کر دیا جائے ۔ اور پھر دونوں فریقین کو چھوڑ دیا جائے ۔ میں نہایت ہی ادب سے عرض کرتا ہوں ۔ کہ بعض دوست جو جمہوریت کے علمبردار ہیں ۔ اور انصاف کا نقارہ بجاتے ہیں ۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے ۔ کہ جمہوریت One Way Traffic نہیں ۔ اگر آپ ایک چیز اپنے لئے پسند کرتے ہیں ۔ تو دوسروں کے لیے کیوں نہیں پسند کرتے ۔ اگر تنقید ناحق اپنے لئے سمجھتے ہیں ۔ تو ہم کو بھی تنقید کا حق دینا چاہئے ۔ آپ کی تنقید کے جواب میں ہم زبان کھولیں ۔ تو آپ اسے گالی کا نام دیتے ہیں ۔ میں اس چیز کے خلاف ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اور وزیر صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں ۔ کہ پریس بطور احتجاج واک آوٹ کر گیا ہے ۔

وزیر اطلاعات ۔ ہمارا حوصلہ دیکھئے ۔ ہم سب کچھ سنتے ہیں پڑھتے ہیں ۔ ہم نے آگ لگانے والوں کو قریب سے دیکھا ہے ۔ ہم ان کی باتیں سنتے ہیں ۔ اور برداشت کرتے ہیں ۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے۔کہ حق کی بات سننے کے لئے جیتے کا جگر چاہئے ۔ بہرحال میں مزید کچھ عرض نہیں کروں گا ۔ میں صرف ادب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے دوست اختر صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے ۔ ان تمام باتوں کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں ۔ گورنمنٹ Anti press نہیں گورنمنٹ آزادی صحافت کی علمبردار ہے ۔ لیکن یہ لائسنس والے علمبردار نہیں ۔ حکومت ان چھ اصولوں کی علمبردار ہے ۔ جو دنیا میں مانے جاتے ہیں ۔ اور جن پر عمل درآمد ہوتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گا ۔ میں نے پہلے ہی وعدہ کے خلاف کچھ زیادہ وقت لے لیا ہے ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ کہ انہوں نے میری گذارشات کو نہایت سکون ۔ ہمدردی اور محبت سے سنا ۔ شکریہ ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ میرے لئے آج بارگاہ رب العزت میں ہزار بار نہیں لاکھ بار شکر کرنے کا مقام ہے ۔ کہ اس مقلب القلوب نے اس مالک کل نے ہمارے بھائیوں کے قلوب کو اس طرح

تبدیل کر دیا ہے ۔ جو باتیں آج سے چند دن قبل گورنمنٹ پارٹی سے اخراج کا باعث بن سکتی تھیں ۔ اور بنی ہیں ۔ جن باتوں کو ہم خود ہی کہہ کر خود ہی سنتے تھے ۔ آج وہ سب باتیں ایوان میں میں نے اپنے دوستوں کی زبانی سنی ہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے ۔

جناب والا ۔ سال ہا سال سے ۔ گیارہ سال تو بڑی مدت ہوتی ہے ۔ چند آدمی جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں ۔ عوام کی حاکمیت کا نعرہ بلند کرتے رہے ہیں ۔ ہم یہ کہتے رہے ہیں کہ اس ملک میں جس کو اسلام اور جمہوریت کے نام پر حاصل کیا گیا ہے ، اس ملک کے اصل حاکم اس ملک کے عوام ہیں ۔ لیکن ہمارے بااثر دوست ۔ اور ہمارے ذمہ دار دوست ہمارے بھائی ایک فرد واحد کی حاکمیت کا اعلان کرتے رہے ہیں ۔ اور گذشتہ گیارہ سال سے یہ تقاضیٰ کرتے رہے ہیں ۔ کہ ایک فرد واحد کے ہاتھ مضبوط کرو ۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے ۔ کہ آج میرے وہی بھائی یہ فرما رہے ہیں ۔ کہ قوم کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں ۔ مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے ۔ جیسے میرے کان مجھے دھوکا دے رہے ہیں ۔ میں تعجب سے سن رہا تھا ۔ اور یہ خوشگوار حرف سن رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا قبول کی ۔ ہم نے کیا کوشش کرنی ہے ۔ ہم تو یہ دعا ضرور کرتے رہے ہیں ۔ کہ خدایا ہماری زندگی میں ہی ہمیں وہ دن دکھا ۔ جب ہمارے بھائی ایک فرد واحد کے ہاتھ مضبوط کرنے کی بجائے قوم کے ہاتھ مضبوط کرنے پر آمادہ ہوں ۔ تاکہ قوم کی

فلاح ہو - قوم کی بھلائی ہو - ایک فرد واحد چند سال یا کئی سال زندہ رہ سکتا ہے - یا اس سے بھی کم عرصہ زندہ رہ سکتا ہے - کیونکہ انسان فانی ہے - قومیں فانی نہیں ہوتیں - ہم غیر فانی شے کو چاہتے تھے - اور وہ ایک فانی شے کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہتے تھے - وہ اس کی توانائی چاہتے تھے - لیکن ہم قوم کی مضبوطی اور توانائی چاہتے تھے -

جناب والا - میں خوش ہوں - کہ جہاں تک قوم کی حاکمیت کا تعلق ہے - ہمارے دوست آج ہماری ہمنوائی فرما رہے ہیں - اس لئے میں ان کا بھی شکر گذار ہوں -

جناب والا - میرے معزز دوستوں اور بزرگوں نے یعنی وزراء صاحبان نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے - میں معذرت کے ساتھ ان کی خدمت میں بعد میں اپنی گذارشات پیش کروں گا - اس سے استحقاف مراد نہیں - بلکہ میں انہیں زیادہ اہمیت دیتا ہوں اور دینا بھی چاہئے - چند دوستوں نے کچھ باتیں کہی ہیں ان میں سے موٹی موٹی باتوں سے میں اتفاق کرتا ہوں اور دوسری باتیں جو میرے دوستوں نے کہی ہیں ان میں کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے لیکن جس رنگ میں کہی گئی ہیں اس سے شاید اختلاف ہو -

جناب والا ۔ میرے ایک محترم دوست نے اس ایوان میں میرے ایک دوسرے ساتھی کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کراچی کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بار بار اس میں کسی کا نام لیا اور ان کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ اگر وہ ہسٹریSheeter ہے تو میاں ممتاز محمد خان دولتانہ اور چوھدری محمد حسین چٹھہ بھی جو جنگ لڑتے رہے اور قید ہوئے اس کی وجہ سے وہ بھی ہسٹری Sheeter ہونگے یا ہیں تو ایسی بات جو انھوں نے کہی مجھے اس سے رنج ہوا ۔ کیونکہ دونوں ہی میرے نہایت واجب‌الاحترام رہنما ہیں۔ میرے دل میں انکی قدر و منزلت ہے ۔ دوستوں کو ایک دوسرے سے اختلاف ہوتا ہے اور اپنی اپنی رائے میں اختلاف کیا جاتا ہے میں کسی کی رائے پر پابندی نہیں لگانا چاہتا لیکن ان معزز اور محترم رہنماؤں کا ذکر اس طرح کرنا میرا خیال ہے کہ کوئی اچھی بات نہیں تھی ۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا شاید وہ ایسی بات کہنے کے بعد خود ہی نادم ہوئے ہوں اور انہیں محسوس ہوا ہو کہ ہم نے کیوں اچھی بات نہیں کہی ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میرے ایک دوست نے یہاں یہ ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ آپوزیشن لیڈروں کی کون بات مانتا ہے اس کے ساتھ تو کوئی بھی نہیں ہے یہ تو محض عہدوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں مجھے افسوس ہے کہ ان کے ذہن کی بلندی اور ان کی ذہنی سطح اس حد تک تھی جو انھوں نے یہ بات کہی ۔ جو لوگ گزشتہ ۱۵ سال سے یا اس سے زیادہ عرصہ سے حزب اختلاف

میں رہ رہے ہیں وہ اصولوں کی خاطر رہ رہے ہیں ورنہ یہ کرسیاں تو معمولی بات تھی ان کے متعلق میں صرف اسی قدر ہی عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد میرے چند دوستوں نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ موجودہ مسئلہ دراصل سیاسی مسئلہ نہیں ہے ۔ موجودہ حالات کی وجوہات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ یہ سیاسی مسئلہ نہیں ہے اگر آئین میں کسی قسم کی تبدیلی کردی جائے اور کسی قسم کا بھی نظام یہاں نافذ کر دیا جائے تو موجودہ اضطراب اور بیچینی کم نہ ہو گی ۔ مجھے ان سے اتفاق نہیں ہے میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ صرف سیاسی مسئلہ نہیں لیکن یہ کہنا کہ یہ بالکل اقتصادی مسئلہ ہے اور سیاست کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں یہ میری ناچیز رائے میں درست نہ ہو گا ۔ موجودہ بیچینی اور اضطراب کے کئی وجوہ ہیں ۔ بعض دوستوں نے اپنے پاس جس قدر وقت تھا اس کے مطابق یا جس قدر وہ سوچ بچار کر سکے اس کے مطابق ان وجوہات کا ذکر کیا ہے میں ان تمام وجوہات کو جو یہاں بیان ہو چکی ہیں یہاں دہرانا نہیں چاہتا ۔ کسی دوست نے یہ ذکر کیا ہے کہ اقتصادی ناہمواری اس اضطراب کی ذمہ دار ہے ۔ کسی نے یہ ذکر کیا ہے کہ پریس کی آزادی کا فقدان اس ملک میں اور اس صوبے میں اس بات کا ذمہ دار ہے کسی نے یہ ذکر کیا ہے کہ سیاسی گھٹن جو اس صوبے میں گذشتہ ۱۰ سال سے لگاتار چلی آرہی ہے وہ اس کی وجہ ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے جو بھی اسی کی وجوہات تلاش کی ہیں یا بیان کی ہیں وہ تشخیص ضرور ہے ۔ لیکن اگر میں یہ

کہوں کہ وہ تمام وجوہات کا مجموعی طور پر یہ اثر ہے تو میرے خیال میں صداقت کے زیادہ قریب ہو گا ۔ جناب والا میرے دوستوں نے جو میرے سامنے بیٹھے ہیں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ صدر مملکت کی جانب سے آپوزیشن کو جو فراخدلانہ دعوت دی گئی ہے اسے قبول کر لیا جائے ۔ شاید ہمارے یہ دوست توقع رکھتے ہیں کہ میں ان کی اس رائے پر کوئی تبصرہ کروں گا اگر انکو یہ توقع ہو تو میں ان کو ناامید کر رہا ہوں کیونکہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں جب تک کہ ہماری حالی کمان یہ فیصلہ نہ کرے کہ آپوزیشن جو آٹھ جماعتوں کا مجموعہ ہے اس کا اجتماعی طور پر رد عمل کیا ہے میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس دعوت کو قبول کروں گا یا اسے مسترد کرنے کے متعلق یہاں کوئی رائے دے سکوں یہ میری ایک مجبوری ہے کہ میں ایک تنظیم کے ساتھ وابستہ ہوں اور تنظیم سے وابستگی اس امر کی متقاضی ہے کہ میں اس مسئلہ پر جس پر ہمارے رہنماؤں نے کوئی فیصلہ صادر نہیں کیا اپنی زبان کو بند رکھوں ۔

جناب والا ۔ ایک تاثر اس ایوان میں بعض دوستوں کی جانب سے یہ بھی دیا گیا ہے کہ حکومت نے نہایت بردباری سے موجودہ حالات سے نمٹنے کی کوشش کی ہے اور جہاں کہیں بھی تشدد کیا گیا ہے خواہ وہ لاٹھیوں سے ہوا یا آنسوں گیس سے یا گولی سے کیا گیا ہو وہ انتہائی ضروری حالات تھے ۔ اس تشدد کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا ۔ میں ان دستوں سے نہایت ہی ادب سے

اختلاف کرتا ہوں اس لئے نہیں کہ اختلاف کرنا میرے لئے لازم ہے ۔ نہیں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان کو حقائق کی روشنی میں اور ان کو درست طور پر سامنے رکھا جائے ان پر پردہ ڈالنے کی یا ان کو مسخ کرنے کی کوشش نہ فرمائی جائے ۔ جناب والا ۔ یہ میرے دوستوں کا فرمانا کہ ہم نے نا گزیر حالات میں قوت اور طاقت کا استعمال کیا صرف ایک واقعہ اس کی نفی کئے دیتا ہے ۔ جناب والا ۔ وہ واقعہ آپ ہی کے شہر میں رونما ہوا ۔ ابھی چند روز ہوئے وہاں پولیس نے گولی چلائی ۔ پولیس کی گولی سے دو آدمی یا دو بچے میں کہوں گا کہ وہ موقع پر ہی جان بحق ہو گئے اور چند آدمی شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچا دئے گئے ۔ اس کے متعلق گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ یہ لوگ ریلوے کی پٹری کو آگ لگانے کی کوشش کر رہے تھے ۔ جناب والا ۔ آپ اس شہر کے رہنے والے ہیں اور میں تو صرف وہاں سے گزر ہی جاتا ہوں واقعہ اس طرح ہے کہ حزب اختلاف کی جانب سے تین بجے شیرانوالہ باغ میں ایک جلسہ منعقد ہونا قرار پایا ۔ اس کا انتظام کیا گیا ۔ وہ پبلک جلسہ جاری تھا ۔ تقریباً ساڑھے تین بجے اور چار بجے کے درمیان پولیس وہاں آئی اور انہوں نے اس جلسے میں آنسو گیس چھوڑنی شروع کر دی ۔ جلسے میں امن وامان سے لوگ بیٹھے اور مقررین کی تقاریر سن رہے تھے۔ اس سے جلسہ لازماً برخاست ہونا تھا جو برخاست کو دیا گیا ۔ اب جس وقت لوگ اس جلسے سے گرینڈ ٹرنک روڈ پر جو باغ کے سامنے والی سڑک ہے آئے تو وہ اپنے گھروں کو روانہ

ہونے شروع ہوئے ایک طرف باغ اور دوسری طرف سڑک کے ایک کھلی زمین ہے اس کے بعد ریلوے کی fencing ہے اور اس کے بعد ریلوے لائن ہے - لوگ باغ سے جلسہ کے برخاست ہونے کے بعد ادھر ادھر چلے گئے وہ اپنے گھروں کو جارہے تھے تو اس وقت پولیس نے گولی چلائی اور گولیوں کے نشانات باغ کی دیوار پر ہیں - اب جناب والا ایک گروہ ریلوے پٹری کو آگ لگا رہا ہو اور پولیس اس پر گولی چلاتی ہے تو وہ سڑک کی جانب سے چلائے گی تو لوگ بھاگ کر ریلوے ٹریک کے دوسری جانب جائیں گے یا ریلوے کی حدود کے اندر گریں گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ کوئی زخمی ریلوے کی حدود کے اندر نہیں گرا۔ بجائے اس کے کہ مشرق کی طرف گولی چلائی جاتی مغرب کی طرف رخ کرکے پولیس نے گولی چلائی - اس لئے یہ من گھڑت افسانے ہیں - یہ قصے کہانیاں ہیں - آپ نے اس بہیمانہ تشدد اور وحشیانہ تشدد پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے - اگلے روز میرے نہایت ہی محترم بزرگ جناب وزیر امور داخلہ کو اس ایوان میں معذرت کرنی پڑی کہ آرام باغ مسجد کے متعلق انہیں غلط اطلاع دی گئی کیونکہ انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ فوٹو جو مشرق میں چھپی تھی جس میں صاف یہ دکھائی دے رہا تھا کہ پولیس مسجد کے اندر داخل ہے - تو جناب والا پولیس کے محکمہ کی طرف سے یا گورنمنٹ کی طرف سے جو پریس release یا پریس notes شائع ہوتے ہیں وہ واقعات کو مسخ کرکے شائع کئے جاتے ہیں - حقیقت سے ان کو کوئی تعلق نہیں ہوتا اور ایک دو بار نہیں ہزاروں بار اس بات کو

ثابت کیا جا چکا ہے لیکن افسوس صد افسوس جب ہم اس ایوان میں یہ درخواست پیش کرتے ہیں کہ حضور اس معاملہ تشدد کی انکوائری کسی غیر جانبدار بزرگ سے کروائی جائے تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے ماتحت مجسٹریٹ کو حکم دے دے گا کہ وہ جوڈیشیل انکوائری کرے ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا ۱۹۱۹ء میں ظالم انگریز حاکموں نے جلیانوالہ باغ امرتسر میں عوام کے خون سے ہولی کھیلی ۔ عوام نے مطالبہ کیا کہ اس کی تحقیقات کرائی جائے ۔ وہ حکمران جنکا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا وہ حاکم تھے اگر کوئی تعلق تھا تو وہ یہ تھا کہ وہ حاکم تھے اور ہم غلام ۔ آقا اور غلام کا تعلق تھا اور یہ تو ہمارے بھائی ہیں اور وہ یقیناً ہمیں بھائی سمجھتے ہونگے ۔ میں presume کرتا ہوں کہ اس سانحہ اس المیہ کی تحقیقات کیلئے ایک کمشن مقرر کیا گیا تھا لیکن یہاں ہمیں کہا جاتا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے اپنے ایک مجسٹریٹ کو عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور کیا چاہتے ہو کیا میں جناب قائد ایوان کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کر سکتا ہوں ۔ جناب والا ۔ آپ کے توسل سے کہ ان سانحات کے متعلق جس کی تفصیل جناب وزیر امور داخلہ نے یہاں پیش کی اور حکومت خود تسلیم کرتی ہے کہ ۱۶ انتہائی قیمتی جانیں تلف ہوگئیں کیا اس کے لئے حکومت کسی غیر جانبدار کمشن کو مقرر کرنے کے لئے تیار ہے ؟

وہ پنڈی کے واقعات ہوں، پشاور کے واقعات ہوں یا لاہور کراچی یا گوجرانوالہ کے واقعات ہوں ۔ جہاں کہیں بھی تشدد ہوا ہے ۔ جہاں کہیں بھی لوگوں کے سر پھوڑے گئے ہیں ۔ جہاں کہیں بھی لوگوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کئے گئے ہیں ۔ ان کی تحقیقات کے لئے یہ کمیشن مقرر کریں گے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ انگریز سے زیادہ ظالم نہیں ہوسکتے ۔ یہ ضرور میری اس درخواست کو مان لیں گے اور میں اس امید کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اگر کوئی انگریز یہاں ہوتا تو سخت احتجاج کرتا یہ ان سے ہزار گناہ زیادہ ظالم ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے تجویز پیش کی ہے ۔ جناب والا ۔ اس سے ایک عظیم فائدہ یہ ہوگا کہ اس صوبہ میں کم از کم وہ اعتماد بحال ہوجائیگا جس کا آج مکمل طور پر فقدان ہے ۔ اور میرے ایک دوست نے اس بات کا یہاں ذکر بھی کیا ہے ۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران یہ ارشاد فرمایا تھا کہ موجودہ حکومت پر عوام کا اعتماد اٹھ گیا ہے ۔ لیکن اگر غیر جانبدار کمیشن مقرر ہو جائے تو اس سے بہت بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جن لوگوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا ہے انکو یہ تسلی ہو جائیگی کہ جو حقائق ہیں وہ منظر عام پر آئیں گے ۔ اور جو گنہگار ہیں وہ سزا پائیں گے ۔ اس صورت میں محترم وزیر اطلاعات کو یہ کہنے کی گنجائش نہیں رہے گی کہ ایک صحافی نے کوہستان کے دفتر کو جلا دیا ہے اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ بات

میں لفظ غیر ذمہ دارانہ دانستہ طور پر بلکہ پوری ذمہ داری سے استعمال کر رہا ہوں ۔ ایک وزیر کو زیبا نہیں ہے ۔ اس کا ایک مقام ہے ۔ اس کی ایک پوزیشن ہے ۔ اسے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس قسم کا اعلان کرے جس کے پاس ثبوت نہیں ۔ جس کے متعلق اسے یہ جرات نہیں کہ وہ تھانے میں جا کر رپورٹ درج کرائے ۔ اسمبلی میں یہ ذکر کرنا انکی شان کے، انکے مقام کے، میرا خیال ہے حد درجہ منافی ہے ۔ اگر انہیں یہ علم تھا کہ کس نے آگ لگائی تھی تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جو دو راھگذر مارے گئے انکا خون کس کی گردن پر ہے ۔ پولیس نے گولی کیوں چلائی ۔ اگر ایک شخص نے ایسی حرکت کی تھی تو اسے گرفتار کیا جاتا ۔ دو راھگذروں پر گولی چلا کر انہیں اجل کا لقمہ بنا دیا اور یہاں آ کر ہمیں یہ بتایا کہ وہ تو آگ لگانے والے نہیں تھے ۔ آگ لگانے والا تو ایک صحافی تھا ۔ میں حیران ہوں کہ اس کے متعلق کیا عرض کروں ۔

تو جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ موجودہ ہنگاموں کے متعلق جہاں تک لوگوں کے جانی اور مالی نقصان کا تعلق ہے ۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے رفقا کار کی جانب سے ان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں ۔ یہاں ایک واقعہ کے متعلق تصویر کا دوسرا رخ پیش کیا گیا ہے ۔ وزیر داخلہ نے اپنا یہ ورشن پیش کر دیا ہے کہ وہاں سیلف ڈیفینس میں گولی چلائی گئی تھی ۔ اگرچہ اخبار میں یہ آیا تھا کہ پہلے گولی چلائی گئی بعد میں آگ لگائی گئی ۔ مگر

میں اس پر مزید تبصرہ نہیں کرنا چاہتا کہ پہلے گولی چلی اور بعد میں آگ لگی یا پہلے آگ لگی اور بعد میں گولی چلائی گئی ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں چند منٹوں میں کچھ گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں (قطع کلامی) میری تقریر کا جو اصل حصہ ہوگا وہ اس کے بعد آئیگا ۔ میرے دوست کو یہ شکائت ہے کہ میں نے اپنی رفتار ذرا سست رکھی ہے ۔ دراصل مجھے یہ خیال ہے کہ آج صبح محترم قائد ایوان نے اور ایک اور دوست نے آج شام یہ کہا تھا کہ جذباتی باتیں نہ کی جائیں ۔ اس لئے میں جذبات میں نہیں پڑنا چاہتا ۔ میں صرف حقائق بیان کر رہا ہوں ۔ اس لئے نہایت سوچ سمجھ کر الفاظ لاتا ہوں ۔ وہ تو آپ کو معلوم ہے کہ میرا ذخیرہ الفاظ محدود ہے اور مجھے زبان پر اتنا عبور بھی نہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ آپ نے اپنی تقریر میں یہ بات نا درست کی ہے (قہقہہ) ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ تو جناب والا ۔ محترم وزیر امور داخلہ نے ہمیں اعداد و شمار کے ذریعے یہ بتایا ہے کہ مغربی پاکستان میں املاک اور جان کا بے پناہ نقصان ہوا ہے ۔ میں نے اس پر اظہار تاسف کیا ہے ۔ لیکن انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ مسئلہ لا اینڈ آرڈر کا ہے ۔ یہ نظم و نسق کا مسئلہ ہے ۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ کوئی اور حکومت ہوتی تو وہ پولیس کو کس طرح استعمال کرتی یا وہ ان ہنگاموں کو دبانے کے لئے

کیا ذرائع اختیار کرتی ؟ جناب والا ۔ میں نہایت ہی ادب سے محترم وزیر امور داخلہ کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ ٹھیک ہے کہ حکومت نظم و نسق کی ذمہ دار ہے اور اسے محکمہ پولیس کے ذریعے حل کرتی رہی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں مجھے اس سے بھی اتفاق ہے کہ گذشتہ گیارہ سال سے پہلے بھی بعض اوقات یہاں پولیس کو غلط طور پر استعمال کیا گیا ہے ۔ مجھے افسوس ہے مجھے ان سے یہاں بھی اتفاق ہے کہ بعض دوسرے ملکوں میں بھی پولیس کو بعض اوقات غلط طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ لیکن جناب والا میں ان کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ حقیقت میں نظم و نسق کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ سیاسی مسئلہ ہے اور اس کا حل سیاسی ہونا چاہیے جیسا کہ صدر مملکت کی دعوت سے ظاہر ہے جس کے متعلق یہاں اکثر دوستوں نے ارشاد فرمایا ۔ اگر یہ سیاسی مسئلہ ہے تو پھر مجھے جناب وزیر داخلہ سے حد درجہ اختلاف ہے کہ انہوں نے ایک سیاسی مسئلہ کو نظم و نسق کا مسئلہ سمجھ کر اسے پولیس کے ذریعے ، تشدد کے ذریعے ، قوت کے ذریعے ، لاٹھیوں اور آنسو گیس اور گولیوں کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی ۔ میں ان واقعات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن سیاق و سباق کو سامنے رکھیے ۔ یکم تاریخ کو جو تقریر نشر ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس میں یہ تاثر دیا گیا ہے نظم و نسق کی صورت حال کی ذمہ داری آپوزیشن پر ہے حکومت تو صرف اس صورت میں قوت کو استعمال کر رہی ہے جہاں وہ درست اور جائز سمجھتی ہے ۔

آج صبح پھر قائد ایوان نے اپنی ابتدائی تقریر میں ارشاد فرمایا ہے کہ جہاں ضروری تھا ہم نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا اور آج ان واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ضروری تھا ورنہ حالات اور بگڑ جاتے۔

جناب والا ۔ جب کوئی مورخ ان حالیہ ہنگاموں کی ۔ حالیہ حکومت سے بیزاری کے جذبات کی اور حالیہ جلسے جلوسوں اور ان مظاہروں کی تاریخ لکھے گا تو وہ یہ ضرور لکھے گا کہ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس حکومت نے اس ملک کو ایک فرد واحد کی ملکیت گردانا تھا اور ہر قسم کی رائے کے، ماسوائے اس کے کہ جو قصیدہ خوانی پر مبنی تھی ، اظہار کو ممنوع قرار دیا تھا سب کچھ وہ یقیناً لکھے گا ۔ وہ یہ بھی لکھے گا کہ ان گذشتہ ۱۱ سالوں میں پہلے ۴ سال تو مارشل لا میں گزر گئے لیکن اس کے بعد کے ۷ سال میں بھی سیاسی نقل و حرکت ایک گناہ کبیرہ تصور کی جاتی تھی ۔ کوئی جلسہ کرنا ایک عظیم گناہ تصور کیا جاتا تھا جن کے لیے ان کو عدالت میں کم از کم معافی نہیں ہے ۔ مجھے اتفاق سے ایک کاغذ مل گیا ہے جسے میں قائد ایوان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ گذشتہ اجلاس میں ۲۲ مئی کو میرے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر برائے امور داخلہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس ملک کے سب سے بڑے شہر میں ۱۹۶۵ء میں جسکے دن ۳۶۵ تھے ۲۸۳ دن دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ رہا ۔ ۱۹۶۶ء

میں ۲۶۳ دن دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ رہا ۔ ۱۹۶۷ء میں ۳۵۵ دن (۳۶۵ میں صرف ۳۵۵ دن) دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ رہا ۔ میں نے یہ اعداد و شمار غالباً یکم جنوری سے ۳۰ اپریل تک مانگے تھے ۔ جو کہ ایک سو اکیس دن بنتے ہیں ۔ ان میں سے کراچی میں ۱۱۹ دن دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ رہا ۔ اس میں اور شہروں کے متعلق بھی دیا ہوا ۔ اس میں لاہور ۔ ملتان ۔ حیدرآباد ۔ راولپنڈی ۔ گوجرانوالا ۔ اور سیالکوٹ وغیرہ سب کے متعلق دیا ہوا ہے ۔ میں ان کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ کسی فرصت کے وقت اسمبلی کے دفتر سے منگوا کر اس کا مطالعہ کریں ۔ ان کا فتویٰ ہے کہ اگر دفعہ ۱۴۴ نافذ نہ ہوتی تو معلوم نہیں کیا ہو جاتا ۔ میں نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ جو موجودہ ہنگامے ہوئے ہیں یہ ایک حد تک دفعہ ۱۴۴ کی پیداوار ہیں ۔ اس حکومت نے اپنے دور اقتدار میں اقتدار کے نشے میں کسی فرد واحد کو انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر یا افراد کے مجموعے کو بات کرنے کی یا کہیں سانس لینے کی بالکل اجازت نہیں دی ۔ حضور والا ۔ یہیں تک ہی بس نہیں بلکہ جب اکتوبر ۔ نومبر ۔ دسمبر اور جنوری میں ہماری جماعتوں نے یہ پروگرام طے کیا کہ ہر ضلع میں ہفتہ وار جلوس نکالا جائے تو ہم نے قانون کی پابندی کرنے کی پوری پوری کوشش کی اور یہ بھی کوشش کی کہ پانچ سے زیادہ افراد یک جا نہ ہوں اس لیے دو دو کی قطار میں تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر جلوس نکالے لیکن ان کے اکثر و بیشتر ڈپٹی کمشنر صاحبان نے دفعہ ۱۴۴ کی نئی نئی تشریحات کیں ۔ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی بھی پلے کارڈ

لے کر نہیں چل سکتا ہے مجمع تو ویسے بھی بالکل ہی خلاف قانون ہے ۔
اس صورت میں عوام نے ان کی دفعہ ۱۴۴ کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑائیں۔
دفعہ ۱۴۴ موجود اور عدم موجود ایک ہو کر رہ گئی ۔ ان حالات میں کیا
ہوا ۔ انہوں نے دفعہ ۱۴۴ خود واپس لے لی ۔ جب ہنگامے اپنے عروج پر
تھے انہوں نے اکثر جگہ اس کو واپس لے لیا ۔ انہوں نے کتنی مضحکہ خیز
اس کی تشریحات کیں کہ ایک آدمی بازار میں چل رہا ہے ۔ تو ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ جو ان کے متعین کردہ ہیں ۔ ان میں بعض بڑے دلچسپ آدمی
ہیں ۔ ان کے متعلق کیا عرض کروں ۔ ان میں سے بعض ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
ایسے بھی ہیں ۔ Who are more loyal than the king.

یہ میں بر سبیل تذکرہ عرض کر رہا ہوں کہ ان کے ایک بہت بڑے ذمہ دار
فرد اونچے درجہ کے افسران کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔ یہ ابھی تین
ہفتے کی ہی بات ہے کہ انہوں نے ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام شاباش
بھیجی ہے ۔ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساہیوال ہے جس نے اختیارات کو انتہائی
وحشیانہ طور پر استعمال کیا اور میں جتنی بھی اس کی مذمت کروں کم ہے ۔
ابھی ان کے شہر سے ٹیلیفون آیا ہے کہ انہوں نے عوام میں کہا ہے کہ مجھے
بڑے بڑے اشخاص نے شاباش بھیجی ہے ۔ اس قسم کی باتوں پر حیف ہے
تف ہے کہ ایک انتہائی ذمہ دار بزرگ جن کے متعلق قواعد میں درج ہے کہ

ہم ان کے متعلق بحث نہیں کر سکتے ہیں کسی کو گولی چلانے پر شاباش دیں ۔ وہ کس ڈپٹی کمشنر کو حزب اختلاف کے سر ڈنڈوں سے پھوڑنے پر شاباش دیں یا ساہیوال بارکونسل کے تمام کے تمام یعنی ۲۳۲ ممبران پر پابندی لگانے پر شاباش دیں تو پھر اس ملک اور قوم کا اللہ ہی حافظ ہے ۔ اور ستم یہ کہ وہ مثال دوسروں کو تقلید کے لیے پیش کی جائے ۔ مجھے افسوس ہے ۔ جناب والا۔ ایک اور بزرگ کا بھی ذکر کر دوں ۔ وہ A.D.M. ڈیرہ غازی خان ہیں ۔ میرے ضلع سے ان کا تعلق ہے اور وہ کہتے ہیں ۔ کہ میں غنڈہ A.D M. ہوں۔ ڈیرہ غازی خان بار کے ایک senior most ممبر نے مجھے کہا کہ انہوں نے کھلی عدالت میں میری موجودگی میں یہ بات کہی ہے ۔ اس کے متعلق مجھے کیا رائے دے سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میرا سر ندامت سے جھک گیا ۔ جب اس A.D.M. نے کہا کہ اس کا سیالکوٹ سے تعلق ہے ۔ مجھے افسوس ہے ۔ یہ افسوس ناک واقعات ہیں ۔ ذمہ دار افراد کو بردباری سے ۔ فراست سے ۔ ہوشمندی سے کام لینا چاہیے اور جتنی بڑی کسی کی پوزیشن ہو ۔ اتنی ہی بڑی فراست ۔ عقل اور ہوشمندی سے ان کو کام لینا چاہیے ۔ لیکن اگر ہمارے ذمہ دار بزرگ ہوش و کردار کو بالائے طاق رکھ کر کام کریں تو پھر ماتحت افسروں کو کیا کہا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں ذرا اپنے موضوع

سے ہٹ گیا تھا ۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ محترم وزیر داخلہ نے جو thesis بیان کیے ہیں ۔ کہ فسادات کی وجہ سے ہم کو تشدد کرنا پڑا ۔ میری حقیر رائے یہ ہے ۔ میری ناچیز رائے یہ ہے کہ ان کے تشدد کی وجہ سے فسادات پیدا ہوئے ہیں ۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ بات ان کے نوٹس میں لے آؤں ۔ ورنہ میں خود خدا کے سامنے اور قوم کے سامنے جواب دہ ہوں گا ۔ آج جب ساڑھے تین بجے دوپہر میں واپس رہائش گاہ پر گیا ۔ چار بجے پہنچا ہوں گا ۔ ایک پروفیسر صاحب کا ٹیلیفون آیا ۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تقریر کر لی ہے کہ نہیں ۔ میں نے کہا ابھی نہیں کی ۔ تو اس نے کہا کہ یہ واقعہ ضرور بیان کرنا اور اس کی طرف حکومت کی توجہ دلانا ۔ اس واقعہ کا علم چونکہ مجھے پہلے بھی تھا اور اس کا وعدہ بھی کیا ہے ۔ جس کو ایفا کر رہا ہوں ۔ میری رائے میں فسادات تشدد کی پیداوار ہیں ۔ تشدد فساوات کی پیداوار نہیں ہے ۔ انہوں نے بتلایا ۔ کہ سپیشل پولیس میں ایک cell قائم کیا گیا ہے ۔ ویسے بھی ہوا کرتا ہے ۔ اسے students cell کہتے ہیں ۔ اس کا جو افسر انچارج ہے ۔ ان کو بھی میں جانتا ہوں ۔ ایک مقامی وکیل ہے ۔ ان کی خدمات سپیشل برانچ نے حاصل کی ہے ۔ students cell کو مشورہ دینے کے لیے ۔ اس مقامی وکیل کا ایک عزیز ہے ۔ بھانجہ ہے ۔ وہ طالب علم ہے ۔ کل سے وہ اپنے چند غیر طالب علم ہمراہیوں کے ہمراہ گورنمنٹ کالج تشریف لے جا رہے ہیں ۔ وہ مسلح ہوتے

ہیں - اور ان بچوں کو جن کے متعلق وہ کہتے ہیں - چاقوؤں اور پستولوں سے ڈرائیں گے - ان کے مطالبات ہوں گے - مجھے علم نہیں - کم از کم گورنمنٹ کالج کے طلبہ میں سے مجھے کوئی نہیں ملا - گورنمنٹ کالج کے طلبہ نے اپنے پرنسپل صاحب کو ان واقعات کی اطلاع دی ہے - لیکن انہوں نے اپنی مجبوری اور معذوری کا اظہار کر دیا ہے - اگر کل کوئی ناخوشگوار واقعہ گورنمنٹ کالج میں رونما ہو جائے - تو یہ کہا جائیگا - کراچی کی طرح کہ دو گروہوں کے درمیان جھگڑا ہوا ہے میں تو یہ کہونگا - کہ وہ گورنمنٹ کی ایجنسی کے بھیجے ہوئے ہیں - students cell کے میں ان سے درخوست کرونگا - کہ student cell کی جو ذمہداری ہے - اس کو اسی حد تک محدود از راہ خدا رکھا جائے - ان پر یہ ذمہ داری نہ عاید کیجائے - کہ سٹوڈنٹس اگر کالج میں نہیں جانا چاہتے - تو انکو نوک شمشیر سے لے جایا جائے - یہ میں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں - پھر یہ نام بھی پوچھیں - تو میں بتا سکتا ہوں - اب چاہیں - تو ابھی بتا سکتا ہوں - کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا - اگر یہ کہیں تو میں بتانے کیلئے تیار ہوں - جناب والا - میں اب محترم وزیر اطلاعات کی خدمت میں کچھ گذارشات کرنا چاہتا ہوں - وہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں -

وزیر زراعت - میں سن رہا ہوں -

خواجہ محمد صفدر ۔ کوئی بات نہیں ۔ آپ سن لیں ۔ مگر انکے سننے والی بات انہوں نے ہی سننی ہے ۔ اور قایدایوان نے جو سننی ہے ۔ وہ قاید ایوان نے ہی سننی ہے ۔ کیونکہ ان وزراء کی مشرکہ ذمہداری نہیں ہے۔ ان میں سے ہر ایک آدمی اپنے اپنے محکمہ کا ذمہ دار ہے ۔ گورنر صاحب کے سامنے جواب دہ ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ انہوں نے آج اپنے ایک گھنٹہ کی تقریر میں ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے Press & Publication Ordinance کو پریس کرنے کیلئے تقریر فرما رہے ہیں ۔ جبکہ موشن تھا ۔ کہ پولیٹکل situation صوبہ کی کیا ہے ۔ یہ motion ان کے ذہن سے نکل گیا ۔ ان کی تصویر کا نہ چھپنا یا بیانات کے غلط ہونے کی بنا پر انہوں نے یہ موقعہ سمجھا ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن مجھے اعتراض ایک بات پر ہے ۔ انہوں نے یہ توگنوا دیا ۔ کہ ہم نے Wages Board بنایا ۔ ہم نے ان کو پلاٹس دئیے ۔ ہم نے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا ۔ ہم نے یہ رعایت دی ۔ ہم وہ رعایت دی ۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں فرمایا ۔ کہ کیا آزادی جیسی عزیز جنس بھی ان صحافیوں کو دی ۔ میرا تو الزام ہی یہی ہے کہ انہوں نے ہر طرح صحافت کے معزز پیشہ کو corrupt کرنے کی کوشش کی ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ ایک پولیٹکل پارٹی ایک نہیں دس اخبار خریدے ۔ کیونکہ ہر پولیٹکل پارٹی اور ہر شخص کو حق پہنچتا ہے ۔

لیکن جن حالات اور جن واقعات کے دوران کوہستان خریدا گیا ۔ وہ نہ آپ سے مخفی ہے ۔ اور نہ مجھ سے مخفی ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ۔ پھر جن واقعات کے دوران یہ امروز اور پاکستان ٹائمز اخبارات خریدے گئے ۔ وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ۔ یہ پریس ٹرسٹ کے اخبارات تھے ۔ اور پریس ٹرسٹ کی بنا کس حکومت نے رکھی تھی ۔ کیا وہ پہلی حکومت کا کرشمہ ہے ۔ اس کے لئے روپیہ کہاں سے فراہم کیا گیا ۔ اور کس سیٹھ کی تجوری سے آیا ۔ اور ان اخبارات کو آج کل کون کنٹرول کرتا ہے ۔ یہ ایسے واقعات ہیں ۔ جن کے متعلق آج کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔

یہی نہیں ۔ بلکہ ۱۹۶۳ء میں جب میرے نہایت ہی عزیز دوست اس طرف تشریف فرما تھے ۔ تو اس حکومت نے Press & Publication Ordinance توثیق کے لئے پیش کیا ۔ میں تعلی نہیں کرتا ۔ کوئی فخر کی بات بیان نہیں کرتا ۔ لیکن میرے اپنے اندازہ کے مطابق میں نے اپنی زندگی کی بہترین تقریر Press & Pulication Ordinance ہر ۴ گھنٹے تک دو دن میں کی ۔ میرے بھائی نے میری طرح Press & Publication Ordinance پر تقریر کی ۔ اور اس کے خلاف ووٹ دیا ۔

چودھری محمد نواز ۔ کونسے بھائی نے ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ میرے دوست وزیر اطلاعات نے ۔ مجھے اس پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ۔ ہو سکتا ہے ۔ کہ ایک بات کو آج ایک شخص

درست سمجھتا ہے ۔ لیکن دوسرے ہی روز اس پر روشنی وارد ہو جاتی ہے ۔ یا روشنی نظر آجاتی ہے ۔ اور وہ اپنی رائے تبدیل کر لیتا ہے ۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں آزادی رائے کا علمبردار ہوں ۔ میں ان لوگوں کے پیچھے چلنے والا ہوں ۔ اور ان قائدین کا ورکر ہوں ۔ جو آزادی رائے کو سب سے بلند مقام پر دیکھتے ہیں ۔ اگر کوئی دوست کل اس طرف بیٹھے تھے ۔ اور آج وہ اسرطرف بیٹھ جائیں ۔ تو اس سے ہمیں کوئی ملال نہیں ۔ آزادی رائے کے چند زریں اصول ہیں ۔ اس سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ انگلستان میں کوئی Press & Publication Ordinance نہیں ۔ وہاں پریس کا کوئی قانون نہیں ۔ ماسوائے libel کے ۔ کہ اگر کسی کی ہتک کی جائے ۔ تو libel کے چارج کے تحت اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے ۔ میں اس قسم کے اصول کو پریس کی آزادی سمجھتا ہوں ۔ مجھے افسوس ہے ۔ کہ میرے کئی بھائی اگر رات کو دن یا سیاہی کو سفیدی کہہ دیں ۔ تو میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ۔ مجھے اپنے پریس کے نمائندوں سے دلی ہمدردی ہے ۔ انہوں نے اپنے حقوق اور اپنی قوم کے حقوق کے لئے موجودہ جد و جہد میں شاندار کردار ادا کیا ہے ۔ انہوں نے لائق صد آفرین کردار ادا کیا ہے ۔ وہ مختلف کتبے لے کر سڑکوں پر مارے مارے پھرتے رہے ۔ پریس کی آزادی کے لئے گورنمنٹ ہاؤس کے باہر دھرنا مار کر بیٹھے ان کی عزت اور ان کا افتخار اس قدر تھا ۔ کہ گورنمنٹ ہاؤس کے کسی چپڑاسی نے بھی نہیں پوچھا کہ بھیا کون ہو ۔ چہ جائیکہ کہ ان کا کوئی معقول نمائندہ آتا ۔ وہ دھرنا مار کر بیٹھے رہے ۔ بعد

میں نہایت مایوسی کے عالم میں واپس آگئے ۔ یہ وہ طبقہ ہے ۔ جس کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں تین ماہ تک پٹنا پڑا (shame—shame) مجھے ان سے دلی ہمدردی ہے ۔ اس طبقہ کے آج بھی دو افراد ہسپتال میں ہیں ایک تو کیمبل پور کا صحافی ہے ۔ جس کو غنڈہ ایکٹ کے نیچے دھر لیا گیا ہے ۔ یہ وہ آزادی ہے ۔ جس کے متعلق میرے دوست ذکر کر رہے ہیں ۔ کہ پریس کو بڑا مرتبہ دیا ہے ۔ بڑی آزادی دی ہے ۔ بڑی مراعات دی ہیں ۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔ کہ اس حکومت نے جس کے میرے محترم دوست وزیر ہیں ۔ اس پریس کو بار بار اور ہزار بار corrupt کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن آفریں ہے ۔ ان صحافیوں پر کہ انہوں نے حق کی آواز پر لاٹھیاں کھائیں ۔ اپنے کیمرے چھنوائے ۔ مگر حق کی آواز کو بلند رکھا ۔

جناب والا ۔ میں کچھ زیادہ وقت لے رہا ہوں ۔ قائدایوان کا اور آپ کا بھی اور اپنے دوستوں کا بھی نہایت ہی احسان مند ہوں ۔ یہ ان کا احسان ہے ۔ کہ اس وقت تک وہ یہاں تشریف فرما ہیں ۔ یہ وقت ان کے آرام کرنے کا تھا ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ پھر بوڑھے یہاں رہیں ۔ اور جوانوں کو جانے دیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس لئے اب میں اپنی تقریر کو نہایت مختصر کروں گا ۔ اور صرف چند گذارشات پیش کروں گا تقریر کے کچھ حصے حذف

کردوں گا ۔ کیونکہ ان کے متعلق جستہ جستہ بات ہوگئی ہے ۔ میں نے جس طرح اپنی تقریر کو ترتیب دیا تھا ۔ وہ یہ تھا ۔ کہ پہلے موجودہ بے زاری ۔ موجودہ انتشار اور ہنگاموں کے متعلق کچھ کہوں گا ۔ اور پھر عوام کے رد عمل کو بیان کرکے اس کی وجوہات بیان کروں گا ۔ اول تو میں یہ چاہتا تھا ۔ کہ تقریر کی ابتدا میں چند باتوں کا ذکر کروں ۔ یعنی امر واقعہ کا ذکر ہو جائے ۔ اور آخر میں یہ چاہتا تھا ۔ کہ جو نسخہ میں نے تجویز کیا ہے ۔ اپنے دوستوں کی خدمت میں پیش کروں ۔ اور اس کا حل بتاؤں ۔

جناب والا ۔ اب میں اپنی تقریر کے ان دونوں حصوں کو چھوڑتے ہوئے آخری حصہ کی طرف آتا ہوں ۔ اس وقت میں ایک بات عرض کر دوں کہ اب جب کہ میں نے اپنے notes دیکھے تو ان میں ایک ضروری بات بھی تھی ۔ جس پر بہت زور دیا گیا ہے ۔ جناب وزیر داخلہ اور چند معزز دوستوں نے اپنی تقریر میں شر پسند عناصر اور فسادات کا ذکر کیا ہے ۔ اور انہوں نے خود فرمایا ہے ۔ کہ یہ ذمہ داری طالب علموں کی نہیں ۔ بلکہ شر پسند عناصر نے یہ ہنگامے برپا کئے ہیں ۔ لیکن انہوں نے ان کی کوئی نشان دہی نہیں کی ۔ اور یہ نہیں بتایا کہ وہ کون ہیں ۔ ایک گول مول سی بات کر دی ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دو منٹ کے لئے اس مسئلہ پر چند گذارشات پیش کروں ۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا ۔

جناب والا ۔ میرے پاس چند اخبارات ہیں ۔ اور میں اس لئے لایا تھا ۔ کہ اپنی تقریر میں ثبوت کے طور پر ان میں سے حوالہ جات پیش کروں گا ۔ لیکن اب میں انہیں چھوڑ دیتا ہوں ۔ میں نے ابھی ایک واقعہ کا ذکر کیا تھا ۔ جو گورنمنٹ کالج کے سلسلہ میں تھا ۔ چند روز ہوئے ۔ امروز نے ایک خبر شائع کی تھی ۔ امروز Trust کا اخبار ہے ۔ اس کا آپوزیشن سے دور کا واسطہ بھی نہیں ۔ یہ تو گورنمنٹ کا اخبار ہے ۔ اس میں ایک عنوان دیا گیا ہے ۔ کہ "یہ لوگ کون تھے ۔" میرے خیال میں وہ قائد ایوان کی نظر سے گزرا ہوگا میں اس کی تین چار سطریں پڑھے دیتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میرے ہاتھ میں ۲۶ جنوری کا "امروز" ہے اس میں ایک تصویر ہے جس میں چند طالب علموں کو پولیس والے ڈنڈے مار رہے ہیں جب میری اس تصویر پر نظر پڑی تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا ۔

"طلبا کا جب جلوس ریگل چوک میں پہنچا تو سینما کے احاطہ سے پکی عمر کے لوگوں کا ایک چھوٹا سا گروہ نکلا اور جلوس میں شامل ہو گیا اور جلد ہی جلوس کے اس حصہ میں فساد کے آثار نمودار ہوئے اور مظاہرین آپس میں لڑتے جھگڑتے اور گتھم گتھا پائے گئے کوئی ایک گھنٹے کے بعد پیڈن روڈ سے عورتوں کا جب ایک جلوس ریگل چوک میں آیا تو اس وقت بھی سنیما کے احاطہ سے

ایک گروہ نکلا اس نے جلوس کے ساتھ ساتھ چلنے والے ہجوم میں
داخل ہو کر آپس میں مار پیٹ شروع کر دی اور دیکھتے
ہی دیکھتے بہت سے مظاہرین اس تصادم میں شریک ہو گئے -
جلوس جب آگے بڑھا تو یہ پھر پر اسرار طور پر غائب ہو گئے -"

جناب والا - کوہستان نے اپنے ادارے میں اپنے دفتر کی آگ کے متعلق اسی قسم کی باتیں کی ہیں یہ پتہ کرنا چاہئے کہ یہ گروہ کون تھا اور میرے پاس ایک تصویر بھی ہے جو مجھے افسوس ہے کہ اس اخبار میں چھپی ہے جس کے نام سے وزیر اطلاعات کو چڑ ہے اس میں دو آدمی ایک طالب علم کو گھسیٹے لئے جا رہے ہیں اس کے نیچے یہ لکھا ہوا ہے -

"کہ سفید کپڑوں میں دو پولیس کے ملازم طالب علموں کو
پولیس کے حوالے کر رہے ہیں -"

یعنی پہلے تو سفید کپڑوں میں ملبوس ہو کر ہنگامہ کرا دیا اور ہجوم میں داخل ہو گئے اور جب ہنگامہ ہو گیا تو پھر پکڑ دھکڑ کرانے کی بھی ان کی ہی ذمہ داری ہے اور ان ہی کا کام ہے - جناب والا - اس سلسلہ میں میرے چند دوستوں نے جو کچھ کہا ہے وہ مبالغہ نہیں ہے انھوں نے گول مول بات کر دی ہے - میں نے نشاندہی کر لی - کہ اگر گورنمنٹ کالج میں گورنمنٹ کے گماشتے جا سکتے ہیں

تو مال روڈ کی بربادی بھی ان ہی گماشتوں کی مرہون منت ہے اور اسلئے گورنمنٹ کیلئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ وہ پرانے ڈھب جو انگریزوں کے زمانے میں اختیار کئے جاتے تھے کہ وہ سیاسی جلسوں میں اپنے گماشتے بھیج کر اس قسم کے فساد کراتے تھے تو ایسے طریقہ کار اور اس پرانے دقیانوسی طریقہ کو پولیس چھوڑے - تو یہ قوم کیلئے اور اس صوبے کیلئے بھی بہتر ہو گا کرایہ کے ٹٹو جسکی جیب میں پیسے ہوں وہ خرید سکتا ہے اور پیدا کر سکتا ہے پولیس کے افسران کی جیب میں پبلک کا روپیہ ہے میں اس حکومت سے التجا کرتا ہوں - درخواست کرتا ہوں - مجھ میں مطالبہ کی طاقت نہیں ہے کہ وہ پبلک کے روپے کو پبلک میں انتشار پھیلانے میں صرف نہ کرے - ایک اور بات کے لئے میرے چند دوستوں نے مجھے یاد دلایا ہے وہ بھی عرض کردوں - جناب صدر مملکت نے اپنے ایک اخباری بیان میں پریس رپورٹروں کے سامنے یہ رپورٹ کی اور ارشاد فرمایا کہ پریس کے نمائندے نہایت دیانتداری سے رپورٹنگ کر رہے ہیں اگر وزیر اطلاعات کی نظر سے انکا یہ بیان نہیں گزرا تو میں اسے پیش بھی کر سکتا ہوں لیکن آج میں وزیر اطلاعات سے یہ سن کر بڑا حیران ہوا کہ وزیر اطلاعات کی اتنی پاور فل شخصیت ہونے کے باوجود اور طاقت ور شخص ہونے کے باوجود انکا اپنا بیان توڑا موڑا جاتا ہے - بہر حال اب میں حیران ہوں کہ آیا میں صاحب صدر کی بات کو وزنی سمجھوں یا وزیر اطلاعات کی بات کو وزنی سمجھوں - یہ میں ان ہی پر چھوڑتا ہوں کہ یہ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ ان دونوں بزرگوں میں سے کس کی بات کو زیادہ

وزنی سمجھوں ۔ آج انہوں نے اس ایوان میں ہجوگوئی میں جو ایک گھنٹہ صرف کیا ہے اور یہ یقیناً پریس کی ہجو تھی یا وہ صدر مملکت کو جھٹلا رہے تھے اگر صدر مملکت کہیں کہ فلاں آدمی اچھا ہے اور وزیر صاحب کہیں کہ وہ بڑا گندہ ہے تو آیا صدر مملکت جو فرما رہے ہیں وہ درست ہے یا دوسرے بزرگ جو فرما رہے ہیں وہ درست ہے یا وہ پہلے بزرگ کو جھٹلا رہے ہیں اسکا فیصلہ ان ہی پر چھوڑتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اب میں آپ کی خدمت میں چند گذارشات کروں گا اور وہ یہ کہ ہم نے قوم کے سامنے (اور میں قوم میں ان بزرگوں کو بھی شمار کرتا ہوں جو اس وقت میرے سامنے تشریف فرما ہیں اور یہ بھی قوم کا ایک حصہ ہیں) ان کے سامنے اپنی چند تجاویز پیش کی ہیں ۔ تو یہ تجاویز حل ہیں ان تمام بدامنیوں اور عدم اعتمادیوں اور انتشار کا آپ اس نسخہ کو آزما دیکھئے ۔ ہمیں یقین ہے کہ جو مرض اس صوبے کو ۔ اس ملک کو لاحق ہے انشاءاللہ اس سے مکمل اور کلی شفا ہو جائیگی ۔ اور وہ وہی باتیں ہیں جن کو بار بار دھرایا گیا ہے اور صدر مملکت جنہوں نے گذشتہ ماہ یہ کہا تھا کہ میں آپوزیشن سے کس بنیاد پر بات کروں الحمدللہ کہ انہوں نے ابھی حالیہ تقریر میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو تجاویز آپوزیشن نے پیش کی ہیں اور جو میری نظر سے گزری ہیں میں ان کے متعلق بات چیت کرنے کیلئے تیار ہوں ۔ یہ ابھی ۱۰-۱۵ روز کی بات ہے ٹھیک ہے کہ ذہنی ارتقا اسی طرح ہوتا ہے کہ ایک وقت میں ایک آدمی بات کو نا درست سمجھتا ہے اور دوسرے وقت میں درست سمجھنے لگتا ہے تو اسی طور پر یہ ارتقائی منازل جناب صدر یہ طے کر رہے ہیں ۔

تو ان میں دو باتیں تو ایسی ہیں جنکا تعلق آئین سے ہے اور وہ یہ ہیں کہ ہم داعی ہیں اس امر کے کہ اگر اس ملک سے آمریت کو ختم کر دیا جائے اور ایک فرد واحد کے ہاتھ مضبوط کرنے بند کردئے جائیں تو اس ملک کے اکثر مرض رفع ہو سکتے ہیں اور اس کے لئے ہم نے یہ تجویز کیا ہے کہ عوام کی حاکمیت ہو اور اس کا طریقہ ہم نے یہ بتایا ہے کہ اس ملک کے خصوصی حالات کے پیش نظر مغربی اور مشرقی پاکستان کے دونوں حصوں میں یعنی دونوں حصوں کے لوگوں کو احساس دلانے کے لئے کہ وہ اس ملک کے اقتدار میں برابر کے شریک ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پارلیمانی وفاقی حکومت ہو ۔ دوسرے دوست مختلف رائے رکھ سکتے ہیں لیکن ہماری موجودہ رائے یہی ہے کیونکہ قوم نے گذشتہ تین ماہ میں اجتماعی طور پر بیزاری کا اظہار کیا ہے تو وہ اس طرح دور ہو سکتا ہے ۔ اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ جس قوم کو گذشتہ ۱۱ سالوں سے شعور سے عاری کہا گیا بے شعور اور جاہل کہا جاتا تھا اور جیسے کہ کچھ دوستوں نے کہا ہے استصواب ہونا چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگوں کا حق ہے یہ اس قوم کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے کا اظہار کریں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی حکومت وہی ہونی چاہئے جس قسم کی حکومت کا عوام مطالبہ کریں ۔ کون شخص ہے جو اس بات سے انکار کرے گا وہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کو سیاسی کارکن کہا جائے کیونکہ آج تک ہمارا

دعویٰ ہے ہم داعی ہیں عوام کی حاکمیت عوام کو لوٹا دی جائے وہ فیصلہ کریں کہ یہ حکومت کس قسم کی ہو گی لیکن ایک کارکن کی حیثیت سے اور سیاسی ورکر کی حیثیت سے میں نے اور ہم سب نے اجتماعی طور پر سوچا کہ یہ طریقہ درست ہو گا کہ یہاں ہر بالغ کو ووٹ کا حق دیا جائے اور اسمبلی ان کے ووٹوں سے چنی جائے اور وہ اسمبلی اپنی مرضی سے اپنی انتظامیہ اور ایگزیکیٹو چنے ۔ جناب والا ۔ یہ وہ مطالبہ ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ عین میری ترمیم کے متعلق ہے لیکن باقی تو بڑی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ۔ ہم نے اپنے نسخے میں ایک جزو یہ بھی ڈالا ہے کہ ہنگامی حالات کو واپس لے لیا جائے۔ جناب والا ۔ اس ملک کے اکثر و بیشتر صاحب ثروت بزرگوں نے جس کا ذکر میرے محترم دوست ملک معراج خالد نے کیا ہے گورنمنٹ پر زور دیا ہے اور ان بزرگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جنکا تعلق حکومتی پارٹی سے ہے آپوزیشن سے نہیں تو انہوں نے بھی کہا ہے کہ اتنا عرصہ ہنگامی حالات کو جاری رکھنا یہ سمجھ سے دور ہے ۔ عقلمندی سے دور ہے ۔ موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ ان کو واپس لے لیا جائے ۔ تو ہم درخواست کرتے ہیں کہ اس ملک کے عوام کو ایمرجنسی کے ذریعے پیدا کردہ اختیارات سے دبا کر نہ رکھئے ۔ اس چیز کو ترک کر دیا جائے اس کو چھوڑ دیا جائے اور اس کے ساتھ جن لوگوں کے خلاف حالیہ ہنگامے، حالیہ ہنگاموں کے دوران مقدمات قائم

کئے گئے ہیں انہیں واپس لے لیا جائے جن لوگوں کے خلاف سیاسی نظریات کی بنا پر اکثر و بیشتر جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں انہیں واپس لے لئے جائیں اور تمام سیاسی قیدیوں کو جن میں مسٹر بھٹو ہیں اور عبدالولی خان اور مجیب‌الرحمن خان ہیں ان کو رہا کر دیا جائے تاکہ اعتماد کی فضا پیدا ہو جائے جو تاثر صدر صاحب کی دعوت سے پیدا ہونا چاہئے تھا وہ پیدا نہیں ہوا یعنی ایسا اثر جس سے امن کی فضا بحال ہوتی ایسی فضا کو بحال ہونا چاہئے تھا ۔ تو یہ ابتدائی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں ۔ سینکڑوں طلبا کو جیلوں کے اندر بند کر رکھا ہے اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بچے ہیں تو ہم تو اس کو جائز نہیں سمجھتے کہ ان کو جیلوں میں بند رکھا جائے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ قوم کے بچے ہیں ان کو آزاد چھوڑ دیا جائے تو یہ ہمنوا نسخہ تیسرا یا چوتھا تھا ۔ جائز یہی ہے کہ سیاسی قیدیوں کو اور نظر بندوں کو رہا کیا جائے اور سیاسی مقدمات واپس لئے جائیں ۔ جناب والا ۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی جزو تھی وہ یہ تھی کہ تمام کالے قوانین کو منسوخ کیا جائے ۔ الحمدللہ کہ یونیورسٹی آرڈیننس منسوخ ہو چکا ہے ۔ امید ہے پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس اور ڈیفینس آف پاکستان رولز بھی اس میں آجائیں گے ۔ اس کے علاوہ وہ جس کے قوانین جو کہ ایک خاص فلسفے کی پیداوار ہیں ان سے ملک کو نجات دی جائے ۔ اس کے ساتھ ہم نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ پریس پر تمام عائد کردہ پابندیاں ہٹائی جائیں چٹان

کے پریس کو اس کے مالک کو دیا جائے ۔ 'پاکستان ٹائمز' اور 'امروز' کو ان کے مالکان کو واپس کر دیا جائے کیونکہ میں سمجھتا ہوں اس ملک میں پریس ٹرسٹ کی افادیت ختم ہو چکی ہے ۔ کوئی اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں اس کو توڑ دیا جائے ۔ تو جناب والا ۔ ہماری یہ چند باتیں ہیں اس کے علاوہ ایک اور اس نسخے کا جزو ہے وہ یہ ہے کہ محترم وزیر محنت کشاں جو وہ اپنے آپ کو کہتے ہیں اور جن کے متعلق میری رائے ہے کہ وہ وزیر کارخانہ داران ہیں تو انہوں نے پچھلے اجلاس میں محنت کشوں کے متعلق ایک قانون اس ایوان میں منظور کروایا تھا جس میں ہڑتال کا حق ان سے چھین لیا گیا ہے میرا ذہن اس وقت کچھ اور قسم کا چونکہ تھا اب یونیورسٹی بل کے متعلق بات ہو رہی ہے الحمدللہ کہ میرے بھائی اس طرح کوشش کر رہے ہیں جس طرح کہ میں کر رہا ہوں تو ایسی تمام پابندیاں جن کے ذریعے وہ اجتماعی طور پر سودا بازی سے روک لئے جائیں درست نہیں ہیں مناسب نہیں ہیں ۔ ان پابندیوں کو ہٹا لیا جائے تو اس نسخے کے چند اجزا تھے جو میری رائے میں اس ملک کی اکثر و بیشتر بیماریوں کا علاج ہیں ۔ میں اپنے محترم دوستوں سے نہایت درد مندی سے اپیل کروں گا کہ وہ انفرادی طور پر ہمیں استصواب کہہ کہہ کر اور خوش آئندہ نعرے سنا کر محض خوش نہ کریں بلکہ عملی طور پر ہمارے ساتھ شامل ہو کر اس ملک کے حکمرانوں کی خدمت میں درخواست کریں کہ وہ

عوام کی ان گذارشات کو ان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشیں ۔ میں ایوان کے معزز وزرا کا معزز ارکان کا انتہائی شکر گذار ہوں کہ انہوں نے میری گذارشات نہایت صبر اور حوصلہ سے سنیں اگرچہ وہ ایک گھنٹے سے لمبی ہو گئیں ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) : جناب والا ۔ آج خواجہ صفدر صاحب نے مجھ سے بڑی بے انصافی فرمائی ہے ۔ کیونکہ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں، نہایت ہی طویل تقریر فرما کر اتنا وقت لے لیا ہے کہ میں اب یہ سوچتا ہوں کہ اگر میں نے بھی اتنی لمبی تقریر کی تو میں بھی اسی قسم کی بے انصافی اس ایوان کے ساتھ کرونگا ۔ لہذا مختصر الفاظ میں چند معروضات میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اپنے منصوبہ (جس کو آٹھ نکاتی منصوبہ کہا جاتا ہے) کا فلسفہ اور اس کی تفصیلات یہاں پر بیان کی ہیں ۔ میں اس کے حسن و قبح کی طرف بالکل نہیں جاؤنگا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ انہوں نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا تھا کہ ان کے لیے یہ مشکل ہے کہ اس پیش کش کے متعلق کوئی قطعی رائے دے سکیں ۔ اسی طرح میرے لیے بھی مشکل ہے کہ میں ان کے آٹھ نکات کے متعلق کسی رائے کو پیش کروں ۔ کیونکہ ملک میں صدر ایوب کی پیش کش کی وجہ سے گفتگوئے مصالحت ایک اور درجہ آگے گئی ہے ۔ صدر مملکت نے آج صبح ایک خط کے ذریعہ نواب نصراللہ کو اختیار

دیا ہے کہ وہ اپنے نمائندے خود منتخب کریں ۔ تاکہ گفتگوئے مصالحت میں ایسی آزادانہ فضا پیدا ہو سکے ۔ جس میں تبادلہ خیالات کیا جا سکے ۔ لہذا میں ان کے متعلق کوئی بات نہیں کہنی چاہتا ۔ اسی اصول کے مطابق جس کے مطابق خواجہ صفدر صاحب نے ہماری پیش کش کے متعلق کچھ نہیں کہا ۔ کیونکہ یہ ایک قسم کا سب جوڈس معاملہ ہے جس کے متعلق آپ یہاں بات کرنے کی بہت کم اجازت دیتے ہیں ۔ یہ معاملہ قوم کی عدالت کے سامنے ہے اور میں مختلف سیاسی لیڈروں کے مابین فضا کو مکدر نہیں کرنا چاہتا ۔ جیسا کہ صدر مملکت نے فرمایا ہے اس کام کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے ۔ اس گفتگوئے مصالحت کے ذریعہ ملک کے حالات کا جائزہ لیا جائے ۔ اب یہ کام میرے قائد اور ان کی ٹیم کے سپرد ہوگا جو ان چیزوں کے متعلق حزب اختلاف کے لیڈروں سے گفتگوئے مصالحت کریں گے ۔

جناب والا ۔ آپ دیکھ رہے ہونگے کہ میں نے آج کی تقریروں کو بڑے غور سے سنا ہے ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے کسی جگہ ہماری کوئی اچھائی نہیں دیکھی انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ حکومت جمہوریت کے بننے میں ایک رکاوٹ ثابت ہو رہی ہے ۔ خواجہ صاحب نے یہ فلسفہ چرچل سے سیکھا ہے کہ جو بات حکومت کرے اس کی تکذیب کرو ۔ مگر میں نے یہ ہادی برحق سے سیکھا ہے کہ اگر کوئی دشمن بھی صحیح بات کرے تو اسے قبول کر لینا چاہیے (تالیاں) لہذا انکی اور میری

زندگی میں یہ اختلاف ہے - رہے گا اور رہتا ہے اور گفتگو اور احترام کی فضا میں ایسا ہے - آج انہوں نے جتنی باتیں کہی ہیں - میں مجبور ہوں کہ انکا جواب دینے کی کوشش کروں -

نمبر ۱ - انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہاں پر عوام کی حکومت نہیں ہے - میں انکی توجہ اپنے آئین کی طرف اپنے قائد کے متعدد اعلانات اور اپنی پارٹی کے آئین کی طرف دلانا چاہتا ہوں - ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس ملک میں حاکمیت یا حکومت کا حق عوام کو حاصل ہے - اختلاف صرف طریقے کا ہے - وہ سمجھتے ہیں کہ عوام کی حاکمیت ایک طریقے سے قائم ہو سکتی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ عوام کی حاکمیت اور طریقے سے قائم ہو سکتی ہے - انہوں نے فرمایا ہے کہ صدارتی نظام کی وجہ سے یہ ساری خرابی ہے اور قوم مفلوج ہو کر رہ گئی ہے میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس وقت متمدن ممالک میں کسی اور جگہ صدارتی نظام رائج نہیں ہے - صدارتی نظام اور پارلیمانی نظام دونوں جمہوریت کی مختلف شکلیں ہیں - ان کا ایمان بھی جمہوریت پر ہے اور ہمارا ایمان بھی جمہوریت پر ہے اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کو ایک فرد واحد کی ملکیت قرار دینا خواجہ صاحب کی سراسر زیادتی اور ہمارے ساتھ بڑی بے انصافی ہے -

نمبر ۲ ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پارلیمانی تمام دکھوں کا علاج کر سکتا ہے ۔ اگر پارلیمانی نظام سے انتشار ہو سکتا ہے اگر اس میں استحکام پیدا ہو سکتا ہے ۔ قومی سالمیت کی تکمیل ہو سکتی ہے ۔ اگر جناب والا ۔ تمام تکالیف جو اس وقت عوام کو درپیش ہیں پارلیمانی نظام حکومت سے حاصل ہو سکتی ہیں ۔ تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ صدر مملکت اسے رد نہیں کریں گے (تالیاں) مگر انہیں سوچنا پڑے گا ، کہ پارلیمانی نظام ہمارے ہمسایہ ملک میں کیوں اس قسم کی فضا پیدا نہیں کر رہا ۔ وہاں تو اسی قسم کا نظام موجود ہے جو یہاں دس سال رائج رہا ہے ۔ یہاں ان دس سال کے دوران جو ہوا میں اس کا ذکر نہیں کرنا چاہتا ۔ وہ دکھ بھری کہانی ہے میں اسے چھیڑ کر کسی کی تکلیف میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا ۔

جناب والا ۔ میری رائے یہ ہے کہ پارلیمانی نظام ہو یا صدارتی نظام عوام کی حاکمیت پر ہم سب کا ایمان ہے ۔ ہم نے اس کی ایک شکل نکالنی ہے اوراس کے متعلق گفتگوئے مصالحت ہو گی ۔ مجھے امید ہے ، کہ جب قوم کے بہترین دماغ اور قوم کے تجربہ کار سیاستدان اکٹھے ہونگے تو وہ انشاءاللہ صحیح صورت کو لا سکیں گے اور یہ انتشار جو موجودہ حالات میں ہمارے درمیان رونما ہوا ہے وہ نہیں رہے گا اور خدانخواستہ حاکم بدھن اگر ان کی وجہ سے یا میری وجہ سے اس

گفتگو میں کس طرح ناکامی ہوئی - تو میرے لئے بھی اندھیرا ہے اور آپ کے لئے بھی اندھیرا ہے - میں آج خواجہ صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان حالات پر جن سے پچھلے تین چار ماہ سے ہمارا ملک دو چار ہے ان کا دل رنجیدہ نہیں ہے - یقیناً ان کا دل بھی دکھتا ہو گا - جس طرح ہمارا دل دکھتا ہے - مگر ان حالات پر خوشی کس کو ہو گی راضی کون ہو رہا ہے - شادیانے کس کے گھر بج رہے ہیں - کیا یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے دشمن کو شادیانے بجانے دیں اور اسے خوشی کا موقع دیں یا یہ ضروری ہے کہ ہم اسے خاسرو نامراد کر دیں - میں پوری ذمہ داری کے ساتھ ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کو تاریخ میں اپنے انتشار کی بہت بڑی قیمت دینی پڑی ہے - سپین کا حال دیکھیں دوسری جگہ کے واقعات سامنے رکھیں - اس لئے خدا را جو ہاتھ ہم بڑھا رہے ہیں - میرے قائد نے جو ہاتھ بڑھایا ہے اسے تھام لیں اور موجودہ انتشار کی فضا کو اتحاد میں بدل دیں -

جناب والا - یہ ملک جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے - کہ اس کی جغرافیائی حیثیت منفرد قسم کی ہے - یہ ملک جو خدا رسول کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا - یہ ملک جو منصوبہ خدا وندی ہے میری یہ رائے ہے کہ کوئی ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں جن سے ان کی فضا کو بہتر بنایا جا سکے - (قطع کلامیاں)

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ یہ قائد حزب اختلاف کا ناخلف خلیفہ ہے ۔ (قہقہہ)

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں چودھری سرور صاحب سے التماس کروں گا کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں تاکہ ان کو آزادگی نہ ہو ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ ان کو کہنے دیجئے ۔ ہم ان کے ساتھ پریت رکھنا چاہتے ہیں ۔ ہم ان کی زبان نہیں بولیں گے ۔ بلکہ ہم محبت کی زبان سے ان کو قائل کریں گے ۔ ہم اخلاق محمدی کو جاننے والے لوگ ہیں۔ ہماری زبان میں ہڈی نہیں ہے ان کی زبان میں ہڈی ہو گی ۔ (واللہ وسلم بالثواب) (قطع کلامی) بھائی آپ ہمیں بات تو کرنے دیں ۔ تم نے اتنی باتیں کہیں ہیں ہم نے کہیں بھی مداخلت نہیں کی آپ نے ساری سچی باتیں کہی تھی ؟ (قہقہہ)

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارا ملک جس دور سے گزر رہا ہے یہ نہایت ہی مشکل اور نازک دور ہے ۔ اس میں اتحاد کی فضا کو جگمگانہ ہر فرد کا فرض ہے اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں گفتگوئے مصالحت کی پیش کش کرکے میرے قائد نے نہایت ہی دانشمندانہ اور بر وقت اقدام کیا ہے ۔ اگر اس میں کوئی گومگو کی حالت رہی ۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ اطلاع دے دوں کہ ہماری طرف سے ان کو ۱۷ تاریخ کیلئے دعوت

مل چکی ہے - ہم نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر وہ اس سے پہلے بھی ملنا چاہیں - ہم حاضر ہیں اگر اس سے بعد ملنا چاہیں تو بھی ہم حاضر ہیں - میرا مقصد یہ ہے کہ آئیے ہم سب مل کر عوام کی مشکلات کا ازالہ کرنے کی مناسب تدابیر پر غور کرنے کیلئے ایک خوش گوار فضا پیدا کریں - میرے دوست اور واجب الاحترام دوست خواجہ محمد صفدر صاحب نے چند امور کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے - میرا دل ان کی کہی ہوئی بات سے بہت خوش ہوتا ہے اور میں ان کی کہی ہوئی بات کو مان لیتا ہوں - کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ ان کی بات میں صداقت ہوتی ہے اس لئے میں اس کو مان لیتا ہوں - ان کا تجربہ بھی ہے - ان کی شہریت بھی ہے اور ان کا تقاضا بھی یہی ہے - مگر مجھے زیادہ خوشی ہوتی اگر ایک طرف کے واقعات نہ بیان کئے جاتے - اگر دونوں اطراف کے واقعات بیان کئے جاتے تو خواجہ محمد صفدر صاحب آج حزب اختلاف کے لیڈر نہ ہوتے - بلکہ آپ قوم کے لیڈر ہوتے ، لیکن آپ نے تنگ نظری سے کام لیا ہے - آپ نے کشادہ دلی سے کام نہیں لیا ہے - آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گنہگار ہم ہیں اور معصوم صرف آپ کی طرف ہیں - جناب والا - میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں - ہم سے کوتاہیاں ہوئی ہیں ہم سے لغزشیں ہوئی ہیں ، لیکن اگر آپ ان کی نشان دہی کرتے تو ہم ان کی اصلاح کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں - ہم نے کبھی یہ نہیں کہا ہے کہ ہمارا آئین حرف آخر ہے یا عقل کل ہے - ہم نے کہیں یہ نہیں کہا ہے کہ یہ الہام

ہے یا کلام خداوندی ہے ۔ ہم تو ہر وقت اس آئین میں مناسب موقع پر تبدیلی کرنے کے لئے تیار ہیں مگر آپ بھی ان آٹھ نکات میں تھوڑی بہت تبدیلی کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ کیا وہ آپ کے لئے صحیفہ خداوندی ہو گئے ہیں۔ (قہقہہ) یہ آئین ۱۹۶۲ء سے اس ملک میں کار فرما ہے جس سے اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں ۔ اس میں شاید چند خامیاں بھی موجود ہوں گی ہم اس چیز کا اعتراف بھی کرتے ہیں ۔ ہم اس سے گفتگو کرنے کے لئے بھی تیار ہیں مگر آپ اس صحیفہ خداوندی میں اس ہوالشافی نسخہ میں سرمو فرق نہیں لانا چاہتے ۔ کیا یہ سیاست ہے ؟ کیا یہی وسعت قلبی ہے ؟ کیا یہی کشادہ قلبی ہے ؟ کیا یہی اخلاق محمدی ہے ؟ میں آپ کی فراست سے اور دیانتداری سے اپیل کرتا ہوں کہ ملک ایک نازک دور سے گزر رہا ہے آپ کو اپنے آپ کو اس طرح سے ڈھالنا چاہئے ۔ آپ کی پارٹی ایک تنگ اور تاریک کوٹھری میں رہ رہی ہے۔ آئیے کھلی ہوا میں نکلیں ۔ آپ کو تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھنا چاہئے ۔ کیا قائد حزب اختلاف کے لئے ضروری نہیں تھا کہ وہ کوہستان کے ساتھ بھی ہمدردی کا اظہار کرتے کہ کوہستان اخبار پر بڑا ظلم ہوا ہے ۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۔ ان بھائیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نامساعد حالات کے باوجود دو تین روز کے بعد اپنے اخبار کو ایک جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر دوبارہ جاری کیا ۔

جناب والا ۔ آپ خوشگوار فضا کے بڑے نسخے بتا رہے ہیں ۔ یہ بھی خوشگوار فضا کا نسخہ تھا کہ آپ کوہستان اخبار کی آتشزدگی پر اظہار افسوس

کرتے ۔ آپ "مارننگ نیوز" اخبار کی آنشزدگی پر اظہار افسوس کرتے ۔ آپ نے صرف گول مول طریقے سے یہ فرما دیا ہے ۔ آپ نے صرف ایک فقرے میں بلکہ ایک فقرے کے بھی آدھے حصے میں یہ فرما دیا ہے کہ مجھے ان سے ہمدردی ہے ۔ خبر نہیں اس ہمدردی والے لفظ کو انہوں نے آہستہ کیوں کہا (قہقہہ) شاید ان کے نظریئے کے خلاف تھا اور یہ ان کے دل کی آواز نہ تھی ۔ دلی ہمدردی الحمدللہ اچھی ہوتی ہے ۔ جیسے وہ ہمارے متعلق فرما رہے تھے کہ ہمیں بعد میں عقل آ جاتی ہے ۔ بعد میں ہمارا ارتقا ہوتا ہے لیکن ان کے ارتقا کی بھی صورت ہو رہی ہے ۔ اللہ کرے وہ ذرا زیادہ ہو ۔

جناب والا ۔ میں نہایت ادب اور بڑے زور سے عرض کروں گا کہ اس میں میری کوئی سیاست یا میری کوئی پارٹی بازی کی صورت نہیں ہے ۔ میں خواجہ محمد صفدر صاحب ۔ ان کے رفقا کار اور معزز لیڈروں سے یہ بھی کہہ دوں کہ انہوں نے ایک بات کا گلہ کیا ہے کہ دو سیاسی لیڈروں کے متعلق شاید الفاظ کے ہیر پھیر سے کوئی ایسا تاثر پیدا ہوا ہو جس سے ان کا دل مجروح ہوا ہو ۔ میں ان سے معذرت خواہ ہوں میں نے ان کے متعلق کوئی الفاظ نہیں کہے شاید میری پارٹی کے کسی رکن نے ان کے متعلق کہا ہو ۔ میں نے پہلے ہی جو اپنا راہنما اصول بنایا تھا اس میں میں نے کہا تھا اس میں ذاتیات کو نہیں آنے دیا جائے گا ۔ آپ نے اس اصول کو نہیں مانا مگر میں اس کو ماننے کے لئے تیار ہوں ۔ (قطع کلامی) (جناب والا لیڈری بھی عجیب چیز ہوتی ہے ۔ یہاں قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان ایک

بڑی عجیب چیز ہیں ۔ ان کو مشکلات بہت ہوتی ہیں ۔ آپ کو احساس تو ہوتا ہی ہوگا کہ بعض اوقات یہ لوگ ہمارا کہنا نہیں مانتے پھر ہمیں ان کے لئے کچھ نہ کچھ ترکیب کرنی پڑتی ہے ۔ (قطع کلامیاں) حمزہ صاحب کی طرف اشارہ کرکے ۔ آپ نے اس کو باہر بھیج دیا ہے میں نے (اپنی پارٹی کی طرف اشارہ کرکے) کو کبھی باہر نہیں بھیجا (قہقہہ)

جناب والا ۔ میں جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جس گھر میں شادیانے بج رہے ہیں اس کے ارادے نیک نہیں ہیں ۔ وہ ۱۶ کروڑ روپیہ اپنے دفاع پر خرچ کررہا ہے ۔ وہ روپیہ کس کے لئے خرچ کر رہا ہے اس میں مجھے اور آپ کو اختلاف نہیں ہے ۔ جو تہذیب اس ملک کی گود میں جنم لے رہی ہے میں اسے خوفناک ۔ ہیبت ناک اور ہلاکت انگیز سمجھتا ہوں اور اس کو اسلام کے لئے مسلمانوں کے لئے اور پاکستان کے لئے دیو سمجھتا ہوں.....
اگر صدر مملکت نے آپ کو پیش کش نہ کی ہوتی تو جو کچھ آپ نے کہا ۔ اس میں آپ حق بجانب ہوتے ۔ مگر ہماری فراخدلی کا ثبوت دیکھئے ۔ کہ عوام کی مشکلات کے متعلق ہم سب دوست بیٹھ کر فیصلہ کریں ۔ جمہوریت کا یہ تقاضا نہیں ہے ؟ جمہوریت کا کیا یہی تقاضا ہے ۔ کہ پہلے آؤ اور انگوٹھا لگاؤ ۔ جمہوریت کا تو یہ تقاضا ہے ۔ کہ مل جل کر بیٹھیں اور آپس میں بات چیت کریں ۔ یہ تقاضا نہیں ہے ۔ کہ وہ اپنی رائے کو کسی دباؤ سے بدل دیں ۔ جو واقعات انہوں نے سنائے ہیں ۔ مجھے بڑا افسوس ہے ۔

میں اس وقت تو تیز گام چل رہا ہوں ۔ میں نے دیکھا ۔ سوچنے کی کوشش کی کہ کیا یہ ایک مظلوم کراچی سے یا مظلوم راولپنڈی سے یا مظلوم کسی اور جگہ سے یا ان لوگوں سے جن کی تفصیل وزیر داخلہ نے دی کہ ہمیں کتنا نقصان ہوا ۔ اتنے سپاہیوں کا ۔ وہ اسکو مشغلہ کے طور پر نہیں کرتے ۔ وہ آپ کے بھائی ہیں ۔ اور آپ کے بھائی بھی پولیس میں ملازم ہونگے ۔ لہذا تمام پولیس کو مورد الزام ٹھہرانا بے حد بے انصافی ہے ۔ اور جیسا کہ ہم آپ کو بار بار کہہ رہے ہیں ۔ کہ پولیس اس وقت تک حرکت میں آتی ہے ۔ جب اس کے سوا چارہ نہ ہو ۔ ہم نے فوج بلا لی ۔ مگر ہم نے جناب والا ۔ کوئی علاقہ فوج کے حوالے نہیں کیا ۔ اور اسکو civil powers کی مدد کیلئے استعمال کیا ہے ۔ ہم نے مغربی پاکستان میں کوئی حصہ فوج کے حوالے نہیں کیا ۔ اور کرفیو کراچی میں چار علاقوں میں ۔ لاہور میں کچھ علاقوں میں لگایا ۔ یہ ہماری امن کی کوشش ہے ۔ اور ہم امن کے خواہشمند ہی نہیں ۔ بلکہ متلاشی ہیں ۔ میں خواجہ صاحب سے دو تین سوال کرونگا ۔ اور میں نے دیکھا ہے ۔ کہ خواجہ صاحب کی آنکھیں بند ہو رہی ہیں ۔ (نیند سے) جناب والا ۔ انکی خدمت میں عرض کرونگا ۔ کہ موجودہ دور میں اس قسم کا ذہن پیدا کرنے کی کوشش کیجائے شکوہ اور جواب شکوہ کی گنجائش نہ رہے ۔ ایک ایسی تعمیری فکر پیدا کیجئے کہ جس میں تنگ نظری کا کوئی امکان نہ ہو ۔ اگر آپ نے ان عوام کو کھڑا کیا ہے ۔ اور اس وقت عوام آپ کا کہا ماننے کیلئے تیار ہیں ۔ میں تو چھوٹا لوگ ہوں ۔

قاصر ہوں ۔ عاجز ہوں ۔ گنہگار مسلمان ہوں ۔ آپ کی فضیلت اور مرتبت زیادہ ہے ۔ آئیں ۔ آپ اور میں ملکر اور اگر میرے نام سے عوام کے بگڑنے کا اندیشہ ہے ۔ تو آپ ہی اپیل کر دیں ۔ کہ ہمیں چودہ سو سال سے ایک سبق ملا ہوا ہے ۔ کہ اخلاق کے دامن کو ہم کبھی نہ چھوڑیں ۔ کیونکہ تین چار موٹے موٹے اصول ہیں ۔ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور اخلاق اسلام کا کوئی اچھا تصور پیش کرنا چاہئے ۔ کیا آپ نے اس پر کچھ فرمایا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے اس ایوان میں کہہ دیا ہے ۔ سب سے پہلے ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ فرماتے ہیں ۔ کہ عوام آپ کیساتھ ہیں ۔ ہماری استدعا ہے کہ آپ طلبہ سے ۔ عوام سے ۔ علماء سے یہ اپیل کریں ۔ کہ امن کی فضا ہو ۔ تاکہ کسی طرح سے دشمن کو جو کمین میں چھپا ہوا بیٹھا ہے ۔ اور وہ اس سے بھی باز نہیں آئیگا کہ مجھے کسی چیز کا لالچ دیکر یا کسی ایسے گروہ کو گمراہ کر دے ۔ اس کے ساتھ اس قسم کی امداد کرکے کسی کو تہذیب کے چکر میں ۔ تمدن کے چکر میں ۔ تاریخ کے چکر میں ۔ جغرافیہ کے چکر میں کوئی ایسی چیز وہ نہ کر بیٹھے ۔ جو آپ کے لیے اور میرے لیے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے Spain والا معاملہ نہ بنے ۔ اگر یہ گفتگو کی بات ہماری ہو تو آپ کو حق ہے ۔ احتجاج کا مگر آپ دیکھیں یہ احتجاج ہے کہ ایک دو دفعہ جلوس نکال لیں ۔ مگر آپ کی طرف

سے اب تک یہ اعلان ہے کہ ہم احتجاج جاری رکھیں گے ۔ جب تک گفتگو یا مصالحت کامیاب نہیں ہوتی ۔ جناب والا ۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ خنجر لیکر کسی کے سینہ پر بیٹھ جائیں ۔ میں آپوزیشن سے ، خواجہ صاحب کی معرفت اور آپ کی طرف سے یہ اپیل کرونگا ۔ میں نجومی نہیں ۔ جوتشی نہیں مبصر بھی نہیں آنے والے وقت کا ۔ مگر مجھے یقین ہے کہ سب قوم کو فائدہ پہنچے گا اور میرا ایمان ہے کہ ملک پاکستان منصوبہ خدا وندی کے تحت معرض وجود میں آیا ہے ۔ اور اس وقت جو معمولی انتشار ہے ۔ انشاءاللہ ختم ہو جائے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ ہمارا دشمن ناشاد رہے گا ۔ دعا کریں ۔ اللہ تعالیٰ قوم کی تمام تکالیف دور ہوں اور اس طرح سرگرم عمل ہو ۔ خدا گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لائے ۔ ہم میں بھی کوئی غلطی ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی راہ راست پر لائے اور قائدین کو جو اس کام کے لیے مصروف ہیں ۔ کامیابی عطا فرمائے ۔ پاکستان پائندہ باد ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow at 9.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 10.48 p.m.) till 9 00 a.m. on Thursday, the 6th February, 1969.

-: o :-